يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو (سورۃ الحجرات)

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ 1

ضعیف اور موضوع روایات

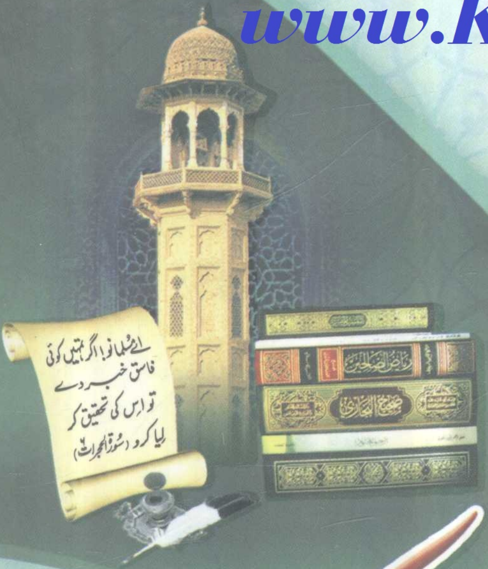

ضعیف اور من گھڑت
روایات کا ذخیرہ

موضوعات کبیر (اردو)

اردو ترجمہ

الاسرار المرفوعة في الاخبار الموضوعة نور الدين علي بن سلطان المعروف ملا علی القاری

تحقیق وتخریج

ابو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول

ترجمہ وتہذیب واضافہ

حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

NOMANI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

《اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں》

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور من گھڑت روایات کا ذخیرہ

موضوعاتِ کبیر (اُردو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق نعمانی کتب خانہ محفوظ ہیں

نام کتاب

موضوعاتِ کبیر (اُردو)

اُردو ترجمہ	نور الدین علی بن سلطان محمد ملا علی القاری
تحقیق وتخریج	ابو هاجر محمد السعید بن بسیونی ذغلول
ترجمہ وتہذیب واضافہ	حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	نومبر ۲۰۰۸ء
مطبوعہ	چاچا حمید پرنٹرز لاہور
ناشر	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

COPY RIGHT *(All rights reserved)*

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 7321865
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو (سورۃ الحجرات)

سلسلہ 1

ضعیف اور موضوع روایات

ضعیف اور من گھڑت روایات کا ذخیرہ

موضوعاتِ کبیر (اردو)

اردو ترجمہ

الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی القاری

تحقیق وتخریج

ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی ذغلول

ترجمہ وتہذیب واضافہ

حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
7321865
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
NOMANI

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	حدیث نمبر
❁ میری امت کا اختلاف رحمت ہے	(۱۶۰)
❁ میرے صحابہ کا اختلاف رحمت ہے	(۱۶۱)
❁ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی	(۱۶۳)
❁ جن کو اللہ نے پیچھے رکھا تم بھی پیچھے رکھو	(۱۶۷)
❁ ختنوں کو پوشیدہ اور نکاح کا اعلان کرو	(۱۶۸)
❁ جب میں دنیا کو خراب کرنے کا پروگرام بناتا ہوں تو......	(۱۶۹)
❁ جب اللہ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو......	(۱۷۰)
❁ جھوٹا کھانا اور پینا	(۱۷۱)
❁ ارض حصیب اور حور عین	(۱۷۴)
❁ جب شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے تو	(۱۷۵)
❁ نماز کا وقت اور کھانا	(۱۷۶)
❁ نیک لوگوں کے ذکر سے عمر میں برکت ہوتی ہے	(۱۷۸)
❁ قاری، علماء اور بادشاہوں کی خوشامد	(۱۷۹)
❁ عالم امیروں کے دروازے پر اور فقیر سخی کے دروازے پر	(۱۸۰)
❁ جب سچی محبت ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں	(۱۸۱)
❁ خاص درود نہیں عام پڑھو	(۱۸۲)
❁ نماز ظہر کا وقت	(۱۸۳)
❁ جب تیرا لڑکا جوان ہو جائے تو اسے بھائی بنا لے	(۱۸۴)
❁ لفظ "ملغ" شیطان کا نام ہے	(۱۸۵)
❁ پانی میں بجل	(۱۸۷)
❁ جب مکھی برتن میں گر جائے	(۱۸۸)
❁ چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا	(۱۸۹)
❁ چاول اور گوشت کی روایات	(۱۹۰،۱۹۱)
❁ زمین سمندر، خشکی اور اصطبل	(۱۹۲)
❁ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں نبی ہیں	(۱۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ میری امت کا اختلاف رحمت ہے (۱۶۰)
❀ میرے صحابہ کا اختلاف رحمت ہے (۱۶۱)
❀ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی (۱۶۳)
❀ جن کو اللہ نے پیچھے رکھا تم بھی پیچھے رکھو (۱۶۷)
❀ ختنوں کو پوشیدہ اور نکاح کا اعلان کرو (۱۶۸)
❀ جب میں دنیا کو خراب کرنے کا پروگرام بناتا ہوں تو...... (۱۶۹)
❀ جب اللہ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو...... (۱۷۰)
❀ جھوٹا کھانا اور پینا (۱۷۱)
❀ ارض حصیب اور حور عین (۱۷۴)
❀ جب شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے تو (۱۷۵)
❀ نماز کا وقت اور کھانا (۱۷۶)
❀ نیک لوگوں کے ذکر سے عمر میں برکت ہوتی ہے (۱۷۸)
❀ قاری، علماء اور بادشاہوں کی خوشامد (۱۷۹)
❀ عالم امیروں کے دروازے پر اور فقیر سخی کے دروازے پر (۱۸۰)
❀ جب سچی محبت ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں (۱۸۱)
❀ خاص درود نہیں عام پڑھو (۱۸۲)
❀ نماز ظہر کا وقت (۱۸۳)
❀ جب تیرا لڑکا جوان ہو جائے تو اسے بھائی بنا لے (۱۸۴)
❀ لفظ ''ملغ'' شیطان کا نام ہے (۱۸۵)
❀ پانی میں بخل (۱۸۷)
❀ جب مکھی برتن میں گر جائے (۱۸۸)
❀ چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا (۱۸۹)
❀ چاول اور گوشت کی روایات (۱۹۰،۱۹۱)
❀ زمین سمندر، خشکی اور اصطبل (۱۹۲)
❀ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں نبی ہیں (۱۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	حدیث نمبر
پاک زمین کسی کو پاک نہیں کر سکتی	(۱۹۴)
صدقات اور قرض کے ذریعے فتح حاصل کرو	(۱۹۵)
اپنے زمانے کے سردار کو سجدہ کیا کرو	(۱۹۶)
گواہ رہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں	(۱۹۸)
نیت صاف کر اور آرام سے سو جا	(۲۰۱)
ہر بیماری کی جڑ نفس سے راضی ہو جانا ہے	(۲۰۲)
اعادہ کرنا سعادت مندی ہے	(۲۰۳)
بات کو تین بار دہرانا	(۲۰۴)
میں بہروں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں	(۲۰۵)
بیچنے والے کی مدد کرو	(۲۰۶)
نصیحت پکڑو اور اصلاح کرو	(۲۰۷)
افضل عبادت وہ ہے جس میں مشقت ہو	(۲۰۸)
اجر وثواب تکلیف کے اعتبار سے ہوتا ہے	(۲۰۹)
قریبی رشتہ دار، بھلائی کے زیادہ مستحق ہیں	(۲۱۰)
سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے حضرت علیؓ ہیں	(۲۱۱)
سب سے اچھے قاری ابی بن کعب ہیں	(۲۱۴)
رحم دل ابو بکرؓ، سخت مزاج عمرؓ، باحیاء عثمانؓ اور فیصل علیؓ ہیں	(۲۱۵)
عثمان سے فرشتوں کا حیا کرنا	(۲۱۶)
جنت میں اکثر بے وقوف جائیں گے	(۲۱۷)
علیین صاحب عقل ہوں گے	(۲۱۸)
اپنی پاکی کی عزت کرو	(۲۱۹)
مردے کی عزت اس کا دفن کرنا ہے	(۲۲۰)
جنازوں کو جلدی لے جایا کرو	(۲۲۱)
میت کو جلد قبر تک پہنچاؤ	(۲۲۳،۲۲۲)
جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے	(۲۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ روٹی کی عزت کرو	(۲۲۵)
❁ گواہوں کی عزت کرو کیونکہ......	(۲۲۸)
❁ مٹی کھانا حرام ہے	(۲۲۹)
❁ ہریسہ کھانا	(۲۳۱)
❁ زبان خلق نقارہ خدا	(۲۳۴)
❁ اے اللہ دو عمروں میں سے ایک عمر سے اسلام کی مدد فرما	(۲۳۶)
❁ غلام کی امان بھی امان ہے۔	(۲۴۰)
❁ مجھے ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے	(۲۴۱)
❁ کھانے میں چھوٹا لقمہ بنانا اور اچھی طرح چبانا	(۲۴۳)
❁ شہد کی مکھیوں کے امیر حضرت علیؓ ہیں	(۲۴۴)
❁ میں ضاد بولنے میں فصیح ہوں	(۲۴۶)
❁ میں ٹوٹے دلوں کے پاس ہوتا ہوں	(۲۴۹)
❁ میں قبروں کے نشانوں کے قریب ہوتا ہوں	(۲۵۰)
❁ میں علم کا شہر، علی اس کا دروازہ ہیں	(۲۵۲)
❁ جو شخص اعتراف کرے، اس کے ساتھ صحیح انصاف کرو	(۲۵۴)
❁ جو کچھ تیری جیب میں ہو، اسے خرچ کر ڈال......	(۲۵۵)
❁ اونٹوں کے پیشاب سے زمین چالیس دن تک ناپاک رہتی ہے	(۲۵۶)
❁ بلالؓ کا شین کو سین سے بدلنا	(۲۵۷)
❁ حضرت علیؓ کے لئے سورج کا لوٹنا	(۲۵۸)
❁ عالم اور متعلم کی برکت سے عذاب قبر میں تخفیف	(۲۶۱)
❁ بندے کی شہرت مشرق سے مغرب تک اور......	(۲۶۲)
❁ چھوٹے قد کی عورت لمبی عورت پیدا کرتی ہے	(۲۶۴)
❁ ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابو بکر صدیق کی جنت میں داڑھی ہوگی	(۲۶۵)
❁ جنت میں موسیٰ علیہ السلام کی داڑھی ہوگی	(۲۶۶)
❁ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا......	(۲۶۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	حدیث نمبر
اللہ تعالیٰ غلط دعا کو قبول نہیں کرتا	(۲٦۸)
فقراء کے کھانے کی عزت	(۲٦۹)
مومن، منافق اور بغض	(۲۷۱)
ہر سال چھ لاکھ آدمی بیت اللہ کا حج کریں گے......	(۲۷۲)
پسندیدہ مرد لمبے بالوں والے اور ناپسندیدہ عورتیں لمبے بالوں والی......	(۲۷۳)
اللہ تعالیٰ بیکار آدمی کو ناپسند کرتا ہے	(۲۷۵)
کاریگر مومن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے	(۲۷٦)
طلب حلال میں تکلیف	(۲۷۷)
فارغ آدمی ناپسندیدہ ہے	(۲۷۸)
زیادہ طلاق دینے والا آدمی ناپسندیدہ ہے	(۲۷۹)
حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے	(۲۸۰)
دوسروں سے ممتاز رہنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے	(۲۸۲)
اللہ کے فرشتہ مردوں کو بدلتے رہتے ہیں	(۲۸۴)
عمل اور جنگ وجدل کا الہام	(۲۸۵)
یقین اور صبر کی حقیقت	(۲۸۷)
عرفہ کے قیام کی فضیلت	(۲۸۹)
عصمت میں سے یہ بھی ہے کہ گناہ کرنے کی طاقت نہ ہو	(۲۹۰)
مسافر اور اس کا مال	(۲۹۲)
مسافر پر اللہ کی رحمت	(۲۹۳)
مردہ اپنے گھر والوں کو سات دن تک دیکھتا ہے	(۲۹٦)
گلاب کا پھول حضور کے پسینے سے پیدا کیا گیا	(۲۹۸)
اگر بولنا چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے	(۲۹۹)
اگر علماء کرام اللہ کے ولی نہیں تو پھر کوئی ولی نہیں	(۳۰۲)
میں رحمت، یمن کی جانب سے پاتا ہوں	(۳۰۳)
سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا	(۳۰۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ غلاظت کی سرسبزی سے بچو	(۳۰۷)
❁ قافیہ بندی سے بچو	(۳۰۸)
❁ ایمان کی حقیقت	(۳۱۴)
❁ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے	(۳۱۶)
❁ بینگن کھانے کے لیے ہے	(۳۱۷)
❁ عورتوں اور مردوں کے سانسوں میں دوری کر دو	(۳۱۹)
❁ میری امت کے بخیل درزی ہیں	(۳۲۲)
❁ نیک لوگوں کا کام سلائی، نیک عورتوں کا کام سوت کاتنا ہے	(۳۲۳)
❁ سردی دین کی دشمن ہے	(۳۲۶)
❁ لڑکیوں میں برکت ہے	(۳۲۸)
❁ لڑکیوں کی موت عزت میں سے ہے	(۳۲۹)
❁ قاتل کو قتل کی بشارت دے دو	(۳۳۷)
❁ خربوزہ اور اس کے فضائل	(۳۳۸)
❁ دین اور پاکیزگی	(۳۴۱)
❁ مصیبت بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے	(۳۴۸)
❁ بیت المقدس سونے کا طشت ہے	(۳۵۰)
❁ گھر کا سلام طواف ہے	(۳۵۱)
❁ زبرجد کی انگوٹھی	(۳۵۳)
❁ یاقوت غریبی کو دور کرتا ہے	(۳۵۴)
❁ عقیق کی انگوٹھی پہنو	(۳۵۶)
❁ عقیق کی انگوٹھی مبارک ہے	(۳۵۷)
❁ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے	(۳۶۰)
❁ تہتر فرقے زنادقہ اور قدریہ	(۳۶۴)
❁ بوڑھے ہونے سے قبل فقیہ بن جاؤ	(۳۶۹)
❁ ایک ساعت سوچنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے	(۳۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- متکبر کے سامنے تکبر کرنا صدقہ ہے (۳۷۳)
- تکلف حرام ہے (۳۷۵)
- لاٹھی پر ٹیک لگانا انبیاء کی سنت ہے (۳۸۲)
- ہر ایک پر بھروسہ کرنا عاجزی ہے (۳۸۷)
- تین چیزوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا...... (۳۸۹)
- پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے (۳۹۰)
- جیسا کرو گے ویسا بھرو گے (۳۹۴)
- اپنی مسجدوں کو بچوں سے بچاؤ (۳۹۵)
- مجبور کی جانب سے افضل صدقہ (۳۹۶،۳۹۷)
- ترکوں کا ظلم نہ عرب کا انصاف (۳۹۹)
- بھوک کافر ہے (۴۰۰)
- تین محبوب چیزیں (۴۰۶)
- کسی چیز کی محبت اندھا اور گونگا کر دیتی ہے (۴۰۹)
- دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے (۴۱۱)
- وطن سے محبت ایمان میں داخل ہے (۴۱۳)
- عرب سے محبت ایمان کی نشانی ہے (۴۱۵)
- بلی سے محبت کرنا (۴۱۶)
- حج ہر ضعیف کا جہاد ہے (۴۲۱)
- مسجد میں گفتگو کرنا نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے...... (۴۲۲)
- حاسد سردار نہیں ہوتا (۴۲۶)
- عالم کی مجلس میں حاضر ہونا، ہزار رکعت سے افضل ہے (۴۲۷)
- بچپن میں حفظ کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے (۴۲۸)
- الحمد للہ اللہ کی چادر ہے (۴۳۱)
- علیؓ نے خیبر کا دروازہ اٹھایا (۴۳۲)
- وہ قوم ناکام ہوئی جس میں کوئی بیوقوف نہ ہو (۴۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ یہودیوں کی مخالفت کرو، عمامہ نہ باندھو	(۴۳۷)
❁ اپنے دین کا آدھا حصہ حمیرا سے حاصل کرو	(۴۳۸)
❁ اللہ تعالیٰ گوشہ نشین اور صاف بندے کو پسند کرتا ہے	(۴۴۴)
❁ بہترین عورتیں	(۴۴۶)
❁ بہترین تجارت	(۴۴۷)
❁ بہترین نیکی	(۴۴۸)
❁ بہترین نام	(۴۵۰)
❁ تین بہترین آدمی	(۴۵۵)
❁ جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوا، اور جس نے مشورہ کیا......	(۴۶۰)
❁ ظالم کا گھر خراب ہوتا ہے، چاہے ایک مدت بعد ہو	(۴۶۲)
❁ اپنے بیوقوفوں کی مدد کرو	(۴۶۵)
❁ الدرجة الرفیعة کے الفاظ کی حقیقت	(۴۶۸)
❁ درہم کے برابر خون اور نماز کا اعادہ	(۴۶۹)
❁ دنیا ایک گھڑی کی ہے اس میں اطاعت کرلو	(۴۷۰)
❁ دنیا کی عمر سات ہزار سال کی ہے	(۴۷۱)
❁ دنیا آخرت کی کھیتی ہے	(۴۷۲)
❁ سفید مرغ میرا دوست ہے	(۴۷۳)
❁ سوال کرنا ذلت ہے، چاہے مسافر ہو	(۴۷۵)
❁ زمین کی پاکی اس کا خشک ہوجانا ہے	(۴۷۶)
❁ میں نے اپنے اللہ کو زرد اونٹ پر سوار دیکھا	(۴۷۷)
❁ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے	(۴۸۰)
❁ جہاد اکبر اور جہاد اصغر	(۴۸۱)
❁ اگر خضر زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے	(۴۸۲)
❁ حضرت علیؓ پر سورج لوٹا دیا گیا	(۴۸۶)
❁ مومن کا تھوک بھی شفا ہے	(۴۸۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ تکلیف بھی رحمت ہے	(۴۹۲)
❁ جاہ کی زکاۃ مظلوموں کی مدد کرنا ہے	(۴۹۳)
❁ افضل صدقہ	(۴۹۴)
❁ زیور کی زکاۃ ادھار دینا ہے	(۴۹۵)
❁ زیور میں زکاۃ نہیں	(۴۹۶)
❁ زیدیہ فرقہ اس امت کا مجوس ہے	(۴۹۷)
❁ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں......	(۴۹۸)
❁ صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جس کی مغفرت نہیں	(۵۰۰)
❁ آپ کی شہادت کی انگلی درمیانی انگلی سے بڑی تھی	(۵۰۲)
❁ راز آزاد لوگوں کے پاس ہوتا ہے	(۵۰۳)
❁ سفر آدمی کے اخلاق ظاہر کر دیتا ہے	(۵۰۵)
❁ مکہ کے بیوقوف جنت کے پتے ہوں گے	(۵۰۶)
❁ گوشہ نشینی میں سلامتی ہے	(۵۰۸)
❁ بچہ جننے والی کالی عورت حسین بانجھ سے بہتر ہے	(۵۱۱)
❁ مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے	(۵۱۲)
❁ دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت اور چاول	(۵۱۳،۵۱۴،۵۱۵)
❁ عرب کے سردار علیؓ ہیں	(۵۱۶)
❁ اپنے کمزوروں کی سیرت پر چلو	(۵۱۹)
❁ بلالؓ کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے	(۵۲۴)
❁ عورتوں سے مشورہ کرو پھر اس مشورہ کے خلاف کرو	(۵۲۵)
❁ عورتوں کی اطاعت باعث شرمندگی ہے	(۵۲۷)
❁ منبر پر شکر کرنا قابل مذمت ہے	(۵۴۰)
❁ شیخ اپنی قوم میں ایسے ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں	(۵۴۸)
❁ ضرورت مند اندھا ہوتا ہے	(۵۵۲)
❁ صبر جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے	(۵۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ روٹی چھوٹی پکایا کرو اور تعداد میں زیادتی کیا کرو (۵۵۹)
۞ انگوٹھی کے ساتھ نماز کا ثواب (۵۶۰)
۞ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثواب (۵۶۱)
۞ عالم کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب (۵۶۵)
۞ جس نے نیک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی (۵۶۶)
۞ دن کی نماز گونگی ہے (۵۷۰)
۞ نماز دین کا ستون ہے (۵۷۸)
۞ علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو گیا (۵۷۹)
۞ گوہ کا حضور کے لئے گواہی دینا (۵۸۰)
۞ ضامن تاوان بھی بھرتا ہے (۵۸۱)
۞ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں (۵۸۳)
۞ دو کمزور ایک طاقتور پر غالب آ جاتے ہیں (۵۸۴)
۞ جو مہمان نوازی اہل دیہات کے ذمہ ہے وہ اہل شہر کے ذمہ نہیں (۵۸۵)
۞ بخیل کا کھانا بیماری اور سخی کا کھانا شفا ہے (۵۸۹)
۞ مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا (۵۹۰،۵۹۱)
۞ ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے (۵۹۲)
۞ مومن کی پشت قبلہ ہے (۵۹۵)
۞ ذلت دوزخ کی آگ سے بہتر ہے (۵۹۷)
۞ مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے (۵۹۹)
۞ عقل مند دشمن بے وقوف دوست سے بہتر ہے (۶۰۳)
۞ اہل عرب اہل عجم کے سردار ہیں (۶۰۷)
۞ خواتین کی عقلیں ان کی فرجوں میں ہوتی ہیں (۶۱۲)
۞ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں (۶۱۴)
۞ علم کی طرف دوڑا جاتا ہے (۶۱۶)
۞ علم دو ہیں ایک دین کا ایک بدن کا (۶۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ علم باطن کیا ہے؟	(۶۱۸)
❁ ہر بھلائی پر ایک مانع ہوتا ہے	(۶۲۰)
❁ بوڑھی عورتوں کے دین کو لازم پکڑو	(۶۲۱)
❁ نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے	(۶۲۴)
❁ اصحاب محمد کی مثال	(۶۲۸)
❁ غرباء انبیاء کے وارث ہیں	(۶۲۹)
❁ گانا دل میں نفاق کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی ترکاری کو	(۶۳۱)
❁ گانا زنا کا منتر ہے......	(۶۳۲)
❁ فاتحہ جس کام کے لئے پڑھی جائے	(۶۳۳)
❁ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے	(۶۳۴)
❁ ہلکے کامیاب اور بھاری ہلاک ہوئے	(۶۳۶)
❁ ماہ رجب کی فضیلت	(۶۴۲)
❁ فقر میرا فخر ہے	(۶۴۳)
❁ منہ خاموش ہے تو رب کافی ہے	(۶۴۴)
❁ اللہ اس کا دوست ہے جو خاموش رہے	(۶۴۵)
❁ حرکت میں برکت ہے	(۶۴۹)
❁ جبریل علیہ السلام اور زوال شمس	(۶۵۰)
❁ مسور کی دال	(۶۵۱)
❁ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں	(۶۵۱)
❁ ناخن کاٹنا	(۶۵۲)
❁ دل خدا کا گھر ہے	(۶۵۶)
❁ مومن کا دل میٹھا ہے اور مٹھاس کو پسند کرتا ہے	(۶۵۸)
❁ تھوڑا سا تفقہ بہت سی عبادت سے بہتر ہے	(۶۶۱)
❁ شریف وہ ہے جب قادر ہو تو معاف کر دے	(۶۶۷)
❁ برائی سے روک تجھ سے بھی برائی روکی جائے گی	(۶۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ دسترخوان پر بات کرنا	(۶۷۲)
❁ تمام اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں اور مردود بھی مگر درود......	(۶۷۶)
❁ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی بہتا ہے	(۶۷۷)
❁ میں ہی فاطمہ کا باپ اور قبیلہ ہوں	(۶۷۸)
❁ ہر دوسرے کے لئے تیسرے کا وجود ضروری ہے	(۶۷۹)
❁ تم ہر سال کم کئے جاتے ہو	(۶۸۰)
❁ ایک قبیلہ کا مر جانا ایک عالم کے مر جانے سے زیادہ آسان ہے	(۶۸۸)
❁ ایک فقیہ شیطان کے لئے ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے	(۶۸۹)
❁ ہر بدعت گمراہی ہے سوائے عبادت میں بدعت کے	(۶۹۱)
❁ ہر ممنوع چیز میٹھی ہوتی ہے	(۶۹۲)
❁ میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے	(۶۹۳)
❁ بہترین عورتوں سے ڈرو	(۷۰۰)
❁ حضرت علیؓ کا حسن بصری کو خرقہ پہنانا	(۷۰۱)
❁ اہل جنت کی زبان عربی اور عمدہ فارسی ہوگی	(۷۰۴)
❁ عرب سے تین وجوہ کی بنا پر محبت کرو	(۷۰۶)
❁ وہ شریف نہیں جو سماع کے وقت کانپ نہ جائے	(۷۰۸)
❁ کبوتر بازی غریبی پیدا کرتی ہے	(۷۰۹)
❁ اللہ تعالیٰ ان فرجوں پر لعنت کرتا ہے جو چراغوں پر ہوں	(۷۱۵)
❁ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرتا ہے چاہے مذاق میں ہو	(۷۱۶)
❁ ہر حجرہ کے لئے اجرت ہے۔	(۷۲۰)
❁ ہر گرنے والی چیز کے لئے پکڑنے والا ہوتا ہے۔	(۷۲۳)
❁ سائل گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تب بھی اس کا حق ہے	(۷۲۸)
❁ تمہاری قربانی کا دن تمہارے روزے کا دن ہے	(۷۲۹)
❁ اللہ نے جب عقل کو پیدا کیا	(۷۳۲)
❁ حضرت علی کے لئے اولین اور آخرین کا علم	(۷۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	حدیث نمبر
خانہ کعبہ کا ایک پتھر گرانا مسلمان کے قتل سے ہلکا ہے	(۷۳۵)
اگر کسی کا پتھر کے بارے میں حسن ظن ہو تو اللہ اس کے ذریعے اسے نفع دے گا	(۷۳۷)
اگر لوطی سمندر کے پانی سے غسل کرے تو بھی قیامت کے دن جنبی حالت میں آئے گا	(۷۴۰)
اگر سائل سچ بولے تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا	(۷۴۱)
اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے	(۷۴۶)
چار آدمیوں کی قیامت کے دن اللہ پرواہ نہیں کرے گا	(۷۴۸)
اگر دنیا تازہ خون ہوتی	(۷۵۰)
اگر چاول آدمی ہوتا تو بردبار ہوتا	(۷۵۱)
اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا	(۷۵۴)
فاسق کی غیبت، غیبت نہیں	(۷۶۰)
جو حیاء کی چادر اتار دے اس کی غیبت نہیں	(۷۶۱)
مومن کے لئے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے کوئی راحت نہیں	(۷۶۲)
میں نہیں جانتا میری اس دیوار کے پیچھے کیا ہے	(۷۶۷)
موٹا آدمی کبھی کامیاب نہیں ہوا	(۷۶۸)
عیال دار کبھی کامیاب نہیں ہوا	(۷۶۹)
جس قوم کو منطق عطا کی گئی اس نے عمل چھوڑ دیا	(۷۷۲)
بدھ کے دن جو بھی کام شروع کیا جائے پورا ہو جاتا ہے	(۷۷۵)
بدھ کا دن نحس ہے	(۷۷۶)
قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑا	(۷۷۹)
تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے	(۷۸۰)
کوئی جسم حسد سے خالی نہیں	(۷۸۷)
کوئی پست قد حکمت اور کوئی لمبے قد والا حماقت سے خالی نہیں ہوتا	(۷۸۹)
میانہ قد میں بھلائی ہے	(۷۹۰)
اللہ تعالیٰ نے حماقت کو لمبائی میں رکھا ہے	(۷۹۱)
دلوں کو جوڑنا سب سے بڑی چیز ہے	(۷۹۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ جس چیز کی زیادہ عزت کی گئی وہی ذلیل ہوئی	(۷۹۹)
❁ تم پر ابوبکرؓ کی فضیلت نماز، روزے کی وجہ سے نہیں	(۸۰۱)
❁ زیادہ اذانین دینے سے سردی کم ہوجاتی ہے	(۸۰۲)
❁ جو بھی نبی بنایا گیا چالیس سال کی عمر میں بنایا گیا	(۸۰۸)
❁ اللہ تعالیٰ مومن بندے کے دل میں سما جاتا ہے	(۸۱۰)
❁ کسی چیز کی محبت اوندھے منہ گرانے والی ہے	(۸۱۴)
❁ جس سے حسد کیا جائے، اسے رزق دیا جاتا ہے	(۸۱۶)
❁ علماء کی سیاہی، شہداء کے خون سے افضل ہے	(۸۱۷)
❁ آدمی اپنی نیک بختی پر ہوتا ہے نہ کہ باپ دادا کی	(۸۲۱)
❁ بیماری ایک دم نازل ہوتی ہے اور شفا آہستہ آہستہ آتی ہے	(۸۲۵)
❁ مریض کا کراہنا تسبیح، چیخنا تکبیر، سانس صدقہ، سونا عبادت......	(۸۲۶)
❁ گردن کا مسح طوق سے امان ہے	(۸۲۸)
❁ حضور کا نام سن کر انگوٹھے چومنا	(۸۲۹)
❁ مصائب رزق کی کنجیاں ہیں	(۸۳۱)
❁ ابوجہل کا حضور سے کشتی لڑنا	(۸۳۳)
❁ گناہ نعمتوں کو زائل کردیتے ہیں	(۸۳۹)
❁ معدہ بیماری کا گھر اور پرہیز علاج کی بنیاد ہے	(۸۴۰)
❁ پیٹ کی بیماری، بیماری کی جڑ ہے	(۸۴۱)
❁ معدہ جسم کا حوض ہے	(۸۴۲)
❁ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں	(۸۴۵)
❁ مکھی ڈبونے کی حدیث	(۸۴۸)
❁ جو بول میں زیادتی کرے اور مال نہ خریدے وہ ملعون ہے	(۸۵۱)
❁ جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہوجائے وہ آسان کو اختیار کرے	(۸۵۲)
❁ جس کی عمر چالیس سال کی ہوجائے اور شرارت غالب رہے	(۸۵۴)
❁ جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرا اور عیب سے نہ شرمایا	(۸۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ نماز عصر کے بعد لکھنا	(۸۵۸)
✿ جو کسی عالم کو ناحق ذلیل کرے	(۸۶۰)
✿ جس نے چالیس دن خلوص اختیار کیا	(۸۶۱)
✿ جس کے ہاتھ پر ایک آدمی اسلام قبول کر لے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے	(۸۶۳)
✿ جو ظالم کی مدد کرے اس پر اللہ ظالم کو مسلط کر دیتا ہے	(۸۶۵)
✿ جس نے نماز چھوڑنے والے کی ایک لقمہ سے بھی مدد کی گویا......	(۸۶۷)
✿ حلال طور پر غسل جنابت کا ثواب	(۸۶۸)
✿ جس نے اقامت مفرد کہی وہ ہم میں سے نہیں	(۸۶۹)
✿ جو مسافر کی اس کے سفر میں مدد کرے	(۸۷۰)
✿ ذخیرہ اندوزی کا گناہ	(۸۷۲)
✿ جو اپنے بھائی کا کھانا اس کی خوشی سے کھائے	(۸۷۴)
✿ جو چھلکے سمیت لوبیا کھائے	(۸۷۵)
✿ جو مغفور کے ساتھ کھانا کھائے اس کی بھی بخشش ہو جاتی ہے	(۸۸۶)
✿ جو دس محرم کے دن سرمہ لگائے	(۸۷۸)
✿ جو شخص بدعتی کو جھڑکے اس کا دل امن و امان سے بھر جاتا ہے	(۸۸۰)
✿ جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور لوگ موجود ہوں تو......	(۸۸۱)
✿ جس کا عذر ظاہر ہو جائے اس پر صدقہ واجب ہے	(۸۸۳)
✿ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضیلت کی چیز ملے	(۸۸۴)
✿ جو مجھے صفر کے نکل جانے کی خبر دے گا	(۸۸۶)
✿ جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرے	(۸۸۹)
✿ جو صورت تبدیل کرلے پھر قتل کیا جائے اس کا خون رائیگاں ہے	(۸۹۱)
✿ جو شخص مسجد میں دنیاوی بات کرے اس کے چالیس سال کے عمل برباد ہو جاتے ہیں	(۸۹۲)
✿ جو شخص عالم دین کے پاس بیٹھا گویا وہ نبی کے پاس بیٹھا	(۸۹۵)
✿ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں	(۸۹۶)
✿ جس شخص نے کوشش کی، اس نے پالیا	(۸۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ جس نے حرام طریقے سے مال جمع کیا اللہ اسے قطع رحمی میں لے جاتا ہے	(۸۹۹)
❁ جو کوئی حدیث بیان کرے اور اس وقت اسے چھینک آجائے تو وہ حق ہے	(۹۰۲)
❁ سب سے سچی بات وہ ہے جس کے کہتے وقت چھینک آجائے	(۹۰۳)
❁ جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے وہ خود اس میں گرتا ہے	(۹۰۴)
❁ جو اللہ کی سچی قسم کھائے تو گویا اس نے اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کی	(۹۰۵)
❁ بازار میں داخل ہونے کی دعا	(۹۰۶)
❁ جو اپنے ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کرے) اس کی نماز نہیں ہوتی	(۹۰۸)
❁ جس نے میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک سال میں زیارت کی	(۹۰۹)
❁ جو بوئے گا وہی کاٹے گا	(۹۱۱)
❁ جس نے ایسی چیز کی طرف سبقت کی	(۹۱۲)
❁ منیٰ میں جو پہلے پہنچ جائے وہ اس جگہ قیام کا زیادہ حقدار ہے	(۹۱۵)
❁ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرے، اللہ اسے خوش کرتا ہے	(۹۱۶)
❁ وضو میں بسم اللہ پڑھنے کا ثواب	(۹۲۰)
❁ اذان کا جواب اور اس کا ثواب	(۹۲۱)
❁ جو اپنی ضرورت کی شکایت کرے اس کی مدد واجب ہو جاتی ہے	(۹۲۲)
❁ جو مکہ مکرمہ کی گرمی پر صبر کرے	(۹۲۴)
❁ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے، اس کے لئے کوئی اجر نہیں	(۹۲۵)
❁ جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی	(۹۲۶)
❁ جس نے مجھ پر درود پڑھا مگر میری اولاد پر نہ پڑھا اس نے مجھ پر ظلم کیا	(۹۲۷)
❁ جو ہفتے کے دن بیت اللہ کا طواف کرے......	(۹۲۸)
❁ بغیر علم کے عبادت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ چکی میں گدھا	(۹۳۶)
❁ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا	(۹۳۷)
❁ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے آرام پالیا	(۹۳۸)
❁ جس نے عشق کیا پھر پاکدامن رہا اور چھپایا تو وہ شہید مرا	(۹۳۹)
❁ عشق بغیر شک کے گناہوں کا کفارہ ہے	(۹۴۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ جو سفر میں اللہ کی نافرمانی کرے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے گا	(۹۴۲)
✿ جس نے اپنے بھائی کو قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دی تو......	(۹۴۳)
✿ جو میرے اور میری اولاد کے درمیان علیؓ کے ذریعے فرق کرے......	(۹۴۴)
✿ جو ہمارے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات کہے اسے قتل کردو	(۹۴۵)
✿ جو اپنے بھائی کے وضو کے لئے لوٹا آگے کرے......	(۹۴۶)
✿ جو الٹا قرآن پڑھے اسے الٹا دوزخ میں ڈالا جائے گا	(۹۴۸)
✿ جو صبح کی نماز میں الم نشرح اور الم ترکیف پڑھے......	(۹۴۹)
✿ جو مخالف طور پر ناخن کاٹے اس کی آنکھیں کبھی درد نہیں ہوں گی	(۹۵۲)
✿ جو ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں سے کوئی نماز چھوڑ دے......	(۹۵۳)
✿ جس کی رات کی نمازیں زیادہ ہوں اس کا چہرہ دن میں حسین ہو جاتا ہے	(۹۵۶)
✿ جو شخص زرد رنگ کا جوتا پہنے......	(۹۵۸،۹۵۷)
✿ جو شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے	(۹۵۹)
✿ جو ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی پابندی نہ کرے......	(۹۶۰)
✿ جو اللہ سے نہ ڈرے اس سے ڈرا جائے	(۹۶۱)
✿ جس کی بھلائی اصلاح نہ کر سکے اس کی برائی اصلاح کر دیتی ہے	(۹۶۲)
✿ جس کے پاس صدقہ نہیں تو اس کو چاہیے وہ یہود پر لعنت کرے	(۹۶۳)
✿ جس کی گفتگو نرم ہو، اس کی محبت واجب ہے	(۹۶۴)
✿ جسے علم نفع نہ پہنچائے اسے اس کی جہالت نقصان پہنچائے گی	(۹۶۵)
✿ جو جاہل کو نصیحت کرے اسے دشمن بناتا ہے	(۹۶۶)
✿ جو عاشوراء کے روز اپنے گھر والوں پر کشادگی کرے	(۹۶۷)
✿ جو حسین عورت کو پیغام دے تو اس کا مہر بھی دے	(۹۶۸)
✿ موافقت کی دوستی کتنی عمدہ ہے	(۹۷۰)
✿ قیادت کی نشانی اور نماز کی امامت	(۹۷۲،۹۷۱)
✿ مرنے سے پہلے مر جاؤ	(۹۷۵)
✿ موت ہر مسلم کا کفارہ ہے	(۹۷۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ مومن سچ بولتا ہے اور بات کی تصدیق کرتا ہے	(۹۷۷)
❁ مومن کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد ختم ہو جاتا ہے	(۹۷۹)
❁ مومن بلحاظ مونث آسان ہوتا ہے	(۹۸۲)
❁ مومن حلوہ خور اور کافر شراب خور ہوتا ہے	(۹۸۴)
❁ مومن کینہ پرور نہیں ہوتا	(۹۸۵)
❁ مومن ملاقات کرنے والا اور کافر بچنے والا ہے	(۹۸۶)
❁ مومن اپنے نسب پر امین ہوتا ہے	(۹۸۸)
❁ مومن کو دھوکہ دیا جاتا ہے	(۹۸۹)
❁ مومن سے رشک اور کافر سے حسد کیا جاتا ہے	(۹۹۰)
❁ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں	(۹۹۲)
❁ لوگ نیند سے ہمکنار رہتے ہیں، جب مر جائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے	(۹۹۲)
❁ جوں پھینکنا نسیان پیدا کرتا ہے	(۹۹۷)
❁ نبی زمین کے نیچے ایک ہزار سال مکمل نہیں کرتا	(۹۹۸)
❁ بھول جانا انسان کی فطرت ہے	(۱۰۰۰)
❁ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے	(۱۰۰۳)
❁ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے	(۱۰۰۴)
❁ خوبصورت عورت اور گھاس کی طرف دیکھنا نظر کو تیز کرتا ہے	(۱۰۰۵)
❁ عالم دین کے چہرے کی طرف دیکھنا ساٹھ سال کے قیام اور روزوں سے بہتر ہے	(۱۰۰۶)
❁ آدمی کا اچھا داماد قبر ہے	(۱۰۰۸)
❁ ہاں قبریں اچھی بہنیں ہیں	(۱۰۱۰)
❁ معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے امام ہوں گے	(۱۰۱۳)
❁ عالم کا سونا بھی عبادت ہے	(۱۰۱۶)
❁ روزے دار کا سونا عبادت ہے اس کی خاموشی تسبیح......	(۱۰۱۷)
❁ علم کی حالت میں سونا، جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے	(۱۰۱۸)
❁ مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے	(۱۰۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	حدیث نمبر
❁ ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے	(۱۰۲۲)
❁ میرا وصی میرا خلیفہ علیؓ ہے	(۱۰۲۳)
❁ وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے	(۱۰۲۶)
❁ لڑکا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہے	(۱۰۲۸)
❁ ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا	(۱۰۲۹)
❁ میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا	(۱۰۳۰)
❁ تاجر کے لئے مصائب اور دستکار کے لئے تباہی ہے	(۱۰۳۴)
❁ میری امت کو ہلاک کرنے والا ایک گنہگار عالم اور ایک جاہل عابد ہے	(۱۰۳۷)
❁ میں آدھا علم نہیں جانتا	(۱۰۳۸)
❁ میں نہیں جانتا عزیر نبی تھے یا نہیں	(۱۰۴۱)
❁ خریدتے وقت چیز چکھ لینے میں کوئی حرج نہیں	(۱۰۴۳)
❁ جس میں پیشاب کرتے ہو اس برتن میں وضو نہ کرو	(۱۰۴۴)
❁ مجھے نماز میں سردار نہ بناؤ	(۱۰۴۵)
❁ فتنوں کو برا نہ سمجھو وہ منافقوں کو کاٹتا ہے	(۱۰۴۷)
❁ تو اس کی عیادت نہ کر جو تیری عیادت نہ کرے	(۱۰۴۸)
❁ مسجد میں میری تعظیم نہ کرو	(۱۰۵۱)
❁ سانپ سانپ ہی جنتا ہے	(۱۰۵۲)
❁ تم جان کر بیمار نہ ہو ورنہ سچ مچ بیمار ہو جاؤ گے	(۱۰۵۳)
❁ کہنے والے کی جانب نہ دیکھو یہ دیکھو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے	(۱۰۵۴)
❁ کھانے والے پر سلام نہیں	(۱۰۵۵)
❁ علیؓ کے علاوہ کوئی جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں	(۱۰۶۰)
❁ دس درہم سے کم مہر نہیں	(۱۰۶۲)
❁ دین کے غم کے علاوہ کوئی غم نہیں	(۱۰۶۵)
❁ عزت کا گدھے کے علاوہ کوئی انکار نہیں کرسکتا	(۱۰۶۶)
❁ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ فرائض وسنن سے جاہل رہے	(۱۰۶۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ شیخ علم حاصل کرنے سے نہیں شرماتا جیسے روٹی سے نہیں شرماتا	(۱۰۶۹)
❁ اللہ تعالیٰ اس مسئلے پر عذاب نہیں دے گا جس میں اختلاف ہو	(۱۰۷۲)
❁ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں......	(۱۰۷۳)
❁ وضو کی دعاء	(۱۰۷۶)
❁ جس میں لفظ ''یا حمیرا'' ہو وہ موضوع ہے	(۱۰۷۸)
❁ اے علیؓ جب تو زادِ سفر میں جائے تو پیاز کو نہ بھولنا	(۱۰۸۲)
❁ پیاز نطفوں کو صاف کرتا ہے	(۱۰۸۳)
❁ اے علی کاغذ اور دوات لاؤ	(۱۰۸۵)
❁ اس شخص پر افسوس ہے جسے فاقہ غنیٰ کے بعد حاصل ہوا	(۱۰۸۷)
❁ آدمی کو ناک رگڑنے پر اجر دیا جاتا ہے	(۱۰۸۸)
❁ خوبصورت چہرے والا امامت کرائے	(۱۰۹۰)
❁ سورت یاسین جس کام کے لئے پڑھی جائے	(۱۰۹۳)
❁ ہر چھوٹی عمر والا مصر کی طرف چلا جائے گا	(۱۰۹۵)
❁ گرمی سے وہی چیز بچاتی ہے جو سردی سے بچاتی ہے	(۱۰۹۷)
❁ یقین پورا ایمان ہے	(۱۰۹۸)
❁ ہفتہ مکر و دھوکہ کا دن ہے، اتوار تعمیر کا، پیر سفر اور طلب رزق کا، منگل لڑائی اور تکلیف کا، بدھ نہ کوئی چیز لینے کا اور نہ دینے کا، جمعرات حاجات طلب کرنے کا اور جمعہ نکاح کا دن ہے	(۱۱۰۰)
❁ سفر، نکاح اور بچے کے ختنے بدھ کو کئے جائیں	(۱۱۰۱)
❁ جو کام بدھ کے دن شروع کیا جائے پورا ہوتا ہے	(۱۱۰۲)
❁ حضور کے علاوہ کسی نبی کی قبر کا تعیّن اور حضرت علی کی قبر کی متعین جگہ کے بارے کوئی روایت صحیح نہیں	
❁ وصایا علی کی تمام روایات موضوع ہیں سوائے ایک روایت کے	(۱۱۰۶)
❁ میری امت تمام امتوں میں ایسی ہے جیسے چاند تاروں میں	(۱۱۱۰)
❁ حماقت اور عقل کے بارے میں موضوع روایات	(۱۱۱۹)
❁ جمعہ کی رات بارہ رکعت نماز پڑھنا	(۱۱۲۸)
❁ صرد پہلا پرندہ تھا جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا	(۱۱۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اللھم انت السلام...... میں والیک یرجع السلام کا اضافہ (۱۱۳۴)

❁ سنن صحیحہ کی معرفت کے اصول

❁ جو شخص میت کو کفن دے اس کا ثواب (۱۱۳۹)

❁ جو عید کے دن صبح روزہ رکھے اس کا ثواب (۱۱۴۰)

❁ جو عاشوراء کے دن روزہ رکھے اس کا ثواب (۱۱۴۱)

❁ جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے (۱۱۴۳)

❁ جو اتوار کے دن ایک سلام سے چار رکعت پڑھے (۱۱۴۴)

❁ جو اتوار کی رات چار رکعت نماز پڑھے (۱۱۴۵)

❁ جو سوموار کی رات چھ رکعت نماز پڑھے (۱۱۴۶)

❁ جو جمعہ کے دن ڈرتے ہوئے غسل کرے اس کا ثواب (۱۱۴۹)

❁ ان امور کا ذکر جن کے ذریعے حدیث کے موضوع ہونے کا علم حاصل ہو جائے (۱۱۵۰)

❁ وہ روایات جن کے ذریعے لوگوں کو مسخر کیا جاتا ہے (۱۱۵۹)

❁ وہ روایات جو فی نفسہ باطل ہیں (۱۱۸۲)

❁ چھ چیزیں نسیان پیدا کرتی ہیں (۱۱۸۴)

❁ دھوپ میں گرم ہوا پانی برص پیدا کرتا ہے (۱۱۸۶)

❁ اپنا آدھا دین حمیرا سے حاصل کرو (۱۱۸۸)

❁ جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا (۱۱۹۱)

❁ جو بچہ کا نام محمد رکھے وہ بچہ اور اس کا والد جنت میں جائے گا (۱۱۹۲)

❁ فصل: وہ روایات جو انبیاء اور صحابہ کے کلام سے مشابہت نہ رکھتی ہوں (۱۱۹۵)

❁ فصل: وہ روایات جن میں یہ ہو کہ فلاں فلاں واقعہ فلاں مہینے اور فلاں سال پیش آئے گا (۱۲۰۵)

❁ فصل: وہ روایات جو طبیبوں اور حکیموں کے اوصاف سے تعلق رکھتی ہوں (۱۲۰۶)

❁ جو پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے لقمہ اٹھا کر اسے دھو کر کھائے اس کی مغفرت کر دی جائے گی (۱۲۱۷)

❁ کھانے میں پھونک مارنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے (۱۲۱۸)

❁ جس کے کان بجنے لگیں وہ مجھ پر درود پڑھے (۱۲۱۹)

❁ فصل: عقل کے متعلق تمام روایات من گھڑت ہیں (۱۲۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فصل: جن احادیث میں خضر کی زندگی کا ذکر ہے وہ جھوٹی ہیں (۱۲۲۴)
- قصہ عوج بن عنق اور وہ روایات کہ جن کے باطل ہونے پر شواہد صحیحہ دلالت کرتے ہوں۔ (۱۲۲۷)
- فصل: وہ تمام روایات باطل ہیں جن میں دنیا کی عمر سات ہزار سال یا کم وبیش بیان ہوئی ہے۔ (۱۲۳۴)
- فصل: وہ تمام روایات جس میں ہفتے کے دنوں کی نمازوں کی فضیلت کا بیان ہو موضوع ہیں۔ (۱۲۴۴)
- پندرہویں شعبان کی نمازیں (۱۲۵۱)
- فصل: موضوع روایات کی معرفت کا ایک اصول کہ روایت کے الفاظ رکیک اور گرے درجے کے ہوں ایسی روایات کے نمونے (۱۲۵۴)
- فصل: حبشیوں اور سوڈانیوں کی مذمت میں تمام روایات جھوٹی اور من گھڑت ہیں (۱۲۶۰)
- ترکوں کی مذمت میں تمام روایات موضوع ہیں (۱۲۶۴)
- فصل: وہ قرائن جن سے معلوم ہوتا ہو کہ روایت باطل ہے (۱۲۶۹)
- فصل: کبوتر بازی کے متعلق تمام روایات غیر صحیح ہیں (۱۲۷۰)
- فصل: مرغی پالنے کے متعلق روایات (۱۲۸۰)
- فصل: مذمت اولاد کی تمام روایات جھوٹ ہیں (۱۲۸۳)
- فصل: اسلامی مہینوں (رمضان، ذی قعدہ) کے متعلق پیشین گوئیاں (۱۲۸۶)
- فصل: عاشورہ کے متعلق روایات (۱۲۹۸)
- فصل: قرآنی سورتوں کی فضیلت کے متعلق روایات
- فصل: ابوبکر وعمر کے متعلق بعض من گھڑت روایات (۱۳۰۰)
- فصل: وضوء، گردن کے مسح اور وضوء کے متعلق من گھڑت روایات (۱۳۱۱)
- فصل: کنوارہ پن کی مدح میں تمام روایات باطل ہیں (۱۳۲۴)
- فصل: پھولوں کے بارے میں مثلاً نرگس، گلاب، زعفران کے متعلق تمام روایات جھوٹ ہیں
- فصل: خضاب اور مہندی کے متعلق روایات (۱۳۳۴)
- فصل: شطرنج کی حلت وحرمت کے بارے میں من گھڑت روایات (۱۳۴۴)
- فصل: رکوع جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے رفع الیدین کی مذمت میں تمام روایات باطل ہیں (۱۳۴۹)
- قیامت کے دن لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے۔ (۱۳۵۹)
- فصل: سماع ورقص کی تمام روایات جھوٹی ہیں۔ پتھر کے ساتھ حسن ظن اور نفع (۱۳۶۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفات اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص ہیں جس نے قرآن عظیم کو جو کہ قدیم ہے نازل فرمایا اور اس قرآن کی نبی کریم ﷺ پر ان احادیث کے ذریعے وضاحت فرمائی جو صحابہ کرام، تابعین کرام، تبع تابعین، ائمہ دین اور مجتہدین کے ذریعہ صحیح طور پر نقل ہوئی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نبی ﷺ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ جو صاحب شرف وکرم ہیں اور آپ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بہت عظیم ہے۔ اس کے بعد کلام قدیم (قرآن مجید) کا یہ خادم اور صحیح حدیث کو اختیار کرنے والا علی بن سلطان محمد القاری جو اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہے، کہتا ہے کہ کلام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر غلطی سے پاک اور محفوظ ہے۔ اس کا ایک ایک نقطہ اور رسم الخط بھی محفوظ ہے، اور اس کی حفاظت کا ثبوت اللہ رب العزت کا یہ فرمان ہے۔

﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾ (الحجر:۹)

”بلاشبہ ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور اس کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔“

اور اس کی حفاظت کے لئے ایک جماعت کو قائم کر دیا گیا ہے۔ اگر چہ نبی کریم ﷺ کو گزرے ہوئے ایک طویل عرصہ بیت گیا ہے لیکن یہ جماعت آج تک قائم ہے۔ نبی ﷺ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کئے ہوئے ایک ہزار سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ لمبا زمانہ گزرنے کی وجہ سے وہ احادیث رسول جن سے احکام شریعت کی وضاحت ہوتی ہے عوام الناس ان کو ظنی تصور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عوام میں موضوع احادیث عام ہو گئی ہیں، لیکن علمائے حق کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور اس جماعت نے صحیح، سقیم (کمزور) حسن، ضعیف، مرفوع، موقوف، مقطوع اور موضوع کو الگ الگ کر دیا۔ (محدثین اور محققین نے ان کو جدا جدا کر کے وضاحت کر دی ہے)

حدیث: 01

اور اسی معنی کی روایتیں رسول اللہ ﷺ سے مرفوعا مروی ہیں۔ اور وہ احادیث بھی متواتر امروی ہے۔

((ان الله عند کل بدعة کید بها الاسلام ولیا من اولیائه یذب عن دینه)) ❷

❶ سورة الحجر، الآية: ۹

❷ حلية الاولياء: ۱۰/۴۰۲، ميزان الاعتدال للذهبي ۸۳۰۹- لسان الميزان لابن حجر ۱۹۳۱/۲- سلسلة ←

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ ہر اس بدعت کے اظہار کے وقت جس کے ذریعہ اسلام میں مکر کیا جاتا ہو۔ اپنے اولیا میں سے ایک ولی متعین کرتا ہے۔ جو اس کے دین کا دفاع کرتا ہے۔ اور ان چیزوں کو رد کرتا ہے۔ جو بعض اللہ تعالیٰ کے دشمنوں نے وضع کی ہیں۔"

تحقیق: یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث ۸۶۹۔

حدیث : 02 کہ جو شیخین امام بخاریؒ و امام مسلمؒ) اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے:

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❶

"جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔"

حدیث : 03 نیز امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ اور ابن ماجہؒ، و دار قطنیؒ کی روایت میں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھے جو چیز کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے روکتی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

((من تعمد على كذبا فليتبوا مقعده من النار)) ❷

"جو آدمی مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔"

حدیث : 04 اور ان تمام محدثین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لا تكذبوا على؛ فانه من كذب على فليلج النار)) ❸

← الاحاديث الضعيفة حديث رقم ٨٦٩۔ والحديث فى فيض القدير شرح الجامع الصغير رقم ٢٣٧٣ وقال المناوى رحمه الله تفرد به عبدالغفار قال الحافظ العراقى فى ذيل الميزان: لم ار من تكلم فى زكريا بالضعف، وانما الآفة من شيخه المذكور، واقره ابن حجر فى اللسان۔

❶ صحيح البخارى ٣٨/١۔ مسلم المقدمة ٣ و ٤، الزهد ٧٢۔ مستدرك الحاكم ٧٧/١، ٦٢/٣ و ٤٠١۔

❷ الترمذى رقم (٢٦٦١ كتاب العلم وقال حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث الزهرى عن انس وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن انس۔ ابن ماجة ٣٢۔ المقدمه۔ صحيح هے۔ الروض النضير (٧٠٧)

❸ الترمذى ٢٦٦٠ وقال حديث على حديث حسن صحيح۔ ابن ماجة رقم ٣١۔ والحديث فى البخارى عن على رضى الله عنه كتاب العلم، باب اثم من كذب على النبىؐ الحديث (١٠٦) مسلم المقدمةحديث ٢،١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا"

حدیث : 05

بخاری، مسلم اور ترمذیؒ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

((ان كذبا علي ليس ككذب على احد، من كذب علي فليتبوا مقعده من النار)) ❶

"مجھ پر جھوٹ بولنا عام لوگوں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرنا چاہیے۔"

حدیث : 06

بخاریؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ اور دار قطنیؒ نے عبداللہؓ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے عرض کیا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ جو میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے روایات کرتے نہیں سنتا۔ آپ احادیث نبوی کیوں بیان نہیں کرتے جیسے کہ فلاں فلاں لوگ بیان کرتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں اسلام لایا کبھی آپ سے جدا نہیں ہوا۔ لیکن میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ:

((من كذب علي فليتبوا مقعده من النار)) ❷

"جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔"

حدیث : 07

زاد الدارقطني: والله ما قال: ((متعمدا)) وانتم تقولون: ((متعمدا)) ❸

"دار قطنیؒ میں راوی کے اتنے الفاظ اور زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعمدا نہیں فرمایا اور تم متعمدا کی شرط لگاتے ہو۔" (متعمدا کے الفاظ صحیح بخاری میں موجود ہیں)

حدیث : 08

بخاریؒ اور دار قطنیؒ میں سلمہؓ بن الاکوع سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من يقل علي ما لم اقل فليتبوا مقعده من النار)) ❹

"جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے۔"

---

❶ البخاری ۲/۱۰۲۔ الترمذی ۲۶۶۲ وقال حسن صحیح۔

❷ البخاری ۱/۳۸۔ ابوداود العلم باب التشدید فی الکذب علی رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

❸ لفظة (متعمدا) ثابتة كما في حديث ابي هريرة رضي الله عنه في البخاري ۱/۳۸۔

❹ البخاری ۱/۳۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 09

بخاریؒ، ترمذیؒ، دار قطنیؒ اور حاکم نے اپنی مدخل میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((حدثوا عنی، ولا تکذبوا علی، فمن کذب علی فلیتبوا مقعده من النار)) ❶

''مجھ سے حدیث بیان کرو۔ لیکن مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔''

حدیث : 10

احمدؒ، دارمیؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❷

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔''

حدیث : 11

احمدؒ، دارمیؒ، ابن ماجہؒ نے ابوقتادہ سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے:

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❸

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

حدیث : 12

احمدؒ، دارمیؒ، ابن ماجہؒ نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر فرماتے سنا ہے:

((ایاکم و کثرة الحدیث عنی، فمن قال علی فلا یقل الا حقا و صدقا، ومن قال ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار)) ❹

''مجھ سے بکثرت حدیثیں روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص میری جانب کسی بات کی نسبت کرے اسے حق اور سچ کے علاوہ کچھ نہ کہنا چاہیے۔ اور جو شخص مجھ سے ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔''

---

❶ البخاری ۲۰۷/٤۔ الترمذی ۲٦٦۹ وقال حسن صحیح۔ ❷ مسند احمد ٤٥٤/١ وقال شاکر اسناده صحیح۔ الترمذی ۲٦٥۹۔ ابن ماجة ۳۰ المقدمه۔ ❸ مسند احمد ۳۰۳/۳۔ الدارمی المقدمة باب ۲٥۔ ابن ماجة ۳۳ المقدمه۔

❹ ابن ماجة ۳٥۔ المقدمه۔ باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول الله، مستدرك الحاکم ۱۱۱/۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۷۰/۱۔ اس کی سند ابن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 13

ابن ماجہؒ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❶

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 14

امام مسلمؒ ترمذیؒ اور نسائیؒ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہ

((لا تكتبوا عني شيئا سوى القرآن، فمن كتب عني شيئا غير القرآن فليمحه، وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج، وحدثوا عني ولا تكذبوا على، فمن كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❷

''مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ نہ لکھو۔ اور جس نے سوائے قرآن کے کوئی چیز لکھ رکھی ہے اسے چاہیے کہ اس تحریر کو مٹا دے۔ بنی اسرائیل سے روایتیں بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھ سے بھی حدیثیں روایت کرو۔ لیکن مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 15

ابو یعلیؒ۔ عقیلیؒ اور طبرانیؒ نے اوسط میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((من كذب على متعمدا، او رد شيئا امرت به، فليتبوا بيتا في جهنم)) ❸

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔ یا جس چیز کا میں نے حکم کیا ہے اس کا رد کرے۔ اسے اپنا گھر دوزخ میں بنالینا چاہیے۔'' (اس میں جاریہ بن الھرم متروک الحدیث ہے)

حدیث : 16

احمدؒ اور ابو یعلیؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من كذب على فهو في النار)) ❹

---

❶ ابن ماجة ۳۷۔ المقدمه۔ اس کی سند میں عطیه عوفی ضعیف ہے۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۷۰۔

❷ مسلم ۴/۲۲۹۸ الزهد ۷۲۔ قال ابن حجر في فتح الباری ۱/۲۰۸ قبل النهی خاص بمن خشی منه الاتكال على الكتابة دون الحفظ، والاذن لمن امن منه ذلك۔ ومنهم من اعل حديث ابن سعيد وقال: الصواب وقفه على ابن سعيد قاله البخاري وغيره۔

❸ مجمع الزوايد ۱/۱۴۲۔ قال الهيثمي فيه جارية بن الهرم الفقيمي وهو متروك الحديث۔

❹ مسند احمد ۱/۴۷۔ مجمع الزوايد ۱/۱۴۲ و ۱۴۳ قال للهيثمي رواه احمد وابو يعلى الا انه قال ((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) وفيه دحين بن ثابت ابو الضصن وهو ضعيف ليس بشي۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ آگ (جہنم) میں ہے۔'' (اس میں وجین راوی ضعیف ہے)

حدیث : 17 احمدؒ۔ بزارؒ۔ ابو یعلیٰؒ۔ دار قطنیؒ اور حاکمؒ نے مدخل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرمایا کرتے تھے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ سوائے اس کے کہ میں آپ کے صحابہ میں آپ سے روایت کرنے میں زیادہ محفوظ رکھنے والا نہ ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

((من قال علی کذبا فلیتبوا بیتا فی النار)) ❶

''جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا گھر جہنم میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 18 ابو یعلیٰؒ اور طبرانی نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❷

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 19 بزارؒ۔ ابو یعلیٰؒ۔ دار قطنی اور حاکم نے مدخل میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((ان کذبا علی لیس ککذب علی احد، من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❸

''مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی مانند نہیں ہے۔ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 20 احمدؒ اور ہنادؒ بن السری نے اپنی کتاب الزہد میں۔ بزارؒ۔ طبرانی اور حاکمؒ

---

❶ مسند احمد ۱/ ٦٥۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱٤۳ وقال الهيثمي رواه احمد وابو يعلى والبزار وفي رواية البزار قال رسول الله ﷺ ((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعدة من النار)) وكذا ابو يعلى وهو حديث رجاله رجال الصحيح والطريق الاول فيها عبدالرحمن بن ابي الزناد وهو ضعيف وقد وثق۔

❷ مجمع الزوايد ۱/ ۱٤۳۔ قال اللهيثمي رواه ابو يعلى والطبراني في الكبير واسناده حسن وفيه الفضل بن دكين كذبه يحيى بن معين۔ الطبراني في الكبير ٦/ ۳٤٠۔ و ۲۱٥ و ٦/ ۳٤٠، ۷/ ۱۸٥، ۸/ ٤۱۔

❸ مجمع الزوايد ۱/ ۱٤۳ وقال الهيثمي رواه البزار وابو يعلى وله عندهما اسناد ان احدهما رجاله موثقون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی مدخل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((ان الذی یکذب علی یبنی له بیت فی النار)) ❶

''کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے جہنم میں ایک مکان بنایا جائے گا۔''

حدیث: 21 احمدؒ۔ حارثؒ بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانیؒ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی فلیتبوا مقعده من النار)) ❷

''جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث: 22 احمدؒ۔ بزارؒ۔ ابو یعلیؒ۔ اور طبرانیؒ نے خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا)) ❸ ولفظ البزار:

''جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے'' اور بزار کے الفاظ یہ ہیں:

((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار))

''کہ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ آگ (جہنم) میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث: 23 احمدؒ۔ حارث بن ابی اسامہ، بزارؒ۔ طبرانیؒ۔ اور حاکمؒ نے اپنے مدخل میں یحییٰؒ بن میمون الحضرمی سے روایت کی ہے۔ کہ ابو موسیٰ غافقی نے عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث بیان کرتے سنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تمہارے ساتھی یا تو حافظ ہیں یا ہلاک کرنے والے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے جو آخری عہد ہم سے لیا تھا۔ وہ یہ تھا۔

((علیکم بکتاب الله، وسترجعون الی قوم یحبون الحدیث عنی، فمن قال

---

❶ مجمع الزواید ۱/۱۴۳ قال الهیثمی رواه احمد ۲/۲۲ و ۱۴۴ والبزار والطبرانی فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح وله عند الطبرانی فی الکبیر والاوسط ایضا عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ((من کذب علی متعمدا بنی الله له بیتا فی النار)) ورجاله موثقون۔

❷ مجمع الزواید ۱/۱۴۳ قال الهیثمی رواه احمد ۴/۱۰۰ والطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات۔

❸ مجمع الزواید ۱/۱۴۳ قال الهیثمی رواه احمد ۵/۲۹۲۔ وابو یعلی ولفظه عند البزار ((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار)) رواه الطبرانی فی الکبیر نحو احمد وفیه مسلم مولی خالد بن عرفطة لم یرو عنه الا خالد بن سلمة۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار، ومن حفظ شیئا فلیحدث بہ)) ❶

"اللہ کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو۔ اور تم ایسی قوم کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ جو مجھ سے حدیث کو زیادہ محبوب رکھے گی۔ تو جو شخص مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے اور جس نے کسی حدیث کو یاد رکھا اسے بیان کر دینا چاہیے۔"

حدیث : 24 احمدؒ۔ ابو یعلیٰؒ۔ اور طبرانیؒ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❷

"جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہیے۔"

حدیث : 25 احمدؒ بزارؒ اور طبرانیؒ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعا یہی الفاظ روایت کئے ہیں۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❸

"جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"

حدیث : 26 احمدؒ نے قیسؒ بن عبادہ الانصاری سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من کذب علی کذبة متعمدا فلیتبوا مضجعا من النار او بیتا فی جهنم)) ❹

"جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنی آرام گاہ یا اپنا مکان دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔"

حدیث : 27 بزارؒ اور عقیلیؒ نے کتاب الضعفاء میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من کذب علی فلیتبوا مقعده من النار)) ❺

---

❶ مجمع الزواید ۱/۱۴۴، قال الهیثمی رواه احمد ۴/۳۳۴ والبزار والطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات۔

❷ مجمع الزواید ۱/۱۴۴، قال الهیثمی رواه والطرابی فی الکبیر وابو یعلی ورجالهم ثقات مسند الامام احمد ۴/۱۵۶۔

❸ مجمع الزواید ۱/۱۴۴ وقال الهیثمی رواه احمد ۴/۳۶۷ والطبرانی فی الکبیر والبزار ورجاله رجال الصحیح۔

☆ ساقط من المطبوعة۔

❹ مجمع الزواید ۱/۱۴۴ وقال الهیثمی رواه احمد ۳/۴۲۲ وفیه ابن لهیعة ورجل لم یسم۔

❺ مجمع الزواید ۱/۱۴۵ وقال الهیثمی رواه البزار وفیه عبد المومن بن سالم لم یرو عنه غیر مطرف بن محمد۔ کشف الاستار ۱/۱۱۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔"

حدیث : 28

طبرانیؒ نے اوسط میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ جیسا حلہ پہنا۔ پھر مدینہ میں اہل بیت کے پاس گیا۔ اور ان سے کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اہل بیت میں سے جسے چاہوں اس بات سے مطلع کردوں کہ وہ آپ کے لئے ایک مکان تیار کریں اہل بیت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قاصد بھیجا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا

((انطلقا اليه، فان وجدتماه حيا فاقتلاه، ثم حرقاه بالنار، وان وجدتماه قد كفيتهماه، ولا اراكما الا وقد كفيتماه، فحرقاه))

"جاؤ۔ اگر تم اسے زندہ پاؤ۔ تو قتل کردو اور آگ میں جلا دو۔ اگر تم اس کو اس حالت میں پاؤ۔ کہ اسے موت کفایت کرچکی ہو۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اسے موت ضرور کفایت کرچکی ہوگی۔ تو اسے آگ میں جلا دو۔"

ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس آئے تو اسے اس حالت میں پایا۔ کہ وہ رات کو پیشاب کے لئے نکلا اسے سانپ نے ڈس لیا جس سے وہ مر گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے اسے آگ میں جلا دیا۔ اور آکر رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❶

"جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔" (اس کا سیاق درست نہیں۔ اس میں عطاء بن سائب راوی مختلط ہے)

حدیث : 29

ابن عدیؒ نے کامل میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ قبیلہ بنولیث جو مدینہ سے دو میل پر واقع تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں نکاح کا پیغام دیا تھا۔ لیکن لڑکی والوں نے اس سے نکاح نہ کیا۔ وہ ان کے پاس ایک حلہ پہن کر آیا۔ اور کہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حلہ پہنایا ہے۔

---

❶ مجمع الزوائد ۱/۱۴۵ قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط وفيه عطاء بن السائب وقد اختلط وقد اخرج البخاري والترمذي من كذب علي...... الحديث۔

وفي هامش المجمع فائدة: راويه عن عطاء بن السائب وهيب بن خالد وقد ذكر ابوداود انه سمع منه بعد اختلاطه۔ وفي صحيح البخاري طرف من هذا الحديث دون القصة كما في هامش الاصل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تمہارے خون اور تمہارے مالوں کا مجھے فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے پھر وہ اس عورت کے پاس گیا جسے اس نے پیغام دیا تھا۔لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا آپ نے فرمایا:

((كذب عدو الله)) ''اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا۔''

پھر آپ نے ایک شخص کو روانہ کیا اور فرمایا

((ان وجدته حيا فاضرب عنقه، وان وجدته ميتا فاحرقه))

''اگر اسے زندہ پاؤ تو قتل کر دو اور اگر اسے مردہ پاؤ۔تو آگ میں جلا دو۔''

نوٹ: مذکورہ بالا قصے کے علاوہ حدیث صحیح ہے۔

وہ شخص جب اس کے پاس پہنچا۔تو اسے سانپ نے ڈس لیا تھا۔اور وہ اس کے زہر سے مر چکا تھا۔اس شخص نے اسے آگ میں جلا دیا۔تو یہ تفسیر ہوئی رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی۔

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث: 30 طبرانیؒ نے عبداللہؓ بن محمدؒ بن حنفیہ سے روایت کیا ہے۔کہ میں اپنے والد کے ساتھ بنو اسلم کی جانب گیا۔جو ہمارے داماد اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہوتے تھے۔میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((ارحنا بها يا بلال))

''اے بلال ہمیں نماز کے ذریعہ آرام پہنچاؤ۔''

میں نے عرض کیا کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔اس پر وہ غضب ناک ہو گئے۔اور یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو عرب کے ایک قبیلہ کی جانب بھیجا۔جب وہ ان کے پاس پہنچا۔تو اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا۔کہ میں تمہاری عورتوں کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہوں۔انہوں نے جواب دیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو سنا اور اطاعت کی۔اور ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔اس نے آ کر عرض کیا۔کہ فلاں شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے تمہاری عورتوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔اگر یہ آپ کا حکم ہے تو ہم اسے سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور اس کے علاوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کچھ اور ہے۔ تو ہم آپ سے معلوم کرنا پسند کرتے ہیں۔ نبی کریمؐ یہ سن کر سخت غصہ ہوئے اور ایک انصاری کو حکم دیا کہ

((اذهب، فاقتله ثم احرقه بالنار)) ''جاؤ اسے جا کر قتل کر دو۔ اور آگ میں جلا دو۔''

جب وہ انصاری اس کے پاس پہنچا۔ تو وہ مر چکا تھا۔ اور دفنایا جا چکا تھا۔ آپ نے اس کی قبر اکھاڑنے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ صحابی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❶

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہیے۔''

تو کیا اس واقعہ کے بعد میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بول سکتا ہوں۔

(اس میں ابوحمزہ الشمالی ضعیف اور واھی الحدیث ہے۔)

حدیث : 31 طبرانیؒ نے اوسط میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

حدیث : 32 نیز طبرانیؒ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❷

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

حدیث : 33 اور طبرانیؒ نے اوسط میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❸

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

---

❶ مجمع الزوايد ١/١٤٥ وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه ابو حمزة الشمالي وهو ضعيف واهي الحديث۔

❷ مجمع الزوايد ١/١٤٦ قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط والكبير وفيه خالد بن نافع الاشعري ضعفه ابو زرعة وغيره۔

❸ مجمع الزوايد ١/١٤٦ قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح الا ان الطبراني قال حدثنا احمدثنا ابي ولا اعرفهما۔ وفي هامش الاصل فائدة: قلت هو احمد بن عبيدالله بن جرير بن جبلة وعبيد الله ثقه ولم ينفرد به ابنه عند فقد رواه عنه ايضا احمد بن زهير التيستري احد الثقات عن عبيدالله مثله كما في هامش الاصل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 34

((وللطبرانی عن عمرو بن مرة الجهني بهذا اللفظ)) ❶

''طبرانی نے عمرو بن مرہ الجہنی سے انہی الفاظ سے روایت کی۔'' (اس میں ھاشم بن عدی کذاب راوی ہے)

حدیث : 35

((وكذا للطبرانی فی (الصغیر) عن نبیط بن شریط)) ❷

''اسی طرح طبرانی نے اس کو صغیر میں نبیط بن شریط سے روایت بیان کی۔'' (یہ روایت بھی ضعیف ہے)

حدیث : 36

((وكذا للطبرانی عن عمار بن یاسر)) ❸

''اسی طرح طبرانی نے اس کو عمار بن یاسر سے روایت کیا۔'' (اس میں علی بن الحذور کو بخاری وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث : 37

((وكذا له عن عمرو بن عبسة)) ❹

''اسی طرح عمرو بن عنبسہ سے روایت ہے۔''

حدیث : 38

((وكذا له عن عمرو بن حریث)) ❺

''اسی طرح عمرو بن حریث سے روایت کیا۔'' (اس میں عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے)

حدیث : 39

((وكذا له وللدارمی عن ابن عباس))

''اسی طرح دارمی نے ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔''

---

❶ مجمع الزواید ۱/۱٤٦ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الاوسط والکبیر وفیه الهیثم بن عدی قال البخاری وغیره کذاب۔

❷ مجمع الزواید ۱/۱٤٦ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الصغیر وشیخه احمد بن اسحق بن ابراهیم بن نبیط کذبه صاحب المیزان وبقیة اسناده لم ار من ذکر احدا منهم الا الصحابی۔

❸ مجمع الزواید ۱/۱٤٦ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه علی بن الحزور ضعفه البخاری وغیره ویقال له علی بن ابی فاطمة۔

❹ مجمع الزواید ۱/۱٤٦ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر واسناده حسن۔

❺ مجمع الزواید ۱/۱٤٦ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه عبدالکریم بن ابی المخارق وهو ضعیف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 40

((وکذا له عن عتبة بن غزوان)) ❶

''اسی طرح عتبہ بن غزوان نے اس کو روایت کیا۔'' (اس میں محمد بن زکریا ضعیف ہے)

حدیث : 41

((وکذا له ولا بن عدی عن العرس بن عمیرة)) ❷

''اسی طرح ابن عدی نے اس کو عرس بن عمیرہ سے روایت کیا۔'' (یہ بھی ضعیف ہے)

حدیث : 42

((وکذا له وللدارمی عن یعلی بن مرة)) ❸

''اسی طرح دارمی نے اس کو یعلی بن مرہ سے روایت کیا۔'' (اس میں عمر بن عبداللہ بن یعلی متروک الحدیث ہے)

حدیث : 43

((وکذا له وللبزار عن ابی مالک الاشجعی عن ابیه واسمه طارق ابن اشیم)) ❹

''اور بزارؒ نے ابو مالکؒ الاشجعی کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی ہے۔ (اوران کے والد کا نام طارق بن اشیم ہے۔ (اس میں خلف بن خلیفہ کو بعض نے ضعیف قرار دیا ہے۔)

حدیث : 44

طبرانیؒ، ابونعیمؒ، اور اسمٰعیلیؒ نے اپنی معجم میں سلمان بن خالد الخزاعی ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا بیتا فی النار)) ❺

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا مکان دوزخ میں بنالے۔''

---

❶ مجمع الزواید ۱۴۷/۱ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه محمد بن زکریا الغلانی وثقه ابن حبان وقال الدارقطنی یضع الحدیث۔

❷ مجمع الزواید ۱۴۷/۱ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه احمد بن علی الافطح عن یحیی بن زهدم بن الحارث قال ابن عدی لا ادری البلاء منه او من شیخه۔

❸ مجمع الزواید ۱۴۷/۱ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه عمر بن عبدالله بن یعلی وهو متروک الحدیث۔

❹ مجمع الزواید ۱۴۷/۱ قال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر والبزار وفیه خلف بن خلیفة وثقه یحیی بن معین وغیره وضعفه بعضهم۔

❺ مجمع الزواید ۱۴۷/۱ قال الهیثمی الطبرانی فی الکبیر واسناده من قبل هلال الوزان لم احد من ذکرهم۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 45 طبرانیؒ نے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ بنوصہیب نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ اپنے آباء سے احادیث رسول بیان کرتے ہیں۔ (آپ بھی بیان کیا کریں) تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❶

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔'' (اس کی سند بھی ضعیف ہے)

حدیث : 46 ((وللطبراني بهذا اللفظ عن السائب بن يزيد))

''انہی الفاظ کے ساتھ طبرانیؒ نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔''

حدیث : 47 نیز طبرانیؒ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ الباہلی سے بھی حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده بين عييني جهنم)) ❷

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ کے سامنے بنالینا چاہیے۔'' (یہ بھی ضعیف ہے)

حدیث : 48 طبرانیؒ نے ابوقرصافہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

((حدثوا عني بما تسمعون، ولا يحل لرجل ان يكذب علي، فمن كذب علي۔ او قال علي غير ما قلت۔ بني له بيت في جهنم يرتع فيه))❸

''مجھ سے جو تم سنتے ہو وہ بیان کیا کرو لیکن کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مجھ پر جھوٹ بولے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ یا میری طرف نسبت کر کے وہ بات کہے گا جو میں نے نہیں کہی اس کے لئے جہنم میں گھر بنایا جائے گا۔ جس میں اسے ڈالا جائے گا۔''

حدیث : 49 طبرانیؒ ہی میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے۔

---

❶ مجمع الزوايد ١/١٤٧ وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير وهو متروك الحديث۔

❷ مجمع الزوايد ١/١٤٧ وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير واسناده لم ار من ترجمهم۔

❸ مجمع الزوايد ١/١٤٨ قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير واسناده لم ار من ترجمهم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لا تكذبوا علي، فانه ليس كذب علي ككذب علي احد)) ❶

''مجھ پر جھوٹ نہ بولو' کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا دوسرے لوگوں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔'' (اس میں رفاعہ بن الهدیر کو ابن حبان نے ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث : 50 طبرانی نے اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((من كذب على نبيه او على عينيه او على والديه لم يرح رائحة الجنة)) ❷

''جو شخص اپنے نبی پر جھوٹ بولے یا نبی کے سامنے جھوٹ بولے یا نبی کے والدین پر وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔''

حدیث : 51 نیز طبرانیؒ نے اوسط میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((لا تكذبوا علي، ان الذي يكذب علي لجري)) ❸

''مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ بہت جری ہے۔'' (اس میں ابو بلال الاشعری کو دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث : 52 نیز طبرانیؒ نے اوسط میں ابو خلدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میمونؒ الکروی مالکؒ بن دینار کے پاس بیٹھے تھے۔ مالکؒ نے عرض کیا شیخ کو کیا ہوا۔ کہ وہ اپنے والد سے احادیث روایت نہیں کرتے۔ حالانکہ آپ کے والد نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ بھی پایا۔ اور آپ سے احادیث بھی سنیں۔ میمونؒ نے فرمایا میرے والد رسول اللہ ﷺ سے حدیث اس خوف کے باعث بیان نہیں کیا کرتے تھے۔ کہ کہیں کلام میں کمی یا زیادتی نہ ہو جائے اور وہ فرماتے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❹

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔''

---

❶ مجمع الزوايد ١٤٨/١ وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه رفاعة بن الهدير ضعفه ابن حبان وغيره۔

❷ مجمع الزوايد ١٤٨/١ قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن۔

❸ مجمع الزوايد ١٤٨/١ قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط وفيه ابو بلال الاشعري ضعفه الدارقطني۔

❹ مجمع الزوايد ١٤٨/١ قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط واسناده حسن ان شاء الله۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 53 طبرانی نے سعد بن مدحاش سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من علم شيئا فلا يكتمه، ومن كذب على فليتبوا بيتا في جهنم)) ❶

''جو شخص کسی بات کو جانتا ہو اسے نہ چھپائے اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا مکان جہنم میں بنالینا چاہیے۔'' (اس میں سلیمان بن عبدالحمید کو نسائی نے کذاب کہا ہے)

حدیث : 54 ابو محمدؒ الرامہرمزی کتاب ''المحدث الفاضل'' میں مالک رضی اللہ عنہ بن عتاہیہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حجۃ الوداع میں یہ عہد لیا تھا۔

((عليكم بالقرآن، وسترجعون الى اقوام يحدثون عني، فمن عقل شيئا فليحدث به، ومن قال على ما لم اقل فليتبوا بيتا في جهنم)) ❷

''تم قرآن کو لازم پکڑ لو۔ اور عنقریب تم ایسی قوم کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ جو مجھ سے حدیثیں روایت کرے گی۔ جو کسی بات کو یاد رکھے اسے چاہیے کہ وہ اسے بیان کر دے اور جو مجھ پر ایسی بات کہے گا۔ جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا گھر جہنم میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 55 طبرانیؒ اور رامہرمزیؒ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ ایک روز ہمارے پاس سے گزرے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے آپ نے دریافت فرمایا

((ما تحدثون)) ''کیا باتیں کر رہے ہو۔''

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو ہم نے آپ سے سنی ہیں۔ آپ نے فرمایا

((تحدثوا، وليتبوا من كذب على متعمدا مقعده من جهنم)) ❸

''حدیثیں بیان کیا کرو اور جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

---

❶ مجمع الزوايد ١/١٦٣ و ١٦٤ قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه سليمان بن عبدالحميد قال النسائي كذاب وقال ابن ابي حاتم صدوق رثقه ابن حبان۔

❷ المحدث الفاصل بين الراوي والواعي صفحة ١٧٢۔

❸ مجمع الزوايد ١/١٥١ قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه ابو مدرك روى عن رفاعة بن رافع وعنه بقية ولم ار من ذكره۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 56 ابن سعدؒ اور طبرانیؒ نے مقنع التمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ میں اپنے اونٹوں کا صدقہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں دو اونٹنیاں آپ کے لئے ہدیہ ہیں۔ آپ نے ہدیہ کو صدقہ سے جدا کرنے کا حکم دیا۔ میں چند روز مدینہ میں ٹھہرا۔ لوگوں نے یہ باتیں شروع کیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مضر کی جانب صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم ہم لوگوں کے پاس کوئی مال نہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے یہ بات بیان کی۔ آپ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا:

((اللھم لا احل لھم ان یکذبوا علی))

''اے اللہ میں ان لوگوں کے لئے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔''

مقنع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی سوائے دو قسم کی احادیث کے یا تو وہ حدیث جس کی مطابقت میں کتاب اللہ ہو یا وہ سنت جاریہ ہو۔ کیونکہ جب اس معاملہ میں آپ کی حیات میں جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔ تو آپ کی موت کے بعد کیسے جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔ ❶ (اس میں سیف بن ہارون متروک ہے)

حدیث : 57 دار قطنیؒ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ آپ سے فلاں فلاں بات روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

((ما قلته، ما اقول الا ما ینزل من السماء، ویحکم! لا تکذبوا علی، فانه لیس کذب علی ککذب علی غیری)) ❷

''میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہتا جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔ اور جس کا وہ حکم دیتا ہے۔ مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام لوگوں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔''

حدیث : 58 بزارؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

---

❶ مجمع الزوائد ۱/۱۴۰ و ۱۴۱ وقال الهيثمي رواه الطبراني وفيه سيف بن هارون البرجمي وهو متروك۔

❷ تحذير الخواص من اكاذيب القصاص صفحة ۴۳۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((من اقری الفری من اری عینیه ما لم تر، ومن افری الفری من قال علی ما لم اقل)) ❶

''کہ وہ شخص تہمت لگانے میں کتنا قوی ہے۔ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔''

حدیث : 59 عقیلیؒ نے کتاب الضعفاء میں ابو کبشہ الانماری سے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار))

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے''

حدیث : 60 ((وللعقیلی عن غزوان بهذا اللفظ))

''نیز عقیلیؒ نے انہی الفاظ کے ساتھ اسے غزوانؒ سے بھی روایت کیا ہے۔''

حدیث : 61 عقیلیؒ اور طبرانیؒ نے افراد میں ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من کذب علی فلیتبوا مقعده من جهنم))

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 62 ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں واثلؒ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((ان من الکبائر ان یقول الرجل علی ما لم اقل)) ❷

''کبیرہ (بڑے) گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسان وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔''

حدیث : 63 ابن عدیؒ اور حاکمؒ نے مدخل میں واثلۃ بن الاسقع سے مرفوعا اس روایت کو دوسرے طریقہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ کشف الاستار ۱/۱۱۵۔ مجمع الزواید ۱/۱۴۴۔ قال الهیثمی رواه البزار ورجاله رجال الصحیح۔

❷ تحذیر الخواص۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((ان امن افری الفری من قولنی ما لم اقله، او من اری عینیه فی المنام ما لم تر)) ❶

''سب سے بڑی تہمت میرے قول میں وہ ہے۔ کہ انسان وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ یا یہ کہے۔ کہ اس نے خواب میں مجھے دیکھا ہے۔ حالانکہ اس نے نہ دیکھا ہو۔''

حدیث : 64 خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((من کذب علی فلیتبوا مقعده من النار)) ❷

''جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 65 طبرانیؒ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار)) ❸

''جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 66 حاکمؒ نے مدخل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((اشتد غضب الله علی من کذب علی متعمدا)) ❹

''اللہ کا سخت غضب ہو اس شخص پر جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔''

حدیث : 67 حاکمؒ نے مدخل میں بہزؒ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فعلیه لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل))

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس سے کسی قسم کا بدلہ قبول نہ کیا جائے گا۔''

---

❶ تحذیر الخواص صفحة ٥٧۔

❷ تاریخ بغداد ١٤/٢٢٤ و ٢٢٥۔

❸ تحذیر الخواص صفحة ٤٠۔

❹ تحذیر الخواص صفحة ٤٠۔ جمع الجوامع للسیوطی رقم ٣٢٤٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 68 حاکمؒ نے مدخل میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 69 حاکمؒ نے مدخل میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے

((من حدث عني كذبا فليتبوا مقعده من النار))

''جو شخص مجھ پر جھوٹ بیان کرے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 70 بزارؒ اور ابن عدیؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((ثلاثة لا يريحون رائحة الجنة: رجل ادعى الى غير ابيه، ورجل كذب على نبيه، ورجل كذب على عينيه))

''تین آدمی جنت کی خوشبو نہ پائیں گے۔ ایک وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ دوسروں کی طرف منسوب کرے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے نبی پر جھوٹ بولے تیسرا وہ شخص جو اپنے سامنے کے آدمی پر جھوٹ بولے۔''

حدیث : 71 احمدؒ ہنادؒ اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((من تقول علي ما لم اقل فليتبوا مقعده من النار))

''جو مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

اور ایک روایت میں گھر کا لفظ ہے۔ ❶

حدیث : 72 ابن صاعدؒ نے اپنی جمع میں اس حدیث کو مختلف اسناد کے ذریعہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہی الفاظ سے روایت کیا ہے۔

((من قال علي ما لم اقل فليتبوا مقعده من النار))

''جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

❶ مسند احمد ۲/۳۲۱۔ ابن ماجۃ: ۳۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 73 خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

((من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار)) ❶

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔''

حدیث : 74 ابن عدی نے صہیب رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔

((من كذب علي كلف يوم القيامة ان يعقد بين شعيرتين))

''جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا اسے قیامت کے روز دو جو کے درمیان گرہ لگانے کا عذاب دیا جائے گا۔

صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہی وجہ ہے جو مجھے حدیث بیان کرنے سے روکتی ہے۔''

حدیث : 75

((وكذا للدارقطني في ((الافراد)) والخطيب في ((التاريخ)) عن سلمان الفارسي))

''دارقطنیؒ نے ''الافراد'' میں اور خطیبؒ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ''التاریخ'' میں بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔''

حدیث : 76

((وكذا لابن الجوزي، والحافظ يوسف بن خليل الدمشقي في ((جمعه لطرق هذا الحديث)) عن ابي ذر))

''اسی طرح ابن جوزیؒ اور حافظ یوسفؒ بن خلیل الدمشقی نے جمعہ میں مختلف طریقوں سے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

حدیث : 77 **((وكذا لابن صاعد وغيره عن حذيفة بن اسيد))**

''اسی طرح ابن صاعدؒ وغیرہ نے حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

حدیث : 78 ابن عدیؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ الخطيب البغدادي: ۲۸۲/۱۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((من احدث حدثا او آوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین وعلی من کذب علی متعمدا))

"جونئی بات (دین میں) پیدا کرے۔ تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اسی طرح اس شخص پر بھی جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے۔"

حدیث : 79 ابن قانع نے اپنی معجم میں اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

((من تقول علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار))

"جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔"

اور اس کی تفسیر اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی کام کے لئے بھیجا اس نے آپ پر جھوٹ بولا۔ آپ نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو وہ مردہ پایا گیا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ اور اسے زمین قبول نہ کرتی تھی۔

حدیث : 80 دارقطنیؒ اور ابن جوزیؒ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار))

"جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔"

حدیث : 81 نیز ابن جوزیؒ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے ایک روز اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس حدیث کا کہ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے' کیا مطلب ہے۔ ایک شخص کو ایک عورت سے عشق ہو گیا۔ وہ ایک روز شام کے وقت' اس عورت کے گھر والوں کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں آپ نے مجھے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے۔ کہ میں تمہارے گھروں میں سے جس میں چاہے قیام کروں۔ اور وہ شام کا انتظار کرتا رہا۔ ان میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا فلاں شخص ہمارے پاس آیا اور یہ کہتا ہے۔ کہ آپ نے اسے حکم دیا ہے۔ کہ وہ ہمارے گھروں میں سے جس میں چاہے رات گزارے آپ نے فرمایا

((کذب. یا فلان! انطلق معه، فان امکنک الله منه فاضرب عنقه، واحرقه بالنار ولا اراک الا قد کفیته))

"اس نے جھوٹ بولا۔ اے فلاں! اس شخص کے ساتھ جاؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس پر قدرت دے تو اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دینا۔اور آگ میں جلا دینا مگر میرا خیال ہے کہ اسے موت نے کفایت کی ہوگی۔"

((فجاء ت السماء فصبت، فخرج لیتوضأ، فلسعته افعی، فمات. فلما بلغ ذلک النبی ﷺ قال: ((ھو فی النار))

"آسمان سے بارش شروع ہوئی وہ وضو کرنے کے لئے باہر نکلا۔تو اسے سانپ نے ڈس لیا۔جب نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔"

حدیث : 82 ابن قانع نے معجم الصحابۃ میں اور ابن جوزیؒ نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار))

"جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔"

حدیث : 83 ((و کذا لھما عن یزید بن اسد))

"اسی طرح ان دونوں اصحاب نے یزید بن اسد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔"

حدیث : 84 ((و کذا للحاکم عن عفان بن حبیب))

"اور حاکم نے عفان بن حبیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔"

حدیث : 85 جوزقانیؒ اور ابن جوزی نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے۔

((من تقول علی ما لم اقل فلیتبوا بین عینی جھنم مقعدا))

"جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ کے سامنے بنالینا چاہیے۔"

حدیث : 86 ابن صاعدؒ وغیرہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے

((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار))

"جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔"

حدیث : 87 دار قطنیؒ اور ابن الجوزیؒ نے ام ایمن سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار))

"جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا آگ سے بنالینا چاہیے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 88 ابن الجوزیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے:

((من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم فانما يدمث مجلسه من النار))

''جو شخص رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولے وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ آگ سے بناتا ہے۔''

حدیث : 89 ابن جوزیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر ہم آپ کے لئے ایک چوبارہ بنادیں جس پر بیٹھ کر آپ لوگوں سے کلام فرمائیں اور لوگ آپ کی بات سنیں۔ آپ نے فرمایا

((لا ازال هكذا يصيبني غبارهم، ويطوون عقبي حتى يريحني الله منهم، فمن كذب على فمقعده النار))

''میں ہمیشہ ایسے ہی رہنا چاہتا ہوں کہ ان کا غبار مجھے پہنچتا رہے۔ اور وہ میرے پیچھے چلتے رہیں (میری اتباع کرتے رہیں) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے آرام پہنچائے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔''

حدیث : 90 ابن عدیؒ نے شعبہؒ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث : 91 **((وكذا لابن خليل عن زيد بن ثابت))**

''اسی طرح ابن خلیلؒ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔''

حدیث : 92 **((وكذا له عن كعب بن قطبة))** ''اسی طرح کعب بن قطبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔''

حدیث : 93 **((وكذا له عن والد ابى العشراء))**

''اور اسی طرح ابوالاشعراء رضی اللہ عنہ کے والد سے بھی روایت کیا ہے۔''

حدیث : 94 **((وكذا له ولابى نعيم عن عبدالله بن زغب))**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اورابونعیمؒ نے عبداللہ بن زغب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔''

حدیث : 95

اورابونعیمؒ نے جابر بن حابس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار))

''جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔''

تنبیه:

قال الحافظ السیوطی: روی هذا الحدیث اکثر من مائة من الصحابة، وجمع طرقه الیهم جمع من اهل النجابة.

وقد نقل ابن الجوزی عن ابی بکر محمد بن احمد بن عبدالوهاب الاسفرایینی: انه لیس فی الدنیا حدیث اجتمع علیه العشرة المشهود بالجنة غیر حدیث: ((من کذب علی متعمدا...))

قال ابن الجوزی: ما وقعت لی روایة عبدالرحمن بن عوف الی الان ❶ انتهی.

''حافظ جلالؒ الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو سو سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔ اوران سے روایت کرنے والے سب کے سب اہل نجابت ہیں۔

اورابن جوزیؒ نے ابوبکرؒ بن احمد بن عبدالوہاب الاسفرائینی سے نقل کیا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جسے تمام عشرہ مبشرہ نے نقل کیا ہو۔ سوائے حدیث من کذب علی الیٰ آخرہ کے۔

ابن جوزیؒ فرماتے ہیں میں آج تک عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت سے واقف نہ ہوسکا۔

حدیث : 96

اس حدیث میں ایک اور نکتہ بھی ہے۔ جو علامہ ابوالقاسمؒ عبدالرحمن بن محمد بن الفورانی صاحب التصانیف نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ احمد بن محمد بن علی بن المودب نے بیان کیا ہے۔ اورانہوں نے ابوالمظفرؒ محمد بن عبداللہ بن الحسام السمرقندی سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میں نے خضرؑ اورالیاس علیہما السلام سے سنا ہے اور وہ فرماتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا:

❶ الموضوعات لابن الجوزی ۱/ ٦٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((من قال علی ما لم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار))

''جو شخص مجھ پر جھوٹ وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔''

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو عمروؒ بن الصلاح نے بیان کیا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں۔ یہ نسخہ خضرؑ و الیاسؑ میں موجود ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس نسخہ کا وضع کرنے والا کون ہے۔

فائدہ:

شیخ المشائخ حافظ جلال الدینؒ السیوطی فرماتے ہیں۔ میں کسی ایسے کبیرہ گناہ سے واقف نہیں ہوں جس کے مرتکب کو اہل سنت میں سے کسی نے کافر قرار دیا ہو۔ سوائے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے۔

شیخ ابو محمدؒ الجوینی جو امام الحرمین کے والد ہیں اور شوافع میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا۔ اسے کافر اور ملت سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اس فتویٰ میں ان کا ایک جماعت نے ساتھ دیا ہے۔ جس میں مالکیہ میں سے امام ناصر الدینؒ بن المنیر بھی ہیں۔

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ ان دونوں حضرات کی تائید میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے

حدیث: 97

((لیس الکذب علی کالکذب علی غیری))

''مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔''

((کذا امرہ بقتل من کذب علیہ و امرقہ بعد موتہ))

''اور اسی طرح آپ کا حکم اُس شخص کو قتل کرنے اور جلا دینے کا جو آپ پر جھوٹ بولے۔''

وذلک لان الافتراء علیہ افتراء علی اللہ فانہ (ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) ❶

ویقویہ قولہ فیما تقدم:

((ما اقول الا ما نزل من السماء)) فاذا کان کذلک ((فمن اظلم ممن افتری

---

❶ سورة النجم، الآیتان: ۳ و ٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی اللہ کذبا)) ❶ و **((انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ))** ❷

ای الکذب علی اللہ ورسولہ، فان الکذب علی غیرھما لا یخرجہ عن الایمان باجماع اھل السنۃ والجماعۃ.

اسی طرح آپ نے اپنی ذات پر جھوٹ بولنے والے کو قتل کرنے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ اور چونکہ آپ پر بہتان اللہ پر بہتان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''آپ اپنی جانب سے کچھ نہیں فرماتے۔ آپ تو وہی فرماتے ہیں جو آپ پر وحی کی جاتی ہے۔'' اور اس کی تائید میں وہ قول بھی ہے۔ جو اوپر گزرا ہے ''کہ میں تو وہی کہتا ہوں جو آسمان سے نازل کیا جاتا ہے'' اسی طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''اس سے زیادہ ظالم کون شخص ہو سکتا ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ بولے۔ اور اللہ پر جھوٹ وہی بولتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے'' یعنی اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنا۔ کیونکہ اللہ اور رسول کے علاوہ اوروں پر جھوٹ بولنا اسے ایمان سے خارج نہ کرے گا۔

حدیث : 98

امام مسلمؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

((من حدث عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین)) ❸

''جو شخص مجھ سے حدیث بیان کرے اور اس کا یہ خیال ہو۔ کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔''

یہ جمع اور تثنیہ کے صیغہ سے روایت کی گئی ہے۔

حدیث : 99

((وکذا اخرج مسلم، وابن ماجہ عن سمرۃ بن جندب مرفوع))

''اسی طرح امام مسلمؒ اور ابن ماجہؒ نے سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔''

---

❶ سورۃ الانعام، الآیۃ ۱۴۴۔

❷ سورۃ النحل، الآیۃ ۱۰۵۔

❸ مسلم المقدمۃ ۹/۱۔ للترمذی ۲۶۶۲۔ کتاب العلم ابن ماجۃ المقدمہ ۴۱ و ۳۹۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

حدیث: 100 اور ابن ماجہؒ نے علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((من روی عنی حدیثا وھو یری انه کذب فھو احد الکذبین)) ❶

''جو شخص مجھ سے حدیث روایت کرے اور اس کا خیال یہ ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔''

حدیث: 101 بزارؒ اور ابن عدیؒ نے انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من کذب علی فی روایة حدیث فلیتبوا مقعده من النار))

''جو روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔''

حدیث: 102 ابن شاہینؒ نے انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من کذب علی فی حدیث جاء یوم القیامة مع الخاسرین))

''جو مجھ پر حدیث میں جھوٹ بولے گا۔ وہ قیامت کے روز خاسرین کے ساتھ آئے گا۔''

حدیث: 103 دار قطنیؒ نے افراد میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((والذی نفس ابی القاسم بیده لا یروی عنی احد ما لم اقله الا تبوا مقعده من النار))

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے جو شخص مجھ سے وہ بات روایت کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بناتا ہے۔''

حدیث: 104

احمدؒ اور ابن عدیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم، فانه من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار)) ❷

---

❶ ابن ماجة: ۳۸، المقدمه۔

❷ مسند احمد ۱/۲۹۳ و ۳۲۳ و ۳۲۷۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''مجھ سے حدیث بیان کرنے سے پرہیز کرو۔ سوائے اس کے جسے تم جانتے ہو۔ کیونکہ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے گا۔ اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔''

حدیث: 105 طبرانیؒ نے ابوامامہؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من حدث عنی حدیثا کذبا متعمدا فلیتبوا مقعده من النار))

''جو مجھ سے جان بوجھ کر ایک حدیث بھی جھوٹی بیان کرے اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالینا چاہیے۔''

تحقیق: امام نوویؒ شرح صحیح امام مسلمؒ میں فرماتے ہیں موضوع حدیث کا اس شخص پر جو یہ جانتا ہو کہ موضوع ہے یا اس کے موضوع ہونے کا گمان غالب ہو۔ روایت کرنا حرام ہے۔ تو جو شخص اس بات کو جانتا ہو کہ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ یا اس کے موضوع ہونے کا خیال ہو۔ وہ اس وعید میں داخل ہوگا۔ اور اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا چاہے وہ احکام میں ہو یا ترغیب وترہیب میں۔ یا وعظ ونصیحت میں یا دیگر اور قسم کے کلام میں سب حرام ہیں۔ اور یہ اجماع مسلمین کے ساتھ سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑی برائی ہے۔ حالانکہ اہل حل وعقد اس امر پر متفق ہیں۔ کہ عام لوگوں پر بھی جھوٹ بولنا حرام ہے تو اس ذات پر جھوٹ بولنا جس کا قول شرع اور کلام وحی ہو کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔ اور آپ پر جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

((وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی)) ❶

''اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

حافظ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں۔ علماء حدیث اس امر پر متفق ہیں۔ کہ موضوع حدیث روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ چاہے وہ کسی معنی کی ہو۔ ہاں اگر اس کا موضوع ہونا بیان کرنا مقصود ہو۔ لیکن ضعیف حدیث کی روایت احکام اور عقائد کے علاوہ جائز ہے۔ یہی بات یقینی طور پر۔ نووی۔ ابن جماعہ۔ طیبی۔ بلقینی، اور عراقی نے تحریر کی ہے۔

میں (ملا علی قاریؒ) کہتا ہوں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے شرح نخبۃ میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔

اور فرمایا ہے کہ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ آپ پر جھوٹ بولنے والے کو آگ سے ڈراتے تھے باوجود اس بات کے کہ آپ نے تبلیغ کا حکم دیا۔ اس سے یہ دلیل ثابت ہوئی کہ آپ نے اپنے بارے میں جو دوسروں

❶ سورة النجم، الآیتان: ٣ و ٤۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ وہ صحیح اور حق کے پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ نہ کہ ضعیف اور باطل۔ یہ حکم نہیں دیا گیا۔ کہ آپ سے ہمہ اقسام کی روایات پہنچا دی جائیں۔

حدیث: 106 کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

((كفى بالمرء اثما ان يحدث بكل ما سمع)) ❶

"آدمی کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کردے۔"

جیسا کہ امام مسلمؒ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی حدیث روایت کرے اور اس کے صحیح یا غیر صحیح ہونے میں اسے شک ہو تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے کوئی حدیث بیان کرے۔ اور وہ خیال کرتا ہو۔ کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے جھوٹ کا یقین ہو اور اسی باعث خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے میں پرہیز کرتے تھے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے جب کوئی حدیث بیان کی جاتی۔ تو جب تک اس کے لئے کوئی گواہ نہ ہوتا اس حدیث کو نہ سنتے۔ اور اس معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تھے۔ اور علی رضی اللہ عنہ حدیث کی روایت پر قسم لیتے۔ محتاط صحابہ اور تابعین بھی اس قسم کی رائے رکھتے تھے۔ یا اس کے قریب قریب اس خوف کے باعث کہ کہیں حدیث میں کمی یا زیادتی اور بھول نہ ہو جائے۔ اور اس روایت حدیث کے معاملہ میں محتاط لوگوں میں سے ابو حنیفہ النعمان بھی ہیں۔ (افسوس ہے کہ آج کل حنفی، دیوبندی اور بالخصوص حنفی بریلوی واعظین مقررین اور مصنفین موضوع ضعیف اور من گھڑت روایات بیان کرتے ہیں ان کو امام صاحب کی طرح احتیاط کرنی چاہئے)

حدیث: 107 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔ کہ اخیر زمانہ میں آپ کی امت میں جھوٹی روایات اور احادیث باطلہ عام ہو جائیں گی۔ تو ان سے احتراز کرو کہیں تم بھی اس ہلاکت میں واقع نہ ہو جاؤ۔ فرمایا:

((سيكون في آخر الزمان اناس من امتي يحدثونكم بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم واياهم)) ❷

---

❶ مسلم ۱/ ۱۰۔

❷ مسلم ۱/ ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آخر زمانہ میں میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جو تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے۔ جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے۔ تم ان سے احتراز کرو۔''

یہ روایت مسلمؒ میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

حدیث: 108

((ومن هنا قيل: الاسناد من الدين)) لانه عليه مدار المجتهدين. ❶

''اسی باعث کہا گیا کہ اسناد بھی دین میں داخل ہیں کیونکہ ان پر مجتہدین کا دارومدار ہے۔''

www.KitaboSunnat

❶ مسلم ۱/۱۵۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فصل

کچھ قصہ گو واعظین کے بارے میں

حافظ زین الدین عراقی اپنی کتاب "الباعث علی الخلاص من حوادث القصاص" میں فرماتے ہیں۔ پھر یہ لوگ یعنی قصہ گو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو نقل کرتے ہیں حالانکہ انہیں صحیح اور سقیم کی پہچان بھی نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں اگر وہ کسی صحیح حدیث کو اتفاقاً نقل بھی کریں تب بھی وہ اس میں گناہ گار ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو وہ چیز نقل کر رہے ہیں۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ اگر وہ واقعہ کے مطابق ہو۔ تب بھی وہ گناہ گار ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو ایک ایسے فعل کا اقدام کر رہے ہیں۔ جسے وہ جانتے بھی نہیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں۔ جو لوگ اس وصف کے ساتھ موصوف ہوں، ان کے لئے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ کتابوں میں سے بھی کسی حدیث کو نقل کریں چاہے وہ بخاریؒ و مسلمؒ کی حدیث کیوں نہ ہو جب تک کسی محدث سے اس کی تعلیم حاصل نہ کریں۔

حافظ ابوبکرؒ بن الخیر فرماتے ہیں علماء کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ قال رسول اللہ ﷺ جب تک یہ قول اس تک مروی نہ ہو چاہے اسناد کے لحاظ سے وہ کم درجہ کی روایت کیوں نہ ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار))

"جس نے مجھ پر جان کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔"

اور بعض روایات میں ہے 'من كذب على' اور ان میں 'متعمدا' کا لفظ نہیں (یعنی اس میں یہ شرط نہیں کہ جان کر ہو یا بغیر جانے دونوں صورتوں میں عام ہے۔

حدیث: 109 جوزقانیؒ ابوالعباسؒ السراج سے سنداً روایت کرتے ہیں۔ کہ میں امام محمد بن اسمٰعیل البخاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ابن کرام کا خط پیش کیا گیا۔ جس میں انہوں نے چند احادیث کے بارے میں سوال کیا تھا۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث زہری کی تھی۔ جو عن سالم عن ابیہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کی گئی تھی۔

((الايمان لا يزيد ولا ينقص)) ❶ "کہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم۔"

❶ تحذير الخواص ص ۱۱۰۔ تنزيه الشريعة ۱/۱۴۹۔ لسان الميزان الجزء الخامس الترجمة رقم ۱۱۵۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاریؒ نے اس خط کی پشت پر یہ جواب لکھا جس نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ شخص سزا اور لمبی قید کا مستحق ہے۔ اس واقعہ کو امام ذہبیؒ نے اپنی میزان الاعتدال میں نقل کیا ہے۔

حدیث: 110

((وفی ((المیزان)) ایضا قال ابوداود: سمعت یحیی بن معین یقول فی سوید الانباری: ہو حلال الدم)) ❶

''نیز حافظ ذہبیؒ اپنی میزان میں امام ابوداود کا قول نقل فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یحیٰیؒ بن معین سے سوید الانباری کے بارے میں سنا۔ کہ اس کا خون بھی حلال ہے۔''

حدیث: 111

حاکمؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے سوید کی روایت کی بنا پر انکار فرمایا:

((من عشق فعف و کتم...)) ❷

''جس نے عشق کیا پاک دامن رہا اور اس کو چھپایا۔'' (اس کی تحقیق آگے آئے گی)

یحیٰیؒ بن معین کے سامنے جب اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کاش میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سوید سے جہاد کرتا۔

حدیث: 112

((وفی ((المیزان)) ایضا قیل لابن عیینه: روی معلی بن ہلال عن ابن ابی نجیح، عن مجاہد، عن عبداللہ قال: ((التقنع من اخلاق الانبیاء)) فقال ابن عیینه: ان کان المعلی یحدث بہذا الحدیث عن ابن ابی نجیح ما احوجہ ان تضرب عنقه))

---

❶ میزان الاعتدال: ۲/ ۲۵۰۔

❷ کشف الخفاء: ۲/ ۳۶۴ قال العجلونی رواہ الخطیب [۵/ ۱۵۶، ۲۶۲، ۶/ ۵۱ و ۱۱/ ۲۹۷] فی ترجمة محمد بن داود الاصبہانی عن ابن عباس مرفوعا ورواہ جعفر السراج فی مصارع العشاق عن سوید، وقال الحاکم فی تاریخہ یقال ان یحیی بن معین لما ذکر له ہذا الحدیث قال لو کان لی فرس ورمح لغزوت سویدا۔

قال فی المقاصد لکنه لم ینفرد به وقد رواہ الزبیر بن بکار عن مجاہد مرفوعا بسند صحیح واخرجه الخرائطی والدیلمی وغیرہما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"نیز میزان میں ہے کہا ابن عیینہ سے وہ روایت نقل کی گئی۔ جو معلیٰ بن ہلال نے ابو نجیح عن مجاہد کے واسطے سے عبداللہؓ سے روایت کی ہے۔ 'بتکلف قناعت انبیاء کے اخلاق میں سے ہے' ابن عتیبہ نے کہا اگر معلیٰ اسے ابو نجیح سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ ابو نجیح نے اسے روایت نہیں کیا تو اس کی گردن اتار دی جائے۔"

حدیث: 113

((واخرج العقيلي عن عائشة قالت: كان رسول الله عليه الصلاة والسلام اذا اطلع على احد من اهل بيته كذب كذبة لم يزل معرضا عنه حتى يحدث لله توبة واخرج ايضا انه عليه الصلاة والسلام ابطل شهادة رجل في كذبة. قال معمر: لا ادري ما تلك الكذبة؟ اكذب على الله؟ ام كذب على رسول الله ﷺ ؟))

"عقیلیؒ نے حضرت عائشہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے گھر والوں میں سے کسی کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تو آپ اس سے اعراض فرماتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بیان فرما دیتا۔ نیز عقیلیؒ نے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی شہادت کو جھوٹ کے باعث باطل قرار دیا۔ معمرؒ کہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ اللہ پر جھوٹ تھا۔ یا رسول اللہ ﷺ پر۔"

www.KitaboSunnat.com

فصل

جھوٹے راوی کے جھوٹ کو بیان کرنا غیبت میں شامل نہیں۔

امام دارقطنیؒ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس راوی کے بارے میں جس نے حدیث مردود روایت کی ہے یہ شبہ کرے یہ تو غیبت ہے تو اسے یہ جواب دیا جائے گا۔ کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے بلکہ اہل علم کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ دین میں دیانت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت واجب ہے اور ہم سے قاضی احمد بن کامل نے ابوسعید الہردی کے واسطے سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ ابوبکر بن الخلاد نے یحییٰؒ بن سعید القطان سے دریافت کیا کیا آپ کو یہ خوف نہیں معلوم ہوتا کہ جن لوگوں کی روایات کو آپ نے ترک کیا ہے وہ اللہ کے سامنے تمہارے دشمن ہوں۔ یحییٰؒ نے فرمایا یہ دشمن مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ بہ نسبت اس بات کے کہ نبی کریم ﷺ میرے دشمن ہوں اور آپ یہ فرمائیں کیوں نہ تو نے میری حدیث سے جھوٹ کو دور کیا جب کہ جھوٹی گواہی دینے والے کا حال ظاہر کرنا واجب ہے چاہے وہ معمولی سا جھوٹ کیوں نہ ہو۔ تو نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کا حال ظاہر کرنا زیادہ اولیٰ اور زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ جب شاہد شہادت میں جھوٹ بولتا ہے۔ تو اس کے کذب کو مشہود علیہ (جس پر گواہی دے رہا ہے) پر نہیں عائد کیا جا سکتا۔ اور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والا حرام کو حلال اور حلال کو حرام بناتا ہے۔ اور اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کرتا ہے۔ تو جو شخص رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بول کر اپنا ٹھکانہ آگ میں تیار کر رہا ہو۔ اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنا کیونکر جائز نہ ہوگا۔

امام سفیان ثوریؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ فلاں ضعیف ہے۔ اور فلاں قوی ہے فلاں سے روایات نقل کر لیا کرو اور فلاں کی روایات ترک کر دو۔ اور اس بات کے باوجود امام سفیان ثوری اسے غیبت شمار نہ کرتے تھے۔

امام مالکؒ، سعیدؒ اور امام سفیانؒ ابن عیینہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی کو حدیث میں ملکہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا اس کا حال لوگوں سے بیان کر دو۔

نیز دارقطنیؒ فرماتے ہیں محمد بنؒ بندار نے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ مجھے یہ بہت سخت معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں یہ کہوں کہ فلاں ضعیف ہے۔ اور فلاں کذاب ہے۔ امام احمدؒ نے فرمایا۔ اگر تو خاموش ہو جائے گا۔ تو ایک جاہل صحیح اور سقیم کو کیسے پہچانے گا۔

سفیانؒ ثوری کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ جھوٹا ہے اور فرمایا میرے لئے خاموش رہنا حلال ہوتا تو میں خاموش ہو جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ جب آدمی کسی محدث کے بارے میں جھوٹ کو جان لے۔ تو اس کے لئے خاموشی جائز نہیں۔ اور یہ غیبت شمار نہ ہوگی۔ کیونکہ علماء نقاد کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ناقد کے لئے دین میں یہ جائز نہیں کہ وہ کھرے کو کھوٹے سے علیحدہ بیان نہ کردے۔

شعبہؒ بن الحجاج فرمایا کرتے تھے آؤ ہم اللہ کے دین میں غیبت کریں۔ ابن عیینہؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حدیث: 114 امام ذہبیؒ نے میزان میں ابن حبانؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے مکہ میں جعفر بن ابان المصری کو یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ ہم سے محمد بنؒ رمح نے لیثؒ عن نافعؒ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہ روایت مرفوعاً بیان کی ہے:

((من سر المومن فقد سرني، ومن سرني فقد سر الله... الحديث... وبه ((ينادى مناد يوم القيامة: اين بغضاء الله؟ فيقوم سوال المساجد)) ❶ فقلت: يا شيخ! اتق الله، ولا تكذب على رسول الله. فقال: لست مني في حل، انتم تحسدونني لاسنادى، فلم ازايله حتى حلف ان لا يحدث بمكة بعد ان خوفته بالسلطان مع جماعة)) ❷

"جس نے مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔ اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا، اور اس کو قیامت کے روز آواز دی جائے گی اللہ کے دشمن کہاں ہیں تو مساجد میں سوال کرنے والے کھڑے ہوں گے میں نے کہا اے شیخ! اللہ سے ڈرا اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہ بولو۔ اس نے جواب دیا اب تم مجھ سے اچھی جگہ میں نہیں ہو، اس لئے کہ تم مجھ سے حسد کرتے ہو۔ میں اس کی بات کا جواب دیتا رہا حتیٰ کہ اس نے قسم کھائی کہ وہ مکہ میں حدیث بیان نہ کرے گا۔ جب میں نے بادشاہ اور اس کی جماعت کا خوف دلایا۔

---

❶ تنزيه الشريعة ٢/١٤٣۔ الفوائد المجموعة صفحة ٥٠٢۔

كشف الخفاء ٢/٣٥٠ قال العجلوني۔ قال العراقي رواه ابن حبان والعقيلي في الضعفاء وانظر ميزان الاعتدال ١/٣٩٩۔

❷ تحذير الخواص ص ١٣٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

حدیث: 115 امام احمدؒ بن حنبل اور یحییٰؒ بن معین نے مسجد رصافہ میں نماز پڑھی۔ ایک قصہ گو ان کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ ہم سے احمدؒ بن حنبل اور یحییٰؒ بن معین نے عبدالرزاقؒ عن معمر عن قتادہؒ کے واسطے سے انسؓ سے مرفوعا یہ حدیث بیان کی ہے:

((من قال لا اله الا الله، خلق الله تعالىٰ من كل كلمة منها طيرا، منقاره من ذهب، وريشه من مرجان...)) ❶

''جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کلمہ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کی چونچ سونے کی اور پر مرجان کے ہوتے ہیں۔''

پھر اس نے ایک لمبا قصہ بیس ورق کے قریب بیان کیا۔ احمدؒ بن حنبل یحییٰؒ بن معین کی طرف دیکھنے لگے۔ اور یحییٰؒ احمدؒ کی جانب یحییٰؒ بن معین نے امام احمدؒ سے دریافت کیا کیا تم یہ حدیث بیان کی ہے۔ امام احمدؒ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں نے تو یہ حدیث اسی وقت سنی ہے۔ جب وہ قصہ سنا کر فارغ ہو گیا۔ اور اپنے انعامات لے چکا۔ پھر باقی کا انتظار کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ یحییٰؒ بن معین نے اسے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ ادھر آؤ۔ وہ انعام کے لالچ میں ان کے پاس آیا اس سے یحییٰؒ نے دریافت کیا یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی۔ اس نے جواب دیا احمدؒ بن حنبل اور یحییٰؒ بن معین نے۔ یحییٰؒ نے فرمایا میں یحییٰ بن معین ہوں۔ اور یہ احمدؒ بن حنبل ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں کہیں یہ حدیث نہیں سنی۔ اگر تو نے جھوٹ بولنا تھا۔ تو ہمارے علاوہ کسی اور پر جھوٹ بول لیا ہوتا۔ اس نے کہا کیا تم یحییٰؒ بن معین ہو۔ یحییٰؒ نے جواب دیا ہاں۔ وہ بولا کہ میں ہمیشہ سے سنتا آیا تھا۔ کہ یحییٰؒ بن معین احمق ہے۔ اور اس وقت اس کی مجھے تصدیق ہو گئی۔ یحییٰؒ نے فرمایا۔ تو نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں احمق ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ گویا کہ دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی اور یحییٰؒ بن معین اور احمد بن حنبل ہی نہیں۔ میں نے تو سترہ احمدؒ بن حنبل اور یحییٰؒ بن معین سے روایت لکھی ہے۔ امام احمدؒ نے (ہنسی کے مارے) اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی۔ اور امام یحییٰؒ بن معین سے فرمایا۔ اسے چھوڑو! وہ کھڑا ان دونوں کا مذاق اڑاتا رہا۔

طرطوشیؒ نے روایت کیا ہے کہ جب امام سلیمانؒ بن مہران الاعمش بصرہ تشریف لے گئے۔ تو مسجد

❶ تنزيه الشريعة ١/١٥٣، ٢/٣٢٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک قصہ گو کو قصہ بیان کرتے دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ اعمشؒ نے ابو اسحٰقؒ سے اور ابو اسحٰقؒ نے ابو وائلؒ سے روایت کی ہے۔ امام اعمشؒ حلقہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ اور اپنی بغلوں کے بال اکھاڑنے لگے۔ اس قصہ گو نے کہا اے شیخ تجھے شرم نہیں آتی کہ ہم علمی باتیں کر رہے ہیں اور تو اس قسم کی حرکت کر رہا ہے۔ امام اعمشؒ نے جواب دیا میں تجھ سے بہتر مقام میں ہوں اس نے سوال کیا کیسے امام اعمش نے جواب دیا میں سنت ادا کر رہا ہوں۔ اور تو جھوٹ بول رہا ہے۔ میں اعمش ہوں اور جو تو بیان کر رہا ہے۔ وہ میں نے حدیث بیان نہیں کی۔

حدیث: 116

امام ذہبیؒ میزان میں کہتے ہیں۔ جعفرؒ بن الحجاج الموصلی فرمایا کرتے تھے ہمارے پاس موصل میں محمد بن عبداللہ سمرقندی آیا۔ اور بہت سی منکر حدیثیں بیان کیں تو شیوخ کی ایک جماعت جمع ہو کر اس کے پاس گئی۔ تا کہ اس کی ان روایات منکرہ کا انکار کیا جائے۔ وہ بہت سے عام لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب اس نے دور سے ہمیں آتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا۔ کہ ہم اس پر اعتراض کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تو فوراً بولا ہم سے قتیبہؒ نے ابن لہیعہؒ، ابوالزبیرؒ اور جابر کے واسطے سے مرفوعاً یہ روایت بیان کی ہے۔

((القرآن كلام الله غير مخلوق)) [1]

"قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں۔" (یہ روایت قابل حجت نہیں اس میں مسلسل راوی ضعیف ہیں اور یہ جھوٹی ہے)

ہم عام آدمیوں کے خوف کی بنا پر اس کے پاس نہ جا سکے اور واپس لوٹ آئے۔

حدیث: 117

امام شعبیؒ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا میری ایک طرف ایک بڑی داڑھی والا شیخ بیٹھا ہوا تھا لوگوں نے اسے گھیر رکھا تھا۔ اس نے لوگوں سے حدیث بیان کی اور کہنے لگا مجھ سے فلاں نے فلاں کے واسطے سے یہ روایت بیان کی ہے حتیٰ کہ اسے نبی کریم ﷺ تک پہنچایا۔

((ان الله خلق صورين، له في كل صور نفختان: نفخة الصعق، ونفخة

---

[1] تنزيه الشريعة ١/١٣٤۔ الفوائد المجموعة صفحة ٣١٣۔

كشف الخفاء ٢/١٤٠۔ قال العجلوني قال النجم يروى عن انس وابى الدرداء ومعاذ وابن مسعود وجابر باسانيد مظلمة لا يحتج بشي منها كما قال البيهقي في الاسماء والصفات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القیامة)) ❶

"کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا فرمائے ہیں۔ اور ہر صور کو دو دفعہ پھونکا جائے گا۔ ایک صور تو کڑک (موت) کا ہوگا۔ اور دوسرا قیامت کا ہوگا۔"

امام شعبیؒ کہتے ہیں مجھ سے برداشت نہ ہوسکا۔ میں نے نماز ہلکی کی اور سلام پھیرنے کے بعد اس سے کہا اے شیخ! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور غلط حدیث بیان نہ کر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صور پیدا فرمایا ہے اور اسے دو دفعہ پھونکا جائے گا۔ ایک دفعہ تو چیخ (موت) کی پھونک ہوگی اور دوبارہ قیامت کی۔ اس نے مجھ سے کہا۔ اے فاجر مجھ سے فلاں نے حدیث بیان کی ہے۔ اور تو مجھ پر اعتراض کرتا ہے۔ پھر اس نے اپنا جوتا نکال کر میرے مارا اور لوگ بھی مجھے مارنے لگے۔ خدا کی قسم انہوں نے مجھے اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک میں نے قسم کھا کر یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیس صور پیدا کئے ہیں اور ہر صور میں ایک نفخہ ہوگا۔ تب انہوں نے مجھے چھوڑا۔

حافظ ابوبکر الخطیبؒ البغدادی نے باسند محمد بن یونس الکدیمی سے روایت کیا ہے۔ کہ میں اھواز میں مقیم تھا۔ میں نے ایک شیخ کو قصہ بیان کرتے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے علیؓ سے فاطمہؓ کا نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے طوبی درخت کو حکم دیا کہ وہ تازہ موتی نچھاور کرے۔ تاکہ اہل جنت طباقوں میں بھر بھر کر ایک دوسرے کو ہدیہ میں دیں۔ میں نے اس سے کہا اے شیخ! یہ تو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے تو خاموش کیوں نہیں رہتا یہ تو لوگوں کے قصے ہیں۔

حدیث: 118 ابن جوزیؒ کہتے ہیں ہمارے دور کے بعض قصہ گوؤں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت حسنؓ اور حسین حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور وہ مشغول تھے۔ جب وہ دونوں کی جانب متوجہ ہوئے تو اٹھ کر دونوں کو پیار کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک ہزار درہم دیئے تو انہوں نے لوٹ کر اپنے والد کو بتایا حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ:

((عمر نور الاسلام فی الدنیا، وسراج اهل الجنة فیالعقبی)) ❷

---

❶ تحذیر الخواص ۱۵۳۔

❷ کشف الخفاء ۹۴/۲ قال العجلونی رواه البزار عن ابن عمر بسند ضعیف وابو نعیم بسند غریب عن ابی هریرة وابن عساکر عن الصعب بن جثامة وعزاه الحافظ ابن حجر فی تخریج مسند الفردوس للطبرانی عن ابی هریرة قال وفی الباب عن ابن عمر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عمرؓ دنیا میں اسلام کا نور ہیں، اور عقبہ میں اہل جنت کے چراغ ہوں گے۔"

وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس لوٹ کر آئے اور عمرؓ سے یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے دوات اور کاغذ منگا کر یہ حدیث لکھی کہ مجھ سے جنتی جوانوں کے سرداروں نے اپنے والد کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ایسا فرمایا۔ پھر وصیت کی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب دفن ہونے کے بعد صبح آئی۔ تو قبر پر ایک کاغذ رکھا ہوا تھا۔ جس میں تحریر تھا حسنؓ و حسینؓ نے بھی سچ کہا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی سچ فرمایا۔ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں۔ تعجب تو اس شخص پر جو اتنی بے حیائی کے درجہ کو پہنچ چکا ہو۔ کہ اس قسم کی کتاب لکھے۔ اور اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی۔ کہ جب اسے فقہ کی کتابیں لکھنے والوں کے سامنے اس نے پیش کیا۔ تو انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

حدیث: 119 ابن عقیلؒ کہتے ہیں۔ بعض واعظوں نے یہ وطیرہ اختیار کیا۔ کہ

((یقول الله: یا موسی! من ترید؟ قال: اخی هارون. یا محمد! من ترید؟ قال: عمی و امی. یانوح! من ترید؟ قال: ابنی. یا یعقوب! من ترید؟ قال: یوسف،

قال: کلکم یرید منی. این من یریدنی؟))

"اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے موسیٰ تو کس کا طالب ہے وہ جواب دیں گے اپنے بھائی ہارون کا۔ اے محمد تم کس کے طالب ہو جواب دیں گے اپنے چچا اور اپنے مال کا۔ اے نوح تو کس کا طالب ہے۔ جواب دیں گے اپنے بیٹے کا۔ اے یعقوبؑ تو کس کا طالب ہے جواب دیں گے یوسفؑ کا خدا تعالیٰ فرمائیں گے۔ تم میں سے ہر ایک مجھ سے کسی نہ کسی شے کا طالب ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو میرا طالب ہو۔"

ثم احتد وصک الکرسی صکة وقال:

"پھر وہ واعظ غضبناک ہوا اور کرسی ہلنے لگی۔ اور کہا"

یا قاری اقرا "اے قاری کھڑا ہو اور قرآن پڑھ۔"

(یریدون وجهه) ❶

❶ سورة الانعام الآية: ٥٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”خاص اسی کی رضامندی کا ارادہ رکھتے ہیں۔“

قاری نے قرآن پڑھا۔ مجلس گھبرا گئی۔ لوگ چیخیں مارنے لگے اور اس کے شعبدہ کی بنا پر لوگوں نے کپڑے پھاڑ ڈالے اور لوگوں کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ جو کچھ اس نے ذکر کیا ہے وہ حق اور عین علم ہے۔

بعض مجامع میں ہے کہ ایک قصہ گو نے بغداد میں قرآن کی اس آیت

((عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا)) ❶

”عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔“

کی یہ تفسیر بیان کی۔ کہ خداوند تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا یہ تفسیر امام محمد بن جریر الطبری کو معلوم ہوئی۔ انہیں سخت ناگوار گزری۔ اور انہوں نے سخت انکار کیا اور اپنے دروازے پر لکھ کر لگا دیا۔ پاک ہے وہ ذات جس کا نہ کوئی ساتھی ہے۔ اور نہ کوئی اس کے ساتھ میں عرش پر بیٹھنے والا ہے۔ بغداد کے عوام ان پر چڑھ آئے۔ ان کے گھر پر پتھر برسانے شروع کئے۔ حتیٰ کہ دروازہ پتھروں سے بند ہو گیا۔ اور آپ زخمی ہو گئے۔

فصل

زنادقہ کی وضع کردہ روایات اور قصہ گو واعظین کی مذمت۔

عقیلیؒ نے بالسند حمادؒ بن زید سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ زنادقہ نے رسول اللہ ﷺ پر بارہ ہزار حدیثیں وضع کیں۔ ابن عدی رحمہ اللہ نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے۔ کہ مہدی کہا کرتا تھا۔ کہ میرے سامنے ایک زندیق نے اقرار کیا ہے۔ اس نے چار سو حدیثیں وضع کی ہیں۔ جو لوگوں میں مشہور ہیں۔

ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ ہارون الرشید کے سامنے ایک زندیق لایا گیا۔ اس نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین آپ ان چار ہزار احادیث کا کیا کریں گے جو میں نے وضع کی ہیں اور جن میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے رسول اللہ ﷺ کا ایک حرف بھی نہیں۔ رشید نے جواب دیا۔ اے زندیق کیا تو عبداللہ بن المبارک اور ابن اسحٰق الغواری کو بھول گیا وہ اس کا ایک ایک حرف نکال کر باہر پھینکیں گے۔ (یعنی چھان بین کریں گے)

❶ سورة الاسراء، الآية: ٧٩۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کتاب العقیلیؒ میں یعلیٰؒ بن عبدالرحمٰن الواسطی سے مروی ہے کہ اس نے اپنی موت کے وقت اس بات کا اقرار کیا کہ اس نے ستر حدیثیں حضرت علی کی فضیلت میں وضع کی ہیں۔

خطیب نے ربیعؒ بن خیثم سے روایت کیا۔ کہ بعض احادیث روز روشن کی طرح روشن ہوتی ہیں۔ کہ تو خود انہیں پہچان لے گا۔ اور بعض احادیث رات کی طرح اندھیری ہوتی ہیں جن کا تو خود انکار کر دے گا۔

حدیث: 120

چونکہ اور واعظ لوگ تفسیر اور اس کی روایت سے ناواقف اور ایسے ہی حدیث اور اس کے مراتب سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حدیث میں وارد ہے کہ:

((لا یقص علی الناس الا امیر او مامور او مُرَاءٍ)) ❶

''لوگوں کے سامنے تین آدمی قصے بیان کرتے ہیں۔ امیر یا جسے حکم دیا جائے یا ریاکار۔'' ابن ماجہؒ نے سند صحیح کے ساتھ عمروؒ بن شعیبؒ عنؒ ابیہ عن جدہؒ کے واسطے سے اسے روایت کیا ہے۔ (صحیح ہے۔ الروض النضیر (۵۹۶) المشکاۃ (۲۴۲،۲۴۱)

حدیث: 121

((ولابی داود بسند جید عن عوف بن مالک بلفظ: (مختال)❷ بدل مراء))

''اور ابوداود نے جید سند کے ساتھ عوف بن مالکؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں ریاکار کی بجائے مغرور کا ذکر ہے۔''

حدیث: 122

((وللطبرانی عن عبادۃ بن الصامت بلفظ: ((متکلف))

''اور طبرانی میں یہ روایت عبادہ بن الصامت سے مروی ہے اور اس میں متکلف یعنی تکلف کرنے والے کا ذکر ہے۔''

حدیث: 123

طبرانیؒ نے خبابؓ بن الارت سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ:

---

❶ ابن ماجة ۳۷۵۳۔ کتاب الادب، باب القصص (٤٠) الطبرانی فی الصغیر ۲۱٦/۱ مسند احمد ۱۷۸/۲، ۲۷/٦، احیاء علوم الدین ۱۸/۱ التاریخ الکبیر للبخاری ۳۲۹/۸۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم ۲۳٦۰۔

❷ ابوداود العلم باب ۱۳۔

شرح السنة ۳۰٤/۱۔ تحذیر الخواص ص ۱۷۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ان بنی اسرائیل لما هلکوا قصوا)) ❶

"بنواسرائیل قصہ گوئی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔"

زین الدینؒ العراقی فرماتے ہیں اور قصہ گو کی آفتوں میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ وہ عوام سے اکثر ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جہاں تک نہ تو عقل پہنچ سکتی ہے اور نہ فہم اس کا ادراک کر سکتا ہے۔ تو عوام برے عقائد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ روایات اگر صحیح ہوتیں تو لوگ اعتقادات باطل میں کیوں مبتلا ہوتے۔

حدیث : 124 ابن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے:

((ما انت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الا کان لبعضهم فتنة)) ❷

"اگر تو لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کرے۔ جن تک عقلیں نہ پہنچ سکیں تو وہ بعضوں کے لئے فتنہ ثابت ہوں گی۔"

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے مقدمہ میں روایت کیا ہے۔

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی آفتوں میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں میں ہر کام میں بڑائی اور غرور پیدا کر دیتے ہیں۔

امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ حارثؒ بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے قصوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے۔ حارث نے جواب دیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے قول کو اختیار کروں۔ انہوں نے فرمایا مجھے یہ خطرہ ہے کہ جب تو قصہ بیان کرے گا تو تیرے دل میں بلندی کا خیال پیدا ہوگا۔ پھر جب تو دوبارہ قصہ بیان کرے گا۔ تو تیرے دل میں اور بلندی پیدا ہوگی حتیٰ کہ تو یہ خیال کرے گا کہ تو لوگوں سے ثریا کے برابر بلند ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تجھے اس غرور کے باعث قیامت کے روز ان کے قدموں میں ڈالے گا۔

حدیث : 125

((وروی الطبرانی بسند جید عن عمرو بن دینار ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص فابی ان یاذن له، ثم استاذنه فقال: ان شئت، واشار بیده

❶ الطبرانی فی الکبیر ٤/٩٢۔ حلیة الاولیاء ٤/٣٦٢۔ مجمع الزواید ١/١٨٩۔

❷ مسلم ١/١١ المقدمة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی الذبح. قال العراقی: فانظر توقف عمر فی اذنه فی حق رجل من الصحابة الذین کل واحد منهم عدل موتمن، واین مثل تمیم فی التابعین ومن بعدهم؟))

''طبرانیؒ نے عمدہ سند کے ساتھ عمروؒ بن دینار سے روایت کیا ہے۔ کہ تمیمؓ داری نے حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے اس سے انکار فرما دیا۔ انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اگر تم خود کو ذبح کرنا چاہو۔

امام عراقیؒ فرماتے ہیں غور کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی کو اجازت دینے میں تامل فرمایا۔ حالانکہ ہر صحابی عادل اور امین ہے۔ اور تمیم جیسا تابعین اور ان کے بعد کے دور میں کون ہو سکتا ہے۔''

حدیث : 126

((واخرج ابن عساکر عن بکیر ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص، فقال له عمر: اتدری انک ترید الذبح؟ ما یومنک ان ترتفع نفسک حتی تبلغ السماء ثم یضعک الله؟))

''ابن عساکرؒ نے بکیرؒ سے روایت کیا ہے کہ تمیمؓ داری نے قصہ گوئی کے معاملہ میں حضرت عمرؓ سے اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا کیا تو یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ذبح کرے۔ کہ تیرا نفس بلند ہو کر آسمان تک پہنچ جائے پھر اللہ تعالیٰ تجھے گرا دے۔''

حدیث : 127

((واخرج ابن عساکر عن حمید بن عبدالرحمن ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص سنین، فابی ان یاذن له، فاستاذنه فی یوم واحد فلما اکثر علیه قال له: ما تقول؟ قال: اقراء علیهم القرآن، وآمرهم بالخیر، وانهاهم عن الشر. قال عمر: ذلک الذبح. ثم قال: عظ قبل ان اخرج فی الجمعة. فکان یفعل ذلک یوما واحدا فی الجمعة))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نیز ابن عساکر نے حمیدؒ بن عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے بارے میں کئی سال تک اجازت طلب کرتے رہے۔ وہ اجازت دینے سے انکار کرتے رہے مجبور ہو کر ایک روز انہیں اجازت دے دی۔ جب ان کی قصہ گوئی میں لوگوں کی کثرت ہونے لگی حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم ان سے کیا بیان کرتے ہو تمیم نے جواب دیا ان کے سامنے قرآن پڑھتا ہوں۔ انہیں بھلائی کا حکم دیتا ہوں برائی سے روکتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی ذبح ہے۔ پھر فرمایا اچھا جمعہ کے روز میرے آنے سے قبل وعظ کر لیا کرو۔ وہ پورے ہفتہ میں ایک روز یعنی جمعہ کے روز وعظ کرتے۔''

حدیث: 128

((واخرج ابن عساکر عن ابی سهل بن مالک عن ابیه عن تمیم الداری استاذن عمر فی القصص فاذن له، ثم مر علیه بعد، فضربه بالدرة))

''ابن عساکرؒ نے ابو سہلؒ بن مالک عن ابیہ کے واسطے سے تمیم داری سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں اجازت دے دی پھر ایک روز ان کے پاس حضرت عمرؓ گزرے تو انہیں کوڑے سے مارا۔''

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ کہ انہیں ہفتہ میں ایک دفعہ کی اجازت دی گئی تھی اور انہوں نے اس پر زیادتی شروع کر دی تھی۔

حدیث: 129

((وروی ابن ماجه بسند حسن عن ابن عمر قال: لم یکن القصص فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا زمن ابی بکر رضی اللہ عنہ ولا زمن عمر رضی اللہ عنہ))

''ابن ماجہؒ نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قصہ گوئی نہ تھی۔'' (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

((وکذا رواه احمد والطبرانی عن السائب بن یزید)) [1]

''ایسے ہی امام احمدؒ اور طبرانیؒ نے سائبؒ بن یزیدؒ سے روایت بیان کی ہے۔''

---

[1] ابن ماجة ۳۷۵٤: کتاب الادب، باب القصص۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 130

طبرانیؒ نے مجاہدؒ کے واسطے سے عبادلہ یعنی عبداللہؓ بن عمرؓ، عبداللہؓ بن عباسؓ۔ عبداللہؓ بن الزبیرؓ اور عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((القاص ينتظر المقت)) ❶ ''قصہ گو بغض اور غضب کا انتظار کرتا ہے۔''

یہ غیب کی خبر ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور خرق عادت میں شمار کی جائے گی۔

حدیث : 131

امام احمدؒ بن حنبل نے اپنی زہد میں ابوالملیحؒ سے روایت کیا ہے کہ میمونؒ کے سامنے قصہ گو حضرات کا ذکر کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا قصہ گو تین باتوں سے خالی نہیں ہوگا۔ یا تو اپنی باتوں سے دین کا مذاق اڑا اڑا کر موٹا ہو جائے گا۔ یا اس کا نفس غرور میں مبتلا ہوگا یا ان باتوں کا حکم دے گا۔ جو خود نہ کرے گا۔ اسی واسطے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((القصاص ينتظر المقت)) ❷

''قصہ گو غضب کا انتظار کرتا ہے۔''

سب سے بڑی آفت قصہ گو کی مجلس میں یہ ہے۔ جو مروزیؒ نے کتاب العلم میں اور ابونعیمؒ نے حلیہ میں ابوقلابہؒ سے روایت کی ہے۔ کہ قصہ گو علم کو فنا کر دیتا ہے اگر کوئی شخص کسی قصہ گو کے ساتھ ایک سال بیٹھ جائے۔ تو پھر وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔

حدیث : 132

((واخرج ابو نعيم عن سعيد بن عاصم قال: كان قاص يجلس قريبا من مسجد محمد بن واسع، فقال يوما وهو يوبخ جلساءه: ما لي ارى القلوب لا تخشع؟ وما لي ارى العيون لا تدمع؟ وما لي ارى الجلود لا تقشعر؟ فقال محمد بن واسع: يا عبدالله! ما ارى القوم اتوا الا من قبلك؟ ان الذكر اذا خرج من القلب وقع على القلب))

---

❶ تنزیه الشريعة ۲/۱۸۸۔

❷ كشف الخفاء ۲/۱۴۳ قال العجلونی و القضاعی عن العبادة رضی الله عنهم مرفوعا۔ قال المناوی فی اسناده وضاع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابونعیمؒ نے سعیدؒ بن عاصم سے روایت کیا ہے۔ ایک قصہ گو محمدؒ بن الواسع کی مسجد کے قریب بیٹھا کرتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے ساتھیوں کو تنبیہ کررہا تھا۔ مجھے کیا ہوگیا ہے۔ کہ میں دلوں کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ ان پر خشوع طاری نہیں ہوتا۔ مجھے کیا ہوگیا ہے۔ کہ میں آنکھوں سے کوئی آنسو بہتے نہیں دیکھتا اور کھالوں پر لرزہ طاری نہیں ہوتا محمد بن واسع رحمہ اللہ نے کہا میں تجھ سے پہلے لوگوں کے ذکر کو دیکھتا ہوں کہ جب وہ دل سے نکلتی تو دل پر اثر بھی کرتی۔''

حدیث: 133

((واخرج المروزی فی کتاب ((العلم)) وابو نعیم عن الاعمش قال: سمعت ابراهیم النخعی یقول: ما احد یبتغی بقصصه وجه الله غیر ابراهیم، ولوددت انه انفلت منه کفافا لا علیه ولا له))

''مروزیؒ (کتاب العلم میں) اور ابونعیمؒ نے اعمشؒ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابراہیمؒ نخعی سے سنا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے قصوں کے ذریعے اللہ کی رضامندی کا متلاشی ہو۔ سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور میں تو یہ پسند کرتا ہوں۔ کہ اس سے اتنا فائدہ حاصل کرلوں کہ نہ تو گناہ ہو اور نہ ثواب ہو۔''

حدیث: 134

((واخرج ابو نعیم عن ابراهیم النخعی قال: من جلس لیجلس الیه فلا تجلسوا الیه))

''ابونعیمؒ نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے۔ کہ جو اس غرض سے بیٹھے۔ کہ لوگ اس کے پاس آکر بیٹھا کریں۔ تو اس کے پاس نہ بیٹھا کرو۔''

حدیث: 135

((واخرج ابو نعیم فی (الحلیة) عن الزهری قال: اذا طال المجلس کان للشیطان فیه نصیب))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابونعیمؒ نے حلیہ میں زہریؒ سے روایت کیا ہے۔ جب مجلس طویل ہوجاتی ہے۔ تو اس میں شیطان کا حصّہ بھی داخل ہوجاتا ہے۔''

حدیث: 136

((واخرج ابن المبارک عن عقبة بن مسلم قال: الحدیث مع الرجل والرجلین والثلاثة والاربعة، واذا عظمت الحلقة فانصت او انشر))

''ابن المبارکؒ نے عقبہؒ بن مسلم کا قول نقل کیا ہے۔ کہ باہمی گفتگو ایک آدمی یا دو، تین یا چار کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور جب حلقہ وسیع ہوجائے۔ تو تم خاموش رہو یا اٹھ جاؤ۔''

حدیث: 137

((واخرج المروزی عن سالم ان ابن عمر کان یلفی خارجا من المسجد فیقول: ما اخرجنی الا صوت قاصکم هذا))

''نیز مروزیؒ نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد سے باہر کوئی شور سنتے تو فرماتے مجھے تمہارے اس قصہ گو کی آواز نے باہر نکالا ہے۔''

حدیث: 138

((واخرج ایضا عن مجاهد: جاء رجل قاص فجلس قریبا من ابن عمر فقال له: قم. فابی ان یقوم، فارسل الی صاحب الشرط وارسل الیه شرطیا فاقامه.

وروی عن الحسن: ان القصص بدعة، وان رفع الصوت بالدعاء لبدعة، وان مد الایدی بالدعاء لبدعة، وان اجتماع الرجال والنساء لبدعة. ومن اللطائف انه کان فی مسجد الکوفة قاص یقال له زرعة، فارادت ام ابی حنیفة ان تستفتی فی شی فافتاها ابو حنیفة رحمه الله، فلم تقبل، وقالت: ما اقبل الا ما یقول زرعة القاص، فجاء بها ابوحنیفة الی زرعة، فقال: هذه امی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تستفتیک فی کذا و کذا. فقال: انت اعلم منی و افقه فافتها انت. فقال ابو حنیفة: قد افتیتها بکذا و کذا. فقال زرعة: القول کما قال ابو حنیفة، فرضیت و انصرفت))

''نیز مروزیؒ نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے ایک قصہ گو آ کر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا یہاں سے اٹھو...... اس نے انکار کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پولیس آفیسر کے پاس آدمی بھیجا اور پولیس کے ذریعہ سے اٹھوا دیا۔

حسنؒ سے روایت ہے۔ کہ قصہ گوئی بھی بدعت ہے۔ بلند آواز سے دعا مانگنا بھی بدعت ہے۔ دعا میں ہاتھ پھیلانا بھی بدعت ہے اور عورتوں اور مردوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا بھی بدعت ہے۔

لطائف میں سے ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ کوفہ کی مسجد میں ایک قصہ گو واعظ تھا جس کا نام زرعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ کی والدہ نے اس سے کوئی مسئلہ معلوم کرانا چاہا۔ امام صاحب نے خود فتویٰ دیا۔ لیکن ان کی والدہ نے اسے قبول نہ کیا اور کہنے لگی میں سوائے زرعہ کے کسی کا فتویٰ قبول نہ کروں گی۔ امام ابوحنیفہ اپنی والدہ کو لے کر زرعہ کے پاس گئے۔ اور زرعہ سے کہا یہ میری والدہ ہیں جو تجھ سے فلاں فلاں مسئلہ میں فتویٰ لینے آئی ہیں۔ اس نے کہا آپ مجھ سے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہہ ہیں۔ آپ انہیں خود فتویٰ دیجئے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ میں نے یہ یہ فتویٰ دیا ہے مگر یہ تسلیم نہیں کرتیں زرعہ بولا۔ فتویٰ ویسے ہی ہے۔ جیسے ابوحنیفہؒ نے فرمایا۔ امام صاحب کی والدہ اس پر راضی ہوگئیں اور واپس لوٹ آئیں۔''

حدیث: 139

((اخرج ابن عدی عن الحسین الکرابیسی قال: کان ببغداد قال یقال له: ابو مرحوم القاص یجتمع الناس الیه. فقال یوما: سلونی عن التفسیر و تفسیر التفسیر.

فقام رجل من وراء الدرابزین فقال: یا ابا مرحوم! اصلحک الله.

فقال: طعنة یابن الفاعلة! فقال له: رجل دعا لک، ثم تقول له مثل هذه المقالة؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقال: نعم! الم تسمع قول الله تعالیٰ: ((ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون)) ❶

فقال: ماذا تقول فی المزابنة والمحاقلة؟

قال: المحاقلة خلق الثیاب عند السمسار، والمزابنة ان تسمی اخاک المسلم زبونا))

''ابن عدی نے حسین الکرابیسی سے روایت کیا ہے۔ کہ بغداد میں ایک قصہ گو تھا۔ جس کا نام ابومرحوم تھا۔ لوگ اس کے پاس آ کر جمع ہوتے۔ ایک روز کہنے لگا تم مجھ سے قرآن کی تفسیر بھی پوچھ سکتے ہو۔ اور تفسیر کی تفسیر بھی۔ درابزین کے پیچھے سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا اے ابومرحوم اللہ تیری اصلاح کرے۔ اس ابومرحوم نے (اس کو) معترض جان کر تہمت لگائی اور کہنے لگا اے زانیہ کے بیٹے۔ ایک شخص نے اس سے کہا وہ تو تجھے دعا دے رہا ہے اور تو اسے اس قسم کی باتیں کہہ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں لیکن کیا تم نے اللہ کا قول نہیں سنا (وہ لوگ جو یا رسول اللہ ﷺ آپ کو پردوں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں وہ اکثر بے عقل ہیں اس شخص نے دریافت کیا مزابنہ اور محاقلہ کا کیا مطلب ہے۔ تو ابومرحوم نے جواب دیا۔ محاقلہ تو یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت کپڑا پھاڑ کر ناپنا اور مزابنہ اپنے مسلمان بھائی کا برا نام رکھنا (محاقلہ کہا جاتا ہے پھل کو درخت پر لگے لگے پکنے سے قبل بیچنا۔ اور مزابنہ کسی چیز کو جس کی مقدار معلوم نہ ہو مقدار معینہ کے بدلے میں بیچنا اور یہ دونوں حرام ہیں)''

---

❶ سورۃ الحجرات، الآیة: ٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ جب میں نے حفاظ حدیث کی جماعت کو دیکھا کہ انہوں نے ان احادیث کو جو لوگوں میں مشہور ہیں جمع کیا۔ اور ان میں سے صحیح حسن اور ضعیف کو الگ الگ بیان کیا۔ اور اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ موقوف۔ مرفوع۔ اور موضوع کو جدا جدا بیان کر دیا تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دفاتر کو مختصر طور پر بیان کر دیا جائے اور ان روایات کو جمع کر دیا جائے جن کی کوئی اصل نہ ہو یا موضوع ہو۔ تا کہ یہ عمدہ طریقہ پر ان احادیث کو ضبط کر لینے کا ذریعہ بن سکے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی نہ تو کوئی حد ہے۔ اور نہ ان کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ اور سب کا استقصاء ممکن نہیں۔ پھر میں نے اس امر میں جو روایات ایک سند سے موضوع اور ایک سند سے صحیح تھیں۔ انہیں بھی اس خطرہ کی بنا پر چھوڑ دیا۔ کہ وہ موضوع نہ ہوں۔ اور یہ تمام امور محدثین کے سامنے سندوں پر غور کرنے سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ورنہ مقام اسناد میں باعتبار عقل یہ خیال باقی رہتا ہے کہ جو روایت صحیح ہے وہ حقیقت میں ضعیف ہو یا موضوع ہو اور ایسے ہی موضوع صحیح اور مرفوع ہو۔ سوائے حدیث متواتر کے۔ کیونکہ اس سے تو علم یقینی حاصل ہوتا ہے چاہے وہ مقطوع کیوں نہ ہو۔

زرکشیؒ کہتے ہیں ہمارے اس قول کہ "یہ روایت صحیح نہیں" اور ہمارے اس قول کہ "یہ روایت موضوع ہے" میں بہت زبردست فرق ہے۔ کیونکہ وضع کذب کے اثبات سے ہوتا ہے۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ یہ صحیح نہیں یہ عدم ثبوت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے کسی چیز کا عدم وجود لازم نہیں آتا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

پھر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ حدیث موضوع کا اطلاق مبنی (جس مقصد کے لئے وضع کی گئی ہے) کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ چاہے وہ باعتبار معنی قرآن وسنت کے مطابق کیوں نہ ہو۔ میں اللہ سے اس تحقیق میں توفیق کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ وہی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔ میں اب ان احادیث کا ذکر حروف تہجی کے لحاظ سے کروں گا۔ چاہے وہ افعال ہوں یا اسماء یا حروف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف الهمزاء

حدیث: 140

((آخر الطب الكي)) ❶ ''طب میں آخری علاج داغ لگوانا ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اہل عرب کا قول ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیع الیمانی امام سخاوی کے شاگرد نے اپنی مختصر المقاصد میں بیان کیا ہے۔ اور مشہور وہ ہے جو امام عسقلانی نے امثلۃ العرب میں بیان کیا ہے۔ آخری دواء داغ لگانا ہے۔ (زبیدی نے اسے موضوع قرار دیا ہے)

حدیث: 141

((آية من كتاب الله خير من محمد و آله)) ❷

''اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کی ایک آیت کا درجہ محمد ﷺ اور ان کی اولاد سے بہتر ہے۔''

تحقیق: امام عسقلانی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ (طبرانی نے ابن مسعود سے موقوفا روایت کیا ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت کا درجہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس سے بہتر ہے)

حدیث: 142

((الانبياء، قادة، والفقهاء سادة، ومجالستهم زيادة)) ❸

''انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام قائد ہیں اور فقہاء سردار ہیں اور ان کی مجلسوں میں بیٹھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے' جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔

علامہ البانی کہتے ہیں یہ حدیث من گھڑت ہے۔ اس حدیث کو امام دار قطنیؒ نے سنن میں اور القضاعی نے ''مسند الشہاب'' میں ابو اسحاق کے طریق سے اس نے حارث سے اس نے علیؓ بن ابی طالب سے

---

❶ كشف الخفاء ١/١٤۔ وهو من كلام بعض الناس وليس بحديث۔ تحزير المسلمين ص١٢٧۔ الموضوع ص٣۔

❷ كشف الخفاء: ١/٢٠۔

قال النجم واخرجه الطبراني عن ابن مسعود موقوفا بلفظ، كل آية من كتاب الله خير مما في السماء والارض۔

❸ تنزية الشريعة ١/٣٩٣۔ الفوائد المجموعة رقم الحديث (٨٨١) كتاب الفضائل رواه الخطيب في ((الفقيه والمنفقه)) (١/٣٢) والقضاعي في (مسند الشهاب) (٣٠٧) وانظر (الضعيفة) للالباني (٤٢) ۔ كشف الخفاء ١/٢٣٧۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مرفوع بیان کیا اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ حارث بن عبداللہ الحمد انی الاعور راوی کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ ابن المدینیؒ نے کذاب کہا۔ شعبہ نے کہا کہ ابو اسحاق نے اس سے صرف چار احادیث سنی ہیں۔ اور ''الکشف'' ❶ میں ہے کہ ملا علی قاری نے موضوع کہا ہے اسی طرح ''الخلاصہ'' میں ہے اور امام سیوطیؒ نے اس حدیث کو ''الجامع الصغیر'' میں صناعیؒ کی روایت سے ذکر کیا۔ اور وضع کی علامات اس پر ظاہر ہیں۔''

حدیث : 143

((ابو حنیفة سراج امتی)) ❷ ''ابو حنیفہ میری امت کے چراغ ہیں۔''

تحقیق: یہ روایت محدثین کے نزدیک بالاتفاق من گھڑت ہے۔

(اس قسم کی اور روایات بھی بنائی گئی ہیں۔ مثلاً کہ میرے بعد ایک آدمی آئے گا اس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ اللہ کے دین کو زندہ کرے گا۔ اور وہ سنت رسول کا پرچار کرے گا۔ دوسری روایت۔ کہ سارے انبیاء مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں ابوحنیفہ پر فخر کرتا ہوں۔ وہ ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور علم کا پہاڑ ہوگا اور اس کا مقام و مرتبہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہے جو اس سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔ جو اس سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا) اس طرح کی روایات جھوٹی من گھڑت ہیں۔

حدیث : 144

((ابی الله الا ان یصح کتابه)) ❸

''اللہ نے انکار کیا ہے سوائے اسکے کہ اپنی کتاب صحیح کرے۔''

تحقیق: امام سخاوی فرماتے ہیں میں اس روایت کو نہیں پہچانتا۔

حدیث : 145

((الابدال من الاولیاء)) ''ابدال اولیاء سے ہوں گے۔''

تحقیق: ''یہ مختلف سندات اور مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے۔ اور سب اسناد ضعیف ہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیع نے ذکر کیا ہے۔

ابن الصلاح کہتے ہیں کہ ابدال کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے، اس میں سب سے قوی روایت حضرت علی کا قول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شام میں ابدال ہوں گے۔ لیکن ادباء، نجبا اور نقبا کے متعلق بعض اہل طریقت نے اسے ذکر کیا ہے' مگر یہ ثابت نہیں۔

---

❶ کشف الخفاء: ۱/۳۳۔ ❷ کشف الخفاء: ۱/۹۷۔ ❸ تذکرة الموضوعات للفتنی (۷۷) فوائد المجموعه رقم الحدیث کتاب الفضائل رقم (۹۵۸) کشف الخفاء: ۱/۳٤۔ مسند احمد: ۳۲۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ یہ زرکشی کا قول ہے۔ کہ مسند احمد میں یہ حدیث عبادہ بن الصامت سے مرفوعاً مروی ہے۔

حدیث : 146

((الابدال فی ھذہ الامة ثلاثون مثل ابراھیم خلیل الرحمن، کلھا مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا)) [1]

''اس امت میں تیس ابدال ہوں گے۔ جو ابراہیم علیہ السلام جیسے ہوں گے۔ جب ان میں سے ایک مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا کھڑا کر دے گا۔''

تحقیق: یہ روایت حسن ہے۔ اور حلیۃ میں بھی عبداللہ بن مسعود کی حدیث بطور شاہد موجود ہے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں: اس کے بہت سے شاہد ہیں جو میں نے التعقبات الموضوعات میں بیان کیے ہیں۔ پھر میں نے اس پر مستقل کتاب لکھی ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ الضعیفۃ رقم (۲۲٦۹)

نوٹ:

حضرت علی سے مسند احمد کے حوالے سے مشکاۃ میں ایک روایت آتی ہے۔ اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں عن شریح بن عبید قال ذکر اھل الشام عند علی رضی اللہ عنہ وقیل العنھم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی لھم الغیث وینتصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب. حضرت علیؓ کے سامنے اہل شام کا ذکر کیا گیا۔ اور ان سے کہا گیا کہ آپ ان پر لعنت بھیجئے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے شام میں ابدال ہوں گے جن کی تعداد چالیس ہوگی۔ جب ان میں سے ایک مر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بھیج دے گا۔ ان کی برکت سے بارش نازل ہوگی۔ انہی کی برکت سے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا جائے گا۔ اور انہی کی برکت سے اہل شام سے عذاب دور کیا جائے گا۔ (مشکاۃ کتاب المناقب فصل ثالث حدیث (٦۲۷۷) مسند احمد (۱/۱۱۲)

[1] کشف الخفاء ۱/۹۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک روایت میں ہے میری امت میں تیس ابدال ہوں گے انہی کی وجہ سے زمین قائم رہے گی انہی کی وجہ سے تم پر بارش برسے گی اور انہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ (یہ بھی ضعیف ہے ضعیف الجامع الصغیر حدیث (۲۳۶۷)

حدیث: 147

((اتخذوا عند الفقراء ايادى فان لهم دولة يوم القيامة فاذا كان يوم القيامة نادى مناد: سيروا الى الفقراء فيعتذر اليهم كما يعتذر احدكم الى اخيه فى الدنيا)) ❶

”فقراء کے پاس نعمتیں حاصل کیا کرو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن ان کے پاس دولت ہوگی۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ فقراء کے پاس جاؤ اور ان سے معذرت کرو۔ جیسے تم دنیا میں اپنے بھائی سے معذرت کیا کرتے تھے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ امام سخاوی اس معنی کی حدیثیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ سب کی سب باطل ہیں۔ امام ذہبی اور امام ابن تیمیہ بھی اسی قسم کا حکم لگا چکے ہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیع نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ہمارے شیخ المشائخ حافظ جلال السیوطی فرماتے ہیں ابونعیم نے حلیہ میں ابو موسیٰ اشعری کی اس حدیث کا ابتدائی حصہ روایت کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے: ”فقراء سے نعمت حاصل کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن ان کے پاس دولت ہوگی۔“ (البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الضعیفۃ رقم (۹۴)

حدیث: 148

((اتخذوا عند الفقراء ايادى فان لهم دولة يوم القيامة))

”فقراء کے پاس نعمتیں حاصل کیا کرو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن ان کے پاس دولت ہوگی۔“ (اس قسم کی تمام روایات ضعیف ہیں)

حدیث: 149

((اتقوا البرد فانه قتل اخاكم ابا الدرداء)) ❷

”سردی سے بچو۔ کیونکہ اس نے تمہارے بھائی ابودرداء کو قتل کیا ہے۔“

---

❶ كشف الخفاء: ۱/۳۷، ۲/۱۳۳۔ اتحاف السادة المتقين: ۹......۲۷۹۔ ❷ كشف الخفاء: ۱/۳۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: امام سخاوی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ اگر یہ حدیث بھی ہوتی تب بھی تاویل کی محتاج ہوتی۔ کیونکہ ابودرداء رسول اللہ ﷺ کے بعد کافی عرصہ تک زندہ رہے۔

منوفی کہتے ہیں اس کی تاویل ممکن ہے۔ ہوسکتا ہے نبی پاک ﷺ نے مضارع کو ماضی میں تعبیر کیا ہو۔ واقع کی صداقت اور تحقیق کو ملحوظ رکھتے ہوئے' لیکن یہ تاویل بھی غلط ہے اس لیے کہ ایسا واقعہ پیش ہی نہیں آیا۔

حدیث: 150

((اتقوا ذوی العاهات)) ''مصیبتوں سے بچو۔''

تحقیق:

امام سخاوی فرماتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث: 151

((اتقوا مواضع التهم)) ''تہمتوں کے مقامات سے بچو۔'' ❶

تحقیق: اس معنی میں حضرت عمر کا یہ قول ہے جو تہمتوں کی راہ پر چلا اسے تہمت لگائی گئی۔ خرائطی نے ''مکارم الاخلاق'' میں اسے حضرت عمر سے موقوفاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ''جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے مقام پر کھڑا کیا تو اگر کوئی اس کے بارے میں برا خیال رکھے تو اسے ملامت نہ کرے۔

حدیث: 152

((اتق شر من احسنت الیه)) ❷

''اس شخص کی شرارت سے بچ جس پر تو نے احسان کیا۔''

تحقیق: امام سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اور ہوسکتا ہے یہ بعض سلف کا کلام ہو۔ مجالسۃ دینوری میں حضرت علی سے موقوفاً مروی ہے۔

حدیث: 153

((الکریم یلین اذا استعطف و اللئیم یقسو اذا الطف))

''شریف وہ ہے جب اس سے کوئی مہربانی کا طالب ہو تو وہ نرمی کرے۔ اور بدبخت وہ ہے جب مہربانی کرے تو سختی کرے۔''

---

❶ كشف الخفاء رقم (۸۸) اس کی کوئی اصل نہیں۔ غزالی نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے حافظ عراقی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل مجھے نہیں ملی اسی طرح سبکی نے الطبقات ۱٦٢/٤ میں ذکر کیا ہے۔ الفوائد المجموعة رقم (۷٤۱) كتاب الادب۔

❷ كشف الخفاء: ٤٤/١- (رقم ٨٦) الفوائد المجموعة رقم ٢٣١- كتاب الصدقات۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 154

((احذروا صفر الوجوه، فانه ان لم یکن من علة او سهر فانه من غل فی قلوبهم للمسلمین)) ❶

''زرد چہرے والوں سے بچو۔ کیونکہ وہ کسی بیماری یا بدخوابی کی بنا پر نہیں' بلکہ ایسا شخص اپنے دل میں مسلمانوں کے خلاف کینہ رکھتا ہے۔''

تحقیق: دیلمی نے اسے اپنی مسند میں ابن عباس سے روایت کیا ہے۔عسقلانی کہتے ہیں میں اس کی اصل پر واقف نہیں۔امام ابن القیم الجوزی نے اسے طب نبوی میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔(البانی نے اس کو موضوع کہا ہے رقم (۱۹۵)

حدیث: 155

((اجتماع الخضر والیاس علیهما السلام فی المواسم کل عام))❷

''خضر اور الیاس علیہما السلام ہر سال حج کے موسم میں اکٹھے ہوتے ہیں۔''

تحقیق: حافظ عسقلانی فرماتے ہیں اس بارے میں کوئی چیز ثابت نہیں۔

حدیث: 156

میرے نزدیک حافظ صاحب کی مراد یہ ہے کہ صحیح طور پر ثابت نہیں۔ ورنہ عقیلی، دارقطنی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔کہ:

((یلتقی الخضر والیاس کل عام فی الموسم، فیحلق کل واحد منهما راس صاحبه، ویتفرقان عن هولاء الکلمات: بسم الله، ما شاءَ الله، لا یسوق الخیر الا الله، بسم الله ما شاء الله، لا یصرف السوء الا الله. بسم الله ما شاء الله، ما کان من نعمة فمن الله. بسم الله ماشاء الله، لا حول ولا قوة الا بالله))

❶ کشف الخفاء ۱/۵۸۔ جمع الجوامع ٦٧٤۔

❷ کشف الخفاء رقم (۱۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''خضر اور الیاس علیہما السلام ہر سال ایک موسم میں آتے ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کا سر مونڈتا ہے۔ اور پھر یہ کلمات پڑھ کر جدا ہو جاتے ہیں۔ بسم اللہ ما شاء اللہ لاق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ.''

تحقیق: اسے سیوطی نے ذکر کیا۔ (اس مضمون کی تمام روایات باطل ہیں اس طرح کہ خضر والیاس بیت المقدس میں ہر سال ماہ رمضان میں جمع ہوتے ہیں اور افطاری کرتے ہیں۔ اس طرح خضر کا دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنا ان میں کوئی چیز ثابت نہیں۔)

حدیث: 157

((اجتمعوا وارفعوا ایدیکم، فاجتمعنا ورفعنا ایدینا ثم قال اللھم اغفر للمعلمین ثلاثا کیلا یذھب القرآن واعز العلماء کیلا یذھب الدین)) ❶

''جمع ہو جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاؤ ہم جمع ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھائے پھر آپ نے فرمایا یا اللہ معلمین کی مغفرت فرما۔ یہ تین بار فرمایا۔ کہیں قرآن نہ جاتا رہے۔ اور علماء کو عزت بخش۔ کہیں دین نہ جاتا رہے۔

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 158

((اللھم اغفر للمعلمین، واطل اعمارھم، وبارک لھم فی کسبھم)) ❷

''اے اللہ! اساتذہ کی مغفرت فرما۔ ان کی عمریں لمبی فرما۔ اور ان کی کمائی میں برکت عطا فرما۔''

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ اللآلی میں موجود ہے۔ (خطیب نے اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور یہ من گھڑت ہے)

---

❶ کشف الخفاء: ۱/۴۹ و ۲۵۳۔ (رقم (۱۰۶)
تذکرۃ الموضوعات للفتنی صفحۃ ۱۹۔

❷ اللآلی الموضوعۃ ۱/۱۹۸۔ (الفوائد المجموعۃ رقم الحدیث (۸۶۶) ابن جوزی فی الموضوعات (۱/۲۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 159

((احیاء ابویه علیه الصلاة والسلام)) ❶

"نبی ﷺ کے والدین کا زندہ ہونا۔"

تحقیق: یہ حدیث بھی موضوع ہے جیسا کہ ابن دحیہ کا قول ہے اور میں نے اس مسئلے پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ (یہ قطعاً صحیح نہیں۔ صحیح مسلم میں ہے آپ نے ایک سائل کو کہا تھا ان ابی و اباک فی النار)

حدیث : 160

((اختلاف امتی رحمة)) ❷ "میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔"

تحقیق: اکثر ائمہ کا خیال ہے اس حدیث کی کوئی اصلیت نہیں لیکن امام قرطبیؒ نے اسے غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں۔ نصر المقدسی نے حجت میں اور بیہقی نے رسالہ اشعریہ میں بغیر سند کے اسے روایت کیا ہے۔ نیز حلیمیؒ قاضی حسینؒ اور امام الحرمین وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور شاید یہ روایت بعض ان حفاظ کی کتابوں میں تھی جو ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے زرکشیؒ کہتے ہیں۔ اسے نصر المقدسیؒ نے کتاب الحجت میں مرفوعاً اور بیہقیؒ نے مدخل میں قاسم بن محمد بن ابی بکر کا قول نقل کیا ہے' عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے۔ وہ فرماتے تھے مجھے کوئی خوشی حاصل نہ ہوتی۔ اگر اصحاب محمد اختلاف نہ کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اختلاف نہ کرتے تو رخصت ثابت نہ ہوتی۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ان کی مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام تھی۔ اور ہو سکتا ہے۔ اختلاف سے مراد اختلاف فی الحروف اور اختلاف فی الصنائع ہو۔ جیسا کہ ایک جماعت نے اس کا ذکر کیا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے بندوں کو اپنے ارادے کے مطابق قائم فرمایا۔ مسند فردوس میں جویبر عن الضحاک کے ذریعہ ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

البانی اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں۔ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، محدثین نے اس حدیث کی سند معلوم کرنے کی بسیار کوشش کی لیکن انہیں اس کی سند پر اطلاع نہ ہو سکی یہاں تک کہ امام سیوطیؒ نے مایوسی کے عالم میں "الجامع الصغیر" میں کہہ دیا کہ شائد اس حدیث کی تخریج حفاظ کی بعض ایسی کتب میں ہے جن تک ہماری رسائی نہیں ہو پائی ہے۔

---

❶ کشف الخفاء ۱/۶۱۔ رقم (۱۵۰)

❷ اتحاف السادة المتقين ۱/۲۰۴،۲۰۵۔ جمع الجوامع ۷۹۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام سیوطیؒ کی یہ بات عقل و دانش سے بہت بعید ہے اس لئے کہ اگر امام سیوطیؒ کے اس قول کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ امت مسلمہ کو نبی ﷺ کی بعض احادیث پر اطلاع نہیں ہو سکی جب کہ کسی مسلمان کے لئے لائق نہیں کہ وہ اس قسم کا عقیدہ اختیار کرے اور امام مناویؒ نے سبکیؒ سے نقل کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث محدثین کے ہاں معروف نہیں ہے اور مجھے اس کی صحیح، ضعیف اور موضوع سند پر آگاہی حاصل نہیں ہو سکی ہے چنانچہ شیخ زکریا انصاری نے ''تفسیر بیضاوی'' کے حواشی میں اس کا اعتراف کیا ہے نیز یہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے بھی محققین علماء کے نزدیک محل انکار میں ہے چنانچہ علامہ ابن حزمؒ نے ''الاحکام فی اصول الاحکام'' میں اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے اس پر بھرپور تنقید کی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ امت کے اختلاف کو رحمت کہنا نہایت ہی فاسد قول ہے ظاہر ہے کہ اگر ''اختلاف امت'' رحمت ہے تو ''اتفاق امت'' اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہوگا جب کہ کوئی مسلمان اس کا قائل نہیں اس لئے کہ اتفاق کے مقابلہ میں اختلاف ہے اور رحمت کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اور جب اختلاف امت رحمت ہے تو اس کی نقیض لازماً یہ ہوگی کہ اتفاق امت میں اللہ کی ناراضی ہے نیز ایک دوسرے مقام پر ابن حزمؒ نے اس حدیث کو باطل اور جھوٹ کہا ہے۔

اس حدیث کے بدترین نتائج میں سے یہ بات بھی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس حدیث کے پیش نظر مذاہب اربعہ میں اختلاف کو برقرار رکھنے کی حامی ہے اور وہ ہرگز مطالبہ نہیں کرتے کہ اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ اور سنت صحیحہ کی طرف رجوع کیا جائے جیسا کہ ان کے ائمہ نے انہیں اس کا حکم دیا ہے بلکہ یہ لوگ اس نظریہ کے حامل ہیں کہ ان ائمہ کے مذاہب دراصل متعدد شریعتیں ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں تو انہیں علم ہوتا ہے کہ ان ائمہ کے مذاہب میں جو اختلاف اور تعارض ہے اس کو ختم کرنا ممکن نہیں البتہ جو حکم دلیل کے خلاف ہے اس کو رد کر دیا جائے اور جو حکم دلیل کے موافق ہے اسے قبول کر لیا جائے لیکن اس کو بھی تو وہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے برملا کہہ دیا ہے کہ شریعت میں تعارض ہے اگر بقول ان کے تعارض ہے تو صرف یہی ایک دلیل بس کرتی ہے کہ کیا شریعت اللہ عزوجل کی جانب سے نہیں ہے؟ کاش وہ اللہ پاک کے اس فرمان پر غور کرتے جو قرآن پاک کے بارے میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا

''اگر قرآن پاک اللہ کے غیر سے ہوتا تو وہ اس میں کثرت کے ساتھ اختلاف پاتے۔''

اس آیت میں صراحت موجود ہے کہ اختلاف اللہ پاک کی طرف سے نہیں ہے اگر (بقول ان کے) شریعت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں اختلاف ہے تو کیسے وہ شریعت اس لائق ہو سکتی ہے کہ اس پر چلا جائے؟ اور کیسے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا نزول قرار دیا جا سکتا ہے؟

اس مفہوم کی احادیث کی وجہ سے ائمہ اربعہ کے بعد آج دن تک مسلمانوں کی اکثریت کا متعدد اعتقادی اور عملی مسائل میں اختلاف رہا ہے اگر وہ اختلاف کو مذموم سمجھتے جیسا کہ ابن مسعودؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کا قول ہے اور اس کے مذموم ہونے پر قرآنی آیات اور کثرت کے ساتھ احادیث نبویہؐ دلالت کر رہی ہیں تو وہ اتفاق کی جانب نہایت تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتے اور ان میں سے اکثر مسائل میں انہیں بصیرت حاصل ہوتی جب کہ ایسے دلائل موجود ہیں جن کے ذریعہ راہ صواب کو راہ خطا سے الگ کیا جا سکتا ہے اور حق کا باطل سے امتیاز ہو سکتا ہے پھر مختلف فیہ مسائل میں بعض لوگ دیگر مخالفین کو معذور سمجھتے ہیں لیکن اس قسم کی کوشش کس لئے کی جائے؟ جب کہ ان کا خیال ہے کہ اختلاف رحمت ہے اور مذاہب، اختلافات کے باوجود متعدد شریعتوں کی طرح ہیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اختلاف پر مصر رہنے کے اثرات کا معائنہ کریں تو اکثر مساجد کا حال آپ کے سامنے ہے کہ ان میں چار محراب ہیں اور چار امام ہیں اور ہر امام کے مقتدی الگ ہیں۔ وہ نماز ادا کرنے کے لئے اپنے امام کا انتظام کرتے ہیں گویا کہ ان کے ادیان مختلف ہیں (یقیناً مختلف ہیں) جب کہ ان کا عالم پکارتا ہے کہ مذاہب دراصل متعدد شریعتیں ہیں وہ اپنے مقرر شدہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں دوسرے امام کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کرتے اور مسجد میں فارغ بیٹھے رہتے ہیں جب کہ انہیں اس بات کا علم ہے کہ جب فرض نماز کی اقامت ہو تو سوائے فرض نماز کے دوسری نماز ادا نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ کوئی شخص فارغ بیٹھا رہے اور جماعت کے ساتھ شامل نہ ہو۔ مسلم وغیرہ میں اس مفہوم کی احادیث مذکور ہیں لیکن اپنے مذہب کی حفاظت کرنا ان کے لیے زیادہ ضروری ہے حدیث نبویؐ کی مخالفت کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں دیتے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اصل احترام ان کے ہاں مذہب کا ہے اور غالباً مذہب ان کے ہاں احادیث نبویہؐ سے زیادہ محفوظ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اختلاف مذموم ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اختلاف سے بچاؤ ضروری ہے اس لئے کہ اختلاف امت سے مسلمانوں میں ضعف و اضمحلال نمودار ہوگا ارشاد ربانی ہے۔

﴿ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم﴾

''تم آپس میں جھگڑا نہ کرو تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہارا دبدبہ جاتا رہے گا۔''

لیکن اختلاف کو مستحسن گردانا اور اس کو رحمت قرار دینا ان آیات قرآنیہ کے خلاف ہے جن میں اختلاف کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صراحتاً مذمت کی گئی ہے خیال رہے کہ اختلاف کو باعث رحمت سمجھنے والوں کے ہاں اس حدیث کے علاوہ کوئی دلیل نہیں جس کا اصل رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

اس مقام پر ایک اعتراض سامنے آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں بھی اختلاف تھا حالانکہ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد دنیائے انسانیت میں سب سے افضل ہیں کیا ان کا اختلاف بھی مذموم ہے اور انہیں اس اختلاف کی وجہ سے ناپسندیدہ سمجھا جائے گا؟ اس کا جواب ابن حزمؒ کی زبان سے سنیں۔ (فرماتے ہیں کہ) تمام صحابہ کرامؓ حق کی تلاش میں کوشاں رہے اور غیر منصوص یا غیر معلوم مسائل میں اجتہاد کیا ان میں سے جس کا اجتہاد راہ صواب سے ہٹا ہوا ہے وہ بھی ثواب کا مستحق ہے اس لئے کہ اس کی نیت صاف ہے اور اس کا ارادہ خیر کا ہے ان کی اجتہادی غلطی کو معاف کر دیا گیا، اس لیے کہ ان سے غلط کام قصداً نہیں ہوا پھر انہوں نے حق تلاش کرنے میں سستی بھی نہیں دکھائی اور جس کا اجتہاد صحیح ہے وہ دہرے ثواب کا مستحق ہے۔ اسی طرح قیامت تک جس مسلمان پر دین اسلام کا کوئی مسئلہ پوشیدہ رہا، اسے اس کی آگاہی حاصل نہ ہو سکی، اس نے اپنی کوشش سے کوئی صورت پیدا کی اور اس پر عمل پیرا رہا تو وہ عنداللہ گناہگار نہیں ہے۔ ہاں! وہ شخص مذموم ہے اور وعید الٰہی کا مستحق ہے جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کے ساتھ وابستگی نہیں رکھتا جب کہ اسے اس مسئلہ میں نص معلوم ہے اور حجت قائم ہو چکی ہے لیکن وہ شخص نص کو چھوڑ کر کسی اور کے قول پر عمل پیرا ہوتا ہے اس کی تقلید میں اسلام کے مسائل کو سمجھتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہے، اختلاف کو پسند کرتا ہے، مذہبی عصبیت کا دلدادہ ہے اور جان بوجھ کر اختلاف کو جنم دیتا ہے۔ حمیت جاہلیہ اس کے دل و دماغ پر مسلط ہے۔ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کو کچھ اہمیّت نہیں دیتا ان کو اصل قرار دینے سے باغی ہے اگر نص اس کے امام کے قول کے مطابق ہے تو اسے تسلیم کرتا ہے اگر نص امام کے قول کے خلاف ہے تو نص کی مخالفت کرتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتا ہے اور اندھی مذہبی عصبیت کے پیش نظر جاہلیّت کا لبادہ زیب تن کر کے اپنے امام کے قول پر عمل پیرا رہتا ہے پس اس ذہن کے لوگ دراصل وہ ہیں جو قابل مذمت ہیں اور ان کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ کچھ اس نظریہ کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن میں تقویٰ اور پرہیزگاری کا فقدان ہے دین اسلام کے ساتھ ان کا رابطہ برائے نام ہے۔ جس شخص کا قول ان کی خواہشات کے موافق ہوتا ہے، اس پر وہ عمل کرتے ہیں دراصل یہ لوگ رخصت کے متلاشی ہیں جہاں جس کے قول میں رخصت نظر آئی، اس کے قول کو حجت سمجھ لیا اور اس کے مقلد ہو گئے۔ انہیں اس سے کچھ واسطہ نہیں کہ اس بارے میں اللہ پاک کا قرآن پاک میں اور رسول اکرم ﷺ کا احادیث صحیحہ میں کیا فرمان ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حزمؒ بحث کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں کہ فقہاء کے ہاں ایک ''اصول تلفیق'' کہلاتا ہے، اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی عالم کا قول بلا دلیل حجت ہے۔ اس میں بھی دراصل خواہشات نفسانی کی اتباع ہے یا رخصت کے راستوں کی جستجو ہے تاکہ ہر قسم کا آرام رہے چنانچہ بعض فقہاء اس کو جائز قرار دینے میں اختلاف کرتے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کے حرام اور ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ وضاحت کا یہ مقام نہیں ہے، دراصل حقیقت یہ ہے کہ اس کا جواز بھی اسی حدیث سے لیا جاتا ہے اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کسی شخص نے کہہ دیا کہ جو شخص کسی بھی عالم کا مقلد ہے اس کی ملاقات جب اللہ پاک سے ہوگی تو اس کا کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ سب کرشمے ضعیف اور موضوع احادیث کے ہیں لہٰذا اگر آپ نجات اخروی کے طلب گار ہیں تو ان احادیث سے دامن کو بچائیں قیامت کے دن مال، اولاد کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے البتہ وہ انسان کامیاب ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں قلب سلیم لے کر حاضر ہوا۔

حدیث: 161 ((اختلاف اصحابی لکم رحمة)) ❶

''میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔''

حدیث: 162 ابن سعدؒ نے طبقات میں قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے روایت کیا ہے۔

((كان اختلاف اصحابی محمد رحمة للناس))

''کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔''

تحقیق: (یہ روایت بیہقی نے سفیان ثوری سے نقل کی ہے جبکہ بیہقی اور سفیان کے درمیان تقریباً تین سو برس کا فاصلہ ہے اس لئے دونوں کے درمیان تین چار ناموں کی گنجائش ہے جب تک تین چار نام معلوم نہ ہوں، اس روایت کی حقیقت کس طرح معلوم ہوسکتی ہے)

حدیث: 163 میری رائے یہ ہے کہ اس امت کے علاوہ دوسروں کا اختلاف زحمت اور مصیبت تھی۔ اور اس کی تائید بلحاظ معنی یہ حدیث کرتی ہے۔ اسے ابن ابی عاصم نے السنۃ میں انس سے روایت کیا ہے۔

((لا تجتمع امتی علی ضلالة)) ❷

''کہ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی۔''

---

❶ كشف الخفاء ١/٦٨۔ احياء علوم الدين ١/٢٠٨۔

❷ كشف الخفاء ١/٤٨٨۔ تلخيص الحبير ٣/١٤١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 164 ترمذیؒ نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((لا یجمع اللہ ھذہ الامۃ علی ضلالۃ ابدا))

''اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔''

تحقیق: البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (المشکاۃ ۱۱/۳) الظلال (۸۰) ترمذی کتاب الفتن باب لزوم الجماعۃ حدیث (۲۱۶۷)

حدیث : 165 اور مستدرک للحاکم میں ابن عباسؓ سے مرفوعا مروی ہے

((لا یجمع اللہ ھذہ الامۃ علی ضلالۃ وید اللہ مع الجماعۃ))

''اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔'' ❶

حدیث : 166 امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور طبرانیؒ نے کبیر میں ابوبصرہ غفاری سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہ

((سالت ربی ان لا تجتمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیھا))

''میں نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمانا۔ خدا تعالیٰ نے یہ سوال مجھے عطا فرمایا۔'' (مسند احمد۔ ۳۹۶/۶)

حدیث : 167

((اخروھن من حیث اخرھن اللہ)) (ھدایہ ۱۲۳/۱) نصب الرایۃ ۳۶) درایۃ (۱۷۱/۱)

''انہیں موخر رکھو۔ (یعنی عورتوں کو) جنہیں اللہ نے موخر کیا ہے۔''

تحقیق: ہدایہ میں ہے۔ کہ یہ حدیث مشہور ہے۔ (صاحب ھدایہ کا وہم ہے) ابن الہمامؒ کہتے ہیں۔ باوجود شہرت کے یہ مرفوعاً ثابت نہیں اور صحیح ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ پر موقوف ہے۔

---

❶ حلیۃ الاولیاء ۳۷/۳، مستدرک حاکم ۱۱۵/۱) حدیث (۳۹۱) الدر المنثور ۲۲۲/۲) کشف الخفاء ۲۸۸/۲) الدر المنتثرۃ فی الاحادیث المنتشرۃ (۱۸۱) الموسوعہ (۳۴۱/۷) یہ ابن عمرؓ سے مروی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 168

((اخفوا الختان اعلنوا النکاح)) ❶

''ختنوں کو پوشیدہ رکھا کرو اور نکاح کا اعلان کیا کرو۔''

تحقیق: امام سخاوی فرماتے ہیں۔اس کا پہلا جزو ثابت نہیں۔اور میں نے ختنوں کے اعلان کی احادیث ایک جگہ بیان کی ہیں۔

حدیث : 169

((اذا اردت ان اخرب الدنیا بدات ببیتی فخربته ثم اخرب الدنیا)) ❷

''جب میں دنیا کو خراب کرنے کا پروگرام بناتا ہوں۔تو پہلے اپنے گھر سے شروع کرتا ہوں۔جب گھر کو خراب کر لیتا ہوں تو پھر دنیا کو خراب کرتا ہوں۔''

تحقیق: عراقیؒ اپنی تخریج الاحیاء العلوم میں فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 170

((اذا اراد اللہ ان ینزل الی سماء الدنیا نزل عن عرشه بذاته))

''جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو عرش سے خود بذاتہ نزول فرماتے ہیں۔''

تحقیق: اس کا بیان کرنے والا کوئی دجال ہے۔

حدیث : 171

((اذا اکلتم فافضلوا)) ❸ ''جب تم کھاؤ تو کچھ چھوڑ دیا کرو۔''

تحقیق: یہ صحیح نہیں ہے۔امام سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے۔لیکن کوئی کلام نہیں فرمایا۔اور صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کے پینے کے بارے میں ذکر ہے کہ بچا ہوا دودھ آپ نے پیا۔اور ایسے ہی صحیح بخاری میں پیالہ کا صاف کرنا بھی مروی ہے۔اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔''جس کھانے یا پینے میں جھوٹا شامل نہ ہو، اس میں کوئی بھلائی نہیں۔'' اور ایک حدیث میں ہے ''جب تم پیا کرو تو جھوٹا چھوڑ دیا کرو'' اس حدیث کا قاضی عیاض اور ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے۔ان دونوں میں تطبیق اس صورت میں ممکن ہے۔کہ صاف کرنا جائز ہے۔اور اتنی مقدار کا چھوڑ دینا

---

❶ کشف الخفاء ۱/۷۰

الفوائد المجموعة کتب الخضاب ص ۱۹۹۔ (حدیث ۱۷/۵۷۶) تذکرة الموضوعات ۱۵۹)

❷ کشف الخفاء: ۱/۸۱۔ تذکرة الموضوعات للفتنی ص ۷۵۔

❸ کشف الخفاء: ۱/۸۵۔ حدیث (۲۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے دوسرا فائدہ حاصل کر سکے یہ افضل ہے۔ ورنہ صاف کرنا افضل ہے۔ جیسا کہ بولا جاتا ہے باقی چھوڑ دو یا صاف کرلو۔"

حدیث: 172

((لا خير في طعام ولا شراب ليس له سور))

"جس کھانے یا پینے میں جھوٹا شامل نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔"

حدیث: 173

((و اذا شربتم فاسئروا))

"جب تم پیا کرو تو جھوٹا چھوڑ دیا کرو۔" اس کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے۔

حدیث: 174

((اذا جئت يا معاذ! ارض الحصيب. يعني من اليمن. فهرول فان فيها الحور العين)) ❶

"اے معاذ! جب تو ارض الحصیب یعنی یمن پہنچے۔ تو تیز دوڑو۔ کیونکہ اس میں حورالعین ہے۔"

تحقیق: امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ میں اسے نہیں پہچانتا۔ منوفی کہتے ہیں۔ اس پر وضع کا حکم ظاہر ہے۔

حدیث: 175

((اذا جلس المتعلم بين يدى العالم فتح الله عليه سبعين باباً من الرحمة ولا يقوم من عنده الا كيوم ولدته امه، واعطاه الله بكل حرف ثواب ستين شهيدا، و كتب الله بكل حديث عبادة سنة)) ❷

"جب شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ اور جب وہ اس کے پاس سے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر حرف کے بدلے ساٹھ شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر حدیث کے بدلے ایک سال کا ثواب لکھتا ہے۔"

---

❶ كشف الخفاء: ١/٨٨۔ حديث (٢١٦)

❷ تنزيه الشريعة: ١/٢٨٣۔ الفوائد المجموعة ص ٢٨٥۔ كتاب الفضائل حديث (٨٨٨) كشف الخفاء: ١/٨٨۔ التذكره (١٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے۔جیسا کہ ''الذیل'' میں اس کا ذکر ہے۔

حدیث : 176

((اذا حضر العَشاء والعِشاء فابدووا بالعشاء)) ❶

''جب نماز اور کھانا دونوں حاضر ہوں تو پہلے کھانا شروع کرو۔''

تحقیق: عراقیؒ کہتے ہیں۔کتب حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔اور اصل حدیث بخاریؒ، مسلمؒ میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔جب کھانا چن دیا جائے اور نماز کی تکبیر شروع ہو جائے تو کھانے سے ابتداء کیا کرو۔سیوطی فرماتے ہیں۔ان لوگوں کو وہم ہوا ہے۔جنہوں نے اس روایت کو مصنف ابن ابی شیبہؒ کی جانب منسوب کیا۔حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے فتح الباری[1] میں تحریر فرمایا ہے۔کہ ابن ابی شیبہؒ کے الفاظ یہ ہیں اور نماز حاضر ہو گئی ہو۔لیکن یہ روایت ابن ابی شیبہ نے الفاظ کے ساتھ مسند میں بیان کی ہے نہ کہ مصنف میں جیسا کہ لوگوں کو وہم ہوا ہے۔

حدیث : 177

((اذا وضع العشاء واقیمت الصلاۃ فابدووا بالعشاء)) ❷

''جب کھانا چن دیا جائے اور نماز کی تکبیر شروع ہو جائے تو کھانے سے ابتداء کیا کرو۔''یعنی پہلے کھانا کھانا چاہیے بعد میں نماز پڑھنی چاہیے۔

حدیث : 178

((اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر)) ❸

''جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو عمر میں برکت ہوتی ہے۔''

تحقیق: قاضی عیاض نے ''اکمال'' میں اسے ابن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے اسی طرح قرطبیؒ اور ابن اثیرؒ نے بھی۔ عراقیؒ کے ظاہر کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہے جیسا کہ انہوں نے کتاب الذخیرہ باب الاذان میں تحریر فرمایا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ان کی مراد حدیث موقوف سے ہو۔

---

❶ اتحاف السادۃ المتقین: ۲۱۷/۵۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۴۲۔

❷ فتح الباری: ۱۶۳/۲۔

❸ البخاری: ۱۷۱/۱، ۱۰۷/۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 179

((اذا رایت القاری یلوذ بالسلطان فاعلم انه لص، واذا رایته یلوذ بالاغنیاء فاعلم انه مراء وایاک ان تخدع ویقال: یرد مظلمة، ویدفع عن مظلوم، فان هذه خدعة ابلیس، اتخذها القراء سلما)) ❶

''جب تم قاری کو دیکھو۔ کہ وہ بادشاہ کی چاپلوسی کرتا ہے۔ تو یہ سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔ اور جب تم یہ دیکھو کہ قاری امراء کی چاپلوسی کرتا پھرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دھوکہ باز ہے۔ اور تجھے اس کے دھوکہ سے بچنا چاہیے۔ اور اس کے بارے میں یہ بھی کہا جائے گا۔ کہ یہ ظلم کو دور کرتا اور مظلوم سے مصائب رفع کرتا ہے۔ تو یہ ایک شیطان کا دھوکہ ہے جسے قراء نے اپنی حفاظت کے لئے اختیار کر لیا ہے۔''

تحقیق: یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ ایسے ہی سفیان کا یہ بھی قول ہے۔ کہ اگر میں کسی شخص کو غصہ دلاؤں اور وہ مجھ سے یہ کہے کہ تو نے صبح کیسے کی ہے۔ اور میرا دل اس کے لئے نرم ہو جائے۔ تو وہ شخص کیسا ہوگا کہ جس نے امراء کا کھانا کھایا اور ان کے بستروں پر لیٹا۔ ایسے ہی ان کا یہ بھی قول ہے کہ

حدیث : 180

((اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمة یرعاه قلبی)) (کشف الخفاء (۱/۳۹۶)

''اے اللہ میرے پاس کسی فاجر کے لئے نعمت نہ بنا کہ میں اس سے اپنے دل میں خطرہ محسوس کروں۔''

تحقیق: ان سے پوچھا گیا کہ سب سے بدترین چیز کونسی ہے جسے عالم تلاش کرتا ہے۔ فرمایا جو عالم امیر کے دروازے پر گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ فقیر امیر کے دروازے پر برا ہے۔ اور امیر فقیر کے دروازے پر اچھا ہے۔

حدیث : 181

((اذا صدقت المحبة سقطت شروط الادب))

''جب سچی محبت ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں۔''

تحقیق: ابن الدیبعؒ کہتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ جنیدؒ کا قول ہے۔ جیسا کہ رسالہ القشیریہ میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ شروط ادب ختم ہو چکیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے اب ادب ختم ہو چکا۔

❶ کشف الخفاء ۱/۹۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 182

((اذا صلیتم علی فعمموا)) ❶

''جب تم درود پڑھو تو اسے عام کردو۔ (میرے لئے خاص نہ کرو) یعنی میرے ساتھ اس میں انبیاء آل اور اصحاب کو بھی داخل کرو۔''

تحقیق: امام سخاویؒ فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث : 183

((اذا كان الفيء ذراعا ونصفا الى ذراعين فصلوا الظهر)) ❷

''جب سایہ ڈیڑھ ہاتھ سے لے کر دو ہاتھ تک ہو جائے۔ تو ظہر کی نماز پڑھو۔''

تحقیق: یہ حدیث باطل ہے۔ (اس میں اصرم بن حوشب راوی کذاب ہے۔)

حدیث : 184

((اذا كبر ولدك فآخه))

''جب تیرا لڑکا بڑا ہو جائے۔ تو اسے بھائی بنا لے۔''

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی نہیں۔ ہاں اس معنے میں مندرجہ حدیث ہے جو طبرانیؒ نے ''اوسط'' میں ابونعیم اور دارقطنی نے مرفوعا روایت کی ہے۔

حدیث : 185

((الولد سبع سنين سيد وامير وسبع سنين عبد واسير، وسبع سنين اخ ووزير، فان رضيت مكانته والا فاضرب على جنبه، فقد اعذرت فيما بينك وبينه)) ❸

---

❶ الفوائد المجموعة ص:٣٢٨۔ كتاب فضائل النبى حديث (١٠٢٨) كشف الخفاء: ٩٦/١۔ تذكرة الموضوعات للفتنى (٨٩) فتح البارى (١٦٩/١١)

❷ مجمع الزوايد ٣٠٦/١۔ المطالب العالية ٢٢٦۔ المجروحين لابن حبان ٨٣/١۔ ميزان الاعتدال رقم ١٠١٧۔ لسان الميزان الجزء الاول الترجمة ١٤٢٤۔ رواه ابن عدى فى (الكامل) (٣٩٥/١) وانظره فى ((تنزيه الشريعة)) (٧٦/٢) و (تذكرة الموضوعات) للفتنى (٣٨) و (كشف الخفاء) (١٠١/١) و (اللالى المصنوعة) (٦/٢) و (الموضوعات) لابن الجوزى (٨٦/٢) و (تذكرة الموضوعات) لابن القيسرانى (٧٨) وذكره الحافظ ابن حجر فى (المطالب العالية) (٢٦٦) وفى (الميزان) للذهبى (١٠١٧)

❸ كشف الخفاء (٩٩/١)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"کہ لڑکا سات سال تک سردار بھی ہوتا ہے اور امیر بھی سات سال تک غلام اور قیدی ہوتا ہے۔ اور سات سال تک بھائی اور وزیر ہوتا ہے۔ اگر تو اس کے مقام سے راضی ہو تو خیر ورنہ اس کے پہلو پر مار۔ میں تیرے اور اس کے درمیان عذر کروں گا۔"

تحقیق: اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث : 186

((اذا کتب احدکم فلا یکتب علیه بلغ فانه اسم شیطان، ولکن یکتب علیه الله)) ❶

"جب کوئی کچھ لکھے تو بلغ کا لفظ نہ لکھے کیوں کہ یہ شیطان کا نام ہے۔ بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ لکھے۔"

تحقیق: یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ اللآلی المصنوعہ میں ہے۔

حدیث : 187

((اذا کنت علی الماء فلا تبخل بالماء))

"جب تو پانی پر بیٹھا ہو تو پانی میں بخل نہ کر۔" (کشف الخفاء حدیث ۲۶۹)

تحقیق: امام سخاویؒ فرماتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔

حدیث : 188

((اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوه)) ❷

"جب مکھی برتن میں گر جائے۔ تو اسے ڈبو دو۔ یہ تو صحیح ہے۔ لیکن یہ روایت کہ اسے ڈبو کر پلٹ دو۔"

تحقیق: یہ مصنوع ہے۔ اور موضوع ہے۔

حدیث : 189

((اربع لا یشبعن من اربع: ارض من مطر: وانثی من ذکر، وعین من نظر، وعالم من علم)) ❸

---

❶ کشف الخفاء ۱/۱۰۱۔

❷ البخاری: ۷/۱۸۱۔ ابوداود الاطعمة باب [۴۹] ابن خزیمة ۱۰۵۔ النسائی الفرع والعتیرة باب [۱۰] شرح السنة ۱۱/۲۶۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۲۹۔ البیهقی ۱/۲۵۲۔

❸ حلیة الاولیاء ۲/۲۸۱۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۲۰۲۷ و ۵۰۵۴۔ لسان المیزان الجزء الثانی الترجمة رقم ۱۲۴۴۔ الجزء الثالث الترجمة رقم (۱۳۷۳، الجزء الرابع ترجمة رقم ۳۱۔ المجروحین لابن حبان ۱/۲۴۵۔ مجمع الزوائد ۱/۱۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا۔ زمین کا بارش سے عورت کا مرد سے۔ آنکھ کا دیکھنے سے اور عالم کا علم سے۔"

تحقیق: موضوع ہے رقم (۸۶۳) یہ حدیث من گھڑت ہے۔ جیسا کہ ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور ابونعیمؒ نے حلیہ میں سلیمان التیمیؒ کے واسطے سے محمد بن الفضل بن عطیہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس پر وضع حدیث اور کذب کا اتہام ہے۔ ابن عدی نے اسے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ اور وہ اسے منکر فرماتے ہیں۔ منوفیؒ کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ یہ حکماء کا قول ہے اور یہی بہتر ہے۔

حدیث: 190 ((الارز)) ❶

"چاول والی حدیث صحیح نہیں ہے۔" (صغانی کہتے ہیں موضوع ہے)

تحقیق: جیسا کہ ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 191 ((سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز)) ❷

"دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت ہے' پھر چاول۔"

تحقیق: ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ ابونعیمؒ نے اسے طب نبوی میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے دیلمیؒ نے بھی روایت کیا ہے۔ (جس میں چاول کا ذکر ہے وہ تمام روایات ضعیف ہیں)

حدیث: 192 ((الارض فی البحر کالاصطبل فی البر)) ❸

"زمین سمندر میں ایسی ہی ہے جیسے کہ خشکی میں اصطبل۔"

تحقیق: اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 193 ((الارضون سبع، فی کل ارض نبی کنبیکم)) ❹

"زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی ہیں۔"

تحقیق: ابن کثیرؒ نے اسے ابن جریرؒ کی جانب منسوب کر کے لکھا ہے۔ کہ اگر ابن عباسؓ سے اس کی نقل صحت کے ساتھ ثابت ہو جائے۔ تب بھی یہ چیز انہوں نے اسرائیلیات سے لی ہے۔ اس کی اور اس جیسے امور کی رسول اللہ ﷺ

---

❶ الفوائد المجموعة ص ۱۶۳۔ حدیث نمبر (۴۸۷) کتاب الاطعمة والشربة (تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۴۷)

❷ کشف الخفاء: ۱/۶۰، ۲/۲۶۲۔

❸ کشف الخفاء: ۱/۱۲۳۔ ابن کثیر ۸/۱۸۳۔

❹ کشف الخفاء حدیث (۳۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حجاج کا قول ہے جو اس نے حضرت انسؓ سے شکایت کے طور پر کہا تھا۔ کہ میری اور تیری مثال اس شخص کی طرح ہے جو کہا کرتا تھا۔ تو میری خاص طور پر مدد کر اور اے پڑوسی میری بات سن۔

حدیث: 198

((اشھد انی رسول الله)) ''کہ میں اللہ کا رسول ہوں گواہ رہو۔''

تحقیق: رافعی فرماتے ہیں منقول یہ ہے۔ کہ اسے آپ اپنی التحیات میں پڑھا کرتے تھے۔ امام عسقلانیؒ اپنی تلخیص التخریج ❶ میں فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ الفاظ تشہد آپ سے متواتر امروی ہیں۔ اور آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

حدیث: 199

اور تشہد کے علاوہ سلمہؓ بن الاکوع کی روایت میں ہے۔ جب مجھے قوم کے کھانوں کے ختم ہونے کا خوف ہوا۔ پھر انہوں نے آگے حدیث نقل کی ہے۔ اور اخیر حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اشھد ان لا الہ الا الله وانی رسول الله))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔''

حدیث: 200

اسی طرح جب جابر نے اپنے والد کا قرض ادا ہونے اور آپ کی دعا کی برکت کا حال سنایا تب آپ نے فرمایا:

((اشھد انی رسول الله)) ''گواہ رہو میں اللہ کا رسول ہوں۔'' ❷

حدیث: 201

((اصف النیة، ونم فی البریة)) (کشف الخفاء حدیث ۳۷۹)

''نیت کو صاف کر اور مخلوق میں آرام سے سو جا۔''

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ دیبعؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء (۱/۱٤۲) تلخیص الحبیر (۱/۲٦٤)

❷ البخاری: ۷/۱۰۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حجاج کا قول ہے جو اس نے حضرت انسؓ سے شکایت کے طور پر کہا تھا۔ کہ میری اور تیری مثال اس شخص کی طرح ہے جو کہا کرتا تھا۔ تو میری خاص طور پر مدد کر اور اے پڑوسی میری بات سن۔

حدیث: 198

((اشهد انی رسول الله)) "کہ میں اللہ کا رسول ہوں گواہ رہو۔"

تحقیق: رافعی فرماتے ہیں منقول یہ ہے۔ کہ اسے آپ اپنی التحیات میں پڑھا کرتے تھے۔ امام عسقلانیؒ اپنی تلخیص التخریج ❶ میں فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ الفاظ تشہد آپ سے متواتر أمروی ہیں۔ اور آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

حدیث: 199

اور تشہد کے علاوہ سلمۃؓ بن الاکوع کی روایت میں ہے۔ جب مجھے قوم کے کھانوں کے ختم ہونے کا خوف ہوا۔ پھر انہوں نے آگے حدیث نقل کی ہے۔ اور اخیر حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله))

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔"

حدیث: 200

اسی طرح جب جابر نے اپنے والد کا قرض ادا ہونے اور آپ کی دعا کی برکت کا حال سنایا تب آپ نے فرمایا:

((اشهد انی رسول الله)) "گواہ رہو میں اللہ کا رسول ہوں۔" ❷

حدیث: 201

((اصف النية، ونم فی البرية)) (کشف الخفاء حدیث (۳۷۹)

"نیت کو صاف کر اور مخلوق میں آرام سے سو جا۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ دیبعؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء (۱/۱۴۲) تلخیص الحبیر (۱/۲۶۴)

❷ البخاری: ۷/۱۰۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 202

((اصل کل داء الرضی عن النفس)) (کشف الخفاء: حدیث (۳۸۲)

"ہر بیماری کی جڑ نفس سے راضی ہو جانا ہے۔"

تحقیق: یہ سلف کا کلام ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن الدیبعؒ کا قول ہے۔

حدیث: 203

((الاعادة سعادة)) (کشف الخفاء حدیث (٤١٠)

"اعادہ کرنا نیک بختی ہے۔" (کسی بات کو دوبارہ سہ بارہ کہنا)

تحقیق: ابن الدیبعؒ کہتے ہیں۔ میں نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت کہیں نہیں سنی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں لوگوں کی زبان پر یہ بات کہ فائدہ پہنچانا بات کے بار بار لوٹانے سے بہتر ہے۔

حدیث: 204

((الشمائل للترمذی انه علیه الصلاة والسلام کان یعید الکلام ثلاثا لمزید الاستفادة)) ❶

"لیکن شمائل ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ کلام کو تین بار دہراتے۔ تاکہ لوگ اچھی طرح فائدہ حاصل کر سکیں۔"

حدیث: 205

((اعوذ بالله من عمامة صماء)) ❷

"میں اللہ سے عام بہروں سے پناہ مانگتا ہوں۔"

تحقیق: اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطیؒ نے کہا ہے۔

---

❶ هامش المواهب اللدنية شرح شمائل الترمذی ص ١١٢۔
الترمذی ٣٦٤٠۔ فتح الباری: ١٩٧/٢۔

❷ کشف الخفاء: ١٦٦/١۔ حدیث (٤٣٣)
وانظر الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ص ٦٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 206 ((اعینوا الشاری)) (کشف الخفاء حدیث (٤٣٢)

''بیچنے والے کی مدد کرو۔''

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور ایسے ہی یہ قول کہ مشتری کی مدد کی جائے ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث : 207 ((افتضحوا فاصطلحوا)) ❶

''نصیحت پکڑو اور اصلاح حاصل کرو۔'' (کشف الخفاء حدیث (۴۴۴)

تحقیق: یہ محاورات میں سے ہے حدیث نہیں۔ جیسا کہ ابن الدیبعؒ کا قول ہے۔

حدیث : 208

((افضل العبادات احمزها ای اتعبها و اصعبها)) ❷

''عبادات میں سب سے زیادہ افضل جس میں زیادہ مشقت اور تکلیف ہو۔''

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں۔ یہ حدیث معلوم نہیں۔ سیوطیؒ نے اس حدیث سے سکوت اختیار کیا ہے۔ ابن القیم جوزی شرح المنازل میں فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 209 ملا علی قاری کہتے ہیں اس معنی کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ

((الاجر علی قدر التعب)) ''اجر و ثواب تکلیف کے اعتبار سے ہوتا ہے۔''

تحقیق: اور یہ حدیث ابن الاثیرؒ کی نہایہ میں ابن عباسؓ کی جانب منسوب ہے۔

حدیث : 210 ((الاقربون اولی بالمعروف)) ❸

''قریبی رشتہ دار بھلائی کے زیادہ حق دار ہیں۔''

---

❶ قال العجلونی فی کشف الخفاء ١/١٦٨۔ ذکرہ الخطابی فی العزلة من طریق محمد بن حاتم المظفری۔ وهو من الامثال السائدة۔

❷ کشف الخفاء: ١/١٧٥۔ حدیث (٤٥٩)
وفی اتحاف السادة ٦/٢٩٨۔ ((افضل العبادات اخفها))

❸ کشف الخفاء: ١/١٨٣۔ حدیث (٤٨٦)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: سخاوی فرماتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نہیں جانتا۔

حدیث: 211 لیکن نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ:

((اری ان تجعلها فی الاقربین)) ❶ ''تو اس (باغ کو) اقرباء میں تقسیم کر دے۔''

تحقیق: اسے بخاری اور مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 212

((اقضاکم علی)) ❷ ''تم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔

حدیث: 213 حاکم نے اپنی مستدرک میں عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

((کنا نتحدث ان اقضی اهل المدینة علی))

''ہم یہ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔''

تحقیق: سخاوی فرماتے ہیں اس قسم کی روایات صحیح طور پر مرفوع کے حکم میں ہوتی ہیں۔

حدیث: 214 ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس پر اعتراض ہے۔ اس لئے کہ ابن الفرشتہ نے شرح المشارق میں حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

((اقرؤنا ابی، واقضانا علی))

''ہم میں سب سے اچھا قاری ابی بن کعبؓ اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔''

حدیث: 215 نیز اس سے زیادہ صراحت والی روایت وہ ہے جو ترمذی نے روایت کی ہے اور جس کا حوالہ سیوطی نے دیا ہے۔

---

❷ البخاری ٤/٧ و ٨۔ مسلم ٢/٦٩٤۔

❸ کشف الخفاء: ١/١٨٤۔ حدیث (٤٨٩)

فتح الباری: ١٠/٥٩٠۔ وعزاه ابن حجر لابن المنیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ارحم امتی بامتی ابوبکر، واشدھم فی امر اللہ عمر، واصدقھم حیاء عثمان، واقضاھم علی)) ❶

''میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکرؓ اللہ کے کام میں سب سے سخت عمرؓ۔ سب سے زیادہ باحیا عثمانؓ۔ اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔''

تحقیق: ان حدیث میں جو فوائد ہیں ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو سخاویؒ نے اپنے فتاوی میں تحریر کیا ہے۔ مجھ سے اس مقام کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے فرشتے بھی شرماتے ہوں۔ میں اس کا جواب دیتے ہوئے اس لئے شرمایا کہ میں کسی قابل اعتماد حدیث سے اس مضمون پر واقف نہ تھا۔

حدیث: 216

((ولکن افاد شیخنا البدر النسابۃ فی بعض مجامیعہ عن الجمال الکازرونی انہ لما آخی علیہ الصلاۃ والسلام بین المھاجرین والانصار بالمدینۃ فی غیبۃ انس بن مالک، وتقدم عثمان لذلک ولن صدرہ مکشوفا، فتاخرت الملائکۃ حیاء، فامرہ علیہ الصلاۃ والسلام بتغطیۃ صدرہ، فعادوا الی مکانھم، فسالھم علیہ الصلاۃ والسلام عن سبب تاخرھم فقالوا: حیاء من عثمان))

''ہمارے شیخ بدرالنسابہ نے اپنے بعض مجامع میں جمال الکازرونی سے نقل کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار مدینہ کے مابین مواخات کرائی جو انس بن مالک کی غیر موجودگی میں واقع ہوئی تھی۔ تو عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں آئے کہ ان کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ تو فرشتے حیاء سے پیچھے ہٹ گئے نبی کریم ﷺ نے انہیں سینہ ڈھانکنے کا حکم دیا۔ تو فرشتے اپنے مقام پر لوٹ آئے۔ آپ نے ان سے پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاء سے ہم پیچھے ہٹ گئے تھے۔''

---

❶ مسند احمد ۳/۱۸۴، ۲۸۱۔ البیھقی ۶/۲۱۰۔
مستدرک الحاکم ۳/۴۲۳۔ الطبرانی فی الصغیر: ۱/۲۰۱۔ مصنف عبدالرزاق ۲۰۳۸۷۔ کنزالعمال (۱۱/۶۴۱)
صحیح الترمذی (۲۷۹۰/۵۶۱) الصحیحۃ ۳/۲۲۳) الاحسان ۱۶/۷۴) تلخیص الحبیر (۳/۷۹) حدیث (۱۳۴۳)
اس روایت میں یہ بھی ہے کہ علم الفرائض سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ ہیں اور ہر امت میں ایک مخلص امانت دار ہوتا اس امت کا امین عبیدہ بن الجراح ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 217

((اکثر اھل الجنة البلہ)) ❶ ''جنت میں اکثر بے وقوف جائیں گے۔''

تحقیق: اسے بزار نے ضعیف طریق پر روایت کیا ہے۔قرطبی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔جیسا کہ مقاصد میں ہے۔اور اسے کچھ زیادتی کے ساتھ بھی روایت کیا جاتا ہے۔(البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے رقم ۱۱۹۴)

حدیث : 218

((وعلیون لذوي الالباب)) ''کہ علیین عقل والے ہوں گے۔''

تحقیق: اور اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔جیسا کہ عراقی کا خیال ہے بلکہ یہ احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔جو حدیث میں داخل ہو گیا۔عراقیؒ کہتے ہیں اس حدیث کو بزارؒ نے روایت کر کے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔اور قرطبیؒ نے اسے تذکرہ میں صحیح قرار دیا ہے۔حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ابن عدی کہتے ہیں۔یہ روایت منکر ہے۔اور ابلہ سے مراد وہ لوگ ہیں۔جو اپنے دنیاوی معاملات میں بیوقوف ہوں۔لیکن دین میں سمجھ دار ہوں۔اہل دنیا کے بالکل برعکس (یہ ظاہری حیات دنیا کو تو خوب جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں) سہیل تستری نے اس کی یہ تفسیر کی ہے۔کہ جن لوگوں کے دل اللہ سے مشغول رہتے ہوں۔لیکن یہ تفسیر اکثریت کے مناسب نہیں ہے۔اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بیوقوفوں سے مراد مجبور لوگ ہیں۔جو کہ اس کے دین کے پیچھے پھانسی بھی دیئے گئے۔لیکن ان کے یقین میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی۔اور بعض محققین صوفیاء کا خیال ہے۔کہ بے وقوفوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنت پر اور جو اشیاء جنت میں انہیں ملیں گی۔مثلاً حوریں، محلات۔مختلف اقسام کی لذتیں اور جلوہ خداوندی ان پر قانع ہوں۔نہایہ میں ہے کہ بلہ، ابلہ کی جمع ہے اور یہ وہ شخص ہوتا ہے جو بھلائی کو ختم کرنے والی شرارت سے غافل ہو۔اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر سلامتی قلب اور لوگوں کے ساتھ حسن ظن غالب آ چکا ہو۔اس طرح وہ اپنے دنیا کے کاموں سے غافل ہو گئے اور دنیا میں مہارت پیدا کرنے سے جاہل اور اپنے نفسوں کو آخرت سے مشغول کر لیا۔تو وہ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ وہ اکثر جنت میں جائیں۔ورنہ ابلہ اس شخص کو بولا جاتا ہے۔جس کے پاس عقل نہ ہو۔تو یہ حدیث کی مراد کے خلاف نہیں۔

---

❶ مجمع الزوائد: ۸/۷۹، ۱۰/۲۶۴ و ۴۰۲ قال الهيثمي رواه البزار وفيه سلامة بن روح وثقه ابن حبان وغيره وضعفه احمد بن صالح وغيره وروايته عن عقيل (وجادة) كشف الخفاء حديث (۴۹۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 219 ((اکرموا طهورکم)) "اپنی پاکی کی عزت کرو۔" (۱۴۸)

تحقیق: امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ روایت موضوع ہے۔اور ذیل میں بھی اسی قسم کا قول ہے۔

حدیث : 220 ((اکرام المیت دفنه)) (۱۴۹)

"مردے کی عزت اس کا دفنانا ہے۔" (کشف الخفاء حدیث ۵۰۴)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میں اس حدیث کے رفع سے واقف نہیں۔ابن ابی الدنیا نے اسے ایوب سختیانیؒ سے نقل کیا ہے وہ کہا کرتے تھے۔یہ کہا جاتا تھا۔مردے کی عزت اس کے گھر والوں پر یہ ہے۔کہ اس کو اس کے گڑھے تک جلد پہنچا دیں اور اس قول کی شہادت یہ حدیث ہے۔

حدیث : 221 ((اسرعوا بالجنازة)) ❶ "جنازوں کو جلدی لے جایا کرو۔"

تحقیق: امام بیہقی نے ایک باب باندھا ہے۔کہ جب آدمی کی موت ظاہر ہو چکی ہو۔تو جنازے کا جلد تیار کرنا مستحب ہے۔اور اس میں وہ روایت نقل کی جو طبرانی نے سند مرفوع کے ساتھ روایت کی ہے۔

حدیث : 222 ((لا ینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی اهله)) (۱)

"جنازے کے لئے یہ بات پسندیدہ نہیں کہ وہ لوگوں کے درمیان رکھا رہے۔"

تحقیق: الحدیث اور طبرانیؒ میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

حدیث : 223

((اذا مات احدکم فلا تحبسوه، واسرعوا به الی قبره)) ❸

"جب تم میں سے کوئی مر جائے۔تو اسے روکے نہ رکھو۔اور اسے قبر تک جلدی لے جاؤ۔"

اور ایک روایت میں ہے:

((من مات فی بکرة فلا یقیلن الا فی قبرهِ، ومن مات عشیة فلا یبیتن الا فی قبره))

---

❶ الحدیث رواه البخاری ۲/۱۰۸، مرفوعا عن ابی هریرة رضی الله عنه۔

❷ ابو داود، کتاب الجنائز، باب التعجیل بالجنازة و کراهیة حبسها حدیث (۳۱۵۹) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔اس میں عروہ بن سعید الانصاری اور اس کا والد مجہول ہے۔سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۳۲۳۲)

❸ مجمع الزوائد ۳/۴۴ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه یحیی بن عبدالله البابلتي وهو ضعیف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”کہ جو صبح کے وقت مرے اس کی دوپہر قبر میں ہونی چاہیے اور جو شام کو مرے اس کی رات قبر میں گزرنی چاہیے۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اہل مکہ اس سے غفلت برتتے ہیں۔ کیونکہ وہ اکثر مردے کو ظہر کے بعد یا صبح کو لے کر جاتے ہیں۔ چاہے وہ دو وقت پہلے مر چکا ہو۔ اسے کعبہ کے قریب لا کر رکھ دیتے۔ جب صبح کی نماز یا نماز عصر پڑھ لی جاتی ہے۔ تب نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ خطابیؒ کہتے ہیں امام سخاویؒ نے اس طرز عمل کا صحیح انکار فرمایا۔ ہمارے شیخ عارف باللہ محمد بن عراق بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اہل مکہ کے لئے اس تاخیر کا باعث یہ ہے۔ کہ یہ اوقات نماز میں جمع ہونے اور جنازے کی متابعت کے لئے بہتر ہیں۔ اور خصوصاً گرمی کے زمانہ میں یہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور چونکہ ان کا مقصد نیک اور یہ بدعت مستحسنہ ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً اور مرفوعاً یہ صحیح طور پر مروی ہے۔

حدیث: 224 ((ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن)) ❶

”جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔“

یہ بھی ابن مسعود پر موقوف ہے اس سے دلیل مناسب نہیں۔

حدیث: 225 ((اکرموا الخبز)) ”روٹی کی عزت کرو۔“

تحقیق: یہ بہت سے طریقوں سے مروی ہے۔ اور سب کے سب ضعیف اور مضطرب ہیں۔ اور ایک دوسرے سے زیادہ ضعیف ہیں۔ (اگرچہ یہ ضعیف ہے مگر روٹی کی عزت کرنی چاہیے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہڈی سے استنجانہ کرو وہ جنوں کی خوراک ہے تو اگر جنات کی خوراک کا احترام کرنا چاہیے تو انسانوں کی خوراک روٹی وغیرہ کی بھی عزت ہونی چاہیے۔

حدیث: 226 امام سخاوی فرماتے ہیں۔ اس پر وضع کا تو یقیناً حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

المستدرک للحاکم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اکرموا الخبز)) ❷ ”روٹی کی عزت کرو۔“

---

❶ نصب الرایۃ ۴/۱۳۳۔ کشف الخفاء: ۲......۲۶۳۔

❷ مستدرك الحاكم ۴/۱۲۲۔ كتاب الاطعمة حديث ۷۱۴۵۔ كنزالعمال ۱۵/۲۴۵) حلية الاولياء ۵/۲۴۶۔ ميزان الاعتدال ترجمة رقم (۹۱۴۳) مجمع الزوايد ۵/۳۴۔ الموضوعات لابن حوزى (۲/۲۹۰) اللالى الموضوعه ۲/۲۱۳) الميزان (۵۲۲۴) لسان الميزان ۶/۶۰۴) المحروحين (۲/۱۳۴) لابن حبان الفوائد المجموعه حديث (۴۸۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ شاہد ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بغوی نے معجم الصحابہ میں اس حدیث کو کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث : 227

((فان الله انزله من بركات السماء)) ❶

''روٹی کی عزت کرو۔ کیونکہ اللہ نے اسے آسمان کی برکتوں سے نازل فرمایا ہے۔''

حدیث : 228

((اكرموا الشهود، فان الله يستخرج بهم الحقوق ويدفع بهم الظلم)) ❷

''گواہوں کی عزت کرو۔ کیونکہ اللہ ان کے ذریعہ حق نکلواتا اور ظلم دور کرتا ہے۔''

تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں۔ یہ غیر محفوظ ہے۔ بلکہ صغانی نے اس کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے دیلمیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں، اسے حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ حاکمؒ کا یہ قول عراقیؒ نے ''تخریج الاحادیث الاحیاء'' میں نقل کیا ہے۔ اور سیوطیؒ نے ابن جوزیؒ کی ''موضوعات'' کی تردید میں جو احادیث روایت کی ہیں۔ اسے ان میں لیا ہے۔ ذہبیؒ نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور حاکم پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

حدیث : 229

((اكل الطين، حرام على كل مسلم))

''مٹی کھانا ہر مسلمان پر حرام ہے۔''

تحقیق: بیہقیؒ نے اپنی تخریج میں بہت سی احادیث اسی موضوع کی روایت کی ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔ اور دوسروں نے اس معاملہ میں بیہقی کی متابعت کی ہے۔ سخاویؒ نے اس کا ایسے ہی ذکر کیا ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں مٹی کھانے کی حرمت کے بارے میں ایک جزو تصنیف کیا گیا ہے۔ اور اس کی احادیث صحیح نہیں۔

حدیث : 230

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں صحیح نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وہ حسن بھی نہ ہو اور ضعیف بھی نہ ہو۔ سیوطیؒ نے اپنی جامع الصغیر میں طبرانی کے حوالے سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

❶ تاريخ البخاري الكبير ١٢/٨۔

❷ كشف الخفاء: ١٩٤/١۔ الفوائد المجموعة ص ٢٠٠۔ تاريخ بغداد ٩٤/٥، ١٣٨/٦، ٣٠٠/١٠۔ ابن عساكر في تهذيب تاريخ دمشق (٤٥٣/١) والعقيلي في الضعفاء (٣٦٥/١، ٨٤) العلل المتناهية (٢٧٥/٢) اللسان (٣١٤/١) (التلخيص الحبير) (١٩٨/٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((من اكل الطين فكانما اعان على قتل نفسه)) ❶

"جس نے مٹی کھائی گویا اس نے خودکشی کی کوشش کی۔" (یہ بھی ضعیف ہے)

حدیث: 231 ((اكل الهريسة)) ❷ "ہریسہ کھانا۔"

تحقیق: ہریسہ کھانے کی حدیث مختصر میں اس طرح پر ہے "میں نے جبرئیل سے زخموں کی وجہ سے ہونے والی کمزوری کی شکایت کی۔ انہوں نے مجھے ہریسہ کھانے کو بتایا۔ اور ایک روایت میں ہے ہریسہ کھانے کا حکم دیا۔ اس کے سب طریقے موضوع ہیں یا ضعیف ہیں۔

حدیث: 232 ((واما قول معاذ: هل اتيت يارسول الله بعادام من الجنة؟ قال نعم اتيت بهريسة فاكلتها فزادت في قوتي قوة اربعين، وفي نكاحي نكاح اربعين وكان معاذ لا يعمل طعاما الا بدأ بالهريسة))

اور معاذ کا قول "کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کے پاس جنت کا کھانا بھی آیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے پاس ہریسہ لایا گیا۔ میں نے اسے کھایا اس سے میری قوت میں چالیس گنا اضافہ ہوا۔ اور میری قوت باہ میں چالیس آدمیوں کا اضافہ ہوا۔ اور معاذ جب بھی کھانا کھاتے تو ہریسہ سے شروع کرتے۔"

تحقیق: اس حدیث کو محمد بن الحجاج اللخمی نے وضع کیا تھا۔ کیونکہ وہ ہریسہ بیچا کرتا تھا۔ اور اس حدیث کی اکثر اسناد اسی پر ختم ہوتی ہیں۔ اور جھوٹوں نے اس سے اس حدیث کو چرا لیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک اور بھی سند ہے۔ جس میں محمد بن الحجاج کی بجائے ابراہیم ہے۔ وہ اس سے بھی ساقط الاعتبار ہے۔

حدیث: 233 ((شرح ابن حجر المكى لشمائل الترمذى))

"ابن حجر المکی نے شمائل الترمذی کی شرح میں تحریر کیا ہے۔ کہ طبرانی نے اوسط میں یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ

((ان جبرائيل اطعمنى الهريسة يشد بها ظهرى لقيام الليل))❸

"جبریلؑ نے مجھے ہریسہ کھلایا۔ جس سے میری کمر رات کے قیام کے لئے مضبوط ہوگئی۔"

---

❶ الطبرانى فى الكبير: ٣١١/٦۔ علل الحديث رقم (١٤٨٧۔ تنزيه الشريعة ٢٥٦/٢۔ مجمع الزوائد ٤٥/٥۔ وقال الهيثمى رواه الطبرانى وفيه يحيى بن يزيد الاهوازى جهله الذهبى من قبل نفسه۔

❷ كشف الخفاء: ١٩٩/١۔ ❸ علل الحديث رقم (١٤٩٦۔ كشف الخفاء: ١٩٩/١۔ مجمع الزوائد ٣٨/٥۔ وقال الهيثمى الطبرانى فى الاوسط وفيه محمد بن الحجاج الحمحى وهو الذى وضع هذا الحديث۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: ابن حجرؒ المکی فرماتے ہیں۔ یہ روایت موضوع ہے۔ (اس میں محمد بن الحجاج وضع حدیث کیساتھ متہم ہے)

حدیث: 234 ((السنة الخلق اقلام الحق)) ❶

"مخلوق کی زبانیں حق کا قلم ہیں۔"

تحقیق: (زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو) ابن الدبیع کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 235 ((اللهم اصلح الراعى والرعية)) ❷

"اے اللہ راعی (حاکم) اور رعیت کی اصلاح فرما۔" (راعی سے مراد امیر بادشاہ اور رعیت سے مراد محکوم عوام ہے)

تحقیق: عراقی احیاء العلوم کی تخریج میں کہتے ہیں میں اس روایت سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث: 236 ((اللهم ايد الاسلام باحد العمرين)) ❸

"اے اللہ اسلام کی دو عمروں میں سے ایک عمرؓ کے ساتھ مدد فرما۔"

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ اور دو عمروں سے مراد عمرؓ بن الخطاب اور عمرو بن الهشام ہے جس کی کنیت زمانہ جہالت میں ابوالحکم تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کنیت کو ابوجہل میں تبدیل فرما دیا تھا۔

حدیث: 237 حدیث کے معنی صحیح اور ثابت ہیں۔ کیونکہ امام احمد اور ترمذی ❹ نے اپنی جامع میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((اللهم ايد الاسلام باحب هذين الرجلين اليك: بابى جهل او بعمر بن الخطاب)) ❺

---

❶ کشف الخفاء: ۱/۲۰۵۔

❷ کشف الخفاء: ۱/۲۰۹۔

احیاء علوم الدین ۱/۱۶۹ قال العراقی لم اقف له علی اصل وفسره المصنف۔ ای الامام الغزالی۔ بالقلب والجوارح۔

❸ کشف الخفاء: ۱/۲۱۱۔

❹ ترمذی مناقب عمر حدیث (۳۶۸۳) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (المشکاۃ ۶۰۳۶)

❺ موارد الظمان رقم (۲۱۷۹) مسند الامام احمد ۱/۴۵۶۔ مجمع الزوائد ۹/۶۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ ان دونوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے اسلام کی تائید فرما۔ ابوجہل یا عمرؓ بن الخطاب۔"

تحقیق: اور بعض روایات کے یہ الفاظ ہیں "اللھم اعز الاسلام بعمر ابن الخطاب" اے اللہ اسلام کو عمرؓ کے ذریعہ عزت عطا فرما۔ تو اس روایت میں یہ دعا۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ خاص ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ نے اولاً دونوں کے لئے دعا فرمائی ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع فرمایا کہ ابوجہل ایمان نہ لائے گا۔ تو آپ نے عمر کو دعا کے لئے مخصوص فرمایا۔ اور یہ دعا عمرؓ کے حق میں قبول فرمائی۔

حدیث : 238

((اللھم صل علی نبی قبلک))❷

"اے اللہ اُس نبی پر رحمت نازل فرما جس نے تیرا بوسہ لیا۔"

تحقیق: اسے عام لوگ حجر اسود چومتے وقت بولتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور ان الفاظ کے ساتھ اس کی اصلیت کو تصور میں بھی نہیں لایا جاسکتا۔ کیونکہ یہ باعتبار معنی کفر ہوگا۔ علامہ عبدالنبی المغربی جو اپنے زمانہ میں شام کے سب سے بڑے عالم تھے انہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی اور اس کے قائل کو کافر قرار دیا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ عوام سے یہ خطا اس وقت پیدا ہوئی۔ جب انہوں نے بعض لوگوں سے یہ سنا کہ اللہ اُس نبی پر رحمت نازل فرما جس نے اسے چوما۔ اور یہ صحیح ہے اور بعضوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اُس نبی پر رحمت نازل فرمائے جس نے تجھے بوسہ دیا۔ یہ بھی صحیح تھا۔ عوام نے دونوں کلموں کو مخلوط کر دیا۔ اور دونوں دعاؤں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا۔ جس سے یہ خرابی واقع ہوئی۔

حدیث : 239

((وینبغی ان یحمل علی الالتفات عند من قال به علی حسن الظن بالمسلم، حیث لا یرید به ما یتبادر الی الفهم، فانه کفر صریح، فنجعل ((قبلک)) جملة مستانفة، نحو قوله علیه الصلاة والسلام فی خطبة حجة الوداع: ((هل بلغت؟))❶ قالوا: نعم. قال: ((اللهم فاشهد)) فالتفت عنهم فی اثناء کلامه، وتوجه الی الله، لتمام مرامه، ولا نجعلها صفة ((نبی)) کما قیل من ان شرط

❶ کشف الخفاء: ۱/۲۰۹، ۲/۳۵۔ حدیث (۵۴۵)

❷ البخاری: ۱/۳٤۔ مسلم ۲/۸۹۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الالتفات ان یکون المتحدث عنه واحدا، فتامل، فانه موضع زلل. والاظهر فی دفع الخلل ان یقدر مضاف فیقال: قبل تبیمک))

''اور یہ زیادہ مناسب ہے کہ کہنے والا جب یہ الفاظ کہے۔ تو ہم ایک مسلم کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے یہ کہیں کہ وہ اصل مفہوم مراد نہیں لے رہا ہے۔ ورنہ وہ کفر صریح ہوگا۔ اور لفظ قبلک کو ہم جملۂ مستانفہ قرار دیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! پس تو بھی گواہ ہو جا۔ آپ نے اثناء کلام میں مخالفین سے توجہ ہٹا کر اپنی تمام تر توجہ اللہ کی طرف منعطف فرما دی۔ اور ایسے ہی ہم قبلک کو نبی کی صفت قرار نہ دیں گے۔ ہوسکتا ہے بولنے والا اپنی توجہ کسی اور چیز کی جانب متوجہ کر رہا ہو۔ پس غور کرو کہ یہ پھسلن کا مقام ہے اور بہتر یہ ہے کہ دفع خلل کے لئے ہم مضاف مقدر مانیں اور یہ کہا جائے کہ قبل نبیک۔''

حدیث : 240

((امان العبد امان)) ''غلام کی امان بھی امان ہے۔''

تحقیق: ابن ہمام نے کہا اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

حدیث : 241

((امرت ان احکم بالظاهر، والله يتولى السرائر)) ❶

''مجھے ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اللہ بھیدوں کا خود ذمہ دار ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث اصولیین اور فقہاء اکابر کے درمیان بہت مشہور ہے۔ الملائی میں ہے کہ یہ ان الفاظ سے ثابت نہیں۔

حدیث : 242

حتی کہ صحیح مسلم کی شرح نووی میں بھی یہ اس طرح پر موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں پر نقب لگانے کا حکم نہیں دیا گیا۔

((انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس....)) ❷

''مجھے لوگوں کے دلوں پر نقب لگانے کا حکم نہیں دیا گیا۔''

تحقیق: یعنی دلوں کی حالت معلوم کرنے کا۔ اور اس حدیث کا حدیث کی مشہور کتابوں میں کہیں وجود نہیں۔ اور نہ اجزائے منتشرہ میں۔ عراقی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی مزی نے بھی اس سے انکار کیا ہے۔ تخریج

❶ کشف الخفاء: ۱/۱۶۷۔ رقم (۵۸۵)

❷ مسلم ۲/۷۴۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیضاوی میں حافظ ابن ملقن بھی اس کے منکر ہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث پہچانی نہیں جاتی۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ یہ امام شافعیؒ کا قول ہے جو رسالہ میں موجود ہے۔ حافظ عماد الدین بن کثیر تخریج احادیث المختصر میں فرماتے ہیں۔ میں اس کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث : 243

((امرنا بتصغير اللقمة فى الاكل، وتدقيق المضغ)) ❶

''ہمیں کھانے میں چھوٹا لقمہ بنانے اور اچھی طرح چبانے کا حکم دیا گیا ہے۔''

تحقیق: امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ (حدیث رسول نہیں مگر یہ طریقہ مفید ہے)

حدیث : 244

((امير النحل علی)) ❷ ''شہد کی مکھیوں کے امیر علیؓ ہیں۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 245

جیسا کہ ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ دیلمیؒ نے اسے حسنؓ بن علیؓ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہم مومنین کے یعسوب ہیں۔ اور اسے مرفوعاً رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا

((يا علی! انک لسيد المسلمين، ويعسوب المومنين)) ❸

''اے علیؓ تو مسلمانوں کا سردار اور مومنین کا یعسوب ہے۔''

تحقیق: قاموس میں ہے۔ کہ یعسوب مکھیوں کے سردار کو کہتے ہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں اسے طبرانیؒ نے ابوذرؓ سے بھی روایت کیا ہے۔ ابن عساکرؒ نے اسے سلمان سے روایت کیا ہے۔

حدیث : 246

((انا افصح من نطق بالضاد)) ❹ ''میں ضاد بولنے والوں میں زیادہ فصیح ہوں۔''

تحقیق: معنی تو اس کے صحیح ہیں۔ لیکن لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔

---

❶ كشف الخفاء رقم (٥٩٤)

❷ كشف الخفاء رقم (٥٩٦) ضعيف رقم (٣٨٠٩)

❸ تذكرة الموضوعات للفتنى ص ٩٨۔ كشف الخفاء ١/٢٢٨، ٢/٥٣٧۔

❹ الفوائد المجموعة ص ٣٢٧۔ رقم (١٠٢١) تذكرة الموضوعات للفتنى (٨٧) الدر المنتثرة (٢٣) كشف الخفاء: ١/٢٣٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 247 جیسا کہ ابن کثیرؒ کا قول ہے۔ ابن الجوزیؒ کہتے ہیں وہ حدیث جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ کہ

((انا افصح من نطق بالضاد)) ❶ ''میں ضاد بولنے میں زیادہ فصیح ہوں۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ یہ صحیح ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ تعجب تو جلال المحلی سے ہے کہ یہ انہوں نے باوجود جلالت علمیت کے اس کا ''اپنی شرح جمع الجوامع'' میں بغیر تنبیہ کے ذکر کیا ہے ایسے ہی شیخ زکریا نے شرح مقدمۃ الجزریہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 248 ((انا افصح العرب بيد انی من قريش)) ❶

''میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں باوجود اس کے کہ میں قریش سے ہوں۔''

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں اسے اصحاب الغرائب نے نقل کیا ہے۔ نہ تو ہم اس کے مخرج کو جانتے ہیں اور نہ اس کی سند سے واقف ہیں۔ اللالی میں ہے اس کا معنی صحیح ہے مگر اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ ابن کثیر وغیرہ نے کہا ہے۔

حدیث: 249 ((انا عند المنكسرة قلوبهم من اجلي))❷

''میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میرے باعث ٹوٹے ہیں۔''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں غزالی نے اس کا بدایہ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ بات مخفی نہیں۔ کہ کلام اپنے مقصد کو ظاہر نہیں کرتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس روایت کا تتمہ یہ ہے۔

حدیث: 250 ((انا عند المندرسة قبورهم لاجلی))

''میں قبروں کے نشانوں کے قریب ہوتا ہوں جن کی قبریں میری وجہ سے ٹوٹی ہیں۔''

تحقیق: اور مذکورہ بالا دونوں احادیث کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 251 ((انا مدينة العلم وعلی بابها)) ❸

---

❶ وانظر البداية والنهاية لابن كثير ٢/٢٧٧۔

❶ كشف الخفاء: ١/٢٣٣، ٢/٥٨٠۔ احياء علوم الدين ٢/٣٦٤۔ الشفاء ١/٧٨۔

❷ كشف الخفاء: ١/٢٣٤، ٢/٤٤٩۔ رقم (٦١٤)

❸ رواه الترمذی، رقم ٣٧٢٣ بلفظ ((انا دارالحكمة وعلی بابها)) وقال غريب منكر۔ وحديث الباب فی مستدرك الحاكم ٣/٤٤٩۔ كشف الخفاء ١/٢٣٥۔ الفوائد المجموعة ص ٣٤٨۔

مجمع الزوائد ٩/١١٤ وقال الهيثمی رواه الطبرانی ١١/٦٦ وفيه عبدالسلام بن صالح الهروی وهو ضعيف۔ ←

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

تحقیق: اسے ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کر کے لکھا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس کی صحت کی کوئی وجہ موجود نہیں۔ یحیی بن معینؒ فرماتے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابوحاتمؒ اور یحیی بن سعید القطان کی بھی یہی رائے ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں نقل کیا ہے۔ ذہبیؒ وغیرہ نے اسے موقوف قرار دیا ہے۔ ابن دقیق العید کہتے ہیں۔ یہ حدیث ثابت نہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ باطل ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ حسن ہے۔ نہ تو صحیح ہے جیسا کہ حاکم کا خیال ہے۔ اور نہ یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن الجوزیؒ کا خیال ہے۔ حافظ ابوسعیدؒ العلائی کہتے ہیں۔ یہ باعتبار طریق حسن ہے نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف کجا کہ موضوع ہو۔ جیسا کہ زرکشیؒ کا خیال ہے۔

فائدہ:

فائدہ: ترمذیؒ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی نہیں۔ بلکہ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔ (سنن ترمذی حدیث ۳۷۲۳ مناقب علی۔ الحلیۃ (۶۴/۱) ابن مبارک فی الزھد (۳۱۴) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشکاۃ (۶۰۸۷)

حدیث : 252

((انا من اللہ والمومنون منی)) ❶

''میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔''

← رواہ ابن عدی فی (الکامل) (۱۹۳/۱، ۱۹۵، ۱۲۴۷/۳) والعقیلی فی (الضعفاء) (۱۵۰/۳) والطبرانی فی (الکبیر) (۶۶/۱۱) والحاکم فی (المستدرک) (۱۲۶/۳) وابن عساکر فی (تاریخہ) (۳۸/۳) والسھمی فی (تاریخ جرجان) (۶۵) والذھبی فی (المیزان) (۴۲۹، ۱۵۲۵، ۳۲۴۳، ۳۶۲۱، ۵۵۲۳، ۶۰۵۵) وابن الجوزی فی ((الموضوعات)) (۳۵۰/۱، ۳۵۱، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳) وابن حجر فی ((اللسان)) (۵۱۳/۱، ۵۷۴، ۶۲۰، ۱۳۱۶، ۱۳۴۲، ۱۴۵/۳) وذکرہ شیخ الاسلام فی (احادیث القصاص) (۱۵) والملا علی القاری فی (الاسرار المرفوعۃ) (۱۱۸) والفتنی فی (التذکرۃ) (۹۵) والسیوطی فی (اللآلی) (۱۷۰/۱) وفی (الدر) (۲۳) والحافظ الھیثمی فی (المجمع) (۱۱۴/۹) من حدیث ابن عباس وعزاہ للطبرانی وقال: وفیہ عبدالسلام بن صالح الھروی وھو ضعیف۔ وبلفظہ: (انا دارالعلم وعلیٌ بابھا) رواہ ابن حبان فی (المجروحین) (۹۴/۲) والحافظ الذھبی فی (المیزان) (۳۸۶۰، ۸۰۰۲)

❶ الفوائد المجموعۃ ص ۳۲۶۔ رقم ۱:۱۵ تنزیہ الشریعۃ ۴۰۲/۲۔ کشف الخفاء: ۲۳۷/۱۔ رقم (۶۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اس میں اختلاف ہے زرکشیؒ کہتے ہیں یہ حدیث معلوم نہیں۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔

حدیث : 253 سخاوی کہتے ہیں اسے دیلمی نے بغیر سند کے عبداللہ بن جراد سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

((انا من الله والمومنون منی، فمن آذی مومنا فقد آذانی))

''کہ میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔ جس نے مومن کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔''

حدیث : 254 **((انصف بالحق من اعترف))** ❶

''جو شخص اعتراف کرے۔ اس کے ساتھ صحیح انصاف کرو۔''

تحقیق: سخاوی المقاصد میں کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

حدیث : 255

((انفق ما فی الجیب یاتک ما فی الغیب)) کشف الخفاء رقم (٦٤١)

''جو کچھ تیری جیب میں ہو اسے خرچ کر غیب میں وہ تجھے دستیاب ہو جائے گی۔''

تحقیق: ان الفاظ کے لحاظ سے اس روایت کی کوئی اصل نہیں اور بلحاظ معنی قرآن کہتا ہے ''جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے وہ تمہارے پیچھے آئے گا۔'' اور ایک متفق علیہ حدیث میں ہے خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ لیکن لوگوں کا یہ قول کہ ابوبکرؓ نے جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ خرچ کر دیا حتیٰ کہ عبا سے بھی خالی رہ گئے تو یہ الفاظ مرفوع روایت میں نہیں ہیں لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث : 256

((ان الارض لتنجس من بول الاقلف اربعین یوما)) ❸

''اونٹوں کے پیشاب سے زمین چالیس روز تک ناپاک ہو جاتی ہے۔''

تحقیق: اس میں داود وضاع موجود ہے۔

---

❶ کشف الخفاء رقم (٦٣٢)

❷ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب الحث علی النفقۃ وتبشیر المنفق بالخلف حدیث (٢٣٠٥)

❸ تنزیۃ الشریعۃ ٢/٧٢۔ کشف الخفاء ١/٢٥٩۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 257

((ان بلالا کان یبدل الشین فی الاذان سینا)) ❶

''بلالؓ اذان میں شین کو سین سے بدل دیا کرتے تھے۔''

تحقیق: امام مزی نے کہا برہان السفاقسی نے مزی سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ روایت لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے۔ لیکن کتب حدیث میں اس کا کہیں وجود نہیں۔ (کہا جاتا ہے کہ بلال کی زبان میں لکنت تھی وہ اذان میں اشھد کی جگہ اسھد کہتے تھے یہ بات قطعی غلط ہے۔)

حدیث : 258

((ان الشمس ردت علی علی بن ابی طالب)) ❷

''علیؓ بن ابی طالب کے لئے سورج کو لوٹا دیا گیا۔''

تحقیق: امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن الجوزی نے اس کے موضوع ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن سیوطی کہتے ہیں کہ ابن مندہ، ابن شاہینؒ اور ابن مردویہؒ نے اسے روایت کیا ہے طحاویؒ اور قاضی عیاض نے اس کی تصحیح کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ جن علماء نے انکار کیا ہے۔ انہوں نے اس بنا پر کیا ہو کہ حضرت علیؓ کے حکم سے سورج لوٹا اور جنہوں نے صحیح قرار دیا انہوں نے اُس کو حضور کی دعا کا اثر سمجھا اور اس کی تفصیل سیر میں ہے۔

حدیث : 259

((ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فضیقوا مجاریہ بالجوع)) ❸

''شیطان آدمی کے خون کے جاری ہونے کی جگہ پر چلتا ہے۔ تو اس کے جاری ہونے کی جگہ کو بھوک سے تنگ کردو۔''

تحقیق: امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حضرت صفیہ سے مروی ہے۔ اور متفق علیہ ہے۔ اخیر کے الفاظ کہ اس کے جاری ہونے کی جگہ کو بھوک سے تنگ کردو۔ یہ بعض صوفیاء کا کلام ہے۔ جو حدیث میں داخل ہوگیا۔

---

❶ کشف الخفاء: ۲۶۳/۱۔ المقاصد الحسن ص ۱۱۷۔

❷ کشف الخفاء: ۱۶۱/۱، ۲۵۵۔ لسان المیزان الجزء الرابع الترجمة ۷۷۷۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۶۰۰۴۔

❸ البخاری ۶۴/۳ و ۱۰۰/۴، و ۱۵۰/۸، ۶۰/۹، ۸۷۔ مسلم ۱۷۱۲/۴۔ احیاء علوم الدین ۲۳۲/۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 260

((ان شيطانا بين السماء والارض يقال له: الولهان معه ثمانية امثال ولد آدم من الجنود، وله خليفة يقال له: خنزب)) ❶

''زمین وآسمان کے مابین ایک شیطان ہے جسے ولہان کہا جاتا ہے۔اس کے آٹھ ساتھی ہوتے ہیں۔جو انسانوں جیسے ہوتے ہیں اور اس کا ایک خلیفہ ہے جسے خزب کہا جاتا ہے۔''

تحقیق: ابن الجوزی کہتے ہیں۔یہ موضوع ہے۔

حدیث: 261

((ان العالم والمتعلم اذا مرا على قرية فان الله تعالى يرفع العذاب عن مقبرة تلك القرية اربعين يوما)) ❷

''عالم اور متعلم جب کسی بستی سے گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بستی کے قبرستان سے چالیس روز کا عذاب اٹھالیتا ہے۔''

تحقیق: حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 262

((ان العبد لينشر له من الثناء ما بين المشرق والمغرب، وما يزن عند الله جناح بعوضة)) ❸

''بندے کی ثناء مشرق و مغرب کے مابین مشہور کردی جاتی ہے۔اور اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اس کا وزن نہ ہوگا۔''

❶ كشف الخفاء: ١/٢٦٥۔ تنزيه الشريعة ٢/٧٢۔ العلل المتناهية ١/٣٤٨) تذكرة الموضوعات (٣٢) الفوائد المجموعة ص ١٤ رقم (٣٨)۔ كتاب الطهارت المجروحين لابن حبان ١/٢٦٦ وقال باطل له اصل له۔

❷ كشف الخفاء: ١/٢٦٥۔ تنزيه الشريعة ٢/٧٢۔ الفوائد المجموعة ص ١٤۔ المجروحين لابن حبان ١/٢٦٦ وقال باطل لا اصل له۔

❸ كشف الخفاء: ١/٢٥٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ روایت احیاء العلوم میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس طرح اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث : 263 صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے یہ روایت مروی ہے:

((انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیامۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ)) ❶

''کہ قیامت کے روز ایک موٹا تازہ آدمی آئے گا۔ جس کا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہ ہوگا۔''

حدیث : 264 ((ان القصیرۃ قد تطیل))

''چھوٹی عورت لمبی ہوتی ہے۔ یعنی اولاد لمبی پیدا کرتی ہے۔''

تحقیق: جوہری نے اپنی صحاح میں اسے نقل کیا ہے صاحب قاموس کہتے ہیں۔ یہ مثال ہے حدیث نہیں۔ جس طرح کہ جوہری کو وہم پیدا ہوا ہے۔

حدیث : 265

((ان لابراھیم الخلیل ولابی بکر الصدیق لحیۃ فی الجنۃ)) ❷

''ابراہیم علیہ السلام اور ابو بکرؓ صدیق کی جنت میں داڑھی ہوگی۔''

تحقیق: یہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے حدیث کی کسی مشہور کتاب یا کسی رسالہ میں اس حدیث کو نہیں پایا۔

حدیث : 266 حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں ہمارے شیخ کہا کرتے تھے۔ کہ ایسے ہی طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ:

((ان اھل الجنۃ جرد مرد الا موسی علیہ الصلاۃ والسلام فانہ لہ لحیۃ تضرب الی سرتہ)) ❸

''اہل جنت سب کے سب امرد ہوں گے سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ان کی داڑھی ہوگی جو ان کی ناف تک لمبی ہوگی۔''

❶ البخاری: ۶/۱۱۷ مسلم ۴/۲۱۴۷۔

❷ کشف الخفاء: ۱/۲۷۱۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۰۹۔

❸ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للشیخ ناصر الدین الالبانی حدیث رقم ۷۰۴۔
تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۰۹۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۵۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: ایسے ہی قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ ایسی ہی حدیث موسیٰ کے بھائی ہارون کے بارے میں بھی وارد ہے۔ اور میں نے بعض علماء کے خطوط میں دیکھا کہ حضرت آدم کے بارے میں بھی اسی قسم کی روایت ہے۔ لیکن میں ان میں سے کسی روایت کو بھی صحیح نہیں سمجھتا۔

حدیث : 267

((ان الله لما خلق العقل قال له: اقبل، فاقبل. ثم قال له: ادبر، فادبر. فقال: وعزتي وجلالي ما خلقت خلقا اشرف منک، فبک آخذ، وبک اعطي)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا آگے آ وہ آگے آئی۔ پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے میری عزت اور جلال کی، میں نے کوئی مخلوق تجھ سے اشرف پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعہ لیتا ہوں اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں۔''

تحقیق: ابن تیمیہؒ اور دیگر ائمہ فرماتے ہیں۔ یہ بالاتفاق جھوٹ ہے اور موضوع ہے۔ جیسا کہ مقاصد میں ہے۔ لیکن غزالی نے احیاء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں طبرانی نے اسے کبیر و اوسط میں اور ابونعیم نے اسے دو ضعیف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(عقل کی مدح کے بارے میں تمام روایات من گھڑت ہیں) دیکھیں ابن قیم کی المنار المنیف۔

حدیث : 268

((ان الله لا يقبل دعاء ملحونا)) ''اللہ تعالیٰ غلط دعا کو قبول نہیں فرماتا۔''

تحقیق: تقی السبکی نے اس حدیث کو رد کیا ہے۔ اور غلط سے مراد ظاہراً اعراب اور بناء میں غلطی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ باطل دعا قبول نہیں فرماتا۔

حدیث : 269

((ان الله جعل لذة طعام الاغنياء في طعام الفقراء)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کی لذت فقراء کے کھانے میں رکھی ہے۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں حافظ ابن حجر العسقلانی نے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔

---

❶ احياء علوم الدين ١/ ٨٣۔ ما بين القوسين سقوط من المطبوعة والصحيح ما اثبتناه من الاحياء۔

❷ كشف الخفاء: ١/ ٢٧٨۔ رقم (٧٢٩) تذكرة الموضوعات ١٧٨۔

ما بين القوسين سقط من المطبوعة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 270

جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب الموضوعات کے اخیر میں ذکر کیا ہے۔ کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا:

((ان الله نقل لذة طعام الاغنياء الى طعام الفقراء))

''اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کے کھانے کی لذت فقراء کے کھانے میں منتقل کر دی۔''

تحقیق: جلال الدین سیوطی نے جواب دیا یہ موضوع ہے۔

حدیث : 271

((ان الله تعالى اخذ الميثاق على كل مومن ان يبغض كل منافق، وعلى كل منافق ان يبغض كل مومن)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے ہر مومن سے یہ عہد لیا ہے۔ کہ وہ منافق سے بغض رکھے گا۔ اور منافق سے یہ عہد لیا ہے۔ کہ وہ مومن سے بغض رکھے گا۔''

تحقیق: یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث : 272

((ان الله تعالىٰ وعد هذا البيت ان يحجه في كل سنة ستمائة الف، فان نقصوا اكملهم الله بالملائكة. وان الكعبة تحشر كالعروس المزفوفة، كل من حجها يتعلق باستارها، يسعون حولها حتى تدخل الجنة، فيدخلوا معها)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے اس گھر یعنی بیت اللہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اس کا ہر سال چھ لاکھ آدمی حج کریں گے اگر اس میں کمی ہوگی اللہ تعالیٰ اس تعداد کو فرشتوں کے ذریعے پورا فرمائے گا کعبہ قیامت کے روز سجی ہوئی دلہن کی طرح اٹھایا جائے گا۔ تمام اس کا حج کرنے والے اس کے پردوں سے چمٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کے گرد دوڑتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو یہ بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

---

❶ كشف الخفاء رقم (٧١٨) احياء علوم الدين ٤/٣٤١۔ وقال العراقى لم اجد له اصلا۔ تذكرة الموضوعات ص ١٤۔

❷ احياء علوم الدين ١/٢٤٢۔ كشف الخفاء رقم (٧٣٠)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔

حدیث : 273

((ان الله يحب الرجل المشعراني، ويكره المراة المشعرانية))(كشف الخفاء: رقم ٧٦٧)

''اللہ تعالیٰ بالوں والے مرد کو پسند کرتا اور بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔''

حدیث : 274 عبدالغافر الفارسی نے ''مجمع الغرائب فی الحدیث'' میں روایت کیا ہے کہ:

((ان الله يحب الرجل الازب، ويبغض المراة الزباء))

''اللہ تعالیٰ زیادہ بالوں والے مرد کو پسند کرتا اور زیادہ بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔''

تحقیق: سیوطی نے ذکر کیا ہے۔ اور خاموشی اختیار کی ہے۔

حدیث : 275 ((ان الله يكره الرجل البطال))

''اللہ تعالیٰ بیکار آدمی کو ناپسند کرتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۷۶۳)

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث : 276 سیوطیؒ کہتے ہیں۔ ابن عدی نے ابن عمر سے ایک روایت ایسی سند کے ساتھ کی ہے جس میں متروک راوی بھی موجود ہے۔

((ان الله يحب المومن المحترف)) ❶

''کاریگر مومن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔'' (اس کی سند میں ابوالربیع متروک ہے)

حدیث : 277 دیلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے:

((ان الله يحب ان يرى عبده تعبا في طلب الحلال)) ❷

''اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے۔ کہ بندے کو طلب حلال میں تکلیف اٹھاتا دیکھے۔''

---

❶ الترغيب والترهيب ٢/٥٢٤۔ تذكرة الموضوعات ص ١٣٣۔ ميزان الاعتدال ترجمة رقم ٥٤١١،٩٩٥۔
مجمع الزوايد ٤/٦٢ قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير والاوسط وفيه عاصم بن عبيدالله وهو ضعيف۔

❷ تذكرة الموضوعات ص ١٣٣۔
اتحاف السادة المتقين ٥/٤١٥۔ كنز العمال ٩٢٠٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ یہ بات مفہوم اور معنی صحیح ہونے کی بنا پر اخذ کر لی گئی۔ ورنہ سیوطی کے علاوہ کسی محدث نے یہ بات نہیں کہی۔ ہوسکتا ہے کہ سیوطی کی مراد معنی کی صحت اور درستی ہو۔

حدیث: 278 جیسا کہ سنن سعیدؒ بن منصور میں ابن مسعودؓ سے موقوفا مروی ہے۔

((انی لاکرہ ان اری الرجل فارغا لا فی عمل الدنیا و لا فی عمل الآخرۃ))

''میں آدمی کے فارغ ہونے کو برا سمجھتا ہوں کہ نہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہو نہ آخرت کے۔''

نوٹ: اسی طرح بعض لوگ اس کو حدیث سمجھتے ہیں کہ

الکاسب حبیب اللہ۔ ہاتھ سے کمانے والا مزدور اللہ کا دوست ہے۔ یہ کوئی حدیث نہیں، حدیث کی کسی کتاب میں اس من گھڑت روایت کا کوئی وجود نہیں۔ اسے ماضی قریب میں کسی نے گھڑ کر نبی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ لہٰذا اسے بطور حدیث بیان کرنا جائز نہیں۔

حدیث: 279 **((ان اللہ یکرہ الرجل المطلاق الذواق))** ❶

''زیادہ طلاق دینے والے لذت پسند آدمی کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔''

حدیث: 280 سخاوی کہتے ہیں میں اسے اس طرح نہیں پہچانتا لیکن حدیث سے یہ ثابت ہے کہ:

((ابغض الحلال الی اللہ الطلاق)) ❷

''اللہ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض طلاق ہے۔''

حدیث: 281 اور دوسری حدیث ہے: **((لا احب الذواقین والذواقات))**

''میں لذت پسند مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث: 282 **((ان اللہ یکرہ العبد التمیز علی اخیہ))**

---

❶ كشف الخفاء: ١/٢٩٢۔ رقم (٧٦٦)

❷ شرح السنة للبغوی ٩/١٩٥ وقال الشيخ شعيب رجاله ثقات وصححه الحاكم ٢/١٩٦ واقره الذهبی الا ان ابا حاتم والدارقطنی رجحوا ارساله۔

ابوداود الطلاق باب [٣] ابن ماجه ٢٠١٨۔ كتاب الطلاق، علل الحديث ١٢٩٧۔ تفسير ابن كثير ٢/٣٨٢۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ الارواء (٢٠٤٠) ضعيف ابی داود (٣٧٣، ٣٧٤) الرد علی بليق (١١٣) التعليق التنكيل (٥٠/٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنے بھائی کے مقابلہ پر ممتاز رہنا چاہتا ہے۔"

تحقیق: ابن الدیبع کہتے ہیں۔ میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث : 283 ملا علی قاری فرماتے ہیں ابوالیمن بن عساکر کی کتاب "تمثال النعل الشریف" میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک قصہ بیان کرکے فرمایا:

((ان اللہ یکرہ من عبدہ ان یراہ متمیزا علی اصحابہ)) ❶

"اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جو اس بات کا خواہاں ہو کہ اپنے ساتھیوں میں ممتاز بن کر رہے۔"

(سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا)

حدیث : 284

((ان للہ ملائکۃ تنقل الاموات)) (کشف الخفاء رقم ۷۷۲)

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مردوں کو بدلتے رہتے ہیں۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور اس سے پہلے عبدالملک سے بھی ایک ایسی روایت گزر چکی ہے۔

حدیث : 285

((ان للہ ملکا ما بین شفری عینیہ مسیرۃ خمسمائۃ عام))

(کشف الخفاء رقم (۷۷۳)

"اللہ کا ایک فرشتہ اس کی آنکھوں کے سامنے پانچ سو سال کی مسافت کی حد پر رہتا ہے۔"

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

حدیث : 286

((انکم فی زمان الھمتم فیہ العمل، وسیاتی قوم یلھمون الجدل)) ❷

---

❶ کشف الخفاء: ۱/۲۹۲۔ رقم (۷۶۵)

❷ احیاء علوم الدین ۱/۴۲۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۲۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم ایسے زمانے میں ہو کہ تمہیں عمل کا الہام کیا جاتا ہے اور ایک قوم ایسی آئے گی۔ جسے جنگ و جدل کا الہام ہوا کرے گا۔''

تحقیق: غزالیؒ نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث : 287

((ان من اقل ما اوتیتم الیقین وعزیمة الصبر، ومن اعطی حظه منهما لم یبال ما فاته من قیام اللیل وصیام النهار)) ❶

''تمہیں تھوڑا بہت جو کچھ دیا گیا ہے۔ وہ یقین اور صبر ہے اور جسے ان چیزوں میں سے کچھ حصہ مل جائے۔ تو اس سے اگر رات کا قیام اور دن کے روزے فوت ہو جائیں۔ تو کچھ حرج نہیں۔''

تحقیق: یہ حدیث احیاء العلوم میں ہے عراقی کہتے ہیں۔ میں اس کی اصلیت سے واقف نہیں۔

حدیث : 288

ابن عبدالبر نے معاذ سے روایت کیا ہے۔

((ما انزل الله شیئا اقل من الیقین))

''اللہ تعالیٰ نے یقین سے کم کوئی چیز نازل نہیں فرمائی۔''

ملا علیؒ قاری کہتے ہیں میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے قول سے اخذ کیا گیا ہے:

((وما اوتیتم من العلم الا قلیلا)) ❷

''اور تم بہت تھوڑا علم دیئے گئے ہو۔''

اور عمل میں صبر بھی کم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

((الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ماهم)) ❸

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور ایسے لوگ کم ہیں۔''

---

❶ احیاء علوم الدین ۱/ ۷۲۔ کشف الخفاء: ۱/ ۳۰۵۔ اتحاف السادة المتقین ۹/ ۱۵۔

❷ سورة الاسراء الآية ۸۵۔

❸ سورة ص الآية ٢٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 289

((ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الا الوقوف بعرفة)) ❶

''گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں کوئی نیکی نہیں مٹا سکتی سوائے عرفہ میں قیام کے۔''

تحقیق: غزالی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں اسے جعفر بن محمد باقر نے رسول اللہ ﷺ سے سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 290

((ان من العصمة ان لا تقدر))

''عصمت میں سے یہ بھی ہے کہ گناہ کرنے کی قدرت نہ ہو۔''

تحقیق: یہ صوفیاء کے ان کلمات میں سے ہے۔ کہ جن سے امام شافعیؒ نے تعجب کیا تھا۔

حدیث : 291

عبداللہؒ بن احمد بن حنبل زوائد الزہد میں فرماتے ہیں۔ کہ عوف بن عبداللہ کہا کرتے تھے کہ:

((ان من العصمة ان تطلب الشي من الدنيا فلا تجده))

''عصمت میں سے یہ بھی ہے کہ تو دنیا طلب کرے۔ اور پھر اسے نہ پا سکے۔''

تحقیق: سیوطی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث : 292

((ان المسافر وما له على قلت)) ❷

''مسافر اور اس کا مال ہلاکت پر ہوتا ہے۔''

تحقیق: امام نوویؒ ''تہذیب الاسماء واللغات'' میں فرماتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں بلکہ بعض سلف کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ابن السکیت اور جوہری کا خیال ہے۔ کہ یہ بعض اعراب کا کلام ہے۔

حدیث : 293

اور یہ بھی وارد ہے کہ:

((لو علم الناس رحمة الله بالمسافر لاصبح الناس وهم على سفر. ان المسافر ورحله على قلت الا ما وقى الله))

---

❶ احیاء علوم الدین ۱/ ۲۴۰۔

❷ کشف الخفاء: ۱/ ۲۹۶، ۲/ ۲۲۴۔ رقم (۷۸۱) ارواء الغلیل ۵/ ۳۸۳۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"لوگ اگر اللہ کی رحمت کو جو مسافروں پر نازل ہوتی ہے جان لیں تو ہر ایک سفر میں ہو۔ حالانکہ مسافر اور اس کی سواری ہلاکت پر ہوتی ہے۔ ہاں جسے خدا چاہے بچالے۔"

تحقیق: دیلمیؒ نے اسے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً بلاسند نقل کیا ہے۔ اور اسی طرح ابن الاثیرؒ نے نہایہ میں اس کو روایت کیا ہے حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے۔

حدیث : 294 دیلمیؒ نے ابوہریرہؓ سے مرفوع سند کے ساتھ یہ بھی روایت کیا ہے:

((لو علم الناس ما للمسافر لاصبحوا وهم على ظهور سفر، ان الله بالمسافر لرحيم))

"اگر لوگ اس بات کو جان لیں۔ کہ مسافر کے لئے کیا اجر ہے تو سب کے سب سفر میں مبتلا ہو جائیں اللہ تعالیٰ مسافر کے ساتھ بہت رحیم ہے۔"

تحقیق: یہ بھی ضعیف ہے فی الجملہ یہ بات ثابت ہے۔ کہ یہ روایت موضوع نہیں۔

حدیث : 295

((ان من تمام ايمان العبد ان يستثنى فى كل حديثه))

"بندے کے کامل مومن ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ وہ ہر بات میں استثناء سے کام لے۔" (کشف الخفاء رقم (۷۷۵)

تحقیق: یہ حدیث منکر ہے۔ (بعض کہتے ہیں اس کا معنیٰ صحیح ہے جیسے قرآن کی آیت **ولا تقولن لشئى انى فاعل ذلک غدا** جب آپ کسی کام کے بارے میں یہ کہیں کہ میں کل کروں گا۔ تو ان شاء اللہ کہہ لیا کریں۔

حدیث : 296 **((ان الميت يرى الناس فى بيته سبعة ايام))** ❶

"مردہ اپنے گھر میں لوگوں کو سات دن تک دیکھتا ہے۔"

تحقیق: امام بیہقیؒ مناقب احمد میں فرماتے ہیں۔ امام احمد سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے معنی کو دیکھ لیا جائے۔ نووی اپنے متن میں فرماتے ہیں۔ یہ ایک اندھیرا کلام ہے۔ اس کا گھڑنے والا مجرم ہے جس نے اس کو وضع کیا ہے۔ اللہ اس کی صورت بگاڑے۔ اور اس کی قبر میں ٹھنڈک نہ ہو۔

---

❶ کشف الخفاء رقم (۷۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 297

((ان نسبة الفائدة الی مفیدها من الصدق فی العلم وشکره، وان السکوت عن ذٰلک من الکذب فی العلم وکفره))

''فائدہ کی فائدہ پہنچانے والے کی جانب نسبت یہ ہے۔ کہ وہ علم میں سچ بولے اور اس کا شکر کرے۔ اور اس سے خاموش رہنا علم میں جھوٹ اور اس کی ناشکری ہے۔''

تحقیق: ابن جماعہ نے منسک الکبیر سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں۔ فائدہ کی صاحب فائدہ کی نسبت ایسی ہے جیسے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دو علم ایک علم سے بہتر ہیں۔

حدیث : 298

((ان الورد خلق من عرق النبی علیه الصلاة والسلام)) او ((من عرق البراق)) ❶

''گلاب نبی کریم ﷺ یا براق کے پسینے سے پیدا کیا گیا ہے۔''

تحقیق: امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ان سے پہلے اس حدیث پر وضع کا حکم ابن عساکرؒ نے لگایا ہے۔ جیسا کہ سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں۔ کہ مسند اور ابن فارس کی کتاب الریحان میں کئی سندیں ہیں۔ مسند فردوس للدیلمی میں اس قسم کی روایت حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے۔ اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں کہ سفید گلاب میرے پسینے سے پیدا ہوا۔ معراج کی رات میں سرخ گلاب جبریل کے عرق سے پیدا ہوا اور زرد گلاب براق کے عرق سے پیدا ہوا، وغیرہ۔

حدیث : 299

((ان کان الکلام من فضة فالصمت من ذهب))(کشف الخفاء رقم ۸۰۰)

''اگر بولنا چاندی ہے۔ تو خاموش رہنا سونا ہے۔''

تحقیق: ابن ابی الدین نے اوزاعی سے روایت کیا ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام کا قول ہے۔ یا لقمان کی اپنے بیٹے کے لئے نصیحت ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیع کا خیال ہے۔ خطابی کہتے ہیں۔ یہ ان امور کے لئے ہے۔ جن میں کوئی فائدہ

---

❶ کشف الخفا: ۱/۳۰۲۔ رقم (۷۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعیہ نہ ہو۔ ورنہ بولنا واجب اور بعض مقامات پر مستحب ہوگا۔

حدیث : 300

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں:

((من صمت نجا)) ''جو شخص خاموش رہا۔ اس نے نجات پائی''

تحقیق: اسے اول پر محمول کیا جائے گا۔ جیسا کہ اس کی جانب مندرجہ ذیل حدیث اشارہ کرتی ہے۔

حدیث : 301

((من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت)) ❶

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ تو وہ نیک بات کہے یا خاموش رہے۔''

تحقیق: اس حدیث میں اس بات کی طرف تنبیہ ہے کہ اچھا کلام شر پر خاموش رہنے سے بہتر ہے کیونکہ کلام کا نفع جاری رہنے والا ہے۔ اور خاموشی اس سے خالی ہے۔ جیسا کہ نہی عن المنکر۔

حدیث : 302

((ان لم تکن العلماء اولیاء اللہ فلیس للہ ولی))

''اگر علماء اللہ کے ولی نہیں تو پھر اللہ کا کوئی بھی ولی نہیں۔''

تحقیق: یہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس نے اپنی زبان کو علماء کی عیب جوئی میں لگایا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں علماء کی غیبت کبیرہ گناہ ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ علماء کا گوشت غیبت سم قاتل ہے۔

حدیث : 303

((انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن۔ او من جانب الیمن)) ❷

''میں رحمت یمن کی جانب سے پاتا ہوں۔''

تحقیق: عراقی احیاء العلوم کی تخریج میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 304

((اول ما خلق اللہ العقل)) ''سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا۔''

تحقیق: یہ بات پہلے اس حدیث کے تحت گزر چکی کہ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا الخ اس حدیث کو داؤد بن المحبر نے روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں ابن المحبر کذاب ہے۔ ❸

---

❶ البخاری ۸/۱۳۔ مسلم ۱/۶۸۔ ❷ احیاء علوم الدین ۱/۱۰۳، ۳/۲۱۷۔ اتحاف السادۃ المتقین ۲/۸۰، ۸/۱۲۴۔ ❸ الحدیث سبق برقم ۲۶۷۔ عقل کی تخلیق وغیرہ کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 305 ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر العسقلانی فرمایا کرتے تھے کہ اس موضوع پر کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی ایک حدیث ہے کہ:

((اول ما خلق الله القلم)) سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ القلم حدیث (۳۳۱۹) البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

"سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔"

تحقیق: یہ حدیث عقل والی حدیث سے زیادہ ثابت ہے۔

حدیث : 306 ((ایاکم و خضراء الدمن)) ❶ "غلاظت کی سرسبزی سے بچو۔"

تحقیق: اسے دارقطنیؒ نے افراد میں اور ابن عساکر نے واقدی سے روایت کیا ہے۔ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں۔ یہ کسی طریقہ سے صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدیبع نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ اسے دیلمی نے ابوسعید سے بھی روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ موضوع نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ موقوف ہو یا مرفوع۔

حدیث : 307 صاحب تحفۃ العروس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے:

((ایاکم و خضراء الدمن، فانها تلد مثل اصلها وعلیکم بذات الاعراق فانها تلد مثل ابیها وعمها واخیها))

"غلاظت کی سرسبزی سے بچو۔ کیونکہ وہ اپنی اصل کے مطابق بچے دیتی ہے۔ اور اچھے نسب والی لڑکیوں سے نکاح کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنے باپ چچا اور بھائی جیسی اولاد جنتی ہے۔"

تحقیق: دمن دمنہ کی جمع ہے اور دمنہ مینگنی کو کہتے ہیں۔ حسین عورت کو بیکار گھاس (سبزہ) سے جو کوڑا کرکٹ پر اگتا ہے تشبیہہ دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کا ظاہر عمدہ اور باطن خراب ہے۔ اعراق، عرق کی جمع ہے۔ اس سے مراد اصل اور نسب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پوچھا گیا غلاظت کی سرسبزی سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا خوبصورت عورت بری جگہ ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۲۴/۱)

---

❶ احیاء علوم الدین ۴۲/۲۔ تلخیص الحبیر ۱۴۵/۳۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸۹/۹۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۱۲۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 308 ((ایاک والسجع یابن رواحة)) ❶

"اے ابن رواحہ قافیہ بندی سے بچ۔"

تحقیق: یہ حدیث احیاء العلوم میں ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں۔ میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔

حدیث : 309 ابن السنی نے کتاب الریاضہ اور ابن نعیم نے حلیہ میں حضرت عائشہؓ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ انہوں نے سائب سے فرمایا: اے سائب!

((ایاک والسجع، فان النبی واصحابه کانوا لا یسجعون))

"قافیہ بندی سے احتراز کیا کرو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ قافیہ بندی نہیں کرتے تھے۔"

حدیث : 310 ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

((اجتنب السجع)) "قافیہ بندی سے بچ۔"

تحقیق: بخاریؒ میں ابن عباسؓ سے بھی اسی قسم کا قول مروی ہے اور وہ سجع بندی مذموم ہے۔ جو تکلفاً صادر ہو۔ جیسے کہانت اور وہ سجع بندی جو موزونی طبع کی بنا پر وارد ہو وہ منع نہیں۔ بلکہ شریعت میں سجع بند عبارتیں موجود ہیں۔ جیسے مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

حدیث : 311

﴿اللهم اعوذبک من علم لاینفع. وقلب لا یخشع. ونفس لا تشبع. ودعاء لا یسمع﴾ ❷

"اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ اور ایسا دل جس میں تیرا ڈر نہ ہو۔ اور ایسا نفس جو سیر نہ ہو۔ اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔" اور اس کی قسم کی دیگر روایات۔

حدیث : 312 ((ای شی یخفی؟ قال: ما لا یکون))

"ایسی کون سی چیز ہے جو چھپی نہیں رہتی چاہے کچھ بھی ہو۔"

---

❶ اتحاد السادة المتقین ٥/٣٧۔

❷ مسلم ٤/٢٠٨٨۔ النسائی الاستعاذة باب ٢١ و ٦٤۔ ابن ماجه ٢٥٠۔ الترغیب والترهیب ١/١٢٤، ٢/٥٤١۔ صحیح ہے۔ تخریج العلم (١٤٨/١٦٥) صحیح ابی داود (١٣٨٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں میں اس کی اصل کو نہیں جانتا۔ اور اسی قسم کی مندرجہ ذیل روایت بھی ہے۔

حدیث : 313

((من اخفی سریرة صالحة او سیئة البسه الله منها رداء بین الناس یعرف به، ولو دخل المومن کوة فی حائط وعمل عملا صالحا اصبح الناس یتحدثون به))

''جس نے اپنا راز چھپایا وہ اچھا ہو یا برا اللہ تعالیٰ اسے ایک چادر پہنا دیتا ہے جس سے وہ لوگوں میں پہچان لیا جاتا ہے۔ اگرچہ مومن کسی کرہ میں داخل ہو کر نیک عمل کرے۔ لیکن لوگ صبح کو اسی کی بات کرتے ہوں گے۔''

تحقیق: ملاعلی قاری فرماتے ہیں اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت بھی ہے:

((واللہ مخرج ما کنتم تکتمون)) ❶ ''کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اللہ اسے ظاہر کرنے والا ہے۔''

اور اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں فرمائی ہے

((فانه یعلم السر واخفی)) ❷ ''کہ وہ ظاہر اور مخفی باتوں کو جانتا ہے۔''

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کوئی ایسی چیز نہیں جو عالم میں موجود ہو یا معدوم ہو۔ کوئی بھی چیز ہو۔ جس کا وجود ہو یا نہ ہو۔ چاہے وہ کسی طرح کیوں نہ ہو وہ اسے جانتا ہے جبھی تو اس نے شے معدوم کو حکم دیا تھا۔ کہ ہو جا (یعنی وجود میں آجا) پس وہ ہو گئی۔ (یعنی وجود میں آ گئی)

حدیث : 314

((الایمان عقد بالقلب، واقرار باللسان، وعمل بالارکان)) ❸

---

❶ سورة البقرة الآية ٧٢۔

❷ سورة طه الآية ٧۔

❸ ابن ماجه حديث رقم ٦٥ المقدمه۔ وقال البوصيرى فى الزوايد: أسناد هذا الحديث ضعيف لاتفاقهم على ضعف ابن الصلت الراوى اتحاف السادة المتقين ١٥٢/٩۔ الموضوعات لابن الجوزى ١٢٨/١۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة (٢٢٧٠) رواه الخطيب البغدادى فى (تاريخه) (٢٥٥/١، ٤٧/١١) وابن حبان فى (المجروحين) (١٠٦/٢) والشجرى فى (آماليه) (١٠/١، ٢٤) وابن ماجه فى (مقدمه سننه) (٦٥) والدولابى فى (الكنى) (١١/٢) وابن عراق فى (تنزيه الشريعة) (١٥١/١) والسيوطى فى ((اللالئ)) (١٨/١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایمان قلب سے یقین، زبان سے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اسے ابن ماجہ نے عبدالسلام بن صالح کے واسطے سے حضرت علیؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ ابن جوزیؒ نے اس حدیث پر وضع کا حکم لگایا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں نقل کیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ (البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

حدیث : 315 ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ فیروز آبادی نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں تحریر کیا ہے۔ کہ حدیث مشہور:

((الایمان قول و عمل)) ❶ "ایمان قول و عمل کا نام ہے۔"

((والایمان یزید وینقص)) ❷ "ایمان کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے۔"

((الایمان لا یزید ولا ینقص)) ❸ "ایمان یا کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔"

تحقیق: اس قسم کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں۔

حدیث : 316 زرکشی نے اپنی ابتدائے کتاب میں بخاریؒ سے نقل کیا ہے کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا:

((الایمان لا یزید ولا ینقص)) "کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔"

تحقیق: توانہوں نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ جو شخص اس حدیث کو بیان کرے۔ وہ سخت سزا اور لمبی قید کا مستحق ہے۔

---

❶ تنزیه الشریعة ۱/۱۵۰۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۲۱۱۷۔ تاریخ بغداد ۴۱۹/۵۔ اتحاف السادة المتقین ۱۵۲/۹۔

❷ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۸۱۰۳۔ الدارمی ۱۹/۱۔ تنزیه الشریعة ۱۵۱/۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۱۔

❸ تنزیه الشریعة ۱۴۹/۱۔ لسان المیزان الجزء الخامس الترجمة رقم ۱۱۵۸۔ تحذیر الخواص ص ۱۱۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب

حرف الباء الموحدة

حدیث: 317 ((الباذنجان لما اكل له)) ❶ ”بینگن کھانے کے لئے ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔ بعض حفاظ کا قول ہے۔ کہ یہ زنادقہ کی وضع کردہ ہے۔

حدیث: 318 زرکشی کہتے ہیں۔ اسے عوام بہت بیان کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ میں نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ کہ یہ حدیث ماء زمزم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے:

((ماء زمزم لما شرب له)) ❷ ”کہ زمزم کا پانی پینے کے لئے ہے۔“

تحقیق: یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اور اس کے بارے میں جتنی روایات ہیں سب باطل ہیں۔ سیوطی کہتے ہیں مجھے اس روایت کی سند سوائے تاریخ بلخ کے کہیں نہیں ملی۔ اور وہ سند موضوع ہے فتاویٰ حدیثیہ میں ہے کہ اس کا بیان کرنے والا بہت بڑا خطا کار ہے۔ کیونکہ حدیث باذنجان جھوٹ ہے باطل ہے۔ اور بالاتفاق محدثین موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن الجوزی نے موضوعات اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزان میں تحریر کیا ہے۔ اور زمزم والی روایت مختلف فیہ ہے۔ بعض صحیح۔ بعض حسن اور بعض ضعیف کہتے ہیں اور کسی محدث نے بھی اسے موضوع قرار نہیں دیا۔

حدیث: 319 ((باعدوا بين انفاس الرجال و النساء)) ❸

---

❶ تذكرة الموضوعات ص ١٤٨ ـ كشف الخفاء: ٣٢٧/١ ـ الحاوى للفتاوى ٥٤٦/١ ـ اسی طرح کی ایک روایت ہے کہ بینگن ہر مرض کے لئے شفا ہے اور اس میں کوئی مرض نہیں۔ (اللآلی المصنوعہ ص ۱۲۱)

❷ مسند احمد ٣٧٢/٢

الدارقطنی ٢٨٩/٢ ـ

ابن ماجه ٣٠٦٢ ـ

مستدرك الحاكم ٤٧٣٨١ ـ

البيهقی ٢٠٢/٥ و ٢٤٨ ـ

ارواء الغليل ٣٢٠/٤ ـ تلخيص الحبير ٢٦٨/٢ ـ (البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے الارواء ۱۱۲۳)

❸ المدخل لابن الحاج ٢٨٣/٢ المطبعة المصرية ـ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''عورتوں اور مردوں کے سانسوں میں دوری کردو۔'' (اس میں عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد راوی ضعیف ہے)

یہ روایت ثابت نہیں۔ ابن الحاج نے مدخل میں صلوٰۃ العیدین میں اور ابن جماعہؒ نے ''منسک'' میں طواف النساء میں اسے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ حضورؐ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے۔

((باعدوا بین انفاس الرجال والنساء))

''لوگوں میں یعنی مردوں اور عورتوں میں دوری رکھو۔''

حدیث : 320 ((الباقلاء))

باقلاء والی روایت کی بھی کوئی اصل نہیں جیسا کہ ابن الدبیع نے ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں باقلا اور مسور کی دال کی حدیثیں باطل ہیں۔

حدیث : 321 ((باکروا بالصدقة، فان البلاء لا یتخطاها)) ❶

''صدقہ میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ بلائیں اس پر نہیں چل سکتیں۔''

تحقیق: ابن الجوزیؒ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔ مجھ پر اس کی کیفیت ظاہر نہ ہو سکی۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے طبرانیؒ نے اوسط میں حضرت علیؓ سے اور ابوالشیخؒ نے انس سے روایت کیا ہے۔ (ہیثمی کہتے ہیں اس میں عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد راوی ضعیف ہے)

حدیث : 322 ((بخلاء امتی الخیاطون)) ''میری امت کے بخیل درزی ہیں۔'' ❷

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اس حدیث کا واقف نہیں۔

حدیث : 323 ابن الدبیع کہتے ہیں بلکہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ حدیث ہے:

---

❶ الترغیب ۲/۱۹و۲۰۔

تذکرة الموضوعات ص ٦٤۔

ارواء الغلیل ۹/۳٤۰۔

تنزیة الشریعة ۲/۱۳۱۔البیهقی ٤/۱۸۹۔

مجمع الزواید ۳/۱۱۰ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الاوسط وفیه عیسی بن عبدالله بن محمد وهو ضعیف۔

❷ تذکرة الموضوعات (۱۳۷) کشف الخفاء (۱/۳۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عمل الابرار من الرجال الخياطة، وعمل الابرار من النساء الغزل))

(رواه الخطيب البغدادی (۹/۱۵) الموضوعات لابن جوزی (۲/۲۱۵) تنزيه الشريعة (۲/۱۸۹) كشف الخفاء (۱/۳۳۲) تذكرة الموضوعات للفتنی (۱۳۷)

''میری امت کے صالح لوگوں کا عمل سلائی کا کام اور نیک عورتوں کا عمل سوت کاتنا ہے۔''

تحقیق: اسے تمام نے فوائد میں سہل بن سعد سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث پہلی روایت کی تردید کرتی ہے۔ (اس میں ابوداود النخعی کذاب ہے۔اور فوائد کی روایت میں موسیٰ بن ابراھیم متروک ہے)

حدیث : 324 اور یہ حدیث کہ:

((البخيل عدو الله، ولو كان راهبا)) ''بخیل اللہ کا دشمن ہے۔ چاہے راہب کیوں نہ ہو۔''

تحقیق: اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 325 ایسے ہی یہ روایت کہ

((البخيل لا يدخل الجنة ولو كان عابدا، والسخی لا يدخل النار ولو كان فاسقا))

''بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا۔ چاہے عابد کیوں نہ ہو۔ اور سخی دوزخ میں داخل نہ ہوگا چاہے فاسق کیوں نہ ہو۔''

نوٹ: بخیلی اور سخاوت کے بارے میں جس طرح مذکورہ بالا روایات صحیح نہیں ہیں اس طرح یہ روایت بھی بڑی مشہور کہ سخی اللہ کے قریب ہے۔ سخی لوگوں کے قریب ہے، سخی جنت کے قریب ہے، سخی جہنم سے دور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ سے دور لوگوں سے دور جنت سے دور، دوزخ کے قریب ہے اور فاجر (گنہگار) سخی اللہ تعالیٰ کو عبادت کرنے والے بخیل سے زیادہ پسند ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۱۵۴)

ابن عدی فی الکامل (۳/۲۳۹) الضعفاء للعقیلی (۲/۱۱۷) اللالی المصنوعہ (۲/۴۹)

اس میں سعید راوی کے بارے میں ابن معین کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ ابن سعد وغیرہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں متروک ہے۔ اس کے متعدد طرق اور لفظی فرق کے ساتھ تمام طرق ضعیف ہیں۔

حدیث : 326 ((البرد عدو الدين)) ''سردی دین کی دشمن ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حدیث نہیں بلکہ امام الکبیر سعید بن عبدالعزیز الدمشقیؒ کا کلام ہے۔

حدیث : 327

((البر ابر باھله)) ”خشکی اپنے رہنے والوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرتی ہے۔“

یہ عوام کا کلام ہے

اور شاید اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے ماخوذ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے خشکی کو سمندر پر مقدم فرمایا ہے:

((هو الذی یسیر کم فی البر و البحر)) ❶

”وہ وہ ذات ہے جو تمہیں خشکی اور دریا میں چلاتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا قول: **((الم نجعل الارض كفاتا احياء و امواتا))** ❷

”کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے لئے گود کی طرح نہیں بنا دیا۔“

جیسے ماں اپنی اولاد کو لٹاتی ہے۔ اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی اشارہ کرتا ہے۔

((منها خلقناكم)) ❸ ”ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے۔“

حدیث : 328

((البركة فی البنات)) ”برکت لڑکیوں میں ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی لڑکیوں کے لئے بددعا کی۔ آپ نے فرمایا بددعا نہ کرو کیونکہ برکت لڑکیوں میں ہے۔ اس کا راوی وضع کے ساتھ متہم ہے۔ اور یہ مندرجہ ذیل حدیث کے منافی نہیں ہے۔ ❹

حدیث : 329

((موت البنات من المكرمات)) ❺ ”لڑکیوں کی موت عزت میں سے ہے۔“

تحقیق: کیونکہ حالات مقامات کے تفاوت سے مختلف ہوتے رہتے ہیں۔

---

❶ سورة یونس الآیة ۲۲۔

❷ سورة المرسلات الآیة ۲۵ و ۲۶۔

❸ سورة طه من الآیة ۵۵۔

❹ کشف الخفاء: ۱/۱۴۹ و ۳۳۵، ۲/۳۹۷۔ رقم (۸۹۶)

❺ حلیة الاولیاء ۷/۲۴۵۔ کشف الخفاء: ۲/۴۰۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 330

یہ روایت طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے جب اپنی بیٹی رقیہ کی تعزیت کی تو فرمایا:

((الحمد لله. دفن البنات من المكرمات)) ❶

''سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں۔ جس نے لڑکیوں کو عزت سے دفن کر دیا۔'' (اس میں عثمان بن عطا الخراسانی ضعیف ہے)

البانی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو معجم الکبیر (۳/۱۴۴/۲) میں اور الاوسط (۱/۷۶/۲) میں اور بزار اور ابوالقاسم المہرانی رحمہ اللہ نے الفوائد المنتخبۃ (۳/۲۶/۱) میں اور خطیب رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ (۵/۵۷) میں اور قضاعی رحمہ اللہ نے مسند الشہاب (۲/۱۵) میں اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے (۱/۲۱۶، ۸/۵۰۳/۱، ۱۱/۲۶۲/۱، ۱۵/۱۵۹/۲، ۱۶/۲۵/۲) عراک بن خالد بن یزید کے طریق سے اس نے عثمان بن عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اس نے بتایا ''جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رقیہ کے بارے میں تعزیت کی گئی جو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اور پھر اس حدیث کا ذکر کیا جب کہ امام طبرانی رحمہ اللہ کا قول ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے سوائے اس اسناد کے روایت نہیں کی گئی ہے، اور المہرانی رحمہ اللہ نے کہا ہے: کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد میں عثمان بن عطاء متفرد ہے جب کہ یہ امام طبرانی رحمہ اللہ کے قول سے بہتر ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے پس اس کو رد کیا گیا ہے۔

ابن عدی رحمہ اللہ نے اس کو الکامل (۱۳۰۰) میں محمد بن عبدالرحمٰن بن طلحہ قرشی کے طریق سے اس نے بتایا کہ ہمیں عثمان بن عطاء نے اس کے بارے میں بتایا جب کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو الموضوعات میں ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے عثمان راوی ضعیف ہے جب کہ اس کے باپ کا حافظہ ردی ہے اور عراک قوی نہیں ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے وہ احادیث کی چوری کیا کرتا تھا اس نے کہا اور میں نے اپنے شیخ عبدالوہاب بن انماطی الحافظ رحمہ اللہ سے سنا ہے وہ اللہ کی قسم اٹھاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کی بات نہیں کی ہے۔

جب کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اللالی (۲/۴۳۸) میں ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کو الجامع الصغیر میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کے شارح مناوی رحمہ اللہ نے اس کا تعاقب کیا ہے جس میں ہم نے اس کے اقرار کا ذکر کیا ہے جب کہ امام صغانی نے بھی اس حدیث کو الموضوعات (ص ۸) میں ذکر کیا ہے۔

---

❶ كشف الخفاء: ١/٤٤٥ و ٤٩٠۔ تذكرة الموضوعات ص ٢١٨۔ تاريخ بغداد ٥/٦٧۔

مجمع الزوائد ١٢/٣ قال الهيثمي رواه الطبراني في الاوسط والكبير والبزار الا انه قال موت البنات وفيه عثمان بن عطاء الخراساني وهو ضعيف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 331

بزار کی روایت میں ہے: ((موت البنات)) ''کہ لڑکیوں کی موت مکرمات میں سے ہے۔''

تحقیق: اور یہ غریب ہے۔

حدیث: 332

((ولابن ابی الدنیا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ ماتت لہ ابنة، فاتاہ الناس یعزونہ فقال لھم: عورة سترھا اللہ، ومونة کفاھا اللہ، واجر ساقہ اللہ. واجتھد المتاخرون ان یزیدوا فیھا حرفا فما قدروا. کذا فی (المقاصد) واقول: ویمکن ان یقال: ان الرابع امر قضاہ اللہ، ولا حول ولا قوة الا باللہ))

''ابن ابی الدنیا نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ ان کی ایک صاحبزادی وفات پا گئی۔ لوگ ان کے پاس تعزیت کے لئے آئے تو انہوں نے فرمایا۔ یہ ایک عورت تھی جس کا اللہ نے پردہ ڈھانپ لیا۔ ایک امانت تھی جسے اللہ نے پورا کیا' اور ایک اجر تھا جسے اللہ نے جاری رکھا۔ متاخرین نے اس میں کچھ زیادتی کرنی چاہی۔ لیکن اس پر قادر نہ ہو سکے۔ جیسا کہ مقاصد الحسنہ میں ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ممکن ہے کہ چوتھا کلمہ یہ کہا جائے ایک حکم تھا۔ جسے اللہ نے پورا کیا۔ اور اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں۔''

حدیث: 333

((البرکة فی صغر القرص، وطول الرشاء، وصغر الجدول))

''برکت چھوٹی روٹی۔ لمبی رسی اور چھوٹی گول میں ہے۔ اور جدول سے مراد پانی کی نہر ہے۔''

حدیث: 334

سخاویؒ نے اس روایت کو مقاصد میں اس حدیث کے تحت تحریر کیا ہے۔ کہ روٹی چھوٹی بنایا کرو۔ سخاویؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ اور انہوں نے اس معاملہ میں امام نسائیؒ کی اتباع کی ہے۔ کیونکہ وہ اس حدیث کو کذب قرار دیتے ہیں۔

قلت: والا فحدیث ((البرکة...)) قد ذکرہ السیوطی فی ((جامعه الصغیر)) عن ابی الشیخ فی ((الثواب)) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ والسلفی فی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الطیوریات) عن ابن عمر واما حدیث ((صغروا...)) فسیاتی الکلام علیه فی محله))

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں اسے سیوطیؒ نے جامع الصغیر میں ابوالشیخ کے ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور سلفیؒ نے طیوریات میں ابن عمرؓ سے اور حدیث (صغروا) اپنے موقع پر آئے گی۔"

حدیث : 335 ((برمة الشرک لا تفور)) "شرکت کی مقدار جاری نہیں ہوتی۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیع کا خیال ہے۔

حدیث : 336 ((البشاشة خیر من القری ای الضیافة))

"خوشی مہمان داری سے بہتر ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۹۰۶)

تحقیق: سخاویؒ فرماتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث : 337

((بشر القاتل بالقتل)) "قاتل کو قتل کی بشارت دے دو۔" (کشف الخفا رقم ۹۰۷)

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں اگرچہ یہ عوام میں مشہور ہے مگر میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث : 338 ((البطیخ)) "خربوزہ اور اس کے فضائل۔"

نوٹ: لہسن، چاول، سبزی، بینگن، سیب، کشمش، خربوزہ، تربوز، اخروٹ، پنیر اور ہریسہ وغیرہ کے فضائل میں جو روایات بیان کی جاتیں ہیں وہ سب ضعیف اور بعض موضوع ہیں۔

تحقیق: ابوعمر التوقانی نے اس بارے میں ایک جزء تصنیف کیا ہے ابن الدبیعؒ اور زرکشیؒ کہتے ہیں اس کی سب حدیثیں باطل ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے فضائل تو باطل ہیں۔

حدیث : 339

((واما ما ورد فیه انه علیه الصلاة والسلام اکله فثابت لا سیما مع الرطب کما فی ((شمائل الترمذی)) وغیره ❶

❶ ابو داود الاطعمة باب [۲۵]

الترمذی رقم ۱۸۴۳۔ ابن ماجه کتاب الاطعمة۔ رقم ۳۳۲۶۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحة ۵۸،۵۷) بوصیری کہتے ہیں اس میں یعقوب بن الولید راوی ضعیف اور متہم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے خربوزہ کھایا۔اور وہ بھی کھجوروں کے ساتھ یہ ثابت ہے۔اور شمائل الترمذیؒ میں موجود ہے۔''

حدیث: 340

((البطنة تذهب الفطنة)) ''سخت مثلی ذہانت کو دور کر دیتی ہے۔'' (کشف الخفاء رقم ۹۰۹)

تحقیق: اس کی لفظاً کوئی اصل نہیں صحابہ میں عمرو بن العاصؓ وغیرہ سے اور تابعین سے اس کے معنی مروی ہیں۔

حدیث: 341

((بنی الدین علی النظافة)) ❶ ''دین صفائی پر بنایا گیا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم ۹۲۲)

تحقیق: غزالیؒ نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔عراقی کہتے ہیں میں اس کا مخرج نہیں جانتا۔ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ملا علی قاری کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 342

ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((تنظفوا فان الاسلام نظیف)) ''(نظافت) صفائی اختیار کرو۔کیونکہ اسلام بھی پاکیزہ ہے۔''

تحقیق: طبرانی میں عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً انتہائی کمزور سند کے ساتھ مروی ہے۔عراقی کہتے ہیں اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

حدیث: 343

((النظافة تدعوا الی الایمان)) ''پاکیزگی ایمان کی جانب بلاتی ہے۔''

حدیث: 344

سیوطی کہتے ہیں اس میں سب سے عمدہ وہ روایت ہے۔جو ترمذی میں سعدؓ بن ابی وقاص سے مرفوعاً مروی ہے۔

((ان الله نظیف یحب النظافة، فنظفوا افنیتکم)) ❷

''اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔تو تم اپنے مکانوں کو پاکیزہ رکھا کرو۔''

حدیث: 345

نیز ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے:

---

❶ احیاء علوم الدین ۱/۱۲٤۔

❷ الدولابی فی الکنی ۲/۱٦۔ مناهل الصفا ص ۱۲۔ اتحاف السادة المتقین ۲/۳۱۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((ان الله طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم، جواد يحب الجود، فنظفوا. قال: اراه - افنيتكم - وفي رواية: اخبيتكم - ولا تشبهوا باليهود)) ❶

"اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ پاکی کو پسند کرتا ہے۔ صاف ہے۔ صفائی کو پسند کرتا ہے۔ مہربان ہے مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ تم بھی صاف رکھا کرو۔ سعدؓ کہتے ہیں میرا خیال ہے اپنے گھروں کو۔ اور ایک روایت میں ہے اپنے خیموں کو صاف رکھا کرو۔ اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔"

نوٹ: البانی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اس میں خالد بن الیاس ضعیف ہے۔ غایۃ المرام (۱۱۳) اس میں ان اللہ جواد کے الفاظ صحیح ہیں۔ الصحیحۃ ۲۳۶، ۱۶۲۷۔ حجاب المراۃ (۱۰۱)

حدیث: 346

((وذكر القرطبي في ((شرح اسماء الحسنى)) انه رواه البزار في ((مسنده))

"قرطبی نے اپنی شرح اسماء الحسنٰی میں لکھا ہے۔ اسے بزارؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔"

حدیث: 347

رافعیؒ نے سند ابو ہریرہؓ سے روایت کیا:

((تنظفوا بكل ما استطعتم فان الله بنى الاسلام على النظافة، ولن يدخل الجنة الا نظيف)) ❷

"ہر شے میں جہاں تک تم میں طاقت ہو صفائی رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو صفائی پر بنایا ہے۔ اور جنت میں بجز صاف آدمی کے کوئی داخل نہ ہوگا۔"

---

❶ الترمذي حديث رقم ۲۷۸۸ عن صالح بن ابي حسان قال سمعت سعيد بن المسيب يقول: ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم، جواد يحب الجود فنظفوا [اراه قال]: افنيتكم ولا تشبهوا باليهود قال: فذكت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال: حدثني عامر بن سعد بن ابي وقاص، عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتكم۔

قال ابو عيسى: هذا حديث غريب وخالد بن الياس يضعف۔

❷ كشف الخفاء: ۱/ ۳٤۲۔ مناهل الصفا ص ٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 348

((البلاء موکل بالقول)) (کشف الخفاء رقم ۹۲۶)

"مصیبت بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔"

تحقیق: ابن الجوزیؒ نے اس حدیث کو ابوالدرداءؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت کر کے موضوعات میں شامل کیا ہے۔

حدیث : 349

ربیع کہتے ہیں اسے خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں ابن مسعودؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((البلاء موکل بالمنطق، فلو ان رجلا عیر رجلا برضاع کلبة لرضعها)) ❶

"بلاء بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ عیب لگائے کہ اس نے کتیا کا دودھ پیا ہے۔ تو وہ خود بھی اسے پئے گا۔"

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ زرکشی کی روایت میں بولنے کا لفظ ہے۔ ابن لالؒ نے مکارم الاخلاق میں ابن عباسؓ سے اور دیلمی نے ابوالدرداء سے روایت کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اس روایت کو دیلمی نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً امام احمدؒ نے زہد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔ اور ابن سمعانیؒ نے علی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث : 350

((بیت المقدس طست من ذهب مملوء عقارب)) (کشف الخفاء رقم ۹۳۰)

"بیت المقدس سونے کا ایک طشت ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہوا ہے۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ان امور میں سے ہے۔ جو تورات کی جانب منسوب ہیں۔

❶ تاریخ بغداد ۲۷۹/۱۳۔ الفوائد المجموعة ص ۲۳۰۔ رقم (۶۸۲) تنزیه الشریعة ۲۹۶/۲۔ تذکرة الموضوعات للفتنی ص ۱۷۰۔ الموضوعات لابن جوزی (۸۳/۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت

حرف التاء المثناة الفوقية

حدیث: 351

((تحية البيت الطواف)) ''گھر کا سلام طواف ہے۔'' (کشف الخفاء رقم ۹۵۴)

تحقیق: سخاویؒ مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نہیں پایا۔ ملاعلی قاری فرماتے ہیں۔ بیت سے کعبہ یعنی بیت الحرام ہے۔

حدیث: 352

اور مفہوم اس کا صحیح ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اول شي بداء به النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة انه توضا، ثم طاف..

''نبی کریم ﷺ نے مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وضو فرمایا۔ اور پھر طواف کیا۔''

تحقیق: اور اسی باعث جو شخص بھی مسجد حرام میں داخل ہو۔ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ پہلے طواف کرے۔ چاہے وہ فرض ہو یا نفل۔ اور وہاں تحیۃ المسجد نہیں پڑھے گا۔ ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر اس کا ارادہ طواف کا نہ ہو اور یہ مقصد نہیں ہے کہ تحیۃ المسجد اس سے ساقط ہو جائے گی۔ جیسا کہ بعض بے وقوفوں نے خیال کیا ہے۔ فقہاء وغیرہ کی اس عبارت سے وہ غلطی فہمی میں مبتلا ہو گئے۔''

حدیث: 353

((تختموا بالزبرجد، فانه يسر لا عسر فيه))

(الفوائد المجموعه رقم (٥٥٦) تذكرة الموضوعات (١٥٨)

''زبرجد کی انگوٹھی پہنا کرو۔ کیونکہ وہ آسانی پیدا کرتی ہے۔ اور اس میں کوئی تکلیف نہیں۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ روایت موضوع ہے۔

حدیث: 354

اور یہ حدیث کہ:

((التختم بالياقوت ينفي الفقر)) ''یاقوت غریبی کو دور کرتا ہے۔''

(تنزیہ الشریعۃ (۲/ ۲۷) اللآلی المصنوعہ (۲/ ۲۷۳) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (الضعیفۃ ۲۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: مقصد اس سے یہ ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ رہے۔ تو اسے بیچ کر غنی ہو سکتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو۔ تو یہ یاقوت کی خاصیت ہوگی۔ جیسا کہ سیوطی نے مختصر النہایہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث : 355

((تختموا بالزمرد، فانه ينفي الفقر))

"زمرد کی انگوٹھی پہنو۔ کیونکہ وہ غریبی کو دور کرتی ہے۔"

تحقیق: دیلمی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیع کا قول ہے۔

حدیث : 356

((تختموا بالعقيق)) "عقیق (پتھر) کی انگوٹھی پہنا کرو۔"

تحقیق: ابن الدبیعؒ کہتے ہیں۔ اس کی تمام سندات واہیات ہیں۔ دیلمیؒ نے اسے انسؓ۔ عمرؓ۔ علیؓ اور عائشہؓ سے متعدد سندات کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی کچھ اصل نہیں یواقیت مطرزیؒ میں ہے۔ کہ ابراہیمؒ حربی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا صحیح ہے۔ اور یہ حدیث یاء سے بھی روایت کی جاتی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ عقیق کے ساتھ سکون حاصل کرو۔ اور اسے قائم رکھو۔ (یہ روایت مختلف الفاظ سے متعدد سندوں سے مروی ہے مگر اس کے کوئی الفاظ اور کوئی سند صحیح نہیں)

حدیث : 357

سیوطیؒ کہتے ہیں۔ ابن عدیؒ نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعا سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے:

((تختموا بالعقيق، فانه مبارك)) "عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو۔ کیونکہ وہ مبارک ہے۔" [1]

اس میں یعقوب بن الولید المدنی کذاب اور وضاع ہے۔

حدیث : 358

((تارك الورد ملعون، وصاحب الورد ملعون))

"گلاب کو ترک کرنے والا اور گلاب والا دونوں ملعون ہیں۔"

تحقیق: اور اگر یہ واؤ کے زیر کے ساتھ ہے۔ تو معنی یہ ہوں گے کہ ورد کرنے والا اور ورد چھوڑنے والا دونوں ملعون ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

---

[1] رواه العقيلي (٤/٢٩٧) وابن عدى في (الكامل) (٧/٢٦٠٤، ٢٦٠٥) والخطيب البغدادي في (تاريخه) (١١/٢٥١) وانظره في (تذكرة الموضوعات) للفتني (١٥٨، ١٥٩) و (تنزيه الشريعة) (٢/٢٧٥) و (الاسرار المرفوعة) (٤٨٧) و (اللآلي المصنوعة) (٢٧٢) و (كشف الخفاء) (١/٣٥٦، ٣٥٧) وانظر (الضعيفة) (٢٢٦) و (ارواء الغليل) (٣/٣٠٩) للالباني۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 359

((ترک العادة عداوة)) "عادت کو ترک کرنا دشمنی ہے۔"

(الفوائد المجموعہ، کتاب الادب رقم (۷۸۹) کشف الخفاء ۱/۳۶۰) التذکرۃ (۲۰۴) للفتنی۔

تحقیق: ابن الدیبعؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 360

((ترک العشاء مهرمة)) "رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے۔"

تحقیق: قتیبیؒ کہتے ہیں، یہ کلمہ عام آدمیوں کی زبان پر جاری ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ابتدا فرمائی یا پہلے ہی سے بولا جاتا تھا۔ (کشف الخفاء رقم (۹۶۹) ضعیف الجامع الحدیث (۲۴۴۶)

حدیث : 361

اور یہ اس حدیث سے غفلت کی بنا پر کہا گیا ہے:

((تعشوا ولو بكف من حشف، فان ترك العشاء مهرمة)) ❶

"رات کو کھانا ضرور کھاؤ۔ چاہے ردی کھجور کی ایک مٹھی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپا پیدا کرتا ہے۔"

تحقیق: یہ حدیث ترمذی میں ہے۔ اور امام ترمذی نے اسے منکر کہا ہے۔ فی الجملہ یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل موجود ہے۔ (اس میں عنبسہ ضعیف الحدیث اور عبدالملک بن علاق مجہول ہے) (منکر اور مجہول کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی)

حدیث : 362

((تسليم الغزالة)) "ہرنی کو سالم رکھنا۔" (کشف الخفاء رقم ۹۸۹)

تحقیق: یہ روایت بھی لوگوں میں مشہور ہے۔ مدائح النبویۃ میں ہے کہ ابن کثیرؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور جس نے اسے نبی کریم ﷺ کی جانب منسوب کیا۔ اس نے جھوٹ بولا۔ جیسا کہ ابن الدیبعؒ کا

---

❶ الترمذی ۱۸۵٦ قال ابو عیسی هذا حدیث منکر لا نعرفه الا من هذا الوجه وعنبسة يضعف في الحديث وعبدالملك بن علاق مجهول۔۔۔الموضوعات لابن الجوزی ۳/۳٦ قال ابن الجوزی بعد ان ذکر کلام الترمذی اما عنبسة فقال یحیی: لیس بشیء، وقال النسائی متروك، وقال ابو حاتم الرازی کان یضع الحدیث، وقال ابن حبان لا اصل لهذا الحدیث البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ الضعیفة (۱۱٦) ابن عدی ۵/۱۹۰۱ ابونعیم فی الحلیة (۸/۲۱٤) الخطیب فی تاریخه (۳/۳۹٦) تذکرة الموضوعات للفتنی (۱٤۲) اللآلی المصنوعه (۲/۱۳۳) ابن ابی حاتم فی علل الحدیث (۱٥۰٥) کشف الخفاء (۱/۳٦۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال ہے۔ عسقلانیؒ نے ابن کثیرؒ کا قول نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے۔ جو ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ ان تمام روایات کو حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے جمع فرمایا ہے۔ ابن سبکی کہتے ہیں۔ اس حدیث کو حافظ ابو نعیمؒ اصفہانی اور بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں۔ دمیری نے اپنی حیوۃ الحیوان میں تحریر کیا ہے۔ کہ اس حدیث کو دار قطنیؒ حاکمؒ اور ابن عدیؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث : 363

((تعاد الصلاة من قدر الدرهم)) ❶

''ایک درہم خون کی مقدار سے نماز کا اعادہ کیا جائے۔''

تحقیق: امام نوویؒ شرح خطبۃ المسلمؒ میں فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث باطل ہے بلکہ محدثین کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں۔ (ابن حبان کہتے ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ موضوع ہے)

حدیث : 364

((تفترق امتی علی سبعین فرقة، کلهم فی الجنة الا فرقة واحدة))

قالوا: یا رسول الله! من هم؟ قال: ((الزنادقة وهم القدرية))❷

''میری امت ستر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب کے سب سوائے ایک فرقے کے جنتی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا۔ آپ نے فرمایا زندیق اور قدریہ۔''

نوٹ: (یہ موضوع ہے۔ کسی کذاب نے اس کو گھڑا ہے)

حدیث : 365

((قال فی ((اللآلی)) لا اصل له، یعنی بهذا اللفظ، والا فحدیث ((تفترق الامة علی ثلاث وسبعین فرقة)) ❸ اخرجه ابو داود والترمذی وقال: حسن

---

❶ الدارقطنی ۱/ ۴۰۱ بلفظ تعاد الصلاة من قدر الدرهم من الدم فی اسناده روح ابن غطیف وفی هامش الدارقطنی روح بن غطیف قال البخاری حدیث باطل وروح هذا منکر الحدیث وقال ابن حبان هذا حدیث موضوع لاشك فیه۔ کشف الخفاء رقم (۱۰۰۰)

❷ تذکرة الموضوعات ص (۱۵) وانظر الموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۷۶۔ تلخیص الحبیر ۲/ ۲۱۵۔ الفوائد المجموعه، احادیث متفرقه رقم (۱۳۸۷)

❸ ابو داود السنة باب [۱] مسند احمد ۲/ ۳۳۲۔ ابن ماجه ۳۹۹۲۔ البیهقی ۱۰/ ۲۰۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحيح، وابن ماجه، وابن حبان والحاكم فى صحيحيهما وقال الحاكم: انه حديث كبير فى الاصول. قال الزركشي: ورواه البيهقي، وصححوه من حديث ابى هريرة وغيره))

''سیوطی نے اللآلی میں انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ورنہ یہ حدیث موجود ہے۔ کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ یہ حدیث ابوداودؒ اور ترمذیؒ میں موجود ہے۔ نیز ترمذیؒ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ اور اسے ابن ماجہ۔ ابن حبانؒ اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حاکمؒ کہتے ہیں۔ یہ اصول میں بہت بڑی حدیث ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ اسے بیہقیؒ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے۔''

حدیث : 366

میں (ملا علی قاریؒ) کہتا ہوں۔ اس حدیث کو اربعہ (ابی داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((افترقت اليهود على احدى وسبعين فرقة، وتفرقت النصارى على اثنتين وسبعين فرقة، وتفترق امتي على ثلاث وسبعين فرقة)) ❶ كما فى ((الجامع الصغير)) للسيوطي.

''کہ یہود کے اکہتر فرقے ہوئے نصاریٰ کے بہتر اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جیسا کہ سیوطیؒ نے جامع الصغیر میں نقل کیا ہے۔''

حدیث : 367

ترمذیؒ کی ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ:

((وان بنى اسرائيل تفرقت على اثنتين وسبعين ملة، وتفترق امتي على ثلاث وسبعين ملة، كلهم فى النار الا ملة واحدة)) قالوا: من هى يا رسول الله؟ قال: ((ما انا عليه واصحابي))❷

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الفتن، باب افتراق الامم حديث (٣٩٩٢) البانی نے اس کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ الروض النضير (٥٠) الصحيحة (٢٠٣) التعليق على التنكيل ٢/٥٣)

❷ الترمذى ٢٦٤ وقال الترمذى هذا حديث مفسر غريب. لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''بنی اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئے۔ اور میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی۔ ایک فرقہ کے علاوہ سب کے سب دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

حدیث: 368

احمدؒ اور ابوداؤدؒ کی ایک روایت میں امیر معاویہؓ سے یہ الفاظ ہیں۔

﴿اثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة﴾

''کہ بہتر دوزخ میں اور ایک جنت میں ہوگا۔ اور وہ جماعت ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے۔ اور اس کی شرح مرقاۃ میں ہے۔ ❶

حدیث: 369

((تفقهوا قبل ان تسودوا)) ''بوڑھے ہونے سے قبل فقیہ بن جاؤ۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۰۰۲))

تحقیق: بیہقی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شادی سے قبل کیونکہ اس کے بعد تم گھر والے اور خادموں والے بن جاؤ گے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔

((ضاع العلم فی افخاذ النساء)) (کشف الخفاء رقم (۳۴/۲)

''کہ علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔''

ثوریؒ کہا کرتے تھے۔ جس نے ریاست میں جلدی کی اس نے علم کے بڑے حصّے کو نقصان پہنچایا۔ اور جس نے جلدی نہیں کی۔ اس کے لئے اتنا اتنا ہے۔ اور یہ معنی بہت عام ہے۔

حدیث: 370

((تفکر ساعة خیر من عبادة سنة)) (کشف الخفاء رقم ۱۰۰۴)

''ایک ساعت سوچنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔''

تحقیق: فاکہانی نے لفظ فکر کے ساتھ اسے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سری سقطی کا کلام ہے۔

حدیث: 371

ابن عباسؓ اور ابوالدرداء فرمایا کرتے تھے:

---

❶ مسند احمد (۱۰۲/۴) ابوداود حدیث (۴۵۹۷) اس کی سند صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فكر ساعة خير من قيام ليلة)) ''ایک ساعت کی فکر رات کے قیام سے بہتر ہے۔''

تحقیق: ان روایات کو خطابی نے نقل کیا ہے۔

حدیث : 372

سیوطی نے جامع میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

((فكرة ساعة خير من عبادة ستين سنة)) ❶

''ایک ساعت کی فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔''

نوٹ: یہ ابو ہریرہ سے مروی ہے اس کی سند میں عثمان بن عبداللہ القرشی اور اسحاق بن نجیح دونوں کذاب ہیں۔ البانی کہتے ہیں موضوع ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۱۷۳)

حدیث : 373

((التكبر على المتكبر صدقة)) ''متکبر کے سامنے تکبر کرنا بھی صدقہ ہے۔''

تحقیق: راوی کہتے ہیں۔ یہ مشہور کلام ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اس کے معنیٰ منقول ہیں۔

حدیث : 374

((التكبير جزم)) ''تکبیر یقینی ہے۔''

نوٹ: البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، حافظ ابن حجرؒ، امام سخاویؒ اور امام سیوطیؒ نے اسی طرح کہا ہے۔ امام سیوطیؒ کا اس حدیث کے بارے میں ان کی اپنی کتاب ''الحاوی للفتاویٰ'' میں ایک خاص رسالہ ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے اور لفظ ''جزم'' کا معنی یہ ہے کہ اللہ اکبر کو لمبا کر کے نہ پڑھا جائے بعد ازاں اس شخص کے قول کا ذکر ہے جس نے لفظ جزم کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے آخر کو اعراب نہ دیا جائے بلکہ ساکن پڑھا جائے اس تفسیر کے بعد اس کا تین وجوہ سے رد کیا ہے جو شخص ان وجوہ کی واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کا مطالعہ کرے۔

خیال رہے کہ حدیث کا مرفوع ہونا تو ثابت نہیں۔ البتہ یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے۔ اس قول سے ان کا مقصود یہ ہے کہ نماز میں اللہ اکبر کو لمبا نہ کیا جائے جیسا کہ امام سیوطیؒ کے رسالہ میں اس کا پتہ چلتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اذان کے ساتھ اس حدیث کا کچھ تعلق نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل علم کا وہم ہے چنانچہ مصر اور دیگر شہروں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خود کو سنت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اذان کے ''اللہ اکبر'' کے ہر کلمہ کو الگ الگ کہتے ہیں یعنی ''اللہ اکبر'' پھر ''اللہ اکبر'' دونوں کو ملاتے نہیں ہیں۔ وہ اپنے خیال میں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جب کہ میری

---

❶ تنزيه الشريعة ٣٠٥/٢۔ كشف الخفاء: ٢٧٠/١۔ تذكرة الموضوعات ص ١٨٨۔ الفوائد المجموعة ص ٢٤٢۔ كتاب الادب رقم (٧٢٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دانست کے مطابق اس کیفیت کے ساتھ اذان کہنے کا سنت میں کچھ ثبوت نہیں ملتا جب کہ حدیث کا ظاہر اس کے خلاف ہے چنانچہ صحیح مسلم میں عمر بن خطاب سے مرفوع حدیث ہے کہ جب موذن اللہ اکبر، اللہ اکبر کہے پھر اشهد ان لا اله الا الله کہے پھر اشهد ان لا اله الا الله کہے الحدیث......اس حدیث میں واضح اشارہ موجود ہے کہ موذن دونوں تکبیروں کو ملا کر کہے گا اور اذان سننے والا دونوں تکبیروں کو ملا کر ہی جواب دے گا اور صحیح مسلم کی شرح نووی سے اس کی تائید حاصل ہوتی ہے جو شخص واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کا مطالعہ کرے نیز اس کی تاکید اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے کہ اذان کے کلمات دوہرے ہیں۔

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ اگر چہ رافعیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ لیکن مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے جیسا کہ ترمذیؒ نے اسے اپنی جامع میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے۔ تکبیر کہنا بھی ضروری ہے۔ اور سلام پھیرنا بھی ضروری۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ سعیدؒ بن منصور نے اپنی سنن میں ابراہیم نخعیؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ تکبیر بھی ضروری اور قرات بھی ضروری۔ سعیدؒ بن منصور سے دوسرے طریقوں سے روایت کیا ہے۔ کہ صحابہ تکبیر کو ضروری سمجھتے تھے۔ اور اس سے مراد نہ کھینچنا ہے۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں۔ اس سے مراد وقف ہے۔ یعنی اللہ اکبر کو مابعد سے وصل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ کلام تام ہے۔ یہی حکم قرات کا ہوگا۔ کہ آیات پر وقف مستحب ہے۔

حدیث : 375

((التکلف حرام)) ”تکلف حرام ہے۔“

تحقیق: ابن الدبیعؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ ہاں صحیح بخاریؒ میں حضرت عمرؓ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا تھا۔

حدیث : 376

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اس کا مفہوم ثابت اور اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جسے ابن عساکر نے اپنی ”تاریخ“ میں زبیرؓ بن العوام سے روایت کیا ہے۔

((اللهم انی و صالحی امتی براء من التکلف))

”اے اللہ میں اور میری امت کے نیک لوگ تکلف سے بری ہیں۔“

حدیث : 377

نیز ابن عساکر نے اسے زبیر بن ابی ہالہ یعنی ابن خدیجہؓ زوجۃ النبی ﷺ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی ثابت ہے۔

((انا و امتی براء من التکلف)) ❶ ''میں اور میری امت تکلف سے بری ہے۔''

((وما انا من المتکلفین)) ❷ ''اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

حدیث: 378

((تمکث احداکن شطر عمرها لا تصلی)) ❸

''تم میں سے ہر ایک عورت اپنی عمر کے ایک حصہ تک نماز سے رکی رہتی ہے۔''

تحقیق: زرکشی کے الفاظ ہیں زمانہ کے ایک حصہ تک۔ ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت ثابت نہیں۔ ابن الجوزی کہتے ہیں یہ پہچانی نہیں جاتی۔ نووی کہتے ہیں، یہ روایت باطل ہے۔ بیہقیؒ کہتے ہیں مجھے تلاش کے باوجود اس کی سند نہیں ملی۔

حدیث: 379

حاصل کلام یہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ثابت نہیں لیکن بلحاظ مفہوم یہ اس حدیث کے قریب ہے جسے شیخین نے ابوسعیدؓ خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم فذاک من نقصان دینها)) ❹

''کہ جب عورت کو حیض آتا ہے۔ تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے۔ اور نہ روزے رکھتی ہے۔ یہ اس کے دین کی کمی ہے۔''

حدیث: 380

((تناسلوا اباهی بکم یوم القیامة)) ❺

''نسل پیدا کیا کرو۔ میں تم لوگوں کے ذریعہ قیامت کے دن فخر کروں گا۔''

حدیث: 381

اس مفہوم کی روایتیں صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں۔ ابوداودؒ، نسائیؒ اور بیہقیؒ وغیرہ میں معقلؓ بن یسار سے مرفوعاً مروی ہے:

((تزوجوا الولود فانی مکاثر بکم الامم)) ❻

---

❶ احیاء علوم الدین ۱۸۷/۲ قال العراقی رواه الدارقطنی فی الافراد من حدیث الزبیر العوام الا انی بری من التکلف وصالحوا امتی واسناده ضعیف۔ ❷ سورة ص الآیة ۸۶۔

❸ نصب الرایة ۱۹۳/۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۳۳۔ کشف الخفاء: ۳۷۱۔ رقم (۱۰۲۰) مسند احمد (۳۷٤/۲) وابن عبدالبر فی التمهید (۳۲٤/۳) ❹ البخاری ۸۳/۱، ۴۵/۳۔

❺ تذکرة الموضوعات ص ۱۳۰۔ تلخیص الحبیر ۱۱۵/۳۔ کشف الخفاء: ۳۸۰/۱۔ احیاء علوم الدین ۲۲/۲۔

❻ ابوداود النکاح باب ٤۔ حدیث (۲۰۵۰) مسند احمد ۱۵۸/۳۔ مجمع الزوائد ۲۵۲/٤ و ۲۵۸۔ ارواء الغلیل ۱۹۵/٦۔ البیهقی ۸۰/۷ و ۸۱۔ اس کی سند صحیح ہے۔ ابن حبان (۱۲۲۹) الحاکم (۱٦۲/۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کیا کرو۔ میں تمہارے ذریعہ دیگر امتوں پر کثرت حاصل کروں گا۔"

تحقیق: احمدؒ اور بیہقیؒ نے انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث: 382 ((التوکوء علی العصا من سنة الانبیاء)) (کشف الخفاء رقم (۱۰۲۵)

البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے الضعیفة حدیث (۹۱۶)

"لاٹھی پر ٹیک لگانا انبیاء کی سنت ہے۔"

تحقیق: کلام تو صحیح ہے۔ لیکن اس کے لئے کوئی واضح اصل موجود نہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ (اس کی کوئی بنیاد نہیں یہ موضوع روایت ہے)

((وما تلک بیمینک یا موسی❶ "اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔"

اور بعض اوقات میں حضور ﷺ سے بھی عصا لینا ثابت ہوتا ہے۔ میں نے اسے ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔

حدیث: 383 اور یہ حدیث:

((من بلغ الاربعین ولم یمسک العصا فقد عصی))

"جو چالیس سال کو پہنچ جائے اور لاٹھی نہ لے۔ وہ نافرمان ہے۔"

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 384

((التهنئة بالشهور والاعیاد مما اعتاده الناس فی بعض البلاد، لم یرد فیه شی صریح فی هذا المبنی)) ❷

"مجامع یا عید میں جس میں لوگ بعض شہروں میں جمع ہوں۔ مبارک باد دینا۔"

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ کوئی صریح حدیث موجود نہیں۔ لیکن معنیٰ اس کے صحیح ہیں۔

حدیث: 385

کیونکہ خالدؒ بن معدان عید کے روز واثلہؓ بن الاسقع سے ملے۔ تو فرمایا:

---

❶ سورة طه الآية ١٧۔ ❷ كشف الخفاء (١٠٢٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿تقبل الله منا ومنک﴾ ''اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے۔''

تحقیق: واثلہ نے جواب دیا ہاں اللہ تعالیٰ ہم سے بھی اور آپ سے بھی قبول فرمائے اور انہوں نے اسے حضورؐ کی جانب منسوب کیا۔ لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ یہ موقوف ہے۔ اور یہ ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام نے جب بیت اللہ الحرام کا حج فرمایا۔ تو فرشتوں نے کہا آپ کا حج نیک ہے۔ لیکن ہم نے آپ سے قبل حج کیا ہے۔ اور صحیحین میں ہے کہ طلحہ نے کھڑے ہو کر کعب کو ان کی توبہ قبول ہونے کی مبارک باد پیش کی۔

نوٹ: صحابہ کرام عام طور پر عید کے موقع پر یہ الفاظ ایک دوسرے کو کہتے تھے، اس کا مطلب ہے کہ ہماری اور تمہاری عبادت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

آج کل عام طور پر لوگ نماز عید کے بعد ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں عید مبارک۔ یہ طریقہ کافی عرصہ سے رائج ہے مگر درست نہیں۔

حدیث : 386

پڑوسی کے حقوق میں مرفوعاً مروی ہے:

((ان اصابه خير هناه او مصيبة عزاه))

''اگر اسے بھلائی حاصل ہو۔ تو مبارک باد دو۔ اور اگر اسے مصیبت پہنچے۔ تو تعزیت کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ث

حرف الثاء المثلثة

حدیث: 387

((الثقة بكل احد عجز)) ''ہر ایک پر بھروسہ کرنا عاجزی ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۰۳۰)

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ غیر اللہ پر بھروسہ کرے۔ کیونکہ اللہ پر جو بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اسے کافی ہے اور جو بندوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اسے ذلیل کرتا ہے اور مثال ہے کہ اس نے حرملہ کے ساتھ پناہ حاصل کی۔ اور حرملہ کی ایک کمزور گھاس ہے اور اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں۔

اور اس کی تائید حدیث:

حدیث: 388

((الحزم سوء الظن)) ''الحزم سوء الظن'' بھی کرتی ہے۔ (کشف الخفاء رقم ۱۱۲۹)

نوٹ: ضعیف ہے الضعیفة رقم (۲۷۷۸)

حدیث: 389

((ثلاث لا يركن اليها: الدنيا، والسلطان، والمرأة)) (كشف الخفاء رقم (۱۰۳۳)

''تین چیزوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا۔ بادشاہ اور عورت۔''

تحقیق: کلام معنوی لحاظ سے صحیح ہے۔ لیکن لفظاً یہ حدیث نہیں جیسا کہ التمیز وغیرہ میں ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حرف الجیم (ج)

حدیث : 390

((الجار الی اربعین)) ”پڑوس چالیس تک ہے۔“ ❶

تحقیق: اس میں مشہور یہ کہ حسنؒ بصری کا قول ہے۔ جو بخاریؒ نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے ان سے پڑوس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا چالیس گھر آگے چالیس پیچھے۔ چالیس دائیں اور چالیس بائیں۔ اسی قسم کا قول اوزاعیؒ سے بھی مروی ہے۔ (یہ بھی مختلف الفاظ اور اسناد سے مروی ہے تمام اسناد ضعیف ہیں۔)

حدیث : 391

((جبلت القلوب علی حب من احسن الیها وبغض من اساء الیها)) ❷

”جو چیز انسان کو اچھی معلوم ہو۔ اس کی محبت اور جو بری معلوم ہو اس کے بغض پر دل کی فطرت بنائی گئی ہے۔“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں یہ مرفوعاً اور موقوفاً ہر دو طرح سے مروی ہے لیکن ہر دو طرح باطل ہے۔ ابن عدیؒ اور بیہقی کہتے ہیں۔ یہ موقوف ہے اور اعمش سے مشہور ہے۔ اور تاویل کی محتاج ہے کیونکہ ابن عدی اور بیہقی نے اسے ایسے لوگوں سے روایت کیا ہے۔ جو کذب و وضع کے ساتھ متہم ہیں۔ باوجودیکہ یہ روایت اعمشؒ جیسے شخص سے ہے۔

حدیث : 392

اور بعض اوقات یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

((اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمة بر یرعاه بها قلبی)) ❸

---

❶ انظر کشف الخفاء: ۳۹۲/۱۔ البیهقی ۲۷۶/۶۔ احیاء علوم الدین ۲۱۲/۲۔ اتحاف السادة المتقین ۳۰۶/۶۔ مزید دیکھیں نصب الرایہ ۴۱۴/۳۔ مجمع الزوائد ۱۶۸/۸۔ تخریج الاحیاء ۱۸۹/۲۔

❷ حلیة الاولیاء ۱۲۱/۴۔ علل الحدیث رقم ۲۵۴۳۔ تاریخ بغداد ۲۷۷/۴، ۹۴/۱۱۔ الفوائد المجموعة ص۸۲۔ رقم (۲۲۸) ابن عدی فی الکامل (۷۰۱/۲) تذکرة الموضوعات (۶۸) اس میں اسماعیل بن ابان کے متعلق احمد کہتے ہیں یہ خطر راوی وغیرہ سے موضوع روایات بیان کرتا ہے ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

❸ تفسیر ابن کثیر ۸۰/۸۔ الفوائد المجموعة ص ۲۲۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۸۴۔

احیاء علوم الدین ۱۴۷/۲ وقال العراقی رواه ابن مردویه فی التفسیر من روایة کثیر بن عطیة عن رجل لم یسم ورواه ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث معاذ، وابو موسی المدینی فی کتاب تضییع العمر والایام من طریق اهل البیت مرسلا واسانیده کلها ضعیفة۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ میرے لئے فاجر کے پاس نعمت نہ دینا۔ کہ اس سے میرے قلب کی نگرانی کرے۔''

نوٹ: اس کی بھی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

حدیث: 393

((الهدية تذهب بالسمع والبصر))

''اور ہدیہ والی حدیث جس میں آتا ہے کہ وہ بصارت اور سماعت کو ختم کر دیتا ہے۔''

تحقیق: یہ بھی ضعیف ہے۔

حدیث: 394

((الجزاء من جنس العمل)) ''جزاء عمل کی جنس سے ہے۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ سے واقف نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے:

((وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به)) ❶

''اگر تم سختی کرو۔ تو اتنی کرو۔ جتنی تم پر کی گئی ہے۔''

و ((جزاء سيئة سيئة مثلها)) ❷

''برائی کا بدلہ اتنی برائی کے ساتھ ہونا چاہیے۔'' اور مندرجہ ذیل روایت کہ

((كما تدين تدان)) ❸ ''اور جیسا کرے گا۔ ویسا بھرے گا۔''

حدیث: 395

((جنبوا مساجدكم صبيانكم)) ''اپنی مسجدوں کو بچوں سے بچاؤ۔''

تحقیق: بزار کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن سخاویؒ نے ان پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو مطولاً روایت کیا ہے۔ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث کہ

((جنبوا مساجدكم مجانينكم وصبيانكم)) ❹

''اپنی مسجدوں کو بچوں اور مجنونوں سے بچاؤ۔''

---

❶ سورة النحل الآية ١٢٦۔ ❷ سورة الشورىٰ الآية ٤٠۔

❸ كشف الخفاء: ١٨٣/٢ و ١٨٤۔ مصنف عبدالرزاق ٢٢٦/٢۔ جامع مسانيد ابن حنيفة ٩٩/١۔ الاسماء والصفات صفحة ٧٩۔

❹ ابن ماجة ٧٥٠۔ الطبراني في الكبير ١٥٦/٨۔ مجمع الزوائد ٢٥/٢ و ٢٦ قال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه العلاء بن كثير الليثي الشامي وهو ضعيف۔ فتح الباري ١٥٧/١٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے ابن ماجہ نے واثلہ بن الاسقع سے اور طبرانی نے ابوالدرداءؓ اور ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے۔ (اس کی سند ضعیف ہے۔ التعلیق الرغیب (۱/۱۲۰۔۱۲۱) الاجوبة النافعة (۵۵) الارواء (۷/۳۶۲) اس میں علاء بن کثیر اللیثی الشامی ضعیف ہے۔)

حدیث : 396

((جهد المقل دموعه)) ''مجبور کی کوشش اس کے آنسو ہیں۔''

حدیث : 397

ابن الدیبع کہتے ہیں۔ یہ اس حدیث کے معنی ہیں۔ جس میں آتا ہے:

((افضل الصدقة جهد المقل)) ❶ ''مجبور کی کوشش افضل صدقہ ہے۔''

تحقیق: یہ روایت ابوداود وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں معنی میں فرق یہ ہے۔ کہ مجبور سوائے آنسوؤں کے کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اپنے فقر و فاقہ کی کثرت کی بنا پر۔ اور دوسری حدیث کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب انسان فقیر ہو۔ اور کچھ تھوڑا سا مال جو اس کے پاس ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دے۔ تو یہ افضل صدقہ ہے۔

حدیث : 398

جیسا کہ حدیث میں وارد ہے:

((سبق درهم مائة الف درهم)) ❷ ''کہ ایک درہم ایک لاکھ سے بڑھ گیا۔''

حدیث : 399

((جور الترک ولا عدل العرب))

''ترکوں کا ظلم اور نہ عرب کا انصاف۔'' (کشف الخفاء رقم ۱۰۸۵)

تحقیق: کلام ساقط ہے۔ نہ کہ حدیث ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ بظاہر کفر ہے کیونکہ ایک جماعت کے ظلم کو دوسری جماعت کے عدل پر فضیلت دی گئی ہے باوجود اس بات کے کہ اہل عدل لوگوں میں سب سے بہتر اور ظالم سب سے بدتر ہیں۔ (ترکوں کے بارے میں تمام روایات من گھڑت ہیں)

---

❶ ابوداود الصلاة (الوتر) باب طول القیام۔ النسائی الزکاة باب [۴۹] البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحہ (۱۵۰۴) صحیح ابی داود (۱۱۹۶)

❷ النسائی الزکاة باب ۴۹۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ تخریج المشکاة (۱۱۹) التعلیق علی ابن خزیمة۔ مستدرك الحاكم ۱/۴۱۶۔ البیهقی ۴/۱۸۱۔ الترغیب والترهیب ۲/۲۳۔ (۲۴۴۳) التعلیق الرغیب (۲/۲۸۔۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 400

((الجوع کافر لا یرحم صاحبه فی حاله، وقاتله من اهل الجنة، ای دافعه عن مسلم مضطر من اهل الجنة))

"بھوک کافر ہے۔ اپنے ساتھی پر بھی رحم نہیں کرتی۔ کسی حال میں بھی اور اسے قتل کرنے والا یعنی مسلمان سے بھوک کو رفع کرنے والا جنتی ہے۔"

تحقیق: معنی تو اس کے صحیح ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ بازاروں میں ضرور رائج ہیں۔ لیکن یہ حدیث نہیں۔ (البتہ بھوک سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے اللهم اعوذبك من الجوع۔

حدیث : 401

((الجیزة روضة، ومصر خزائن الله فی ارضه)) ❶

"جیزہ ایک باغ ہے۔ اور مصر اللہ کی زمین میں اس کا خزانہ ہے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور موضوع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جیزہ مصر میں دریائے نیل کے کنارے پر ایک بستی ہے۔

---

❶ کشف الخفاء: ۱/ ۴۰۵۔ رقم (۱۰۸۸)

سلسلة الاحادیث الضعیفة رقم ۸۸۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ح
حرف الحاء المهملة

حدیث : 402

((حاکوا الباعة، فانه لا ذمة لهم)) (کشف الخفاء رقم(۱۰۹۳)، ان الفاظ سے صحیح نہیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (٦٦٦)

''بیع کو بیان کر دیا کرو۔ کیونکہ یہ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔''

تحقیق: اس روایت کا ابن الدیبعؒ نے ذکر کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 403

مسند ابی یعلیؒ میں حسینؓ بن علیؓ سے مرفوعا مروی ہے غبن وہ ہے۔

((المغبون لا ماجور ولا محمود)) ❶ ''جس میں نہ ظلم ہو اور نہ وہ قابل تعریف ہو۔''

حدیث : 404

ابوالقاسمؒ البغوی نے کاملؒ بن طلحہ کے واسطے سے ابوہشام القناد سے روایت کیا ہے۔ کہ میں بصرہ سے حسینؓ بن علیؓ کے پاس سامان لے جایا کرتا تھا۔ تو وہ مجھے اس میں کم کر دیا کرتے تھے۔ میں جب تک ان کے پاس ٹھہرتا وہ اکثر اس میں سے ہبہ کر دیتے۔ میں نے عرض کیا اے ابن رسولؐ میں آپ کے پاس بصرہ سے سامان لے کر آتا ہوں اول تو آپ میرے پاس کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر میرے جانے سے قبل اکثر ہبہ کر دیتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے مرفوعا یہ حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا:

((المغبون لا ماجور ولا محمود)) (مسند ابی یعلیٰ رقم حدیث ٦٧٧٧)

''غبن وہ ہے۔ جس میں نہ ظلم ہو اور نہ وہ قابل تحسین ہو۔''

تحقیق: بغویؒ کہتے ہیں۔ اس میں کامل کی جانب سے وہم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ابوہشام سے اسے دوسروں نے بھی روایت کیا ہے۔ ابوہشامؒ کہتے ہیں میں حسینؓ بن علیؓ کے پاس سامان لے کر جایا کرتا تھا۔

❶ مجمع الزوائد ٤/٧٥ و ٧٦۔

قال الهيثمي رواه ابو يعلى وفيه ابو هشام العباد قال الذهبي لا يكاد يعرف ولم احد لغيره فيه كلاما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 405

حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ روایت ضعیف سند کے ساتھ ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

((ما کسوا الباعة فانه لا خلاق لهم))

''جو کچھ انہوں نے بیع سے کمایا اس میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔''

تحقیق: سند قوی کے ساتھ سفیان ثوریؒ سے مروی ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ:

((ما کسوا الباعة فانه لا خلاق لهم)) ''جو کچھ انہوں نے بیع سے کمایا اس میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔''

حدیث : 406

((حبب الی من دنیاکم ثلاث: الطیب والنساء، وجعلت قرة عینی فی الصلاة)) ❶

''تمہاری دنیا کی مجھے تین چیزیں محبوب ہیں خوشبو، عورت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو بنا دیا گیا ہے۔''

تحقیق: زرکشیؒ کہتے ہیں اسے نسائی اور حاکم نے بغیر لفظ ثلاث (تین) کے انسؓ سے روایت کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں میں اس لفظ ثلاث سے واقف نہیں۔ سوائے اس کے کہ غزالی نے احیاء میں دو جگہ پر نقل کیا ہے۔ کشاف کی تفسیر آل عمران میں ہے۔ کہ میں نے اس حدیث کے مختلف طریقوں کو دیکھا۔ لیکن تفتیش کے باوجود یہ الفاظ ثلاث نظر نہیں آئے صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس کی زیادت معنی کے لحاظ سے مختلف ہو جائے گی۔ کیونکہ نماز امور دنیا میں شامل نہیں۔

حدیث : 407

میرے نزدیک یہ حدیث بلحاظ الفاظ بھی صحیح ہے۔ کیونکہ سیوطی تخریج احادیث الشفاء میں کہتے ہیں۔ امام احمد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ:

---

❶ مستدرک الحاکم ۲/۱۶۰۔ النسائی عشرة النساء باب (۱) حدیث (۳۹۳۹) البانی کہتے ہیں حسن صحیح ہے۔ المشکاة (۵۲۶۱) الروض النضیر (۵۳) مگر اس میں ثلاث (تین) کا لفظ نہیں ہے۔ مسند احمد ۳/۱۰۸۔

تلخیص الحبیر ۳/۱۱۶ وقال رواه النسائی واسناده حسن۔ ورواه الطبرانی وزاد فی اوله: انما وقد اشتهر علی الالسنة بزیادة ثلاث وشرحه الامام ابوبکر بن فورك فی جزء مفرد علی ذلك وكذلك ذكره الغزالی فی الاحیاء ۳/۱۴، ۴/۲۸۹ ولم نجد لفظ ثلاث فی شی من طرقه المسندة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((کان یعجب نبی اللہ من الدنیا ثلاثة اشیاء: النساء والطیب والطعام، فاصاب الثنتین، ولم یصب واحدة، اصاب النساء والطیب ولم یصب الطعام. قال: اسنادہ صحیح، الا ان فیہ رجلا لم یسم))

''نبی کریم ﷺ کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں۔ خوشبو عورت اور کھانا۔ اس میں دو یعنی خوشبو اور عورت پہلی روایت کے مطابق بیان ہوئی ہیں۔ صرف ایک یعنی کھانا پہلی روایت کے مطابق نہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ سوائے اس کے کہ امام احمد نے ایک راوی کا نام نہیں لیا۔''

تحقیق: ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اس طرح اس کی سند حسن ہوئی۔ اور رہا معنوی لحاظ سے۔ تو کیونکہ آنکھوں کی ٹھنڈک دنیا میں واقع ہو رہی ہے تو اس لحاظ سے وہ دنیا میں شامل ہوئی۔

حدیث: 408

اور اس کی تائید مندرجہ ذیل روایت کرتی ہے: جس میں یہ ذکر ہے کہ

((الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلاة))

''مجھے خوشبو اور عورت محبوب ہے اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

تحقیق: اور ہو سکتا ہے۔ کہ صلوٰۃ سے وہ عبادت مراد ہو۔ جو تمام مخلوق کے لئے وضع کی گئی ہے یا نبی اکرم صلعم پر درود ہو۔

حدیث: 409

((حبک الشیٔ یعمی ویصم)) ❶ ''کسی چیز کی محبت اندھا اور گونگا کر دیتی ہے۔''

تحقیق: اسے ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے صغانیؒ نے بہت مبالغہ سے کام لیا اور اس پر وضع کا حکم لگا دیا۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ ہمارے لئے ابوداودؒ کی خاموشی کافی ہے۔ اس لحاظ سے نہ تو یہ موضوع ہے۔ اور نہ شدید ضعیف ہے۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں۔ زرکشیؒ نے اسے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں وقف زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ امیر معاویہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ اگرچہ ان سے ثابت نہیں۔ سیوطیؒ نے اسے جامع الصغیر میں روایت کر کے سکوت کیا ہے۔ اور سیوطیؒ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو احمدؒ بخاریؒ (تاریخ) ابوداودؒ نے

❶ ابوداود الادب باب [۱۲٦] مسند الامام احمد ۱۹٤/۵۔ تفسیر ابن کثیر ۱۸۱/۱، ٤۷۳/۳۔ رواہ ابن عدل الکامل ٤۷۲/۲) مسند ابی حنیفہ (۱٦۸) رواہ الخطیب البغدادی (۱۱۷/۳) کشف الخفاء (٤۱/۱) تنزیہ الشریعة (٤۰۳/۱) تذکرة الموضوعات للفتنی (۱۹۹) رواہ ابی داود حدیث (۵۱۳۰) حافظ عراقی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالدرداءؓ سے خرائطی نے اعتلال القلوب میں ابو ہریرۃؓ سے اور ابن عساکرؒ نے عبداللہ بن انس سے روایت کیا ہے۔تو اس لحاظ سے یہ حدیث صحیح لذاتہ ہوئی۔یا صحیح لغیرہ کیونکہ کثرت رواۃ اور قوت صفات کی بنا پر اس کا درجہ حسن لذاتہ سے بڑھ چکا ہے۔

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔(الضعیفۃ ۱۸۶۸)

حدیث: 410

((الحبیب لا یعذب حبیبه)) ''کوئی حبیب اپنے محبوب کو عذاب نہیں دیتا۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس روایت کو مرفوعاً نہیں جانتا۔اور اللہ تعالیٰ کا قول ((وقالت الیهود والنصاری نحن ابناء الله واحباوه قل فلم یعذبکم بذنوبکم)) ❶ ''اور یہود وعیسائی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔آپ فرمادیجئے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کے عوض کیوں سزا دیتا ہے۔''

یہ آیت صحت معنی کی جانب اشارہ کرتی ہے۔اگرچہ صحت لفظاً ثابت نہیں ہوتی۔

حدیث: 411

((حب الدنیا راس کل خطیئة)) ❷ ''دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔''

تحقیق: بعض محدثین کا خیال ہے۔کہ یہ موضوع ہے۔امام ابن تیمیہؒ اسے جندبؓ البجلی کا قول قرار دیتے ہیں بیہقیؒ نے اپنی شعب الایمان میں اسے حسنؒ بصری سے مرفوعاً و مرسلاً روایت کیا ہے۔سیوطیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔لیکن حافظ ابن حجرؒ العسقلانی نے ان کا تعاقب کیا ہے اور فرماتے ہیں۔کہ حسن بصری تک سند حسن ہے۔اور علیؒ ابن المدینی نے مرسلات حسنؒ کی تعریف کی ہے۔وامام ذہبیؒ نے حسنؒ کو مدلس قرار دیا ہے۔اور فرمایا ہے کہ ان کی روایات حجت نہیں ہوسکتیں) دیلمی نے اپنی مسند میں اس حدیث کو حضرت علیؓ سے بھی روایت کیا ہے۔لیکن وہ اس کی کوئی سند نہیں لائے۔

حدیث: 412

تاریخ ابن عساکر میں یہ حدیث سعد بن مسعود الصدفی التابعی سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((حب الدنیا راس الخطایا)) ''کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔''

تحقیق: ابونعیمؒ نے اپنی حلیہ میں سفیان ثوری کے ذکر میں یہ حضرت عیسیٰ کا قول بیان کیا ہے۔ابن ابی الدنیاؒ نے

❶ سورۃ المائدۃ، الآیۃ: ۱۸۔

❷ الترغیب والترھیب ۲۵۷/۳ وقال المنذری ذکرہ رزین ولم ارہ فی شی من الاصول۔ الاحیاء ۱۹۷/۳ و ۴۰۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی ''مکائد الشیطان'' میں اسے مالکؒ بن دینار کا قول بیان کیا ہے۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں جن لوگوں نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کی اسناد کی تصریح نہیں کی۔ اور اسانید مختلف ہیں اور جمہور کے نزدیک جب کہ ان کی اسناد صحیح ہوں حجت ہیں (لیکن محدثین مرسل کو قبول نہیں کرتے) اسی لئے ابن المدینیؒ کہتے ہیں حسنؒ کی مرسلات جب ان سے ثقہ لوگ روایت کریں صحیح ہیں۔ دار قطنی مراسیل حسن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ لیکن اعتماد سندوں پر ہوگا۔

حدیث: 413

((حب الوطن من الایمان)) ''وطن سے محبت بھی ایمان میں داخل ہے۔'' ❶

(شیخ البانیؒ کہتے ہیں من گھڑت ہے)

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ سید معین الدینؒ صفوی کہتے ہیں یہ ثابت نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں۔ منوفی فرماتے ہیں سخاویؒ نے جو اس کی صحت معنی کا دعویٰ کیا ہے وہ بھی عجیب ہے۔ کیونکہ جب وطن اور ایمان کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس کی تردید کرتا ہے:

﴿ولو انا کتبنا علیھم﴾ ❷ ''اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ باہم ایک دوسرے کو قتل کرو۔''

تحقیق: یہ آیت یہ ثابت کرتی ہے کہ انہیں اپنے وطنوں سے محبت تھی۔ باوجودیکہ ان کا ایمان سے ذرہ برابر تعلق نہ تھا۔ کیونکہ ضمیر منافقین کی طرف راجع ہے۔ بعض اصحاب نے اس بات پر اعتراض کیا ہے۔ کہ حدیث میں یہ تو موجود نہیں کہ وطن سے بجز مومن کے کوئی محبت نہیں کرتا۔ بلکہ مقصود یہ ہے۔ کہ وطن کی محبت ایمان کے منافی نہیں ہے (تو پھر وطن کی محبت ایمان کا جزو نہیں ہوسکتی۔ اور اس شکل میں حدیث پھر تاویل کی محتاج ہوگی۔ اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ حدیث کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ جب وطن ایمان کی علامت ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جب وطن مومن کے ساتھ مخصوص ہو۔ کیونکہ وہ مومن میں بھی پائی جاسکتی ہے اور ایک کافر میں بھی۔ تو جب یہ عام ہوئی تو قبولیت کی علامت نہیں بن سکتی۔ اس کے معنی اس لحاظ سے صحیح ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے مومنین کا واقعہ بیان کیا ہے۔

﴿وما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا﴾ ❸

---

❶ المقاصد الحسنۃ (۱/۱۰۰) موضوعات الصغانی (۱/۲) الدر المنتثرۃ (۱/۹) تذکرۃ الموضوعات (۱/۱۱) المصنوع فی معرفۃ الموضوع (۱/۹۱) السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی رقم (۳۶)

❷ سورۃ النساء، الآیۃ: ۶۶۔ ❸ سورۃ البقرۃ، الآیۃ: ۲۴۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم کیوں نہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں جب کہ ہمیں ہمارے شہروں سے نکال دیا گیا۔''
تو یہ آیت پہلی آیت کے معارض ہوئی۔

((ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا)) ❶

''اور اگر ہم فرض کر دیتے کہ اپنی جانوں کو قتل کرو۔''

تحقیق: ان دونوں آیتوں میں کوئی معارضت نہیں۔اس دوسری آیت سے بھی وطن کی محبت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ سے جو چیز مانع تھی اب اس کا وجود بھی باقی نہ رہا۔تو اب ہمیں جہاد سے بھی کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ بہتر یہ ہے کہ اگر بالفرض الفاظ حدیث بھی ثابت ہوں تو اس کے معنی یہ کیے جائیں کہ وطن سے مراد جنت ہے۔ کیونکہ وہ پہلا مسکن ہے کہ آدم اس میں پیدا کیے گئے یا بعد پیدائش داخل کیے گئے ہوسکتا ہے اس سے مراد مکہ ہو۔ کیونکہ اسے ام القریٰ کہا گیا ہے۔اور وہ تمام عالم کا قبلہ ہے۔ یا صوفیاء کے طریقہ پر رجوع الی اللہ ہو۔ کیونکہ وہی ابتداء وانتہا ہے۔اور اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے:

((وان الی ربک المنتھی)) ❷ ''کہ تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہوگی۔''

تحقیق: اور اگر مراد اسے وطن متعارف لی جائے۔ تب بھی وہ ایک شرط کے ساتھ صحیح ہوگی۔ کہ وہ محبت۔ صلہ رحمی۔ فقراء و یتامیٰ پر احسان کا سبب ہو۔ اور تحقیقاً یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ کسی شے کی علامت ہونا۔ یہ خصوصیت نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر کو کافی ہوتا ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں یہ حدیث من گھڑت ہے، جیسا کہ امام صغانیؒ اور دیگر ائمہ نے فرمایا ہے۔ پھر اس کا مفہوم بھی درست نہیں اس لئے کہ وطن کی محبت، نفس اور مال کی محبت کی مانند ہے ان میں ہر ایک کی محبت انسان میں مرکوز ہے لہٰذا ان کی محبت کی وجہ سے انسان قابل ستائش نہیں اور نہ ہی یہ محبت ایمان کے لوازمات میں سے ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ تمام لوگ اس محبت میں شریک ہیں، مومن اور کافر میں اس محبت کے لحاظ سے کچھ فرق نہیں۔ سبھی وطن سے محبت رکھتے ہیں۔

حدیث : 414

کیا تم ان احادیث کو نہیں دیکھتے۔ جن میں آتا ہے

((حسن العھد من الایمان)) ❸ ''اچھا عہد ایمان کی علامت ہے۔''

❶ سورۃ النساء، الآیۃ: ٤٢۔ ❷ سورۃ النجم، الآیۃ: ٤٢۔

❸ التاریخ الکبیر للبخاری ٣١٥/١ کشف الخفاء ٤١٤/١ و ٤٣١۔ کنز العمال ١٠٩٣٧ وعزاہ السیوطی للحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 415

((حب العرب من الایمان)) ❶ ''اور عرب کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔''

تحقیق: باوجودیکہ یہ اہل کفر میں بھی پائی جاتی ہیں۔ (یہ حضرت انس سے مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ عربوں سے بغض نفاق کی علامت ہے۔ مستدرک الحاکم رقم (۶۹۹۸) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۳/۳۳۹)

حدیث: 416

((حب الهرة)) ''بلی کی محبت والی۔''

تحقیق: روایت بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ صغانیؒ وغیرہ کا خیال ہے۔ میں نے ایک رسالہ میں مستقل طور پر اس پر کچھ تبصرہ کیا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے۔ کہ یہ اہل ایمان کی عادت میں داخل ہے اور یہ اس امر کے منافی نہیں ہے۔ جس سے بعض اہل کفر متصف کئے گئے ہیں۔ اور عمدہ عادات کی طرح اور یہ ایمان کی علامت نہیں بن سکتی جیسا کہ سعدؒ اور سیدؒ کو وہم ہوا ہے اور سیدؒ نے مصدر کی اضافت مفعول کی جانب کر کے اسے غریب قرار دیا ہے۔

حدیث: 417

((حبذا المتخللون من امتی)) ❷ ''میری امت کے خلال کرنے والوں کو مبارک باد ہو۔''

(اس کی سند میں واصل الرقاشی ضعیف ہیں)

تحقیق: صغانی کہتے ہیں اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور انہوں نے اس کی تفسیر انگلیوں میں خلال اور کھانے کے بعد دانتوں میں خلال سے کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بلحاظ الفاظ اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے اور بلحاظ معنی اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ متعدد احادیث داڑھی اور انگلیوں کے خلال کے بارے میں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں سنت موکدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کے رواۃ کی جانب نظر کر لی جائے تا کہ بالتحقیق حکم لگایا جا سکے۔

حدیث: 418

((الحج جهاد كل ضعيف)) ❸ ''حج ہر ضعیف کا جہاد ہے۔''

---

❶ مستدرك الحاكم ٤/٨٧۔ حلية الاولياء ٢/٣٣٣۔ كشف الخفاء: ١/٤١٣۔

❷ الترغيب والترهب ١/١٦٨ و ١٦٩۔ تذكرة الموضوعات ص ٣٠۔ رواه الطبرانى فى (الكبير) (٤/٢١٢) بنحوه، وابن ابى شيبة (١/١٢) والامام احمد (٥/٤١٦)

❸ ابن ماجة كتاب المناسك، باب الحج جهاد النساء ٢٩٠٢۔ مسند احمد ٦/٢٩٤۔ الترغيب والترهيب ٢/١٦٤۔ تذكرة الموضوعات للفتنى۔(٧١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: صغانی کو غلطی ہوئی کہ انہوں نے اسے موضوعات میں شمار کیا۔ حالانکہ ابن ماجہؒ نے اس حدیث کو ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین کے ذریعہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث: 419

((الحجامة فی نقرة الراس تورث النسیان فتجنبوا ذلک)) ❶

''سر میں پچھنے لگوانا بھول پیدا کرتا ہے۔ اس سے بچو۔''

تحقیق: دیلمیؒ نے اسے بواسطہ عمر بن واصل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ خطیبؒ بغدادی نے عمر بن واصل پر وضع کی تہمت لگائی ہے اور یہ موجود ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کی بنا پر اپنے سر کے اگلے حصّہ میں پچھنے لگوائے۔

حدیث: 420

((الحجون و البقیع یؤخذان باطرافهما وینثران فی الجنة)) ❷

''حجون اور بقیع کے کونے پکڑ کرلے جایا جائے گا۔ اور ان لوگوں کو جنت میں اٹھایا جائے گا۔ حجون اور بقیع مکہ اور مدینہ میں قبرستان ہے۔''

تحقیق: اس حدیث کو زمخشریؒ نے کشاف میں نقل کیا ہے۔ زیلعی نے اپنی تاریخ میں اس کی سرخی قائم کی ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اس معاملہ میں زیلعی کی متابعت کی ہے اور سخاوی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

فائدہ: اس کی تردید ترمذیؒ کی وہ روایت کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے میرے لئے زمین پھاڑی جائے گی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا۔ وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ حتیٰ کہ میں مکہ اور مدینہ کے مابین ان سے مل جاؤں گا۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

حدیث: 421

((حذف السلام سنة)) ❸ ''سلام حذف کرنا سنت ہے۔''

---

❶ تذکرة الموضوعات ۲۰۷۔ الفوائد المجموعة ص ۲۶۳ کتاب الادب رقم (۸۱٤) رواه الدیلمی فی مسند الفردوس (۲٦۰۵) ۔ کشف الخفاء ۱/٤۱۹۔ اس کی سند میں عمر بن واصل متھم بالوضع ہے۔

❷ الفوائد المجموعة ص ۱۱۳۔ رقم (۳۲۰) کشف الخفاء ۱/٤۱۹۔ تذکرة الموضوعات ص ۷۵۔

❸ ابوداود استفتاح الصلاة باب ۷۱۔ حدیث (۱۰۰٤) یہ وہ قرہ بن عبدالرحمٰن کے خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن ترمذی حدیث (۲۹۷) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: ابن القطانؒ کہتے ہیں۔ نہ یہ مرفوعاً صحیح ہے اور نہ موقوفاً۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداودؒ۔ ترمذیؒ۔ ابن خزیمہؒ اور حاکمؒ نے اپنی صحیحین میں ابوسلمہؓ کے ذریعہ ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ حاکمؒ نے اسے مرفوعاً نقل کر کے صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی نے اسے موقوفاً نقل کر کے کہا ہے۔ کہ یہ حسن صحیح ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ امام سلام میں جلدی کرے کہیں مقتدی اس سے سبقت نہ کر جائے۔ اور بعض مالکیہ کا قول اس معاملہ میں بہت ہی غریب ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں ورحمۃ اللہ نہ کہا جائے۔

حدیث : 422

((الحديث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البھیمة الحشیش))❶

''مسجد میں گفتگو کرنا نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے چوپائے گھاس کو۔''

(البانی کہتے ہیں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم (۴)

تحقیق: یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ مختصر میں ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، امام غزالیؒ نے اس کا ذکر ''الاحیاء'' میں کیا ہے۔ ''الاحیاء'' کی تخریج کرنے والے حافظ عراقیؒ نے کہا ہے کہ مجھے اس کا اصل نہیں مل سکا۔ اور عبدالوہاب بن تقی الدین سبکیؒ نے ''طبقات الشافعیہ'' میں لکھا ہے کہ مجھے اس کی سند نہیں مل سکی نیز عام طور پر زبانوں پر یہ بھی مشہور ہے کہ مسجد میں جائز کلام کرنا بھی نیک اعمال کو ضائع کر دیتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ اس حدیث کے باطل ہونے میں کسی عقل مند کو کوئی شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسی بات ہے کہ جائز باتیں بھی مسجد میں نہیں ہو سکتیں؟

حدیث : 423

((حسنات الابرار سیئات المقربین)) ❷

''نیکوں کی نیکیاں مقربین (کی نسبت کے لحاظ سے) کی برائیاں ہیں۔''

(البانی کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ الضعیفہ (۱۰۰)

تحقیق: یہ ابوسعیدؒ الخراز کا کلام ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے، اس کا کوئی اصل نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام غزالیؒ نے ''الاحیاء'' میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ''یہ قول ایسے قائل کا ہے جو صادق ہے، صالحین کی نیکیاں......''

---

❶ کشف الخفاء: ۴۵۳/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۳٦۔ الفوائد المجموعۃ ص ۲۵۔ الاحیاء ۱۵۲/۱ وقال العراقی لم اقف له علی اصل۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث رقم (۴)

❷ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۸۸۔ کشف الخفاء: ۴۲۸/۱۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۱۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبکیؒ نے کہا ہے کہ اس پر غور کیا جائے اگر یہ حدیث ہے۔ جب کہ مصنف نے کہا ہے کہ یہ ایسے قائل کا قول ہے جو صادق ہے لہٰذا دیکھا جائے کہ اس سے مقصود کون ہے؟

میں کہتا ہوں: یہ واضح ہے کہ امام غزالیؒ نے اس قول کو بطور حدیث کے ذکر نہیں کیا ہے یہی وجہ ہے کہ حافظ عراقیؒ نے ''الاحادیث الاحیاء'' میں اس کی تخریج نہیں کی ہے جب کہ امام غزالیؒ نے اشارہ کیا ہے کہ یہ ابوسعید خراز صوفی کا قول ہے چنانچہ ابن جوزیؒ نے ''صفوۃ الصفوۃ'' میں اس قول کو اس کی طرف منسوب کر کے ذکر کیا ہے نیز ابن عساکرؒ نے اس کے حالات کے ضمن میں بیان کیا ہے جیسا کہ ''الکشف'' میں ہے نیز اس نے ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے اس کو حدیث خیال کیا ہے جب کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: جن محدثین نے اس کو حدیث قرار دیا ہے ان میں الشیخ ابوالفضل محمد بن الشافعیؒ ہیں انہوں نے اپنی کتاب ''الظل المورود'' میں ذکر کیا ہے کہ مروی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے چونکہ انہوں نے اس قول کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی جانب صیغہ تمریض کے ساتھ کی ہے اس لئے اس سے کچھ قوت حاصل نہیں ہے جب اس صیغہ کے ساتھ کوئی قول مذکور ہو تو اس قول کا اصل ہوتا ہے اگرچہ وہ ضعیف ہو لیکن اس قول کا تو کچھ اصل بھی نہیں۔

میں کہتا ہوں: اس قول کا معنی بھی میرے نزدیک درست نہیں ہے اس لئے کہ کوئی نیکی کبھی بھی برائی نہیں کہلا سکتی خواہ نیکی کے کرنے والے کا مقام کیسا ہی کیوں نہ ہو ظاہر ہے کہ اعمال کرنے والوں کے مقام کے لحاظ سے اعمال کے مراتب میں تفاوت ہوتا ہے جب کہ ان اعمال کا کرنا درست ہو اگرچہ وہ اعمال حسن یا قبح کے ساتھ موصوف نہ ہوں جیسے تین جھوٹ جو ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوئے۔ وہ اس لئے جائز ہیں کہ وہ اصلاح کے لئے بولے گئے تھے لیکن بایں ہمہ ابراہیم علیہ السلام نے ان تینوں جھوٹوں کو برائی قرار دیا اور ان کی وجہ سے معذرت کر دی کہ وہ سفارش کی اہلیت نہیں رکھتے جب کہ تمام لوگوں میں رسول اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کرام شامل ہیں لیکن وہ نیکی جو اللہ کے قرب کا باعث ہے وہ اس لحاظ سے برائی بن جائے کہ اس کا صدور مقربین سے ہوا ہے یہ ایسی بات ہے جو نا قابل فہم اور نا قابل تسلیم ہے۔

حدیث : 424

((حسنوا نوافلکم تکمل بها فرائضکم))

''اپنے نفلوں کو اچھی طرح پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے فرائض کی تکمیل ہو جائے گی۔''

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ کوئی اصل نہیں۔ اگرچہ یہ مضمون بلحاظ معنی صحیح ہے۔

حدیث : 425

((الحسن مرحوم)) ''حسن مرحوم ہے۔''

تحقیق: یہ ابوحازم تابعی رحمہ اللہ کا کلام ہے۔

حدیث : 426

((الحسود لا یسود)) ''حاسد سردار نہیں ہوتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: رسالہ قشیریہ میں ہے۔ کہ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث: 427

((حضور مجلس عالم افضل من صلاۃ الف رکعۃ)) ❶

''عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔''

تحقیق: اس حدیث کو غزالی نے احیاء میں ابوذرؓ سے نقل کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ ابن جوزیؒ نے ایک روایت حضرت عمرؓ سے نقل کر کے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ کی یہ حدیث کہیں نہیں دیکھی۔ (ایک روایت میں ''الف عابد'' کے الفاظ ہیں)

حدیث: 428

((الحفظ فی الصغر کالنقش فی الحجر)) ''بچپن میں حفظ کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے۔''

تحقیق: یہ اس طرح ثابت نہیں ہے۔ مگر خطیبؒ نے اپنی جامع میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

حدیث: 429

((حفظ الغلام الصغیر کالنقش فی الحجر، وحفظ الرجل بعد ما کبر کالکتابۃ علی الماء)) ❷

''چھوٹے بچے کا یاد کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے۔ اور بڑے ہو جانے کے بعد یاد کرنا ایسا ہے۔ جیسے پانی پر لکھنا۔''

حدیث: 430

((حکمی علی الواحد کحکمی علی الجماعۃ)) ❸

''میرا حکم ایک پر بھی ایسا ہے۔ جیسا کہ جماعت پر۔''

---

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۰۔ رواہ الذھبی فی المیزان (۴۲۱) الفوائد المجموعۃ رقم (۴۹۳) ص ۲۷۶۔ الاحیاء ۱/۱۰ وقال العراقی ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات ۱/۲۲۳ من حدیث عمر لم اجدہ من طریق ابی ذر۔

❷ کشف الخفاء: ۱/۴۳۳۔ کنز العمال رقم ۲۷۵۹۔

❸ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۸۶) کشف الخفاء (۱/۴۳۶) الفوائد المجموعۃ ص ۲۰۰ وقال الشوکانی قال العراقی فی تخریج البیضاوی لا اصل لہ۔ وقد ذکرہ اھل الاصول فاستدلوا بہ فاخطاوا۔ وفی معناہ مما لہ اصل: ((انما مبایعتی لامراۃ کمبایعی لمائۃ امراۃ)) وھو فی الترمذی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ عراقیؒ کا قول ہے۔ نیز مزیؒ اور ذہبیؒ نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں یہ حدیث معلوم نہیں۔

حدیث: 431

((الحمد لله رداء الرحمن)) "الحمدللہ۔ اللہ کی چادر ہے۔" (الفوائد المجموعہ رقم (۱۲۸۲))

تحقیق: اس کی بھی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔ شوکانی کہتے ہیں مجھے یہ حدیث کہیں نہیں ملی۔

حدیث: 432

((حمل علي باب خيبر)) "علیؓ نے خیبر کے دروازے کو اٹھالیا۔"

تحقیق: اسے محمد بن اسحاق نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اور بعض علماء نے اس کا انکار کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں، اس کے تمام طریقے واہیات ہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں حاکمؒ نے جابر سے مختلف طریقوں سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے کو زمین سے اکھاڑ لیا بعد میں ستّر اشخاص نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں ابورافع سے نقل کیا ہے۔ کہ سات آدمی اسے ہٹا نہ سکے۔

حدیث: 433

((حين تقلي تدري)) "جب تو ملے گا۔ تو جان لے گا۔"

یہ حدیث نہیں ہے اور معنی اس کے صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول اس جانب اشارہ کرتا ہے۔

((وسوف يعلمون حين يرون العذاب من اضل سبيلا)) ❶

"عنقریب جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو یہ بات جان لیں گے۔ کہ کون راہ سے گمراہ تھا۔"

❶ سورة الفرقان الآية: ٤٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خ

حرف الخاء المعجمة

حدیث : 434

((خاب قوم لا سفیه لهم)) ”وہ قوم ناکام ہوئی جس میں کوئی بیوقوف نہ ہو۔“

تحقیق: یہ مکحول شامیؒ کا قول ہے۔ اوران الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ وہ قوم ذلیل ہوئی جس میں کوئی بے وقوف نہ ہو۔ اسے ابن ابی الدنیاؒ نے اپنی حکم میں روایت کیا ہے۔

حدیث : 435

((خازن القوت ممقوت)) ”امانت دار خزانچی کو رزق دیا جاتا ہے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں اس حدیث کی بنا پر کہ:

حدیث : 436

((المحتكر ملعون)) ❶ ”ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔“

حدیث : 437

((خالفوا اليهود فلا تصمموا فان تصميم العمائم من زى اليهود))

”یہودیوں کی مخالفت کرو عمامہ نہ باندھو۔ کیونکہ عمامہ باندھنا یہود کی عادت ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے۔ ویسے عمامہ باندھنا سنت ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

حدیث : 438

((خذوا شطر دينكم عن الحميراء)) ❷

”اپنے دین کا آدھا حصہ حمیرا سے حاصل کرو۔“

---

❶ ابن ماجه ٢١٥٣۔ مستدرك الحاكم ١١/٢۔ الترغيب والترهيب ٥٨٣/٢۔ فتح البارى ٣٤٨/٤۔ بوصیری کہتے ہیں اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ البانی نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشكاة (٢٨٩٣) غاية المرام (٣٢٧) البيهقى (٣٠/٤) الدارمى (٢٤٩/٢) العقيلى فى الضعفاء (٢٣٢/٣) وابن عدى فى الكامل (٧٤١٨/٥)

❷ كشف الخفاء: ٤٤٩/١ و ٤٥٠۔ الفوائد المجموعة ص ٣٩٩ ونقل كلام ابن حجر وتمام عبارته والا فى الفردوس بغير اسناد وسئل المزى والذهبى فلم يعرفاه۔ كذا فى المقاصد۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: حمیرا سے مراد سیدہ عائشہؓ ہے۔اور حمیر احمراء کی تصغیر ہے جو سپید کے معنی میں آتا ہے۔جیسا کہ نہایہ میں ہے۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں نہ میں اس کی سند پہچانتا ہوں۔اور نہ میں نے اسے کسی حدیث کی کتاب میں دیکھا ہے' ہاں ابن اثیر نے اپنی نہایہ میں اس کا ذکر ضرور کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں بتایا۔کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے۔حافظ عمادالدین ابن کثیر نے ذکر کیا ہے۔کہ انہوں نے امام مزی اور ذہبی سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔لیکن انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں پہچانتے۔

نوٹ: ہر وہ حدیث ضعیف ہے جس میں حضرت عائشہ کو حمیرا کہا گیا ہو۔

حدیث : 439

صاحب فردوس نے اسے بغیر سند کے ذکر کیا ہے اور اس کے الفاظ بھی اس سے مختلف ہیں۔اس کے الفاظ یہ ہیں۔

((خذوا ثلث دینکم من بیت الحمیراء))

''اپنے دین کا تہائی حصہ حمیراء کے گھر سے حاصل کرو۔''

تحقیق: اور صاحب مسند فردوس میں اس کی سرخی لگائی ہے لیکن کوئی سند بیان نہیں کی۔ایسے ہی سخاویؒ نے کہا ہے۔سیوطیؒ کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔حافظ عمادالدینؒ ابن کثیر تخریج احادیث مختصر ابن الحاجب میں فرماتے ہیں' یہ حدیث سخت غریب ہے بلکہ منکر ہے۔میں نے اس حدیث کے بارے میں شیخ مزی سے سوال کیا۔لیکن وہ اسے نہ پہچان سکے۔اور فرمایا۔میں آج تک اس کی سند پر واقف نہیں ہو سکا۔امام ذہبیؒ فرماتے ہیں۔یہ حدیث واہیات روایات میں سے ہے۔جس کی سند نہیں پہچانی جاتی۔مگر فردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے۔

حدیث : 440

((خذوا ثلث دینکم من بیت عائشة)) ''اپنے دین کا تہائی حصہ عائشہؓ کے گھر سے حاصل کرو۔''

تحقیق: اور اس کی کوئی سند ذکر نہیں۔ملا علی قاری فرماتے ہیں۔اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔کیونکہ عائشہؓ کے پاس دین کا آدھا حصہ باعتبار استناد موجود تھا۔

حدیث : 441

اسی وجہ سے یہ حدیث مشہور ہے:

((کلمینی یا حمیرا)) ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے بات کر۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: لیکن اس کی بھی علماء کے نزدیک کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 442

((خصمی حاکمی)) "میرا دشمن میرا حاکم ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۲۱۳)

تحقیق: یہ کلام ہے حدیث نہیں۔ جیسا کہ نجم نے کہا ہے اور شبہ ہے کہ یہ کلام ابن ابی سلول منافق کا ہے۔

حدیث : 443 ((الخمول نعمة وكل ياباها))

"گمنامی نعمت ہے اور ہر اس چیز کو جسے برا سمجھے چھپانا نعمت ہے۔" (کشف الخفاء رقم ۱۲۲۶)

تحقیق: یہ حدیث نہیں بلکہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث : 444 ہاں سعیدؓ سے یہ مرفوعاً ثابت ہے۔

((ان الله يحب العبد الخفي التقي)) ❶

"اللہ تعالیٰ گوشہ نشین اور صاف بندے کو پسند کرتا ہے۔"

تحقیق: اس حدیث کا سخاویؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث : 445 ایسے ہی یہ حدیث:

((الخمول راحة، والشهرة آفة)) "گمنامی رحمت ہے اور شہرت آفت ہے۔"

تحقیق: یہ بعض مشائخ کا کلام ہے۔

حدیث : 446 ((خيار نساء امتي احسنهن وجها وارخصهن مهرا))

"میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں۔ وہ حسین بھی ہوں۔ اور جن کے مہر بھی کم ہوں۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ اسے دیلمیؒ نے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے۔

حدیث : 447 ((خير تجارتكم البز، وخير صناعتكم الخرز)) ❷

"تمہاری بہترین تجارت ریشم ہے اور تمہاری بہتر صنعت نگینہ ہے۔"

---

❶ مسلم الزهد ((بلفظ ان الله يحب العبد التقي الغني الخفي))

❷ الاحياء ٢/٨٥۔ الفوائد المجموعة ص ١٤٧۔ رقم (٤٣٠) تذكرة الموضوعات ص ١٣٥۔ كشف الخفاء ١/٤٦٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: عراقیؒ کہتے ہیں میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ ہاں صاحب فردوس نے اسے حضرت علیؓ سے بلاسند روایت کیا ہے۔ (ایک روایت میں ہے "تمہاری بہترین صنعت کھیتی باڑی ہے۔")

حدیث : 448

((خیر البر عاجله)) "بہترین نیکی اسے جلدی کرنا ہے۔"

تحقیق: الفاظ کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔

حدیث : 449

حضرت عباسؓ سے اس معنیٰ کی روایت مروی ہے:

((لا یتم المعروف الا بتعجیله، فانه اذا عجله هنّاه))

"نیکی بغیر جلدی کے مکمل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسے جلدی کرنا چاہیے۔"

تحقیق: اور یہ معنی مشہور ہیں کہ انتظار موت سے زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وہ اس شے کے فوت ہونے کے تک لے جاتا ہے۔

حدیث : 450

((خیر الاسماء ما عبد وما حمد))

"بہترین نام وہ ہیں جن میں عبودیت یا حمد پائی جائے۔"

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

حدیث : 451

معجم طبرانیؒ میں ابو زہیرؓ ثقفی سے مروی ہے:

((اذا سمیتم فعبدوا)) "جب تم نام رکھو تو عبودیت کے ساتھ رکھو۔"

(جس نام کے ساتھ عبد لگتا ہو مثلاً عبدالسلام وغیرہ۔)

حدیث : 452

نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

((احب الاسماء الی الله ما تعبد له)) ❶

"بہترین نام اللہ کے نزدیک وہ ہے۔ جس میں اس کی عبودیت ہو۔"

تحقیق: اس کی سند ضعیف ہے۔

فائدہ: یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن پسندیدہ نام ہیں۔ (بخاری وغیرہ)

❶ کشف الخفاء: ۱/ ۵۲۔ الطبرانی فی الکبیر ۱۰/ ۸۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 453

اور ابو نعیمؒ نے بالسند مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((قال الله تعالیٰ: وعزتي وجلالي لا عذبت احدا يسمي باسمك في النار)) ❶

"قسم ہے میری عزت اور جلال کی میں اس شخص کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔ جو تیرے نام سے اپنا نام رکھے۔"

حدیث : 454

((خير خير)) "خیر ہے خیر ہے۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ بلکہ فال کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ ابن الدیبعؒ نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ ایک نیک فال ہے۔ فال بد نہیں۔ نہ اس کا حال سے تعلق ہے اور نہ مال سے۔

حدیث : 455

((خير السودان ثلاثة: لقمان وبلال ومهجع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم)) ❷

"سوڈان کے تین بہترین آدمی ہیں۔ لقمانؒ، بلالؓ اور مہجعؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ۔"

تحقیق: بخاریؒ نے اپنی صحیح میں واثلہؓ بن الاسقع سے اسے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ ابن الدیبعؒ نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن الدیبعؒ کا یہ قول صحیح نہیں یہ قلم کا سہو ہے ناسخ کی طرف سے یا مصنف کی طرف سے۔ کیونکہ یہ حدیث بخاریؒ کی نہیں ہے۔ اور حاکمؒ نے بھی اسے مقاصد میں ذکر کیا ہے۔ منوفیؒ اسے ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ کہ یہ غلطی ہے کہ مہجعؓ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ وہ حضرت عمرؓ کے غلام تھے۔ بدر کے مسلمانوں میں سے سب سے پہلے وہی مقتول ہوئے۔ وہ دونوں صفوں کے درمیان کھڑے تھے کہ ایک تیر آیا۔ اور اس نے انہیں قتل کر دیا۔ اور وہ اہل یمن سے تعلق رکھتے تھے۔

حدیث : 456

اور مقاصد میں ایک مرفوع حدیث میں ہے:

((والذي نفسي بيده انه ليرى بياض الاسود في الجنة من مسيرة الف عام))

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ سیاہ (سوڈانی) کی سپیدی

❶ كشف الخفاء: ۱/۴۶۹۔

❷ مستدرك الحاكم ۳/۲۸۴۔ رقم ۵۲۴۲۔ كشف الخفاء: ۱/۴۷۳۔ رقم (۱۲۵۶) كنز العمال (۱۱/۶۵۳) ۳۳۱۵۹۔ اللالئ المصنوعه (۱/۲۳۳) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۳/۶۵۱) رقم (۲۸۱۹) ذہبی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ مولیٰ رسول سے مراد کون آدمی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے نظر آئے گی۔"

تحقیق: منوفیؒ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ جو دنیا میں سیاہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوڈانی مومن جنت میں وہی داخل ہوں گے۔ جو سفید ہوں گے عسقلانیؒ نے شرح بخاری میں اسی کی تصریح کی ہے۔

حدیث: 457

((الخیر فی وفی امتی الی یوم القیامة)) ❶

"مجھ میں اور میری امت میں خیر قیامت تک ہے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔ لیکن اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے، "مقاصد" کے مؤلف نے بیان کیا کہ ہمارے شیخ ابن حجر عسقلانیؒ کا قول ہے کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اور مشہور فقیہ ابن حجر ہیثمیؒ نے "الفتاویٰ الحدیثیہ" میں کہا ہے کہ یہ الفاظ منقول نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں: اسی لئے اس حدیث کو امام سیوطیؒ نے "ذیل الاحادیث الموضوعہ" میں ذکر کیا ہے لیکن اس بے اصل حدیث کے ذکر کرنے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کافی ہے کہ "میری امت سے ایک گروہ حق پر ثابت قدم رہے گا جو ان کی مدد نہیں کرے گا وہ انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث: 458

سخاویؒ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی بنا پر:

((لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق الی ان تقوم الساعة)) ❷

"میری اِمت میں سے ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہے گی۔"

حدیث: 459

((خیرة الله للعبد خیر من خیرته لنفسه)) (کشف الخفاء رقم (۱۲۷۶)

"بندے کے لئے اللہ کی بھلائی بہتر ہے۔ اپنے نفس کے لئے بھلائی سے۔"

تحقیق: لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔ چاہے اس کے معنے صحیح ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول سے اخذ کیا جاتا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء (۲۳۷/۱) تنزیه الشریعة (۴۰۲/۲) الدرالمنثور للسوطی (۲۴) الفوائد المجموعه رقم (۱۰۱۵) فضائل النبی ﷺ۔

❷ البخاری ۱۲۵/۹۔ کتاب الاعتصام رقم (۷۳۱۱) مسلم الامارة ۱۷۰۔ (۴۹۲۸) الترمذی ۲۲۲۹۔ کتاب الفتن ابوداود الفتن ب ۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وعسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وهو شر لکم والله یعلم وانتم لا تعلمون)) ❶

''اور شاید تم کسی چیز کو برا سمجھو۔ اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور جس شے کو تم اچھا سمجھو وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ تم نہیں جانتے۔''

حدیث: 460

یہیں سے نماز اور دعا کے ذریعہ استخارہ اور مشورہ سے بات بری ثابت ہوئی۔

((ما خاب من استخار، وما ندم من استشار)) ❷

''جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوا۔ جس نے مشورہ کیا وہ شرمندہ نہ ہوا۔''

نوٹ: اس کو طبرانی نے روایت کیا صغیر میں اور قضائی نے اس کو انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الموضوعۃ رقم (۵۰۵۸)

حدیث: 461

اور ایک دعا میں بھی ثابت ہے:

((اللهم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری)) ❸

''اے اللہ میرے لئے خود پسند فرما۔ اور میرے اختیار پر نہ چھوڑ۔''

اور یہ اصل عام لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ بھلائی وہ ہے جسے اللہ پسند کرے۔ بلکہ مشائخ کے نزدیک تحقیق یہی ہے۔ کہ بندے کے لئے اختیار کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

((وربک یخلق ما یشاء ویختار، ما کان لهم الخیرة)) ❹

''تیرا رب جو چاہے پیدا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے کوئی اختیار نہیں۔''

سید ابوالحسن الشاذلی سے مروی ہے۔ پسند نہ کر۔ اگر تیرے لئے پسند کرنا ضروری ہو۔ تو تو اس بات کو پسند کر۔ کہ کچھ بھی پسند نہ کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا۔ اور پسند فرماتا ہے۔

---

❶ سورة البقرة، الآیة: ۲۱۶۔

❷ فتح الباری ۱۱/۱۸۴۔ مجمع الزوائد ۲/۲۸۰ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الاوسط ۲/۸۷۔

❸ اس طرح کی مختصر روایت ترمذی حدیث نمبر (۳۵۱۶) میں اور اس میں زنفل بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ دیکھیں ضعیف ترمذی۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۵۱۵)

❹ سورة القصص، الآیة: ٦٨۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

د

حرف الدال المهملة

حدیث : 462

((دار الظالم خراب ولو بعد حین)) (کشف الخفاء رقم ۱۲۸۰)

''ظالم کا گھر خراب ہوتا ہے۔ چاہے ایک مدت کے بعد ہو۔''

سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن اس کی شہادت یہ آیت دیتی ہے۔

((فتلک بیوتهم خاویة بما ظلموا)) ❶

''یہ ان کے گھر خراب ہیں ان کے ظلم کی بنا پر۔''

(نجم کہتے ہیں کہ کعب نے ابوہریرہ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ توراۃ میں ہے جو ظلم کرتا ہے وہ اپنا گھر خراب کرتا ہے)

حدیث : 463

((دارهم ما دمت فی دارهم)) ❷

''ان کا گھر اس وقت تک ہے۔ جب تک آپ ان کے گھر میں ہیں۔''

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ نجم کہتے ہیں یہ حدیث نہیں کسی شاعر کا شعر ہے۔

حدیث : 464

لیکن زوجہ کے بارے میں آیا ہے:

((دارها تعش بها)) ❸ ''اس کا گھر اس وقت تک ہے جب تک وہ اس میں رہے۔''

تحقیق: یہ حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں سمرہؓ سے روایت کی ہے۔

حدیث : 465

((داروا سفهاء کم)) ''اپنے بیوقوفوں کی مدد کرو۔''

تحقیق: یہ عام لوگوں کی زبان پر اس زیادتی کے ساتھ جاری ہے کہ تہائی مال کے ساتھ۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

---

❶ سورة النمل الآية: ٥٢۔

❷ کشف الخفاء: ١/٤٧٩۔ رقم (١٢٧٩)

❸ تهذیب تاریخ ابن عساکر ٧/٦٧۔ اتحاف السادة المتقین ٥/٣٦٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 466

((داومی قرع باب الجنة)) "جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے میں میری مدد کر۔"

قاله لعائشة، قالت: بماذا؟ قال: ((بالجوع)) ❶

یہ آپ نے عائشہؓ سے فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا بھوک کے ساتھ۔
غزالی نے اس کا احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں دیکھی۔

حدیث : 467

((دخوله علیه الصلاة و السلام حماما بالجحفة)) (کشف الخفاء رقم(۱۳۲۹)

"نبی کریم ﷺ کا جحفہ میں حمام میں داخل ہونا۔"

تحقیق: یہ صحیح نہیں۔ ترمذی نے شرح منہاج میں گرم پانی پر کلام کرتے ہوئے ذکر کیا ہے نوویؒ شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ بے انتہا ضعیف ہے۔ ابن حجر المکی شرح الشمائل میں کہتے ہیں۔ یہ حدیث کہ نبی کریم ﷺ جحفہ میں حمام میں تشریف لے گئے۔ باتفاق حفاظ موضوع ہے۔ اگر چہ یہ حدیث دمیری وغیرہ کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ اور عرب اپنے شہروں میں حمام کو جانتے بھی نہ تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حمام کا علم ہوا۔ یہ کلام صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ باتفاق حفاظ موضوع نہیں۔ بلکہ حافظ الدمیری نے اسے ثابت کیا ہے۔ اور نوویؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ضعیف و موضوع میں بہت زیادہ فرق ہے۔ کیونکہ بلحاظ اصل اثبات نفی پر مقدم ہے۔

حدیث : 468

((الدرجة الرفیعة)) "بلند درجہ اس میں ہے۔"

تحقیق: کہ اذان کے بعد دعا کہی جائے۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں نے اسے روایات میں کہیں نہیں پایا۔
فائدہ: بریلوی حضرات اس کو اذان کے بعد کی دعا میں پڑھتے ہیں جبکہ یہ کلمات کسی حسن صحیح ضعیف بلکہ کسی موضوع من گھڑت روایت میں بھی نہیں ہیں۔ اس لئے اذان کی دعا میں یہ اضافہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے یہ بدعت ہے اور نبی ﷺ کی بتائی ہوئی اذان کی دعا میں اضافہ ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔

حدیث : 469

((الدم مقدار الدرهم یغسل وتعاد منه الصلاة)) ❷

---

❶ الاحیاء ۱/۲۳۲۔ اتحاف السادة المتقین ٤/١٩٤۔

❷ کشف الخفاء ۱/۲۰۰۔ تذکرة الموضوعات ص ۳۳۔ الفوائد المجموعة ص ٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''خون جب درہم کے برابر ہو تو اسے دھویا بھی جائے گا۔ اور نماز کا بھی اعادہ کیا جائے گا۔''

تحقیق: اس کا راوی نوح کذاب ہے۔ جیسا کہ اللآلی میں ہے۔

نوٹ: البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، خطیب نے اس حدیث کو (۹/۳۳۰) میں نوح بن ابی مریم کے طریق سے ذکر کیا ہے، اس نے یزید ہاشمی سے اس نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہؓ سے مرفوع ذکر کیا ہے جبکہ یہ اسناد موضوع ہے۔ نوح بن ابی مریم متہم ہے جبکہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے الموضوعات میں اس طریق سے ذکر کیا ہے اور نوح راوی کو کذاب قرار دیا ہے جبکہ امام زیلعی نے اس کو نصب الرایہ (۱/۲۱۲) میں اس طریق سے ذکر کیا ہے جبکہ امام سیوطی نے اس کو اللآلی (۲/۱) میں ذکر کیا ہے، آپ سمجھ لیں کہ یہ حدیث احناف کی حجت ہے جبکہ وہ درہم کے برابر نجاست کو مغلظ قرار دیتے ہیں اور جب آپ کے علم میں یہ حقیقت آ چکی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے تو اس سے واضح ہو گیا کہ یہ حدیث باطل ہے اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ نجاست سے بچاؤ اختیار کرنا ضروری ہے اگرچہ درہم سے کم کیوں نہ ہو جب کہ وہ احادیث عام ہیں جو پاکیزگی کا حکم دیتی ہیں۔

حدیث: 470

((الدنيا ساعة، فاجعلها طاعة)) (كشف الخفاء رقم ۱۳۳۱)

''دنیا ایک گھڑی کی ہے۔ اس میں اطاعت کر لو۔''

لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن یہ معنی اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت ہے۔ (یہ صحیح نہیں دیکھیں التمییز ۶۲۴)

((كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار)) ❶

''گویا کہ وہ اس دن دیکھیں گے۔ جس کا وہ وعدہ کئے گئے تھے۔ وہ دنیا میں دن کا ایک حصہ ٹھیرے ہیں۔''

حدیث: 471

اور یہ جو ثابت ہے کہ:

((عمر الدنيا سبعة الاف سنة)) ''دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔''

تحقیق: یہ اس کے منافی نہیں ہے۔ یہ جتنا زمانہ گزرے گا۔ یہ محسوس ہوگا گویا کہ ایک ساعت میں ختم ہو گیا۔

حدیث: 472

((الدنيا مزرعة الآخرة)) ❷ ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔''

← تنزيه الشريعة ۲/۶٦ وقال ابن عراق وروى العقيلي عن ابن المبارك انه قال رايت روح بن غطيف صاحب الدم قدر الدرهم فجلست اليه مجلسا فجعلت استحي من اصحابي ان يروني جالسا معه وقال البزار اجمع اهل العلم على نكرة هذا الحديث والله تعالىٰ اعلم۔

❶ سورة الاحقاف، الآية: ۳۵۔

❷ احياء علوم الدين ۱۹/٤۔ اتحاف السادة المتقين ۵۳۹/۸۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۷٤۔ كشف الخفاء: ۱/٤۹۵۔ رقم (۱۳۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ غزالی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں معنوی لحاظ سے یہ بات ثابت ہے اور قرآن سے مستنبط ہوتی ہے۔

((من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه)) ❶

"جو آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں۔"

حدیث: 473

((الديك الابيض صديقي وصديق صديقي وعدو عدوي)) ❷

"سفید مرغ میرا دوست ہے۔ میرے دوست کا دوست ہے۔ اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔"

تحقیق: اس کی مختلف سندات ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے اس کا موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں، مجھ پر اس متن کے موضوع ہونے کا حکم ظاہر نہیں ہوا۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ اس کے اکثر الفاظ میں اوچھا پن ہے اور کوئی رونق نہیں پائی جاتی۔ حافظ ابو نعیمؒ نے مرغ کی احادیث ایک جزو میں جمع کی ہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے ابن ابی اسامہؒ اور ابو شیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ منکر ہے۔

حدیث: 474

((الدين ولو درهما، والعائلة ولو بنتا، والسائل ولو كيف الطريق؟)) ❸

"قرض چاہے ایک درہم کا کیوں نہ ہو۔ بھوکی چاہے لڑکی کیوں نہ ہو۔ سوال کرنے والا چاہے راستہ کیسا ہی ہو۔"

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں مرفوعاً اسے کہیں نہیں پاتا اور اُس کا معنی صحیح ہے۔

حدیث: 475

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں مشہور یہ ہے:

((السوال ذل ولو اين الطريق)) "سوال کرنا ذلت ہے چاہے مسافر کیوں نہ ہو۔"

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ کوئی حدیث نہیں ہے، ایک مثال ہے۔

---

❶ سورة الشورى، الآية: ٢٠۔

❷ تذكرة الموضوعات لابن القيسراني (٩٦٦) اللالى المصنوعه ٢/٢٢٧۔ اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے رشدین اور عبداللہ بن صالح دونوں سخت ضعیف ہیں اسی طرح ایک روایت انس سے مروی ہے کہ جو سفید مرغ گھر میں رکھے گا شیطان اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا اس کی سند میں یحیٰی بن عنبسہ کذاب ہے۔ مختصر یہ کہ مرغ کے بارے میں تمام روایات ضعیف ہیں سوائے ایک روایت کے۔ کنز العمال ٣٥٢٧٤ و ٢٥٢٧٦ و ٢٥٢٧٩۔ الموضوعات لابن الجوزي ٣/٤۔

❸ كشف الخفاء ١/٤٩٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف الذال المعجمه (ذ)

حدیث: 476

((ذکاۃ الارض یبسھا)) ''زمین کی پاکی اس کا خشک ہو جانا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۳۳۷)

تحقیق: مقاصد میں ہے کہ احناف اس سے حجت پکڑتے ہیں اور مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ ہاں اسے ابن ابی شیبہ نے مرفوعاً ابو جعفرؒ الباقر سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں سند کی عمدگی ظاہر ہے جو امام باہر سے مروی ہے جسے سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔ اور یہ مہذب کی صحت مذہب کے لئے کافی ہے حالانکہ مجتہد جب کسی حدیث سے کسی حکم پر استدلال کرتا ہے۔ تو وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ حدیث اس کے نزدیک صحیح ہے یا حسن پھر اسے سند میں ضعف یا وضع کا وجود بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔ زرکشی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ محمد بن حنفیہؒ کا قول ہے۔ ابن جریرؒ نے اسے تہذیب الآثار میں روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں ابن ابی شیبہؒ نے اپنی مصنف میں محمد بن حنفیہ۔ ابو جعفر اور ابو قلابہ سے یہ ان کا قول نقل کیا ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اس کا مرفوع ہونا گزر چکا ہے اور یہ حضرت عائشہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اس کی اصل ہدایہ میں مرفوعاً موجود ہے۔ اگرچہ مجھے اس کا مخرج معلوم نہیں۔ یہ تو معلوم ہے کہ موقوف صحابہ ہمارے نزدیک حجت ہے۔ اور ایسے ہی حدیث منقطع جب کہ اس کی سند صحیح ہو۔ اور ہمارے مذہب کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔ جو سنن ابی داود میں اس باب کے تحت ہے۔ کہ جب زمین خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں حضور کے زمانہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ اور میں نوجوان تھا۔ اور مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے تھے۔ اور پیشاب کرتے رہتے تھے۔ اور صحابہ اس پر پانی بھی نہ ڈالتے تھے۔ ❶ اگر خشک ہونے سے پاک ہونے کا اعتبار نہ ہوتا۔ تو انہیں اس بات سے احتراز کرنا چاہیے تھا۔ جب کہ وہ جانتے تھے۔ کہ یہاں نجاست موجود ہے۔ اور اس کے باوجود وہ مسجد میں نماز پڑھتے۔ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی زیادہ۔ نزاع کے معاملہ میں یہ بمنزلہ اجماع ہوا۔ سخاویؒ کہتے ہیں ابو قلابہ سے یہ الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں۔ کہ زمین کا خشک ہو جانا۔ اس کا پاک ہو جانا ہے۔ اور اس حدیث کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث معارض ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کے پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم دیا۔ بلکہ کھودنے کا بھی ذکر موجود ہے۔ ❷ اور اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ خشک ہونا بھی پاکی کا ایک طریقہ ہے۔ نہ کہ اس کا کھودنا اور یہ ہمارا قول پانی بہانے اور اس سے پاک کرنے کے منافی نہیں۔

❶ ابوداود: کتاب الطھارۃ، باب طھور الارض اذا یبست حدیث (۳۸۲) البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❷ ابوداود کتاب الطھارۃ، باب الارض یصیبھا بالبول حدیث (۳۸۱) البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ر

حرف الراء

حدیث : 477

((رایت ربی یوم النفر علی جمل اورق، علیه جبة صوف امام الناس)) ❶

''کوچ کے روز میں نے اپنے اللہ کو ایک زرد اونٹ پر سوار دیکھا۔ اور خدا صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھا۔ اور لوگوں کے آگے چل رہا تھا''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ ذیل میں اس کا ذکر ہے۔

حدیث : 478

اللآلی المصنوعہ میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

((رایت ربی فی صورة شاب له وفرة))

''میں نے اپنے خدا کو ایک جوان کی صورت میں دیکھا، اس کے لمبے بال تھے''

تحقیق: اور ایک روایت میں ہے۔

﴿فی صورة شاب امرد﴾ ❷ ''ایسے جوان کی صورت میں دیکھا۔ جس کی نہ مونچھیں تھیں نہ داڑھی۔'' ابن صدقہ ابوزرعہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث کا ایک معتزلی ہی انکار کرسکتا ہے۔ اور بعض کتابوں میں فواد (دل) کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ اور حدیث کا مقصد یہ ہے اگر رویۃ سے مراد خواب کی روایت ہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اور اگر اس دیکھنے سے مراد جاگتے ہوئے دیکھنا ہے۔ تو ابن ہمام نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ یہ حجاب صورت ہے۔ گویا کہ ان کے کلام کا منشا یہ ہے۔ کہ اسے تجلی صورت پر مبنی قرار دیا جائے گا نہ کہ تجلی حقیقی پر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذات وصفات کے لحاظ سے مختلف قسم کی تجلیات ہیں۔ اسی طرح اسے قدرت کاملہ اور وہ قوت حاصل ہے۔ جو فرشتوں وغیرہ سے تبدیلی اشکال میں زیادہ ہے۔ حالانکہ وہ باعتبار جسم' صورت اور ذات سے منزہ ہے۔ اس طرح پر بہت سے شبہات اور بہت سی مشکل احادیث صفات حل ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ خود مقامات کے حقائق سے زیادہ واقف ہے اور اس سے سبکی وغیرہ کا وہ اعتراض ختم ہو گیا کہ میں نے اپنے خدا کو مرد جوان کی صورت میں دیکھا۔ یہ حدیث عام صوفیوں کی زبان پر مشہور ہے۔ اور یہ موضوع ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹی

❶ کشف الخفاء: ۱/۵۲۶۔

❷ الکامل لابن عدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷۔ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ (۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہمت لگا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے ایسی حدیث وضع کی ہے۔ جس کی سند سے اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے۔ ورنہ تاویل کا دروازہ تو بہت کھلا ہوا ہے۔

حدیث: 479

((الرابح في الشر خاسر))

"برائی سے کمانے والا خسارے میں ہے یعنی بھلائی سے۔" (کشف الخفاء رقم ۱۳۴۹)

تحقیق: یہ بعض حکماء کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قسم ہے زمانہ کی کہ انسان خسارے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے۔

﴿فما ربحت تجارتهم﴾ "اور ان کی تجارت نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا۔" ❶

شیخ بستیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

دنیاوی معاملات میں آدمی کی زیادتی یہ سراسر نقصان ہے
اور اس کے نفع میں کوئی بھلائی نہیں وہ سراپا ٹوٹے میں ہے

حدیث: 480

((رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر قالوا: وما الجهاد الاكبر؟ قال: ((جهاد القلب)) ❷

"ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ دل سے جہاد۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ "تسدید القوس" میں کہتے ہیں۔ یہ لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ یہ ابراہیم بن عبلہ کا قول ہے۔ جو نسائی نے "کنی" میں نقل کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ غزالیؒ نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے اور عراقیؒ کہتے ہیں۔ اسے بیہقیؒ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور بیہقیؒ کہتے ہیں۔ اس کی سند میں ضعف ہے۔

حدیث: 481

سیوطیؒ کہتے ہیں۔ خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے تشریف لائے اور فرمایا:

---

❶ سورة البقرة، الآية: ١٦۔

❷ كشف الخفاء رقم (١٣٦٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((قدمتم خیر مقدم، وقدمتم من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر))❶
"تم بہتر کام کر کے آئے ہو۔ لیکن اب تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہو۔"
لوگوں نے دریافت کیا۔ جہاد اکبر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا
﴿مجاهدة العبد هواه﴾ "بندے کا اپنی خواہش سے جہاد کرنا۔"

حدیث: 482

((رحم الله اخی الخضر، لو کان حیا لزارنی))(کشف الخفاء رقم ۱۳۷۰)
"اللہ تعالیٰ میرے بھائی خضر پر رحم فرمائے اگر وہ زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر امام عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ (بعض سلف کا کلام ہے۔ جو حیات خضر کے قائل نہیں۔)

حدیث: 483

((رحم الله من زارنی وزمام ناقته بیده))(کشف الخفاء رقم ۱۳۷٤)
"اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے۔ جو میری زیارت اس حالت میں کرے کہ اس کی ناقہ کی زمام اس کے ہاتھ میں ہو۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 484

((رد دانق علی اهله خیر من عبادة سبعین سنة))(کشف الخفاء رقم ۱۳۷۸)
"درہم کا اس کے گھر والوں پر لوٹانا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

تحقیق: ابن حجرؒ کہتے ہیں۔ میں لفظاً اس کی اصل کو نہیں پہچانتا۔ ورنہ بلحاظ معنی یہ صحیح ہے۔ کیونکہ حق کو اس کے مالک کے پاس لوٹانا یہ فرض ہے۔ اور یہ ستر سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے (جب حدیث کی کوئی اصل نہ ہوئی تو ستر سال کی قید کیسے ثابت ہوگی) سخاویؒ کہتے ہیں۔ یہ قول یحییٰ بن عمر بن یوسف بن عامر الاندلسی المالکی کا ہے۔ جب انہوں نے قیروان سے قرطبہ کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ تو ایک بقال کے ان کے ذمہ کچھ درہم تھے۔ انہوں نے اسے درہم دیتے وقت یہ بات کہی۔

---

❶ اتحاف السادة المتقین ۷/۳۵۱۔ کنز العمال ۱۱۷۷۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 485

ابن جماعۃ نے اپنی منسک کبیر میں ذکر کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ:

((رد دانق من حرام يعدل عندالله سبعين حجة))

''حرام مال کو لوٹانا اللہ کے نزدیک ستر حج کے برابر ہے۔'' اور دانق درہم کے چھٹے حصے کو بولتے ہیں۔

حدیث : 486

((رد الشمس على عليٍّ)) ❶ ''حضرت علیؓ پر سورج لوٹا دیا گیا۔''

تحقیق: امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور ابن الجوزیؒ نے اسے اپنی موضوعات میں روایت کیا ہے۔ لیکن طحاویؒ اور صاحب الشفاء نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث : 487

ابن مندہؒ۔ ابن شاہینؒ نے اور طبرانیؒ نے اوسط میں حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

((انه عليه الصلاة والسلام امر الشمس فتاخرت ساعة من نهار)) ❷

''کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج کو حکم دیا۔ وہ دن کی ایک ساعت پیچھے ہٹ گیا۔''

تحقیق: اور اس کی تفصیل سیر میں موجود ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث رقم (٩٧٢)

حدیث : 488

((رسول المرء دال على عقله))

''آدمی کا قاصد اس کی عقل پر دلالت کرتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (١٣٨٣)

تحقیق: یہ یحییٰؒ بن خالد کا قول ہے جیسا کہ للد ینوری نے اپنی مجالسہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث : 489

((ريق المومن شفاء)) ''مومن کا تھوک بھی شفاء ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (١٤٠٥)

---

❶ سبق برقم ٢٥٨۔

❷ مجمع الزوايد ٢٩٦/٨ و ٢٩٧ وقال الهيثمى رواه الطبرانى فى الاوسط واسناده حسن وخالفه الشيخ ناصر الالبانى وضعف الحديث راجع السلسلة الضعيفة حديث رقم ٩٧٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔اور یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مستنبط ہے۔کہ قسم ہے خدا کی ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک سے بیماروں کو باجازت خداوندی شفا دیتی ہے۔

حدیث : 490

اور یہ جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔کہ مومن کا جھوٹا بھی شفاء ہے۔وہ اس حدیث کی بنا پر ہے۔جو دارقطنیؒ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے۔

((من التواضع ان يشرب الرجل من سؤر اخيه؛ اى المومن))

”تواضع میں یہ بھی داخل ہے۔کہ آدمی اپنے مومن بھائی کا جھوٹا پی لے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ز

حرف الزای

حدیث : 491

((زامر الحی لا یطرب)) ''زندہ بانسری بجانے والا خوش نہیں ہوتا۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۴۱۱)

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ التمیز (۶۷۷) اکثر اوقات یہ بات صحیح بھی ہوتی ہے۔ کہ گانے والے کی مختلف لے کے باعث سننے والے کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ طبلہ بجانے والا کہ وہ طبلہ بجاتے وقت اپنے حال سے متغیر نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر اکابر صوفیاء پر ظاہر میں سماع کا کوئی اثر نہیں ہوتا اگرچہ وہ تاثیر سے خالی نہیں ہوتا۔ جنیدؒ سے دریافت کیا گیا۔ کہ جب آپ شروع میں وجد کے مرتکب ہوئے تھے۔ تو آخر میں کیوں چھوڑ دیا۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

((وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب)) ❶

''تو پہاڑوں کو جما ہوا دیکھے گا۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح دوڑتے ہیں۔''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ایک شخص کو بات کے شروع پر روتے دیکھا تو فرمایا۔ ہم بھی ایسے ہی تھے۔ اب ہمارے دل سخت ہوگئے۔

حدیث : 492

((الزحمة رحمة)) ''تکلیف بھی رحمت ہے۔'' (کشف الخفاء رقم ۱۴۱۰)

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔ کہ عرفات میں نماز کے لئے ٹھہرنا۔ ذکر و علم کی مجلسوں میں بیٹھنا۔ اور برکتوں کی ساعتوں میں طواف کرنا۔ اگرچہ یہ بظاہر زحمت ہے۔ لیکن رحمت کا سبب ہے۔

حدیث : 493

((زكاة الجاه اغاثة اللهفان)) ''جاہ کی زکوٰۃ مظلوموں کی مدد کرنا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم ۱۴۱۵)

تحقیق: یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نہیں پہچانی جاتی ہاں اس معنیٰ میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ:

---

❶ سورة النمل، الآية: ۸۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 494

((افضل صدقة اللسان الشفاعة، تفک بها الاسیر، وتحقن بها الدماء وتجربها المعروف والاحسان الی اخیک، وتدفع عنه الکریهة))
''زبان کا افضل صدقہ سفارش بھی ہے۔ جس کے ذریعہ قیدی کو چھڑایا جائے۔ خون روکے جائیں۔ جس سے بھلائی اور سلوک اپنے بھائی کے ساتھ کیا جائے اور اس سے برائی کو دور کیا جائے۔''

تحقیق: اسے طبرانیؒ نے کبیر میں اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث : 495

((زکاة الحلی عاریته)) ''زیور کی زکوٰۃ ادھار دینا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۴۱۷)

تحقیق: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔

حدیث : 496

اور کہا بیہقی نے یہ جو مرفوعاً روایت کیا جاتا ہے۔

((لیس فی الحلی زکاة)) ''کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں۔''

تحقیق: یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 497

((الزیدیة مجوس هذه الامة))❶ ''زیدیہ فرقہ اس امت کا مجوس ہے۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کو نہیں دیکھا۔ ہاں ابوداؤدؒ اور طبرانیؒ کی روایت میں ابن عمر سے قدریہ کے الفاظ مروی ہیں ابن الربیعؒ کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کی روایت بھی حلال نہیں۔ اور زیدیہ فرقہ اس غلط نسبت سے پاک ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اگر وہ قدریہ کے مذہب پر ہیں تو اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔ کیونکہ وہ فیصلہ میں مشترک ہوں گے چاہے وہ بطریق کلی ہو یا بطریق جزئی۔ اور دو کا اثبات علت ہوگا کیونکہ مجوس نور کا مرتبہ الوہیت میں ثابت کرتے ہیں۔ اور ظلمت کو اصناف مخلوق ثابت کرتے ہیں۔ اس طرح وہ نور کی عبادت کرتے ہیں چاہے وہ سورج کا نور ہو یا چاند کا یا آگ میں سے کسی صنف کا۔ اور

❶ کشف الخفاء: ۱/۵۳۴۔ رقم (۱۴۳۸) ابن دبیع التمیز: (۶۸۹) میں کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس بات سے غافل ہیں کہ اللہ ہی نے نور وظلمت اور تمام اشیاء کو جو عالم میں نظر آتی ہیں پیدا فرمایا ہے۔ اور اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ یہ تمام اشیاء مخلوق ہیں۔ اسی لئے اہل سنت والجماعت میں سے اہل حق کا قول یہ ہے۔ کہ بھلائی و برائی اور نفع وضرر تمام کی تمام اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور وہ ہر چیز کا صانع ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے۔ اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا قول دلالت کرتا ہے۔ ''اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا۔ اور تمہارے اعمال کو بھی۔'' ❶ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ اس کے لئے کوئی فعل مستقل ہے، اس نے اللہ کے ساتھ جہل مستقل کو بھی شریک ٹھہرایا۔

حدیث : 498 رہا قزوینی کا یہ قول کہ یہ حدیث:

((القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم)) ❷

''قدری اس امت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں۔ تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔''

تحقیق: یہ مصابیح کی احادیث میں سے موضوع حدیث ہے۔

حدیث : 499 اور اسی طرح یہ حدیث کہ

((صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب: القدرية والمرجئة)) ❸

''میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔'' قدریہ اور مرجۂ

تحقیق: یہ غلط ہے اور ان کا مخرج ہم نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں بیان کیا ہے۔

---

❶ سورة الصافات، الآية: ٩٦۔

❷ ابوداود السنة باب [١٦] في القدر۔ حديث (٤٢٩١) مجمع الزوايد ٧/٢٠٥۔ مستدرك الحاكم ١/٨٥۔ كنزالعمال (١/١١٩) ابن ابي عاصم (١٤٩) المشكاة (١٠٧) الترغيب والترهيب (١/٢٠٣) ابن عدى فى الكامل (٣/١٠٦٨) العلل المتناهية (١/١٤٦) اللآلي المصنوعه ١/١٣٤) تذكرة الموضوعات للفتني (١٥) اس کی سند حسن درجے کی ہے۔

❸ ابن ماجة المقدمه حديث۔ ٦٢ و ٧٣۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشكاة (١٠٥) ظلال الجنة (٣٣٤) الترمذى ٢١٤٩ كتاب القدر، باب ما جاء في القدر وقال حديث غريب حسن صحيح۔ مجمع الزوايد ٧/٢٠٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س

حرف السین

حدیث : 500

((سب اصحابی ذنب لا یغفر))

"میرے صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جس کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔"

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ نبی کریم ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ، ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء❶))

"اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ شرک کو تو معاف نہ کرے گا۔ اور اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا۔"

تحقیق: ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اگر اس کے الفاظ صحیح ہوں تو اس کی توجیہہ یہ کی جائے گی۔ یہ ایک ایسا گناہ عظیم ہے۔ جس کا اصحاب کے حق سے تعلق ہے بلکہ اصحاب کے سردار سے۔ کیونکہ ان کو برا کہنا گویا اسے حلال سمجھنا اور اس سے ثواب کی توقع کرنا ہے اور اس بنا پر اس کی تکفیر کی جائے گی۔ اور وہ عذاب کا مستحق ہوگا۔ اور یہ آیت خداوندی "کہ وہ جسے چاہے معاف کر سکتا ہے" ❷ کے منافی نہیں ہے۔ میں نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور یہ بعید نہیں۔ کہ اس کے معنی یہ ہوں۔ کہ میرے صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جس کی مغفرت نہیں۔

فائدہ: اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے۔ جس میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے میرے صحابہ کو ایذاء پہنچائی۔ اس نے مجھے ایذا دی۔ اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی۔ تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے گا یہ ترمذی کی ایک طویل روایت ہے۔ ❸

حدیث : 501

((من سب اصحابی فاضربوہ، ومن سبنی فاقتلوہ)) ❹

"جو میرے صحابہ کو برا کہے اسے مارو اور جو مجھے برا کہے اسے قتل کر دو۔"

❶ سورة النساء، الآية: ٤٨۔ ❷ سورة النساء من الآية: ٤٨۔

❸ سنن ترمذی: کتاب المناقب، باب فیمن سب اصحاب النبی حدیث (٣٨٦٢) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ تخریج الطحاویہ (٤٧١) سلسلة الاحادیث الضعیفة (٢٩٠١)

❹ مجمع الزوائد ٦/٢٦٠ بنحوہ وقال الهیثمی رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط عن شیخه عبیداللہ بن محمد العمری رماہ النسائی بالکذب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 502

((سبابة النبی علیه الصلاة والسلام کانت اطول من الوسطی)) ❶

''نبی کریم ﷺ کی شہادت کی انگلی درمیانی انگلی سے بڑی تھی۔''

تحقیق: جس شخص نے یہ روایت بیان کی، اس نے غلطی کھائی۔ یہ بات آپ کے پیروں کی انگلیوں میں پائی جاتی تھی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے اور سلف میں سے بھی دمیری کو غلطی ہوئی۔ انہوں نے روایت کو اعتماد کے ساتھ مطلقاً بیان کیا۔ اور اس سے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کی انگلیاں مراد لیں اور اسے حضور کی خصوصیت ٹھہرایا حالانکہ یہ حدیث مسند احمد بن حنبل میں پاؤں کی قید کے ساتھ موجود ہے۔ میمونہؓ بنت کردم فرماتی ہیں۔ میں اس بات کو نہیں بھولی کہ حضور کے قدم مبارک انگلیوں میں انگوٹھے کے قریب کی انگلی سب سے بڑی تھی۔ بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں اسی طرح روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ سے قرطبیؒ کے اس قول کی تشریح پوچھی گئی کہ نبی کریم ﷺ کی انگلی شہادت درمیان کی انگلی سے بڑی تھی۔ تو انہوں نے اس کا یہی جواب دیا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں دمیری اور قرطبی وغیرہ کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ سبابہ فی الواقع ہاتھ کی انگلی کو بولتے ہیں۔ لیکن کبھی مجازاً پیر کی انگلی پر بھی بولا جاتا ہے۔ انہوں نے اسے حقیقت پر محمول کیا۔ باوجود اس بات کے کہ پیر کی انگلی کا اور انگلیوں سے بڑا ہونا اس بات کے منافی نہ تھا۔ اور حقیقت امر کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

حدیث : 503

((السر عند الاحرار)) ''راز آزاد لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۴۷۱)

تحقیق: ایسے ہی یہ بھی لوگوں کا قول ہے۔ کہ آزاد آدمیوں کے سینے رازوں کی قبریں ہیں۔ یہ بعض نیک لوگوں کا کلام ہے۔ حدیث نہیں ہے۔

حدیث : 504

((السعید من وعظ بغیره))

''نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت کرے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۴۷۵)

تحقیق: زرکشیؒ کہتے ہیں ابن جوزیؒ کا قول ہے۔ یہ ثابت نہیں۔ رامہرمزیؒ نے اپنی امثال میں ابن خالدؒ اور عقبہؓ بن عامر سے روایت کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ عقبہؓ کی حدیث بہت طویل ہے۔ اسے دیلمیؒ نے

---

❶ مسند احمد ٦/٣٦٦۔ رقم (٢٧٦٠٤) البانی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اور ان الفاظ کے ساتھ یہ ابن مسعودؓ سے موقوفاً مروی ہے جیسا کہ ابن ماجہؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ اور بیہقیؒ نے اپنی مدخل میں۔ حضرت عمرؓ سے موقوفاً روایت ہے۔ سعید بن منصورؒ نے بھی اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 505

((السفر يسفر عن اخلاق الرجال)) (كشف الخفاء رقم (١٤٨٠)

"سفر آدمی کے اخلاق ظاہر کر دیتا ہے۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ بلکہ ایک مثال ہے۔ اور مقصد یہ ہے۔ کہ جب سفر میں خطرات اور خوف پیش آتا ہے تو آدمی کے اخلاق جو مختلف وجوہات کی بنا پر حضر میں چھپے ہوئے تھے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

حدیث: 506

((سفهاء مكة حشو الجنة)) "مکہ کے بیوقوف جنت کے بھرتی ہوں گے۔" ❶

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں، ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ ابن ابی الضیفؒ کہتے ہیں ہوسکتا ہے یہ لفظ اسفاء مکہ ہو۔ یعنی مکہ کے وہ لوگ جو اپنے گناہوں پر غمگین ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ جب صحت لفظی ثابت ہو جائے گی۔ تو اس پر معنی بھی متفرع ہو سکتے ہیں۔ اگر صحت لفظی کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ کہا جائے گا۔ کہ یہ اہل مکہ کی تعریف میں مبالغہ ہے کیونکہ کعبہ معظم اور ذی شان ہے تو اس کے پڑوسیوں کی عزت بھی زیادہ ہوئی اور جب مکہ کے بیوقوف جنت کے بھرتی ہوئے۔ تو اس کے فقہاء کا تو کیا حال ہوگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں اعلیٰ مقام میں ہوں گے۔

حدیث: 507

((السلام على النبى عليه الصلاة والسلام فى القنوت))

"قنوت میں نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھنا۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ اگرچہ یہ تمام فقہاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے اسے "قول بدیع" میں بیان کیا ہے۔

حدیث: 508

((السلامة فى العزلة)) "گوشہ نشینی میں سلامتی ہے۔"

تحقیق: کلام تو صحیح ہے۔ لیکن یہ حدیث صریح نہیں۔ (مسند دیلمی میں بھی اسی طرح کی روایت ہے کہ فتنہ کے دور میں گھر میں رہنے میں سلامتی ہے)

---

❶ الفوائد المجموعه: كتاب الحج رقم (٣٢١) تذكرة الموضوعات للفتنى (٧٥) كشف الخفاء (١/ ٥٥٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 509

((سلموا علی الیھود والنصاری، ولا تسلموا علی یھود امتی)) قیل: ومن یھود امتک؟ قال: ((تراک الصلاۃ))

''یہود ونصاریٰ کو سلام کرو لیکن میری امت کے یہود کو سلام نہ کرو۔ عرض کیا گیا آپ کی امت کے یہود کون ہیں۔ آپ نے فرمایا جو نماز چھوڑ دے۔''

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔

حدیث: 510

اگرچہ فردوس میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

((ولا تسلموا علی شارب الخمر)) ''شراب پینے والے کو سلام نہ کرو۔''

تحقیق: اور ان کے لڑکے نے اپنی مسند میں اس کی سرخی بنائی ہے لیکن سند کوئی بیان نہیں کی۔ (صغانی کہتے ہیں موضوع ہے)

حدیث: 511

((سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد)) ❶ (کشف الخفاء رقم:١٤٩٩)

''بچے جننے والی کالی عورت حسین بانجھ سے بہتر ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث احیاء میں ہے عراقیؒ کہتے ہیں اسے ابن حبانؒ نے ضعفاء میں بروایت بہزؒ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ نقل کیا ہے۔ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ نہایہ میں بھی موجود ہے۔ زہریؒ نے بھی اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور دیگر محدثین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

حدیث: 512

((السواک یزید الرجل فصاحۃ))

''مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے۔'' کشف الخفاء رقم (۱۴۹۴) موضوع ہے رقم (۳۳۶۴)

تحقیق: صغانیؒ کہتے ہیں۔ اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔

حدیث: 513

((سید طعام اھل الدنیا والآخرۃ اللحم)) ❷

---

❶ الاحیاء ٢/٢٧۔ مجمع الزوائد ٤/٢٥٨ وقال الھیثمی رواہ الطبرانی وفیہ علی بن الربیع وھو ضعیف۔ اس میں علی بن الربیع ضعیف ہے۔ ضعیف رقم (۳۲۹۱)

❷ ابن ماجہ ٣٣٠٥۔ کتاب الاطعمۃ، باب اللحم البانی کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ الضعیفۃ (۳۷۲۴) بوصیری کہتے ہیں اس کو ابن جوزی نے موضوعات میں بیان کیا اور کہا کہ سلیمان بن عطاء مسلمہ سے موضوع روایات بیان کرتا ہے۔ اتحاف السادۃ المتقین ٥/٢٥٥ و ٧/١١٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''دنیااور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔''

تحقیق: اسے ابن ماجہؒ اور ابن ابی الدنیا نے ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس حدیث کو سلیمان بن عطاء مسلمہ الجمعنی سے روایت کرتا ہے۔ ابن حبان سلیمان کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمہ سے بہت سی موضوع احادیث روایت کرتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ غلطی سلیمان کی ہے۔ یا مسلمہؒ کی۔ عقیلیؒ کہتے ہیں اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں داخل کیا ہے۔ عسقلانی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا موضوع ہونا مجھ پر ظاہر نہ ہو سکا۔ کیونکہ مسلمہ غیر مجروح ہے اور ابن عطاء ضعیف ہے۔

حدیث: 514

سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے بہت سے شواہد حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ:

((سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز)) ''دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت۔ پھر چاول ہیں۔''

تحقیق: اسے ابونعیمؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے۔ (چاول کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔)

حدیث: 515

اور صہیبؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((سید الطعام فی الدنیا والآخرۃ اللحم ثم الارز))

''دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔''

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے حاکمؒ کی طرف سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 516

((سید العرب علی)) ''عرب کے سردار علیؓ ہیں۔''

حدیث: 517

اسے حاکمؒ نے اپنی صحیح میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

((انا سید ولد آدم، وعلی سید العرب)) [1]

''میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔''

---

[1] مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابه ۳/۱۲٤ - رقم (٤٦٢٦) (٤٦٢٨) مستدرک میں یہ روایت حضرت عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اس کے بہت سے شواہد ہیں اور سب کے سب ضعیف ہیں۔ بلکہ امام ذہبی نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذہبی نے الفاظ کی بجائے معنیٰ کی جانب نظر کی ہے۔ زرکشیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے اسے ابو نعیمؒ نے حلیہ میں حسنؓ بن علیؓ سے روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے حاکم نے مستدرک میں عائشہؓ اور جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ ذہبی اپنی مختصر میں کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔

حدیث: 518

ابن عساکرؒ نے قیس بن ابی حازم سے مرسلاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((انا سید ولد آدم، وابوبکر سید کھول العرب، وعلی سید شباب العرب)) ❶

''میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ ابوبکرؓ عرب کے بوڑھوں کے سردار۔ اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے جوانوں کے سردار۔''

تحقیق: اس طرح یہ اشکال بھی ختم ہو گیا۔ جس میں عرب کی کوئی جنس کسی حال میں بیان نہیں کی گئی تھی۔

حدیث: 519

((سیروا علی سیر اضعفکم)) ❷ ''اپنے کمزوروں کی سیرت پر چلو۔''

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث: 520

لیکن اس کے معنی اس حدیث میں پائے جاتے ہیں:

((ام الناس واقتد باضعفهم)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۱۸)

''لوگوں کی امامت کرا اور ان کے کمزوروں کے ساتھ بیٹھ۔''

حدیث: 521

((سیاسة الناس اشد من سیاسة الدواب)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۲۱)

''لوگوں کی سیاست چوپاؤں کی سیاست سے زیادہ سخت ہے۔''

تحقیق: اس کو نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں امام شافعیؒ کا قول بیان کیا ہے۔

حدیث: 522

((سیکذب علی)) ''عنقریب مجھ پر جھوٹ بولا جائے گا۔''

---

❶ الشفاء ۲/۳۲۵۔ کشف الخفاء ۱/۵٦۱۔ اتحاف السادة المتقین ۲/۳٦۔ ❷ کشف الخفاء ۱/۵٦۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: ابن ملقن رحمہ اللہ تخریج بیضاوی میں فرماتے ہیں۔ اس طرح میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔

حدیث: 523

ہاں اوائل مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون))

''آخر زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے۔''

حدیث: 524

((سین بلال عند الله شین)) ❶ ''بلال رضی اللہ عنہ کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔''

تحقیق: ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ (اس کی تشریح و تخریج پیچھے گزر چکی ہے)

❶ سبق برقم ۲۵۷۔ کشف الخفا رقم (۱۵۲۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ش

حرف الشين المعجمة

حدیث: 525

((شاوروهن وخالفوهن)) ❶ ''عورتوں سے مشورہ کرو۔ پھر ان کے مشورہ کے خلاف کرو۔''

تحقیق: یہ ان الفاظ کے ساتھ ثابت نہیں۔ چاہے معنوی لحاظ سے اس کے لئے وجہ موجود ہو۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا بلکہ ذیل میں مرفوعاً حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے:

حدیث: 526

((لا يفعلن احدكم امرا حتى يستشير فان لم يجد من يستشير فليستشر امراة ثم ليخالفها، فان في خلافها البركة))

''تم میں سے کوئی بغیر مشورہ کے کام نہ کرے۔ اگر مشورہ کرنے کے لئے کوئی نہ ملے تو عورت سے مشورہ کر لے۔ اور پھر اس کی مخالفت کرے۔ کیونکہ اس کی مخالفت میں برکت ہے۔''

تحقیق: اس کی سند میں ضعف بھی ہے اور انقطاع بھی۔ اس میں عیسٰی بن ابراہیم سخت ضعیف ہے۔

حدیث: 527

دیلمیؒ۔ عسکری اور قضاعی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((طاعة النساء ندامة)) ''عورتوں کی اطاعت باعث شرمندگی ہے۔''

(اس کو عقیلی نے عائشہ سے روایت کیا، اس میں محمد سلیمان بن ابی کریمہ ضعیف ہے۔)

تحقیق: ابن عدیؒ کہتے ہیں اسے ہشام سے روایت کرنے والا ضعیف ہے۔ ابن جوزیؒ نے اسے موضوعات میں داخل کیا ہے۔ اگر چہ یہ بہتر نہیں۔ یہاں تک سخاویؒ کا کلام تھا۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن اس معنیٰ میں یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث: 528

((طاعة النساء ندامة)) ''عورتوں کی اطاعت باعث ندامت ہے۔''

تحقیق: اسے ابن عدیؒ۔ ابن لال اور دیلمیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ كشف الخفاء: ٢/٤۔ اتحاف السادة المتقين ٥/٣٥٦۔ تذكرة ص ١٢٨۔ اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۳۴۲۷) رواہ ابن عدی فی الکامل ۵/۱۹۰۱۔ ابن عساکر فی تاریخہ (۵/۱۶۸) موضوعات لابن جوزی (۲/۲۷۲) تنزیہ الشریعۃ (۱/۲۱۰) اللآلی المصنوعۃ (۲/۱۷۴) الفوائد المجموعۃ رقم (۳۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 529

اور ابن عدیؒ نے ام سعد بنت زیدؓ بن ثابت عن ابیھا سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((طاعة المرأة ندامة)) ''عورت کی اطاعت شرمندگی ہے۔''

(نوٹ: اس کو ابن عدی نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمٰن کے متعلق محدثین کہتے ہیں یہ کچھ نہیں اور عثمان بن عبدالرحمٰن قابل حجت نہیں۔)

حدیث: 530

طبرانیؒ اور حاکمؒ نے ابوبکرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((هلكت الرجال حين اطاعت النساء)) ❶

''جب مردوں نے عورتوں کی اطاعت کی ہلاک ہوئے۔''

حدیث: 531

عسکریؒ نے امثال میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے:

((خالفوا النساء فان في خلافهن البركة))

''عورتوں کی مخالفت کرو۔ کیونکہ ان کی مخالفت کرنے میں برکت ہے۔''

حدیث: 532

اور امیر معاویہؓ سے روایت کیا ہے:

((عودوا النساء لا، فانها ضعيفة ان اطعتها اهلكتك))

''عورتوں کی عیادت کیا کرو اس لئے نہیں کہ وہ کمزور ہیں۔ بلکہ اگر تو ان کی اتباع کرے گا۔ تو تجھے ہلاک کر دیں گی۔''

تحقیق: بعض شعراء کہتے ہیں۔ ان کے اختلاف کو چھوڑنا بھی اختلاف ہے۔

حدیث: 533

((شبيه الشي منجذب اليه))

''کسی شے کی شبیہہ اس کی جانب کھنچتی ہے۔'' (كشف الخفاء رقم (۱۵۳۱)

تحقیق: یہ ایسے ہی ہے۔ جیسے لوگوں کا قول ہے۔ جنس جنس کی جانب مائل ہوتی ہے اور لوگوں کا قول کہ جنسیت ملاپ کی وجہ ہے۔ غیر جنس کے ساتھ بیٹھنا بھی ایک سخت عذاب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قول کی تفسیر فرمائی ہے۔ ''میں اسے سخت عذاب دوں گا۔'' ❷ یعنی اسے غیر جنس کے ساتھ پنجرے میں بند کر دوں

❶ كنز العمال ٤٤٥٠٤۔ كشف الخفاء ٢/٢١٥ و ٤٦٠۔

❷ سورة النمل، الآية: ٢١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔ (یہ الفاظ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ھد ھد پرندے کے بارے میں کہے تھے)

حدیث : 534

اور یہ کلیہ اس حدیث سے بھی مستفاد ہے:

((الارواح جنود مجندة)) ❶ ''روحیں ترتیب دی ہوئی لشکر ہیں۔''

اس کے ذکر کا سبب یہ ہے۔ آپ نے ایک عورت کو عائشہؓ کے پاس دیکھا۔ تو دریافت فرمایا کون ہے حضرت عائشہ نے جواب دیا مکہ کی ہنسانے والی۔ آپ نے فرمایا یہ کہاں ٹھہری حضرت عائشہؓ نے جواب دیا مدینہ کی ہنسانے والی کے پاس اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

((قل كل يعمل على شاكلته)) ❷ ہر شخص اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

یہ اسی جانب اشارہ ہے۔

حدیث : 535

((شرارکم عزابکم)) ❸ ''تمہارے بدمعاش تمہارے مجرد ہیں۔''

تحقیق: اسے ابن الجوزیؒ نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ اور انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اسے احمدؒ اور طبرانیؒ نے عطیۃ بنؒ بسر۔ ابن عدیؒ نے ابوہریرہؓ اور ابویعلیٰؒ نے جابرؓ سے روایت کیا ہے سخاویؒ کہتے ہیں۔ اسے ابویعلیٰؒ اور طبرانیؒ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

حدیث : 536

((شرارکم معلمو صبیانکم، اقلهم رحمة على اليتيم، واغلظهم على المسكين)) (كشف الخفاء رقم (١٥٤٢)

''تمہارے بدمعاش تمہارے بچوں کے استاد ہیں۔ جو یتیم پر رحم کرتے۔ اور مسکین پر سختی کرتے ہیں۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ اللآلئ المصنوعہ میں ہے۔ (ابن عدی کہتے ہیں اس میں خالد بن اسماعیل وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے اور متروک ہے۔)

---

❶ البخاری ١٦٢/٤۔ مسلم البر والصله ١٥٩ و ١٦٠۔ مسند احمد ٢٩٥/٢۔ ابوداود الادب باب ١٩۔

❷ سورة الاسراء، الآية: ٨٤۔

❸ الموضوعات لابن الجوزی ٢٥٨/١۔ سلسلة الحاديث الضعيفة رقم (٣٣٨٥)

وقال هذا حديث لا يصح وصالح مولى التوامة مجروح، قال ابن عدى وخالد بن اسماعيل يضع الحديث۔ مسند احمد ٦٣/٥ وقال الهيثمي فيه راو لم يسم وبقية رجاله ثقات۔ مجمع الزوائد ٢٥١/٤ وقال رواه ابو يعلى والطبراني في الاوسط وفيه خالد بن اسماعيل المخزومي وهو متروك۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 537

((شر الحیاۃ ولا الممات)) ''زندگی کی شرارت اورنہ موت کی۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۵۴۴)

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ بلکہ بعض قدیم حکماء کا کلام ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ اور معنی کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر اس کی برائیاں بھلائی پر غالب آگئی ہیں تو موت بہتر ہے۔

حدیث : 538

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے:

((طوبى لمن طال عمره وحسن عمله، وويل لمن طال عمره وساء عمله)) ❶

''خوشی ہے اس کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔ اور تباہی اس کے لئے جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں۔''

اور یہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل قول سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

((ولا يحسبن الذين كفروا انما نملي لهم خير لانفسهم، انما نملي لهم ليزدادوا اثما)) ❷

''اور کافر یہ خیال نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں۔ تاکہ یہ گناہوں میں زیادتی کرتے رہیں۔''

حدیث : 539

((الشفقة على خلق الله تعظيم لامر الله)) (كشف الخفاء رقم (۱۵۵۸)

''مخلوق پر مہربانی کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم ہے۔''

تحقیق: سخاویؒ مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں، میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ مگر اس کا معنی صحیح ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں یہ بعض مشائخ کا کلام ہے۔ جیسا کہ ان کا قول ہے۔ کہ حکم کا دارومدار دو چیزوں پر ہے اللہ کے حکم کی عظمت کرنا۔ اور اللہ کی مخلوق پر مہربانی کرنا۔ (نجم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے)

---

❶ شرح السنة ۱۶/۵۔ حلية الاولياء ۱۱۱/۶۔ الاحياء ۳۹۵/۴ وقال العراقي رواه الطبراني من حديث عبدالله بن بشر وفيه بقية رواه بصيغة وهو مدلس وللترمذي من حديث ابي بكرة خير الناس من طال عمره وحسن عمله وقال حسن صحيح۔ سنن ترمذي، كتاب الزهد، باب: ما جاء في طول العمر للمومن حديث (۲۳۲۹۔۲۳۳۰) البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحيحة (۱۸۳۶) المشكاة (۵۲۸۵) التحقيق الثاني۔ الروض النضير (۹۲۶)

❷ سوره آل عمران (۱۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 540

((الشکر فی الوجه مذمة)) ''منہ پر شکر کرنا قابل مذمت ہے۔''

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 541

اور یہ مناسب ہے اس حدیث کے:

((قطعت عنق اخیک)) ❶ ''تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔''

تحقیق: یہ خطاب ہے اس کے لئے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی تعریف اس کے منہ پر کی۔

حدیث: 542

((شهادة البقاع للمصلی)) ''زمین کی شہادت نمازی کے لئے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۵٦٦)

یہ ابوالدرداءؓ وغیرہ صحابہ اور تابعین سے مروی ہے اور قرآن بھی اس کی شہادت دیتا ہے۔

((یومئذ تحدث اخبارها بان ربک اوحی لها)) ❷

''جس روز زمین ان کے حالات بیان کرے گی۔ گویا کہ تیرے رب نے زمین کے پاس وحی کی ہے۔''

حدیث: 543

((شهادة المرء علی نفسه بشهادتین)) (کشف الخفاء رقم (١٥٦٥)

''آدمی کی اپنی جان پر شہادت دینا۔ دو شہادتیں ہیں۔''

تحقیق: یہ بھی حدیث نہیں ہے۔ اس کے معنی اس لحاظ سے صحیح ہیں۔ کہ ایک شہادت نظر اور ایک شہادت اقرار۔ اور لوگوں کا قول ہے۔ کہ آدمی کی اپنی جان پر شہادت ستر شہادتیں ہیں۔ اس کی بھی اصل نہیں۔ اور معنی بلحاظ مبالغہ صحیح ہوں گے۔

حدیث: 544

((شهادة المسلمین بعضهم علی بعض جائزة، ولا تجوز شهادة العلماء بعضهم علی بعض لانهم حسد)) (کشف الخفاء رقم (١٠٧١)

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الشهادات، باب اذار کی رجل رجلاً کفاه حدیث (٢٦٦٢) و کتاب الادب حدیث (٦٠٦١) مسلم: کتاب الزهد، باب النهی عن المدح اذا کان فیه افراط...... حدیث (٧٤٢٦) ابوداود، کتاب الادب، باب کراهية التماد حدیث (٤٨٠٥) ابن ماجه، کتاب الادب، باب المدح حدیث (٣٧٤٤)

❷ سورة الزلزلة، الآیتان، ٤، ٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مسلمانوں کی ایک دوسرے پر گواہی جائز ہے۔ لیکن علماء کی ایک دوسرے پر گواہی جائز نہیں۔ کیونکہ وہ حاسد ہیں۔''

تحقیق: یہ بھی حدیث نہیں ہے۔ اور اس کی سند مختلف وجوہ کی بنیاد پر فاسد ہے۔ جیسا کہ اللالی المصنوعہ میں موجود ہے۔ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ المصنوعہ رقم (۳۴۰۹)
اور اگر اس کی صحت تسلیم کر لی جائے تو اس سے مراد دنیا دار علماء لئے جائیں گے جو آخرت کی راہ کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ علت مذکورہ جو حدیث میں پائی جاتی ہے۔ اس جانب اشارہ کرتی ہے۔ کیونکہ حسد حرام ہے۔ اور غبطہ بہتر ہے۔

حدیث: 545

((الشهرة فی قصر الثیاب))

''کپڑوں کے محل میں شہرت حاصل کرنا۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۵۵۵)

تحقیق: تمییز میں ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ کیونکہ کپڑوں کا محل اسباب شہرت میں سے ہے۔ جبکہ وہ قصداً ہو کہ اتباع سنت کی غرض سے نہ ہو۔

حدیث: 546

((شیاطین الانس تغلب شیاطین الجن)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۷۷)

''انسانی شیطان۔ جناتی شیطانوں پر غالب ہو جاتے ہیں۔''

یہ مالک بن دینارؒ کا کلام ہے۔ اور شاید انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اخذ کیا ہے۔

((و کذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن)) ❶

''اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانی اور جناتی شیطانوں کو دشمن بنایا ہے۔''

تحقیق: انسانی شیطان جناتی شیطانوں پر اسی طرح مقدم ہوئے۔ کہ جناتی شیطان تو وسوسہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن انسانی شیطان صحبت اور اتحادِ جنس کی بنا پر قوت کے مالک ہوتے ہیں۔

حدیث: 547

((شیب و عیب)) ''بڑھاپا اور عیب۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۵۷۵)

تحقیق: یہ لفظاً صحیح نہیں ہے۔ ہاں اس کے معنی ایک حدیث میں موجود ہیں۔ جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرے عیب سے نہ شرمائے۔ اور عیب میں اللہ سے نہ ڈرے تو اس میں اللہ کے لئے کوئی حاجت نہیں۔ یہ حدیث دیلمیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً بلا سند روایت کی ہے ابن یزیدؒ سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنا چہرہ

❶ سورۃ الانعام، الآیۃ: ۱۱۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آئینہ میں دیکھا۔ تو بولے بڑھاپا ظاہر ہو گیا۔ اور عیب نہیں گیا۔ میں نہیں جانتا غیب میں کیا ہے۔

حدیث : 548

((الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ)) ❶

''شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے نبی اپنی امت میں ہوتا ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث مقاصد میں۔ ہمارے شیخ وغیرہ اسے یقینی طور پر موضوع سمجھتے تھے۔ یہ بعض پہلے لوگوں کا کلام ہے۔ بعض جگہ یہ بھی آیا ہے۔ کہ شیخ اپنی جماعت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی قوم میں۔ کہ اس سے لوگ علم حاصل کرتے اور ادب سیکھتے ہیں۔ یہ سب کی سب باطل ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ اسے موضوع قرار دیتے ہیں۔ لیکن ابن حبانؒ نے اپنی ضعفاء میں ابو رافعؓ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حدیث : 549

سیوطیؒ کہتے ہیں دارمیؒ نے اسے بالسند ذکر کیا ہے۔ اور جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے کہ:

((الشیخ فی اھلہ کالنبی فی امتہ)) ''شیخ اپنے گھر میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔''

تحقیق: خلیلیؒ نے مشیخت میں اور ابو النجارؒ نے بھی اسے ابو رافعؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث : 550

اس کے الفاظ یہ ہیں۔

((الشیخ فی بیتہ کالنبی فی قومہ)) ❷ ''کہ شیخ اپنے گھر میں ایسا ہی ہے۔ جیسا نبی اپنی قوم میں۔''

تحقیق: ابن حبانؒ نے اسے ضعفاء میں اور شیرازیؒ نے القاب میں ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث : 551

اور باعتبار معنی اس کی یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول اس کی تائید کرتا ہے:

((فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون)) ❸ ''اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔''

---

❶ اس کو ابن تیمیہ نے احادیث القصاص رقم (۲۴) میں روایت کیا ہے۔ ابن جوزی نے اس کو موضوعات (۱/۱۸۳) اور حافظ عراقی نے المغنی میں اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کو ابن حبان نے الضعفاء میں اس کو ابن عمر سے اور دیلمی نے اس کو ابی رافع سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ فوائد المجموعہ کتاب العلم، رقم (۸۹۷) سلسلة الاحادیث الضعیفة رقم (۳٤٥۱) البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

❷ تذکرة الموضوعات ص ۲۰۔ احیاء علوم الدین ۸۲/۱ وقال العراقی اخرجه ابن حبان فی الضعفاء من حدیث ابن عمر وابو منصور الدیلمی من حدیث ابی رافع بسند ضعیف۔

❸ سورة النحل الآیة: ۴۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف الصاد المهملة (ص)

حدیث : 552

((صاحب الحاجة اعمی))

"ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۵۸۰)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں اسی طرح ان کا قول مسافر اندھے کی طرح ہے یہ معنوی لحاظ سے صحیح نہیں۔

حدیث : 553

((صاحب الشی احق بحمله الا ان یکون ضعیفا یعجز عنه فیعینه اخوه المسلم))❶

"کسی چیز کا مالک اس کے اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔ البتہ اگر وہ ضعیف ہو۔ اسے اٹھانے سے عاجز ہو۔ تو اس کا مسلمان بھائی اس کی مدد کرے۔"

نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة رقم (۸۹) مزید تحقیق وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

تحقیق: یہ ضعیف ہے۔ ابن الجوزیؒ نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔ اور اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے غلطی کی کیونکہ ابو یعلیؒ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً۔ طبرانیؒ نے اوسط میں۔ دار قطنیؒ نے افراد میں عقیلیؒ نے ضعفاء میں۔ اور قاضی عیاض نے شفاء میں، اسے روایت کیا ہے۔

(نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفہ رقم (۸۹) اس میں یوسف بن زیاد البصری ضعیف ہے۔

حدیث : 554

((الصبر کنز من کنوز الجنة))❷ "صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔"

تحقیق: اس کو غزالی نے احیاء العلوم میں بیان کیا ہے۔ عراقی تخریج احیاء میں کہتے ہیں غریب ہے کہیں نہیں پائی جاتی۔

---

❶ کشف الخفاء ۲/۲۵۔ اتحاف السادة المتقین ۶/۳۷۱۔ مجمع الزوائد ۵/۱۲۲ وقال الهیثمی رواه ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط وفیه یوسف بن رواد البصری وهو ضعیف۔ تنزیه الشریعة ۲/۲۷۳۔ رواه الحاکم (۲/۱۴۱) المیزان (۸۶۶) اللالی والمصنوعه (۲/۲۶۲) الضعفاء والمجروحین لابن حبان (۲/۵۱)

❷ الاحیاء ۴/۶۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 555

((صریر الاقلام عند الاحادیث یعدل عنداللہ التکبیر الذی یکبر فی رباط عسقلان وعبادان. ومن کتب اربعین حدیثاً اعطی ثواب الشہداء الذین قتلوا بعبادان وعسقلان)) خبر باطل. کذا فی ((المیزان)) ❶

"قلموں کی آواز احادیث لکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس تکبیر کے برابر ہے جو عسقلان اور عبادان کی چھاونی میں کہی جاتی ہیں اور جس نے چالیس حدیثیں لکھیں اس کو ان شہداء کا ثواب ملا جو عبادان اور عسقلان میں شہید ہوئے۔ یہ خبر باطل ہے۔ جیسا کہ میزان میں ہے۔"

حدیث: 556

((صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)) (کشف الخفاء رقم (۱۵۹۲)

"رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔"

تحقیق: یہ عام آدمیوں کا کلام ہے۔ جسے وہ صبح کی اذان پر "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے بعد کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ (دیکھیں التمیز (۷۹))

حدیث: 557

اور اسی طرح بعض لوگ "الصلاۃ خیر من النوم" کے جواب میں کہتے ہیں۔

((صدقت وبررت، وبالحق نطقت)) ❷

تحقیق: بے ثبوت ہے اس کی کوئی مستند دلیل نہیں۔ اسے شافعیہ نے مستحب قرار دیا ہے۔ دمیری کہتے ہیں ابن الرفعہ کا دعویٰ ہے۔ اس میں حدیث موجود ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کس نے اسے روایت کیا ہے۔ بررت پہلی راء کے کسرہ اور دوسری کے سکون کے ساتھ ہے۔

حدیث: 558

((صدقۃ القلیل تدفع البلاء الکثیر))

"تھوڑا سا صدقہ بھی بہت سی بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔"

---

❶ تنزیہ الشریعۃ ۲۸۱/۱۔ الفوائد المجموعۃ ص ۲۸۷۔ رقم (۹۰۵) تذکرۃ الموضوعات ص ۲۳۔ کشف الخفاء ۳۰/۲۔ رقم (۱۵۸۹)

❷ التلخیص الحبیر صفحہ (۲۱۰) جلد ۱۔ الدر المختار جلد ۱ صفحہ (۲۶۶) البحر الرائق ص (۲۹۶) جلد نمبر ۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: (اور ایک روایت میں بسر کا لفظ ہے) یہ حدیث نہیں ہے معنی اس کے صحیح ہیں۔

حدیث: 559 ((صغروا الخبز واکثروا عدده يبارك لكم فيه)) ❶

"روٹی چھوٹی پکایا کرو۔ اور تعداد میں زیادتی کیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔"

تحقیق: اس کی سند بیکار ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں چھوٹا لقمہ بنانے اور اسے چبانے کی حدیث کے بارے میں امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 560 ((صلاة بخاتم تعدل سبعين بغير خاتم))

"انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنا۔ بغیر انگوٹھی کی ستر نمازوں کے برابر ہے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔

حدیث: 561 اسی طرح یہ حدیث:

((صلاة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة. والصلاة فى العمامة بعشرة آلاف حسنة)) ❷

"پگڑی باندھ کر نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور پگڑی باندھ کر جمعہ پڑھنا ستر جمعوں کے برابر ہے۔ اور عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی دس ہزار نیکیاں ہیں۔"

(شیخ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم الحدیث (۱۲۷)

تحقیق: منوفیؒ کہتے ہیں یہ سب کی سب باطل ہیں۔ (ابن حجر عسقلانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

حدیث: 562 کہا سخاوی نے یہ روایت کر:

((صلاة بخاتم تعدل سبعين بغير خاتم)) ❸

"انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنا۔ بغیر انگوٹھی کی ستر نمازوں کے برابر ہے۔"

تحقیق: یہ روایت موضوع ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 563 اسی طرح دیلمی نے ابن عمر سے جو روایت مرفوعاً بیان کی:

---

❶ سبق برقم ۳۳۳۔

❷ كشف الخفاء ۲/۳۳ و ۹٤۔ تذكرة الموضوعات ص ۱۵۵۔ الفوائد المجموعه رقم (٥٤١)

❸ (تذكرة الموضوعات (۱۵۸) كشف الخفاء (۱٦۰۳) سخاوی کہتے ہیں ہمارے استاد حافظ ابن حجر عسقلانی اس کو موضوع قرار دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((صلاة بعمامة تعدل خمسا وعشرين، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة))

''پگڑی باندھ کر نماز ادا کرنا بغیر پگڑی کے پچیس نمازوں کے برابر ہے جبکہ جمعہ کی نماز پگڑی باندھ کر ادا کرنا بغیر پگڑی کے ستر جمعہ کے برابر ہے۔''

(البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

حدیث : 564 حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((الصلاة في العمامة بعشرة آلاف حسنة)) ❶

''پگڑی میں نماز پڑھنے سے دس ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔''

(البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ الضعیفہ رقم الحدیث ۱۲۹)

تحقیق: ملا علیؒ قاری کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت موجود ہے جیسا کہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی ''جامع الصغیر'' میں ابن عساکر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ اور باوجود التزام کے انہوں نے اس کے موضوع ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ (سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ اس کی اسناد میں متھم راوی ہے)

حدیث : 565

((الصلاة خلف العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعين صلاة))

(كشف الخفاء رقم (١٦١٠) تذكرة الموضوعات (٢٠) المقاصد الحسنه (٢٢٦)

''عالم کے پیچھے نماز پڑھنے سے چار ہزار چار سو چالیس نمازوں کا اجر ملتا ہے۔''

تحقیق: یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مختصر میں ہے۔

حدیث : 566 اسی طرح ہدایہ کی یہ حدیث مرفوع ہے کہ:

((من صلى خلف تقي فكانما صلى خلف نبي))

''جس نے نیک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔''

تحقیق: یہ بھی غیر معروف ہے۔ جیسا کہ اس کی تخریج کرنے والے نے کہا اور سخاویؒ کہتے ہیں، میں ان الفاظ کے ساتھ اس سے واقف نہیں۔ (یہ روایت صاف جھوٹ ہے۔ صاحب ہدایہ نے اس کو مندرج کیا ہے۔ (هدايه جلد ١/صفحه ١٢٢) نصب الرايه جلد ١ ص ٢٦۔ دراية جلد ١ ص ١٦٠۔

---

❶ تذكرة الموضوعات ص ١٥٦۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 567

ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ جیسا کہ دیلمیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((قدموا خیارکم تزکوا اعمالکم)) (الفوائد المجموعه رقم (۱۰۹)

''اپنے بہتر لوگوں کو آگے کیا کرو۔ تا کہ تمہارے اعمال پاکیزہ ہوں۔''

حدیث : 568

اور طبرانیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ مرثد بن ابی مرثدؓ الغنوی سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیومکم خیارکم)) ❶

''اگر تمہیں یہ بات اچھی معلوم ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں۔ تو اپنے بہترین لوگوں کو امام بنایا کرو۔''

حدیث : 569

((صلاۃ المدل لا تصعد فوق راسه)) ''بتانے والے کی نماز سر سے اوپر نہیں چڑھتی۔''

تحقیق: یہ بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث : 570

((صلاۃ النهار عجماء)) ❷ ''دن کی نماز گونگی ہے۔''

(کیونکہ اس میں قرات سننے میں نہیں آتی)

تحقیق: جیسا کہ نہایہ میں ہے۔ نوویؒ شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اسی طرح دار قطنیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث رسول نہیں۔ بلکہ بعض فقہاء کا قول ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں دار قطنیؒ اور نوویؒ کا قول ہے یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ فضائل قرآن میں ابوعبیدہؒ بن عبداللہؓ بن مسعود کا قول ہے۔

حدیث : 571

سیوطیؒ کہتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں اسے ابوعبیدہ سے اور اسی طرح حسن سے روایت کیا ہے ان کے آخری الفاظ یہ ہیں:

---

❶ مستدرك الحاكم ۳/۲۲۲۔ رقم (۴۹۸) نصب الرایه ۲/۲۶۔ الدرایة ۱/۱٦۸۔ الفوائد المجموعة ص ۳۲۔ (۱۰۹) تذكرة الموضوعات للفتنی ص ۴۰۔

❷ تفسير القرطبی ۱۵/۳٦۸۔ تذكرة الموضوعات ۳۸۔ كشف الخفاء ۲/۳۷۔ الفوائد المجموعه رقم (۱۹۳) دار قطنی کہتے ہیں یہ بعض فقہاء کا قول ہے نووی کہتے ہیں باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہدایہ (۱/۱۱٦) نصب الرایہ (۲/۱) درایہ (۱/۱٦۰) صاحب ہدایہ نے اس کو حدیث کہہ دیا ہے یہ انتہائی نامناسب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وصلاۃ اللیل تسمع اذنیک)) "کہ رات کی نمازوں کو تیرے کان سنتے ہیں۔"

تحقیق: سعیدؒ بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے بغیر اس زیادت کے اس کو روایت کیا ہے۔

حدیث : 572

اسی طرح عبدالرزاقؒ نے مجاہدؒ سے اور عبدالرزاقؒ نے حسنؒ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((صلاۃ النهار عجماء لا یرفع فیها الصوت الا الجمعة والصبح))

"دن کی نماز گونگی ہے۔اس میں آواز سوائے جمعہ اور صبح کے بلند نہیں ہوتی۔"

حدیث : 573

((صلاۃ بسواک خیر من سبعین صلاۃ بغیر سواک)) [1]

"مسواک کر کے نماز پڑھنا بغیر مسواک کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔"

تحقیق: ابن عبدالبر نے اپنی تمہید میں یحییٰ بن معینؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ یہ حدیث باطل ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں، یہ انہوں نے اس نسبت سے فرمایا جو ان کے پاس سندات پہنچی تھیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں، حارثؒ نے اپنی مسند میں ابویعلیٰؒ اور حاکمؒ نے عائشہؓ سے اور دیلمیؒ نے ابوہریرہؓ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ابن قیم الجوزی فرماتے ہیں اسے امام احمدؒ، ابن خزیمہؒ اور حاکمؒ نے اپنی صحیحین میں اور بزارؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث : 574

((الصلاۃ علی النبی افضل من عتق الرقاب)) [2]

"رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔"

تحقیق: عسقلانیؒ اپنے بعض فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور مختلف فیہ ہے۔ شاید ان کی مراد یہ ہے۔ کہ حضورؐ کی جانب اس کی نسبت مختلف فیہ ہے۔ ورنہ اصبہانی نے اپنی ترغیب میں ابوبکرؓ صدیق سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح تیمیؒ اور ابن عساکر نے بھی۔

حدیث : 575

((الصلاۃ علی النبی لاترد)) (کشف الخفاء رقم (۱۶۲۰)

"رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا رد نہ کیا جائے گا۔" (اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں)

---

[1] تنزیه الشریعة ۱۱۵/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۱۱۔ الفوائد المجموعه رقم (۲۲) تذکرة الموضوعات (۳۱) الدر المنتثرة للسیوطی (۱۰۳) کشف الخفاء ۳۳/۲۔

[2] کشف الخفاء رقم (۳۹/۲) ابن ابی حاتم فی العلل (۳۲۸) التذکرة للفتنی (۸۹) الدرالمنتثرة (۱۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 576

یہ ابوسلیمانؒ الدارانی کا قول ہے۔ جیسا کہ ابن جوزی نے اپنی حصن میں ذکر کیا ہے۔ اوران کے الفاظ یہ ہیں:

((اذا سألت الله حاجة فابدأه بالصلاة على النبی، ثم ادع بما شئت، ثم اختم بالصلاة عليه، فان الله سبحانه بكرمه يقبل الصلاتين وهو اكرم من ان يدع ما بينهما)) ❶

"جب تو اللہ سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے درود سے ابتداء کر پھر جو تیرا جی چاہے دعا مانگ۔ پھر درود ہی پر ختم کر۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے کرم سے دونوں درودوں کو قبول فرمائے گا۔ اور یہ اس سے بعید ہے۔ کہ وہ درمیان کو چھوڑ دے۔ (یعنی دعا کو)"

تحقیق: غزالیؒ نے اس کا احیاء میں مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

حدیث: 577

سخاویؒ کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ اور یہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

((اذا سألتم الله حاجة فابدؤوا بالصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم فان الله اكرم من ان يسأل حاجتين فيقضى احداهما ويرد الاخرى))

"کہ جب تم اللہ سے سوال کرو۔ تم پہلے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریم ہے کہ وہ ایک حاجت کو پوری کرے اور دوسری کو لوٹا دے۔"

حدیث: 578

((الصلاة عماد الدين)) ❷ "نماز دین کا ستون ہے۔"

تحقیق: ابن الصلاح مشکل الوسیط کہتے ہیں یہ معروف نہیں۔ نوویؒ تنقیح میں کہتے ہیں یہ منکر ہے باطل ہے۔ لیکن دیلمیؒ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن وہ ضعیف ہے۔

اس کو امام سخاوی اور فیروز آبادی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ رقم (۳۵۶۸)

---

❶ الاحیاء ۱/۳۰۹۔ تذكرة الموضوعات ۵۶۔ كشف الخفاء ۲/۳۹۔

❷ تذكرة الموضوعات (۳۸) كشف الخفاء رقم (۱۶۲۱) تلخيص الحبير ۱/۱۷۳۔

وقال ابن حجر بعد ان نقل كلام ابن الصلاح والنووی قلت: وليس كذلك بل رواه ابو نعيم شيخ البخاری فی كتاب الصلاة عن حبيب بن سليم عن بلال بن يحيى قال جاء رجل الى النبی صلى الله عليه وسلم فسأله فقال: ((الصلاة عمود الدين)) وهو مرسل رجاله ثقات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ض

حرف الضاد

حدیث : 579

((ضاع العلم فی افخاذ النساء))

''علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہوگیا۔'' (کشف الخفاء رقم (۱٦٣٦)

تحقیق: یہ بشر الحانی کا قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ وہ شخص کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جس نے عورتوں کی رانوں میں تصنیف وتالیف کی۔

حدیث : 580

((الضب وشھادتہ لہ علیہ الصلاۃ والسلام))

''گوہ اور اس کا حضور کے لئے گواہی دینا۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ مزیؒ کہتے ہیں نہ اس کی سند صحیح ہے نہ متن لیکن بیہقی نے اسے سند ضعیف کے ساتھ اور قاضی عیاض نے اسے شفا میں روایت کیا ہے۔ نتیجتاً یہ ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔

حدیث : 581

((الضامن غارم))

''ضامن تاوان بھی بھرتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۶۳۹)

تحقیق: یہ لفظاً صحیح نہیں۔

حدیث : 582

ہاں اس کے معنی ہیں امام احمدؒ اور اصحاب سنن نے ابوامامہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((الزعیم غارم)) ❶ ''کفایت کرنے والا تاوان بھی بھرتا ہے۔''

اور ابن حبانؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور قرآن سے بھی مستنبط ہے:

((ولمن جاء بہ حمل بعیر وانا بہ زعیم)) ❷

''جو شخص (شاہی پیمانہ) لے آئے اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔ اس وعدے کا میں ضامن ہوں۔''

---

❶ مسند احمد ٥/٢٦٧ و ٢٩٣۔ ابوداود البیوع باب [٩٠] ابن ماجہ ٢٤٠٥۔ کتاب الصدقات، باب الکفالۃ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الارواء (١٤١٢) الترمذی ٢١٢٠۔

❷ سورۃ یوسف، الآیۃ: ٧٢۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 583 ((الضرورات تبیح المحظورات))

''ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۶۴۰)

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ البتہ اس کا معنی صحیح ہے۔

حدیث : 584 ((ضعیفان یغلبان قویا))

''دو کمزور ایک طاقتور پر غالب آجاتے ہیں۔'' (کشف الخفاء رقم ۱۶۴۲)

تحقیق: یہ بھی حدیث نہیں۔

حدیث : 585

((الضیافة علی اهل الوبر لیست علی اهل المدر))(کشف الخفاء رقم(١٦٤٥)

البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ رقم (٣٦٠٥)

''اہل دیہات کے ذمہ جو مہمان نوازی ہے وہ اہل شہر کے ذمہ نہیں۔''

تحقیق: اس کو قضاعی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 586 قاضی عیاض شرح مسلم کے اول میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے:

((من کان یومن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفة)) [1]

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔''

تحقیق: فرماتے ہیں یہ دیہات والی حدیث اہل معرفت کے نزدیک موضوع ہے' اگرچہ نووی نے اسے قبول کیا ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب: الحث علی اکرام الجار والضیف حدیث (١٧١) صحاح ستہ میں سے اس کو صرف مسلم نے روایت کیا ہے۔ تحفة الاشراف (١٥٣٣٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ط

حرف الطاء المهملة

حدیث: 587

((طاب حمامكما)) ❶ ”تمہارے حمام عمدہ ہیں۔“

تحقیق: یہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکرؓ وعمرؓ سے فرمایا۔ ابوسعیدؒ المتولی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ نوویؒ کہتے ہیں۔ اس محل میں کوئی شے صحیح نہیں ہے۔ اسے دیلمیؒ نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے۔ ابن حجر المکی کا یہ قول گزر چکا کہ عرب حمام کو حضور کے زمانہ میں جانتے بھی نہ تھے۔ انہیں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد علم ہوا۔

حدیث: 588

((طاعة النساء ندامة)) ❷

”عورتوں کی اطاعت ندامت ہے۔“

تحقیق: یہ پہلے گزر چکی۔ صاحب تحفۃ العروس نے حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے، وہ فرمایا کرتے تھے جس نے عورت کی خواہشات میں اتباع کی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈالے گا۔ یہ اس اطاعت پر محمول ہے جو برائیوں کی جانب لے جاتی ہے۔ اس میں اتباع جائز ہے۔ جو مباح میں ہو۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ مباح میں بھی اتباع جائز نہیں۔ کیونکہ وہ منکر کی جانب لے جاتی ہے۔

حدیث: 589

((طعام البخيل داء، وطعام السخي شفاء)) ❸

”بخیل کا کھانا بیماری اور سخی کا کھانا شفاء ہے۔“

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں، یہ حدیث منکر ہے۔ اور ذہبیؒ کہتے ہیں جھوٹ ہے۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں یہ مالکؒ سے مروی اور باطل ہے۔

حدیث: 590

((الطلاق يمين الفساق)) ❹ ”طلاق فساق کی قسم ہے۔“

تحقیق: یہ مالکیہ کی متعدد کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ اور

---

❶ الحاوی للفتاوی ۱/۱۲۶۔ کشف الخفاء رقم (۱٦٤٧) التمييز (۸۰۱)

❷ سبق برقم ۳۱۷۔ ضعیف رقم (۳٦۰۹)

❸ المغنی عن حمل الاسفار (۳/۲۳۹) تذكرة الموضوعات للفتني۔ ص ٦٤۔ كشف الخفاء ۲/٤۹ و ۵۰۔ موضوع ہے رقم (۳۶۱۶)

❹ کشف الخفاء رقم (۱٦٦۰) اس معنی کی حدیث ضعیف الجامع رقم (۳۹۵۸) میں البانی نے ضعیف کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں اسے مدرج خیال کرتا ہوں۔

حدیث: 591

ملا علی قاری کہتے ہیں، اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے:

((ما حلف بالطلاق مومن، ولا استحلف به الا منافق)) ❶

"مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم سوائے منافق کے کوئی نہیں لیتا۔"

تحقیق: ابن عساکر نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء ۲/ ۵۲ و ۴۱۷۔ جمع الجوامع المصورة عن المخطوطة ۲/ ۲۸۳ وعزاه لابن النجار وذكر اسناده۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظ

حرف الظاء المعجمة

حدیث: 592

((الظالم عدل الله فی الارض ینتقم به من الناس ثم ینتقم منه))

(کشف الخفاء رقم (۱۶۸۷) اس معنی کی روایت کے لئے دیکھیں بیہقی (۱۶۲/۸) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۱۸۲)

''ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ لوگوں سے انتقام لیتا ہے پھر اس سے انتقام لیتا ہے۔''

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں میں اسے کہیں نہیں پاتا۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہ میرے لئے مستحضر نہیں۔

حدیث: 593

لیکن سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اس معنی میں وہ حدیث ہے۔ جو طبرانی نے اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((ان الله تعالی یقول: انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم اصیر کلا الی النار)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اس شخص سے انتقام لیتا ہوں جو بغض رکھنے والے سے بغض رکھتا ہو۔ پھر دونوں کو دوزخ میں پہنچا دیتا ہوں۔''

تحقیق: اور دیلمیؒ نے اسے فردوس میں جابر سے مرفوعاً بلا سند روایت کیا ہے۔ (اس میں احمد بن بکر البالسی راوی ضعیف ہے)

حدیث: 594

ابن عساکرؒ نے علیؒ بن تمام سے روایت کیا ہے یہ کہا جاتا تھا کہ:

((ما انتقم الله من قوم الا بشر منهم)) ❷

''اللہ تعالیٰ کسی قوم سے انتقام نہیں لیتا مگر ان کی شرارت کے باعث۔''

عبداللہ بن احمدؒ بن حنبلؒ نے زوائد الزہد میں مالکؒ بن دینار سے روایت کیا ہے۔ میں نے زبور پڑھی تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ میں منافق کا منافق کے ذریعہ انتقام لیتا ہوں۔ پھر تمام منافقین سے انتقام لیتا ہوں۔ مالکؒ بن دینار کہتے ہیں اس کی نظیر کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کی تائید خدا کا یہ عام کلیہ بھی کرتا ہے۔

---

❶ مجمع الزواید ۲۸۹/۷ وقال رواه الطبرانی وفيه احمد بن بكر البالسی وهو ضعيف۔

❷ سورة الانعام، الآية: ۱۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض)) ❶

''اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ دفعہ نہ کرتا رہتا۔ تو زمین میں فساد پھیل جاتا۔''

((کما تکونون یولی علیکم)) ❷

''جیسے تم ہوگے ویسے ہی ہم تم پر والی بنائیں گے۔''

تحقیق: اور عنقریب اس کے معنی اس حدیث میں بھی آئیں گے۔

حدیث: 595

((ظهر المومن قبلة)) ''مومن کی پشت قبلہ ہے۔''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں، میں اسے نہیں جانتا۔ اور معنی اس لحاظ سے صحیح ہیں۔ کہ وہ سترہ کے لئے کافی ہے۔

حدیث: 596

عسکری نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ظهر المومن حمی الا فی حد من حدود الله تعالی))

''مومن کی پشت محفوظ ہے مگر اللہ تعالیٰ کی حدود میں۔''

---

❶ سورة البقرة، الآية: ٢٥١۔

❷ المولف رحمه الله لم يذكر هذا الحديث الا فى هذا الموضع۔ والحديث فى الحاوى للفتاوى ١/٥٥٥۔

تذكرة الموضوعات ص ١٨٢۔ كنز العمال ١٤٩٧٢۔ الفوائد المجموعة ص ٢١٠۔ رقم (٦٢٤) كشف الخفاء (١٨٤/٢) دیلمی نے اس کو ابی بکرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں یحییٰ عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق کے طرق سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۳۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع

حرف العين المهملة

حدیث : 597

((العار خير من النار)) ”ذلت دوزخ کی آگ سے بہتر ہے۔“

تحقیق: ابن عبدالبر استیعاب میں روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ جملہ حسنؓ بن علی رضی اللہ عنہ نے بولا تھا جب انہوں نے امیر معاویہ سے صلح طلب کی تھی۔ تو ان کے ساتھی بولے۔ اے مسلمانوں کو ذلیل کرنے والے انہوں نے فرمایا ذلت دوزخ سے بہتر ہے۔ اور عام لوگوں کا جو یہ قول ہے۔ آگ کے بدلے آگ نہ کہ ذلت تو یہ کفار کا کلام ہے الا یہ کہ اس سے مراد بطور مبالغہ دنیا کی آگ مراد لی جائے۔ (دیکھیں التمیز (۸۲۷)

حدیث : 598

ورنہ یہ وارد ہے کہ:

((فضوح الدنيا اهون من فضوح الآخرة)) ”دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے کم ہے۔“

جیسا کہ طبرانیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ عن اخیہ الفضل سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ بلکہ یہ مضمون قرآن میں بھی موجود ہے۔

((ولعذاب الآخرة اشد وابقى)) ❶ ”اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔“

حدیث : 599

((العارية مردودة))

”مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۶۹۵)

تحقیق: اسے رافعیؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث : 600

حافظ ابن حجر عسقلانی تخریج الاحادیث میں فرماتے ہیں۔ میں نے ان الفاظ کے ساتھ جس کا ذکر مصنف نے کیا ہے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔ اسے احمدؒ اور اصحاب سنن نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((العارية مؤداة)) ❷ ”مانگی ہوئی چیز واپس کی جائے۔“

---

❶ سورة طه، الآية: ۱۲۷۔

❷ مسند احمد ۲۶۷/۵۔ ابوداود البیوع باب ۹۰۔ الترمذی کتاب البیوع، ماجاء ان العارية مؤداة حديث ۱۲۶۵ و ۲۱۲۰۔ ابن ماجه كتاب الصدقات، باب العارية حديث ۲۳۹۸ و ۲۳۹۹۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحة (۶۱۰، ۶۱۱) الارواء (۱۴۱۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 601 ((عالم قریش یملا الارض علما)) ❶

''قریش کا عالم زمین کو علم سے بھر دے گا۔''

تحقیق: صغانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ عراقیؒ نے ان پر اعتراض کیا ہے۔ اور کہا ہے یہ موضوع نہیں۔ لیکن ہاں ضعف سے خالی نہیں۔ اسے طیالسیؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند میں راوی مجہول ہے۔ اور اس کے دوسرے شواہد بھی موجود ہیں۔ (کہتے ہیں قریشی عالم سے مراد امام شافعی ہیں)

حدیث : 602

((العداوة فی القرابة، والحسد فی الجیران، والمنفعة فی الاخوان))

''اہل قرابت میں عداوت پڑوسیوں میں حسد۔ اور بھائیوں میں منفعت۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۴)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اس سے بلحاظ حدیث واقف نہیں بلکہ بیہقیؒ کی شعب الایمان میں بشر بن حارث کا قول ہے۔

حدیث : 603

((العدو العاقل ولا الصدیق الجاهل)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۱٦)

''عاقل دشمن نہ کہ جاہل دوست (عاقل دشمن بہتر ہے نہ کہ جاہل دوست)''

تحقیق: اسے وکیع بن جراح نے ''غرر'' میں سفیانؒ سے روایت ہے۔ سفیان کہتے ہیں۔ ابوحازمؒ کہا کرتے تھے۔ اگر میرے لئے نیک دشمن ہو تو وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لئے کوئی فاسق دوست ہو۔

حدیث : 604

((عداوة العاقل ولا صحبة المجنون)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۵)

''عقل مند کی دشمنی بیوقوف کی دوستی سے بہتر ہے۔''

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے۔ مگر سخاوی کہتے ہیں یہ کلام صحیح ہے۔

حدیث : 605 ((عدو المومن من یعمل بعمله))

''مومن کا دشمن وہ ہے جو اس کے عمل پر عمل کرے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۸)

---

❶ کشف الخفاء ۲/٦٨ و ٦٩۔ رقم (۱۷۰۱) الفوائد المجموعة ص ٤٢٠۔ رقم (۱۲۲۹) البانی نے اس کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۳۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہے مگر بعض علماء اس کو معنوی لحاظ سے صحیح قرار دیا ہے۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں یہ حدیث نہیں ہے۔ ابو نعیمؒ نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مکہ گئے۔ وہاں منکدرؒ کی اولاد میں سے ایک شخص فتویٰ دیا کرتا تھا۔ سفیانؒ فتوے دینے بیٹھے۔ منکدریؒ نے کہا یہ کون شخص ہے۔ جو ہمارے شہر میں آ کر فتویٰ دے رہا ہے۔ سفیانؒ نے اسے جواباً لکھا مجھ سے محمد بن دینار نے ابن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ تورات میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ میرا دشمن وہ ہے جو میرے عمل کے ساتھ عمل کرے منکدری اس سے رک گیا۔

حدیث : 606

((علذرة اشد من ذنبه)) ”عذر گناہ سے زیادہ سخت ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۷۲۶)

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ (یہ اسی طرح کا جملہ ہے عذر از گناہ بدتر از گناہ)

حدیث : 607

((العرب سادات العجم)) ”عرب عجم کے سردار ہیں۔“ (کشف الخفاء رقم (۱۷۲۳)

تحقیق: لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں اور معنی اس کے صحیح ہیں۔

حدیث : 608

((عرضت علی اعمال امتی، فوجدت منها المقبول والمردود الا الصلاة علی)) ❶ (کشف الخفاء رقم (۱۷۲٤)

”مجھ پر میری امت کے عمل پیش کیے گئے۔ تو میں نے ان میں مقبول بھی پائے اور مردود بھی۔ مگر مجھ پر درود۔“

تحقیق: سیوطی کہتے ہیں میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں لیکن اس کے معنی پہلے ابوالدرداءؓ اور ابوسلیمانؒ الدارانی کی روایت میں گزر چکے۔

حدیث : 609

((العز مشئووم وطالب العز مغموم)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۳۳)

”عزت بری ہے اور طالب عزت مغموم ہے۔“

❶ انظر رقم ۵۷۵۔ الاحیاء ۱/ ۳۰۹۔ تذکرۃ الموضوعات (۵٦) کشف الخفاء (۲/ ۳۹)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کی جاتی ہے۔ یہ لفظاً صحیح نہیں۔ ابن غرس کہتے ہیں، اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں اگرچہ اس کے معنی صحیح ہوں۔

حدیث: 610

((عسقلان احد العروسين يبعث منهما يوم القيامة...)) ❶

''عسقلان ان دو دلہنوں میں سے ایک دلہن ہے۔ جو قیامت کے دن اٹھائی جائے گی۔''

تحقیق: اسے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث: 611

((عظموا مقدار كم بالتغافل)) ''اپنی مقدار کو مقابلہ میں بڑا کرو۔''

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 612

((عقولهن في فروجهن))

''خواتین کی عقلیں ان کی فرجوں میں ہوتی ہیں۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۷۴۰)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 613

((علامة الاذن التيسير))

''اجازت کی علامت آسانی کرنا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۷۱۴)

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی قائم کی ہے مگر اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا مگر یہ حدیث نہیں ہے۔ اور ملا علی قاری کہتے ہیں ایک روایت میں ہے اجازت کی علامت امور کا آسان کرنا ہے۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 614

((علماء امتی كانبياء بنی اسرائيل)) ❷

''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔''

---

❶ مسند احمد ۲۲۵/۳۔ رقم (۱۳۳۸۹) شعیب الارناؤط نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ ھیثمی نے بھی اس طرح کی ایک روایت بیان کی ہے اور اس کی نسبت ابی یعلیٰ کی طرف کی ہے۔ اس میں بشر بن میمون راوی متروک ہے۔ المجمع ۶۲/۱۰۔۶۱) الموضوعات ۵۳/۲۔

❷ سیوطی نے اس کو الدرالمنتثرہ میں روایت کیا اور کہا ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی میں نے اسے کسی معتبر حدیث کی کتاب میں دیکھا ہے۔ مزید حوالہ جات دیکھیں۔ کشف الخفاء (۸۳/۲) تذکرۃ الموضوعات (۲۰) المقاصد الحسنہ (ص۲۸۶) الفوائد المجموعہ فضائل العلم رقم (۸۹۸) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۶۶۶)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: دمیریؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں، اس کی کوئی اصل نہیں۔ زرکشی بھی یہی کہتے ہیں۔ سیوطیؒ نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔

حدیث: 615

اور یہ حدیث کہ:

((العلماء ورثة الانبياء)) [1] "علماء انبیاء کے وارث ہیں۔"

تحقیق: اسے اربعہ (ابی داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نے ابوالدرداءؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 616

((العلم يسعى اليه)) "علم کی طرف دوڑا جاتا ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۷۵۹)

تحقیق: ابن غرس کہتے ہیں یہ امام مالک کا قول ہے جو انہوں نے مہدی عباسی سے فرمایا تھا۔ جب مہدی نے انہیں اس لئے طلب کیا کہ وہ آئیں تو ان سے اس کے لڑکے ہارون الرشید احادیث سنیں۔ اور ہارون سے بھی انہوں نے یہی فرمایا تھا۔ جب ہارون نے ان سے علم کی قرات کے لئے خلوت طلب کی تھی، علم اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی عزت کی جائے اور اس کے پاس آیا جائے اور بخاری کے اس قول کا "کہ علم کے پاس آیا جاتا ہے علم نہیں آتا" بھی یہی مقصد ہے اور امثال عرب میں ہے کہ جس کے گھر میں حکمت لائی جاتی ہے۔ یہ عنقریب حرف فاء میں آئے گا۔

حدیث: 617

((العلم علمان: علم الاديان وعلم الابدان))(كشف الخفاء رقم (١٧٦٥) رواه ابن ابی شيبه فی مصنفه (٣/٢٣٥) العلل المتناهية (١/٧٣، ٧٤)

"علم دو ہیں۔ ایک دین کا علم۔ ایک بدن کا علم۔"

تحقیق: امام صغانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 618

"ذیل" میں یہ بھی مسلسل حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ علم باطن کیا ہے آپ نے فرمایا:

---

[1] ابن ماجه ٢٢٣ـ المقدمه، باب: فضل العلماء الحث على طلب العلم البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب (١/٣٣/٦٨) الترمذی كتاب العلم، باب ماجاء فی فضل النفقة على العبادة حديث (٣٦٤١) ابو داود العلم كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم حديث (٢٦٨٢) الاحياء ١/٦ـ تلخيص الحبير ٣/١٦٤ـ الدارمی ١/٩٨ـ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((سألت جبريل عنه. فقال عن الله: هو سر بيني وبين احبائي واوليائي واصفيائي اودعه في قلوبهم، لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي مرسل))

''میں نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا تھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا۔ یہ میرے اور میرے دوستوں اولیاء اور نیک لوگوں کے درمیان ایک راز ہے جو میں ان کے دل میں ودیعت کرتا ہوں۔ جس پر نہ تو کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہو۔ اور نہ کوئی نبی مرسل۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ حسن بصری کی سیدنا حذیفہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

حدیث : 619

((على الخير سقطت)) ''بھلائی پر ساقط کر دیا جاتا۔''

تحقیق: یہ اہل علم میں سے ایک جماعت سے مروی ہے۔ جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ شامل ہیں۔

حدیث : 620

((على كل خير مانع)) ''ہر بھلائی پر ایک مانع ہوتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۷۶۷)

تحقیق: تمیز میں ہے کہ یہ بھی حدیث نہیں۔ اور اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث : 621

((عليكم بدين العجائز)) ''بوڑھی عورتوں کے دین کو لازم پکڑ لو۔''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن طاہر کہتے ہیں ہم اس کی اصل سے واقف نہیں ہو سکے۔ اور اس معنی میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جو ضعف سے خالی نہیں۔

حدیث : 622

زرکشیؒ کہتے ہیں اسے دیلمیؒ نے ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((اذا كان آخر الزمان واختلفت الاهواء فعليكم بدين البادية والنساء)) [1]

''جب اخیر زمانہ ہوگا اور خواہشیں مختلف ہو جائیں گی تو تم گاؤں والے اور عورتوں کے دین کو لازم پکڑ لینا۔''

---

[1] ميزان الاعتدال ترجمة رقم ٧٣٣٥۔ المجروحين لابن حبان ٢٦٤/٢۔ كنز العمال ٩٠٤۔ الكامل لابن عدى (٢١٨٥/٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اس کو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ابن جوزی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں اس میں محمد اہل اکارت کوئی چیز نہیں اور اسی طرح اس کا شیخ بھی کچھ نہیں۔اس کی سند بالکل واہیات ہے۔ بلکہ صغانی کہتے ہیں، موضوع ہے۔

حدیث : 623

((العنب دو دو يعني ثنتين ثنتين والتمر يک يک يعني واحدة واحدة))

"انگور دو دو اور کھجور ایک ایک۔" (کشف الخفاء رقم (۱۷۸۴)

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں ہے کہ یہ عجم میں مشہور ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 624

((عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة)) ❶

"نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔عراقی تخریج الاحیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔یہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔

حدیث : 625

ابن الصلاحؒ علوم الحدیث میں فرماتے ہیں۔اسمعیلؒ بن جنید سے روایت کیا گیا ہے۔کہ وہ ابو جعفرؒ احمد بن عبدان کے پاس گئے۔یہ دونوں صلحاء میں سے تھے۔اسمعیلؒ نے احمدؒ سے دریافت کیا۔میں کس نیت سے حدیث لکھوں:

((قال: الستم ترون ان عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة؟))

"انہوں نے کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ صلحاء کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔"

انہوں نے جواب دیا۔ہاں۔احمدؒ نے فرمایا تو رسول اللہ ﷺ صلحاء کے سردار ہیں۔اس نکتہ پر عراقیؒ نے متنبہ نہیں کیا۔جیسا کہ بعض نے ذکر کیا ہے۔لیکن اگر یہ لفظ ہو۔کہ تم روایت کرو۔تو اس سے یہ بات معلوم ہوگی۔کہ یہ حدیث ہے۔اور اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔اور اگر لفظ تر دون ہو۔یعنی تم دیکھو۔تو اس میں اس بات کی کوئی دلالت نہ ہوگی۔کیونکہ اس کے معنی یہ ہوں گے۔اگر تم خیال کرو۔

---

❶ الاحياء ۱/۲۳۱۔ الفوائد المجموعة ص ۵۰۸۔ رقم (۱۴۱۴) تذكرة الموضوعات ص ۱۹۳۔ حافظ عراقی المغنی، باب العزلۃ میں کہتے ہیں مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 626

((عن اللوح سمعت الله من فوق العرش يقول للشی كن، فلا تبلغ الكاف النون الا یکون الذی یکون)) (کشف الخفاء رقم (۱۷۷۱)

''لوح سے روایت ہے کہ میں نے اللہ سے عرش کے اوپر سے سنا وہ چیز کے وجود کے بارے میں فرماتا ہے۔ ہو جا وہ ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کاف اور نون پر بھی نہ پہنچتا تھا۔ کہ وہ ہو جاتی تھی۔''

تحقیق: میں (ملا علی قاری کہتا ہوں) کہ یہ موضوع ہے۔

حدیث : 627

((العین الرمدة لاتمس))

''دکھتی آنکھ کو چھوا نہ جائے۔ (کشف الخفاء رقم (۱۷۹۶)

حدیث : 628

((رواه ابو نعیم فی ((الطب)) عن ابی سعید قال: مثل اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم مثل العین، ودواء العین ترک مسها))

''اسے ابو نعیمؒ نے طب میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال آنکھوں کی مانند ہے۔ اور آنکھ کی دواء یہ ہے کہ اسے چھوا نہ جائے اور یہ ضعیف ہے۔''

www.KitaboSunna

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غ

حرف الغین المعجمة

حدیث : 629

((الغرباء ورثة الانبیاء، ولم یبعث الله نبیا الا وھو غریب فی قومه))(کشف الخفاء رقم (۱۸۰۰)

''غرباء انبیاء کے وارث ہیں (عربی میں غریب مسافر کے معنی میں آتا ہے) اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا۔ جو اپنی قوم میں غریب نہ ہو۔''

تمییز میں ہے کہ یہ حضرت انسؓ سے مرفوعا مروی ہے۔ یہ حدیث باطل ہے۔ اور خود قرآن اس کی تردید کرتا ہے:

((انا ارسلنا نوحا الی قومه)) ❶ ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کے پاس بھیجا۔''

((والی عاد اخاھم ھودا)) ❷ ''ہم نے عاد کی جانب ہود کو بھیجا۔''

((والی ثمود اخاھم صالحا)) ❸ ''ثمود کی جانب ان کے بھائی صالح کو۔''

((ولولا رھطک لرجمناک)) ❹ ''اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے رجم کر دیتے۔''

تحقیق: اسی طرح موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء بنی اسرائیل اور اسی طرح ہمارے نبی کریم ﷺ اگرچہ آپ کے لئے غربت بعد ہجرت حاصل ہوئی۔

حدیث : 630

((غمز القدم ونحوه)) ''قدم پر چوکا مارنا۔''

تحقیق: اور اسی قسم کی روایتیں دارقطنیؒ نے افراد میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں ابیؓ بن کعب کے پاس ان کے قدم میں چوکے مار رہا تھا۔ پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی احیاء میں ہے کہ نبی کریم ﷺ

❶ اول سورة نوح علیه وعلی نبینا الصلاة والسلام۔

❷ سورة الاعراف، الآیة: ٦٥۔

❸ سورة الاعراف من الآیة ٧٣۔

❹ سورة هود، الآیة: ٩١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر اپنے بعض سفروں میں ٹھہرے تو آپ پیٹ کے بل سو گئے۔ اور ایک سیاہ غلام آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ عراقیؒ کہتے ہیں اسے طبرانیؒ نے اوسط میں حضرت عمرؓ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث: 631 ((الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل)) ❶

''گانا دل میں نفاق کو ایسے ہی اگاتا ہے۔ جیسے پانی سبزہ ترکاری وغیرہ کو اگاتا ہے۔''

تحقیق: نوویؒ فرماتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 632 ((الغناء رقیة الزنا)) ❷ ''گانا زنا کا منتر ہے۔''

تحقیق: امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ یہ مشہور مثالوں میں سے ہے اور امام غزالی نے اسے فضیل بن عیاض کا قول قرار دیا ہے۔

---

❶ احیاء علوم الدین ۲۸۳/۲۔ باب تحریم السماع تلخیص الحبیر للحافظ ابن حجر ۱۹۹/۴۔ رواہ البیہقی (۲۲۳/۱۰) الاتحاف (۵۲۵/۶)

❷ المنھبات للحکیم الترمذی التعلیق رقم ۱۴۸۔ کشف الخفاء ۱۰۶/۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف

حرف الفاء

حدیث : 633

((الفاتحة لما قرئت له)) ''سورہ فاتحہ جس کام کے لئے پڑھی جائے۔'' ❶

تحقیق: زرکشی نے اسے بیہقیؒ کی جانب منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور سیوطیؒ نے ان پر اعتراض کیا ہے کہ ''الشعب الایمان'' میں اس کا وجود نہیں ہے۔

حدیث : 634

شعب میں تو یہ حدیث ہے۔ کہ:

((فاتحة الكتاب شفاء من كل داء)) ''سورت فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے۔''

تحقیق: اسے امام بیہقیؒ نے جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کیا ہے ابوالشیخ ابن حیانؒ کی کتاب الثواب میں عطاء سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو سورۃ فاتحہ پہلے مکمل پڑھ، ان شاء اللہ تیرا کام پورا ہو جائے گا۔ یہ وہ اصل ہے جس کے باعث لوگ ہر کام کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں۔

حدیث : 635

((فاز باللذة الجسور)) ''دلیر لذت سے کامیاب ہوا۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۰)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث : 636

((فاز المخفون)) وفي لفظ ((نجا المخفون وهلك المثقلون)) (كشف الخفاء رقم (۱۸۲۱)

''ہلکے آدمی کامیاب ہوئے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ہلکوں نے نجات پائی اور بھاری ہلاک ہوئے۔''

---

❶ (كشف الخفاء رقم (۱۸۱٦) (۲/۱۰٦) الفوائد المجموعه: كتاب الفضائل حديث رقم (۹۸٤) الدرالمنتثرة (۱۱۹) التزكرة (۸۰)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 637 اور یہ معنیٰ ہیں اس حدیث کے جو ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((امامکم عقبة کود لا یجوزها المثقلون فانا ارید ان اتخفف لتلک العقبة)) ❶

"تمہارے آگے ایک گہری گھاٹی ہے جسے بوجھ والے عبور نہ کر سکیں گے۔ میں اس بات کا ارادہ رکھتا ہوں کہ اس گھاٹی کے لئے ہلکا ہو جاؤں۔"

تحقیق: حاکم کہتے ہیں یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث : 638

((الفال موکل بالمنطق)) "فال بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۲)

تحقیق: ان الفاظ کے ساتھ یہ موجود نہیں۔

حدیث : 639 ہاں سنن ابوداودؒ میں یہ روایت ہے کہ:

((اخذنا فالک من فیک)) ❷ "ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ سے لی ہے۔ (یعنی تجھ سے پہلے لے لی ہے۔)"

تحقیق: اور بزارؒ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔

حدیث : 640

((فدی الله اسماعیل علیه السلام بالکبش)) (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۵)

"اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے قربانی کے لئے مینڈھا دیا۔"

سخاویؒ کہتے ہیں۔ یہ کلام صحیح ہے۔ اور قرآن میں بھی ہے۔

((وفدیناه بذبح عظیم)) ❸ "اور ہم نے اسے فدیہ میں ایک بڑی ذبح عطا فرمائی۔"

میں ملا علیؒ قاری کہتا ہوں، اس بات میں اختلاف ہے کہ ذبیح کون تھا۔ اسمٰعیلؑ یا اسحٰقؑ۔ سیوطیؒ نے اس بات پر خاموشی اختیار کی ہے۔

---

❶ حلیة الاولیاء ۱/۲۲۶۔
مستدرك الحاكم ٤/٥٧٤ رقم حديث (٨٧١٣) وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه واقره الذهبي۔
اتحاف السادة المتقين (٩/٢٨٤) البدور (٢٥٥) كنزالعمال (٩/١٠) منثور (٦/٣٠٤)

❷ ابوداود كتاب الكهانة والتطير، باب في الطيرة حديث (٣٩١٧) باب [٢٤] ابن السني في عمل اليوم والليلة رقم ٢٨٥ و ٢٨٦۔ ❸ سورة الصافات، الآية: ١٠٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 641

((الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین)) (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۳)

''اس شے سے بھاگنا جس کی طاقت نہ ہو۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔''

تحقیق: لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور معنی کے لحاظ سے بھی یہ باطل ہے کیونکہ جس نے یہ اعتقاد کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے راہ فرار اختیار کی وہ کافر ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے اس کی تشریح کی ہے۔ رہا موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ''میں تم سے بھاگا جب مجھے تم سے خوف معلوم ہوا'' ایک واقعہ کی جانب اشارہ ہے جو نبوت سے قبل پیش آیا تھا۔ اور رہا نبی کریم ﷺ کا مکہ سے ہجرت فرمانا فرار کے طور پر نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک حکم تھا کہ آپ غار میں داخل ہوں اور لوگ آپ کے اس فرار کے معجزات دیکھیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ فرار مقابلہ کے بعد اور مقابلہ میں شکست کے بعد ہوا۔

حدیث: 642

((فضل شهر رجب على الشهور كفضل القرآن على سائر الكلام، وفضل شهر شعبان على الشهور كفضلي على سائر الانبياء، وفضل شهر رمضان كفضل الله على سائر العباد))

''ماہ رجب کی دوسرے مہینوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے قرآن کریم کی تمام کتابوں پر۔ اور شعبان کو دوسرے مہینوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تمام انبیاء کرام پر۔ اور رمضان کو دوسرے مہینوں پر وہ فضیلت حاصل ہے۔ جو خدا کو تمام بندوں پر۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۸۲۴) فوائد المجموعہ (۱۲۶۲)

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

فائدہ: فضائل رجب کے بارے میں تمام روایات ضعیف ہیں۔ اسی طرح رجب کی نمازوں کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

حدیث: 643

((الفقر فخری وبه افخر))

''فقر میرا فخر ہے۔ اور میں اسی کے ساتھ فخر کرتا ہوں۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۸۳۵)

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ باطل ہے موضوع ہے۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے۔

---

❶ سورة الاسراء، الآية: ۲۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 644

((فم ساکت رب کاف)) ''منہ خاموش ہے تو رب کافی ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۸۴۰)

حدیث : 645

اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ:

((الله ولی من سکت)) ''اللہ اس کا دوست ہے۔ جو خاموش رہے۔''

تحقیق: ابن الدیبعؒ کہتے ہیں یہ حدیث نہیں اور معنیٰ اس کے صحیح ہیں۔

حدیث : 646

اور اس حدیث سے ماخوذ ہیں:

((من صمت نجا، ومن توکل علی الله کفاه))

''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا اللہ اسے کافی ہے۔''

تحقیق: مگر کلام اول کی ترکیب بظاہر کفر ہے۔ ہاں اگر عطف مقدر مان لیا جائے (تو کفر سے بچاؤ ہوگا)

حدیث : 647

((فی آخر الزمان ینتقل برد الروم الی الشام، وبرد الشام الی مصر))(کشف الخفاء رقم (۱۸٤۲)

''اخیر زمانہ میں روم کی چادر شام اور شام کی چادر مصر جایا کرے گی۔''

تحقیق: امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 648

((فی بیته یوتی الحکم))[1] ''اس کے گھر میں حکمتیں دی جاتی ہیں۔''

تحقیق: مشہور مثال ہے نہ کہ حدیث جیسا کہ بن الدیبعؒ فرماتے ہیں زرکشیؒ کہتے ہیں سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ کے مابین کچھ اختلاف تھا۔ انہوں نے فیصلہ کے لئے زید بن ثابتؓ کو متعین کیا۔ اور دونوں ان کے گھر پہنچے۔ جب ان کے پاس گئے تو عمرؓ بولے۔ ہم تمہارے پاس اس لئے آئے۔ کہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کر دو۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کے گھر میں حکم دیئے جاتے ہیں۔ پھر دونوں ان کے سامنے بیٹھ گئے زید نے دونوں کا فیصلہ کیا۔ اور اس مثال میں ایک عمدہ قصہ بھی ہے۔ جو دمیریؒ نے اپنی حیوۃ الحیوان میں نقل کیا ہے۔

حدیث : 649

((فی الحرکات البرکات)) ''حرکت میں برکت ہے۔''

[1] کشف الخفاء: ۲/۱۳۳۔ رقم (۱۸٤۳)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ اور حدیث نہیں جیسا کہ ابن الدیبعؒ کا قول ہے رسالہ قشیریہ میں ہے۔ کہ میں نے استاد ابو علیؒ سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا قول ہے۔ حرکت میں برکت ہے۔ کیونکہ حرکات ظاہرا سرار میں برکات کا سبب بنتی ہیں۔

ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں قرآن میں بھی اس کی جانب اشارہ ہے۔

((هو الذی جعل لكم الارض ذلولا فامشوا فی مناكبها وكلوا من رزقه)) ❶

''وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا۔ تا کہ تم اس کی راہ میں چلتے پھرتے رہو۔ اور اللہ کی روزیاں کھاؤ پیو۔''

اور فرمایا

((وان ليس للانسان الا ما سعى)) ❷

''اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔''

اور فرمایا:

((فاسعوا الى ذكر الله)) ❸ ''اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔''

((وسارعوا الى مغفرة من ربكم)) ❹

''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو۔''

اور فرمایا:

((فاستبقوا الخيرات)) ❺ ''نیکیوں میں سبقت کرو۔''

---

❶ سورة الملك، الآية: ١٥۔

❷ سورة النجم، الآية: ٣٩۔

❸ سورة الجمعة، الآية: ٩۔

❹ سورة آل عمران، الآية: ١٣٣۔

❺ سورة البقرة، من الآية: ١٤٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف القاف (ق)

حدیث : 650

((قال لجبریل: هل زالت الشمس؟ قال: لا، نعم. قال علیه الصلاۃ والسلام: کیف قلت: لا، نعم؟ فقال: من حین قلت: (لا) الی ان قلت: (نعم) سارت الشمس مسیرۃ خمسمائۃ عام)) (کشف الخفاء رقم (۱۸۸۰)

''آپ نے جبرئیلؑ سے فرمایا کیا زوال شمس ہوگیا' انہوں نے جواب دیا نہیں۔ ہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے یہ نہیں ہاں کیوں کہا۔ انہوں نے جواب دیا میں نے جو کہا نہیں تو مقصد یہ تھا۔ کہ میں یہ کہتا ہوں ہاں سورج پانسو سال کی مسافت پر چلا گیا۔''

تحقیق: میں (ملا علی قاری کہتا ہوں) اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 651

((قدس العدس علی لسان سبعین نبیا، آخرھم عیسی علیہ السلام)) ❶

''مسور کی دال ستر انبیاء کی زبان سے پاک ہوئی۔ جس میں آخر عیسیٰؑ تھے۔''

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے۔ حفاظ کی ایک جماعت نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ جیسا کہ ابن المبارکؒ۔ لیث بن سعدؒ۔ اور متاخرین میں سے علیؒ بن المدینی۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ اسے طبرانیؒ نے واثلہؓ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیمؒ نے اپنی معرفت میں اس کی سند بیان کی ہے۔ اور کہا ہے اس مضمون کی روایت حضرت علیؓ سے بھی مروی ہے۔ اور اس میں سے کوئی چیز بھی صحیح نہیں۔ بلکہ سب کی سب باطل ہیں جیسا کہ علی بن المدینی فرماتے ہیں اور ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث : 652

((القرآن کلام اللہ غیر مخلوق، فمن قال بغیر ھذا فقد کفر)) ❷

---

❶ کشف الخفاء رقم (۱۸۶۳) تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۷۔ الفوائد المجموعۃ ص ۱۶۱۔ رقم (۴۸۱) تنزیہ الشریعۃ (۲/۲۴۳) الموضوعات لابن جوزی (۴/۲۹۴) اللآلی المصنوعہ (۲/۲۱۲) مجمع الزوائد (۵/۴۴) التمییز (۹۳۳)

❷ کشف الخفاء رقم (۱۸۶۹) تاریخ بغداد ۳۸۹/۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۱۳۴/۱۔ الفوائد المجموعۃ ص ۳۱۳۔ تحذیر الخواص ص ۱۴۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے جو اس کے علاوہ کچھ اور کہے اس نے کفر کیا۔"

تحقیق: صغانیؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں یہ حدیث تمام سندات کے ساتھ باطل ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

حدیث : 653

((قراۃ سورۃ القلاقل امان من الفقر))

"قلاقل کی سورتیں پڑھنا فقر سے امان دینا ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۱۸۷۲)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور قلاقل سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی ابتداء میں لفظ قل ہے۔ اور وہ پانچ سورتیں ہیں۔ سورت جن۔ لیکن اس میں مشہور یہ چار ہیں۔ کافرون اور اخلاص اور معوذتین۔ (الناس۔ فلق)

حدیث : 654

((قص الاظفار)) "ناخن کاٹنا۔" (کشف الخفاء رقم (۱۸۷۵)

تحقیق: اس میں کوئی کیفیت اور دن کا تعین نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ سخاویؒ کہتے ہیں نظم میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ہمارے شیخ کی جانب منسوب ہے سب باطل ہے۔

حدیث : 655

((قصة عثمان رضی اللہ عنہ انه لما خطب في اول جمعة ولي الخلافة وصعد المنبر فقال: الحمد لله. فارتج عليه. فقال: ان ابا بكر وعمر رضی اللہ عنہما كانا يعدان لهذا المقام مقالا، وانتم الى امام فعال احوج منكم الى امام قوال، وسياتيكم الخطيب، واستغفر الله لي ولكم. ونزل وصلى بهم))

"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصہ کہ جب وہ خلیفہ بنائے گئے۔ اور انہوں نے پہلے جمعہ کو خطبہ دیا تو منبر پر چڑھے تو فرمایا الحمدللہ۔ پھر منبر پر کانپنے لگے اور فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ اس مقام کے لئے تیار کئے گئے تھے (یعنی بولنے کے لئے) اور تم ایک امام کی طرف تھے۔ پھر فرمایا میں تم میں سے بولنے والے امام کو نکالتا ہوں۔ عنقریب تمہارے سامنے خطیب آئے گا۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے۔ اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر نیچے اتر گئے۔ اور انہیں نماز پڑھائی۔"

تحقیق: ابن الہمام کہتے ہیں یہ روایت کتب فقہ میں تو ضرور پائی جاتی ہے۔ لیکن کتب حدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 656

((القلب بیت الرب)) ”دل خدا کا گھر ہے۔“

تحقیق: اس کی مرفوعا کوئی اصل نہیں ہے۔ جیسا کہ سخاویؒ فرماتے ہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ذیل میں ہے۔ کہ جو ابن تیمیہؒ کا قول ہے وہی میرا قول ہے۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں: جیسا کہ حدیث:

حدیث : 657

((ما وسعنی ارضی)) ❶

مجھے میری زمین اور میرے آسمان نے وسعت نہیں دی (لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے)

تحقیق: اس کی تشریح آگے آئے گی۔

حدیث : 658

((قلب المومن حلو یحب الحلاوۃ)) ❷ (کشف الخفاء رقم (۱۸۸۳)

”مومن کا دل میٹھا ہے مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔“

تحقیق: ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے۔ کہ آپ حلوہ اور شہد کو پسند فرماتے تھے ابن الدبیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کے معنی تو صحیح ہیں، کلام ثبوت الفاظ میں ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں امام بیہقیؒ نے شعب میں اور دیلمیؒ نے ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے۔ جس کی بنا پر ابن جوزیؒ کا یہ قول کہ یہ روایت موضوع ہے۔ غلط قرار پاتا ہے۔

حدیث : 659

دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((المومن حلو یحب الحلاوۃ، ومن حرمها علی نفسه فقد عصی الله ورسوله، لا تحرموا شیئا من نعمة الله والطیبات علی انفسکم، وکلوا واشربوا واشکروا، فان لم تفعلوا لزمتکم عقوبة الله عزوجل))

”مومن میٹھا ہے مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔ اور جس نے میٹھی چیز کو اپنے اوپر حرام کیا اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور طیبات میں سے اپنے اوپر کوئی چیز حرام نہ کرو۔ کھاؤ، پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تمہیں پکڑے گا۔“

---

❶ انظر رقم ۸۳۰۔

❷ رواہ الخطیب فی تاریخ بغداد ۱۱۳/۲۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۹۔ تنزیه الشریعة ۲۵۳/۲۔ کنز العمال ۷۱۴۔ اللآلی المصنوعه (۲۳۸/۲) بیہقی والی روایت کے متن میں نکارت اور مجہول راوی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اس کی سند بالکل بیکار ہے۔

حدیث: 660 ((قلیل من التوفیق خیر من کثیر من العلم)) ❶

''تھوڑی سی توفیق بھی بہت سے علم سے بہتر ہے۔''

تحقیق: اسے غزالی نے احیاء العلوم میں بیان کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ صاحب فردوس نے اسے ابوالدرداءؓ سے روایت کیا۔ اور انہوں نے علم کی جگہ عقل کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے لڑکے نے اسے اپنی مسند میں ذکر نہیں کیا۔ بعض متاخرین نے فردوس کی اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے۔

حدیث: 661

کہ ابن عساکرؒ نے ابوالدرداءؓ سے اور طبرانیؒ نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((قلیل الفقه خیر من کثیر العبادة))

''تھوڑی سی فقہ بھی بہت سی عبادت سے بہتر ہے۔''

---

❶ اتحاف السادة المتقین ۱/ ۲۲۹ و ۴۰۹۔ کشف الخفاء رقم (۱۸۸۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ک

حرف الکاف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ک

حرف الکاف

حدیث: 662

((کانک بالدنیا ولم تکن، وبالآخرۃ ولم تزل))کشف الخفاء رقم (۲۰۰۴)

"گویا کہ تو دنیا میں ہے۔ حالانکہ تو نہیں ہے اور آخرت میں تجھے زوال نہ ہوگا۔"

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں۔ میں اس سے مرفوعا واقف نہیں۔ ابونعیمؒ نے عمر بن عبدالعزیزؒ کا قول بیان کیا ہے۔

حدیث: 663

((کانک من اھل بدر وحنین)) "گویا کہ تو اہل بدر حنین سے ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۲۰۰۵)

تحقیق: تمییز میں ہے کہ یہ کلام ہے اور اس کے لئے بولا جاتا ہے جو صاحب اہل ہوتا ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 664

((کان اللہ ولا شی معہ))❶ "صرف اللہ تھا۔ اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔"

اور ایک روایت میں ہے اس سے پہلے کوئی چیز ثابت نہ تھی۔ لیکن یہ زیادت لوگوں کا قول ہے۔ اور یہ جملہ آج تک ویسے ہی بولا جاتا ہے جیسے تھا۔ اور یہ صوفیاء کا کلام ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ جو عینیت کے قائل ہیں۔ کہ انہوں نے وجود کے لئے اسے کھڑا ہو۔ امام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس زیادتی کو موضوع قرار دیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو اس کی تاویل یہ ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ کو موجودات کے پیدا کرنے کے بعد جو قوت وقدرت حاصل ہے۔ وہ باعتبار کمال ذاتی اور بلحاظ کمال صفاتی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے:

((ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب))❷

---

❶ مسند احمد ٤/٤٣١۔ (٢٠١١٧) الشریعۃ للآجری ص ١٧٧۔ مستدرک الحاکم ٢/٣٤١۔ البیھقی ٩/٣۔ کنزالعمال (١٠/٣٧٠) کتاب العرش ص (٥٢)

❷ سورۃ ق، الآیۃ: ٣٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے زمین و آسمان اور اس کے مابین جتنی چیزیں ہیں انہیں چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں تھکن نے ذرا بھی نہ چھوا۔''

اور معنی اس کے یہ ہوں گے۔ کہ اسے ایسے ہی سمجھا جیسا کہ کسی میدان کی ریت ہو۔ کہ پیاسا اسے پانی سمجھتا ہے۔ یا اس مٹی کی طرح جسے ہوا اڑا دے۔ تو پس اس موجود کے لئے جو حادث ہو۔ ایک موجود قدیم کے مقابلہ پر عارف کی نظر میں حقیقت وجود حاصل نہیں۔ کیونکہ مخلوقات کے لئے کوئی مستقل وجود نہیں۔ نہ ذاتی اعتبار سے نہ صفاتی لحاظ سے۔ اسی باعث کہنے والے نے کہا ہے۔ خدا کی قسم اللہ کے سوا کوئی شے موجود نہیں۔ اور اس گھر میں اس کے علاوہ کوئی رہنے والا نہیں۔ اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے ''کہ ہر شے اس کے علاوہ ہلاک ہونے والی ہے۔ ❶

حدیث : 665

((وقوله عليه الصلاة والسلام: اصدق كلمة قالها العرب قول لبيد: الا كل شي ما خلا الله باطل)) ❷

''اور نبی کریم ﷺ نے عرب کے اس قول کی تصدیق کی جسے لبید بن عامرؓ نے بیان کیا تھا۔ خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔''

اور جو اس مقام جمع الجمع تک پہنچ گیا، اسے یہ ظاہری کثرت وحدت سے پردہ میں نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ وحدت کثرت سے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے:

((وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى)) ❸

''جب آپ نے کنکریاں ماریں تو آپ نے نہیں ماری تھیں بلکہ اللہ نے ماری تھیں۔''

حدیث : 666

((كان عليه الصلاة والسلام لا يجلس اليه احد وهو يصلي الا خفف صلاته وسأله عن حاجته، فاذا فرغ عاد الى صلاته)) ❹

---

❶ سورة القصص، الآية: ٨٨۔

❷ بخارى كتاب مناقب الانصار، باب ايام الجاهلية الحديث (٣٨٤١) واخرجه ايضا فى كتاب الادب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء...... (الحديث ٦١٤٦) واخرجه ايضا فى كتاب الرقاق، باب: الجنة اقرب الي احدكم من شراك نعله...... (الحديث (٦٤٨٩) واخرجه مسلم فى كتاب الشعر، باب، فى انشاد الاشعار وبيان اشعر كلمة وذم الشعر (الحديث ٥٨٤٨) و (الحديث ٥٨٤٩) و (الحديث (٥٨٥٠) و الحديث (٥٨٥١) و (الحديث ٥٨٥٢) واخرجه الترمذى فى كتاب الادب، باب ما جاء فى انشاد الشعر (الحديث ٢٨٥٠) ابن ماجه كتاب الادب باب الشعر حديث (٣٧٥٧) ❸ سورة الانفال الآية: ١٧۔

❹ كشف الخفاء ٢/١٩٠۔ رقم (٢٠١٣) مناهل الصفا ص ٢٠۔ تذكرة الموضوعات ص ٣٨۔ الفوائد المجموعه رقم (٩٤)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے ہوتے اور کوئی آپ کے پاس آ کر بیٹھتا تو آپ نماز ہلکی فرما دیتے اور اس سے اس کی حاجت پوچھتے جب اس کی حاجت سے فارغ ہو جاتے تو اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے۔''

تحقیق: قاضی عیاض نے اسے شفا میں ذکر کیا ہے۔ جلال الدین سیوطیؒ وفا کی تخریج الاحادیث میں کہتے ہیں۔ عراقی نے تخریج الاحیاء العلوم میں تحریر کیا ہے میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔

حدیث: 667

((الكريم اذا قدر عفا)) ''شریف وہ ہے جب قادر ہو تو معاف کر دے۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۹۲۵)

تحقیق: مقاصد میں ہے کہ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اس کی سند میں محمد بن زکریا الغلابی متروک ہے اور یہ موضوع ہونے کے زیادہ قریب ہے۔ اگرچہ یہ حدیث زہاد وغیرہ میں بہت مشہور ہے۔ لیکن میں کوئی حکم لگانے سے بری ہوں۔ یعنی نہ میں اسے موضوع قرار دیتا ہوں اور نہ ثابت قرار دیتا ہوں۔

حدیث: 668

((كفى بالمرء نصرة ان يرى عدوه يعصي الله)) (كشف الخفاء رقم(١٩٣٧)

''آدمی کی مدد کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی کرتا دیکھے۔''

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں۔ یہ جعفر الاحمر کا قول ہے جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 669

((الكريم حبيب الله ولو كان فاسقا، والبخيل عدو الله ولو كان راهبا))(كشف الخفاء رقم (١٩٢٦)

''کریم اللہ تعالیٰ کا دوست ہے چاہے فاسق ہو۔ اور بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے چاہے راہب کیوں نہ ہو۔''

اس کی کوئی اصل نہیں اور فقرہ اولیٰ موضوع ہے اس لئے کہ نص قرآنی کے خلاف ہے:

((ان الله يحب التوابين)) ❶ ''اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

((والله لا يحب الظالمين)) ❷ ''اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔''

تحقیق: فاسق یا ظالم ہوتا ہے یا کافر۔

---

❶ سورة البقرة، من الآية: ٢٢٢۔

❷ سورة آل عمران، من الآية: ١٤٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 670

((کف عن الشر یکف الشر عنک))(کشف الخفاء رقم (۱۹٤۱)

''برائی سے رک تجھ سے بھی برائی رکی جائے گی۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل معلوم نہیں۔ (اس کو ابن ابی الدینا نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

حدیث : 671

((الکلام صفة المتکلم)) ''کلام متکلّم کی صفت ہے۔''

(کشف الخفاء رقم (۱۹۴۳) یہ حدیث نہیں ہے۔ دیکھیں التمییز رقم (۹۸٦)

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور معنی اس کے صحیح ہیں اور لوگوں کے قول کے مطابق ہیں۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ ابن الدبیع کہتے ہیں نہ یہ اپنے اطلاق پر ہے نہ اپنے محل میں۔

حدیث : 672

((الکلام علی المائدة)) ''دستر خوان پر بات کرنا۔'' (کشف الخفاء رقم (۱۹۴۴)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میں اس بارے میں نہ تو کوئی ممانعت اور نہ کوئی مثبت روایت جانتا ہوں۔ یعنی نہ وہ حدیث جانتا ہوں۔ جو اس کی نفی پر دلالت کرے اور نہ وہ حدیث جانتا ہوں جو اس کے اثبات پر دلالت کرے ویسے نبی کریم ﷺ کا کھانے کے دوران گفتگو کرنا اکثر احادیث سے ثابت ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث : 673

((سم الله، و کل بیمینک، مما یلیک)) ❶

''اللہ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ جو تمہارے قریب ہو۔''

حدیث : 674

((کل احد یوخذ من قوله ویرد الا صاحب هذا القبر ﷺ))

(کشف الخفاء رقم (۱۹٦۱)

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاطعمة حدیث (٥٣٧٦) صحیح مسلم، کتاب الاشربة حدیث (٢٠٢٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہر شخص کا قول لیا جاتا اور رد کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس قبر والے کا۔"

تحقیق: یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔ اور صاحب قبر سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ کیونکہ آپ خطاء سے پاک ہیں۔ اور آپ اپنی جانب سے کچھ نہیں فرماتے۔ اسی طرح دیگر انبیاء۔

حدیث: 675 طبرانیؒ میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

((ما من احد، الا یوخذ من قوله ویدع)) ❶

"کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی قول لیا جاتا ہو۔ اور رد نہ کیا جاتا ہو۔"

تحقیق: اور غزالیؒ نے احیاء میں اس کے معنی ذکر کیے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جس سے علم کی بات لی جاتی ہے۔ اس کی بات رد بھی کی جا سکتی ہے۔ سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے زوائد الزہد میں عکرمہ کے ذریعہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا قول لیا جاتا ہو۔ اور چھوڑا نہ جاتا ہو۔ سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ لیکن روایت اسی لائق ہوتی ہے۔ کہ لی بھی جائے اور چھوڑی بھی جائے' یا ہم روایت لیتے بھی ہیں۔ اور چھوڑتے بھی ہیں۔

حدیث: 676

((کل الاعمال، فیها المقبول والمردود الا الصلاة علی، فانها مقبولة غیر مردودة)) (کشف الخفاء رقم (۱۹٦۳)

"تمام اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں۔ اور مردود بھی سوائے نبی کریم ﷺ پر درود کے۔ کیونکہ وہ صرف مقبول ہوتا ہے۔ مردود نہیں ہوتا۔"

اس پر کلام حرف صاد میں الصلوٰۃ علی النبی لاترد ❷ والی حدیث میں گزر چکا۔ امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ بے انتہا ضعیف ہے۔ کیونکہ کسی محدث نے اسے ذکر نہیں کیا۔ اور نہ اس کی کوئی معتمد سند نظر آئی۔

حدیث: 677 ((کل اناء بما فیه یطفح)) "جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی بہتا ہے۔"

(کشف الخفاء رقم (۱۹٦۷) دیکھیں التمیز (۹۹۷)

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ اور یطفح کے معنیٰ مترشح کے آتے ہیں۔ اور اس بارے میں مشہور قول ہے کہ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء ۲/۱۷۳ و ۱۷٤۔ ❷ سبق برقم ۵۷۵ و ٦۰۸۔ اس کی تحقیق وتخریج بھی پیچھے گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 678

((کل بنی آدم ینتمون الی عصبة ابیهم، الا ولد فاطمة، فانی انا ابوهم وعصبتهم)) ❶

''تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی جانب منسوب ہوتے ہیں۔ سوائے فاطمہؓ کی اولاد کے کیونکہ میں ہی ان کا باپ اور قبیلہ ہوں۔''

تحقیق: ابن الجوزیؒ علل المتناھیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ اور ان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسے طبرانیؒ نے کبیر میں فاطمہؓ سے روایت کیا ہے، اسی طرح ابو یعلیٰؒ نے بھی۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے اور حدیث مرسل ہے اور طبرانیؒ میں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔

حدیث : 679

((کل ثان لا بدله من ثالث)) (کشف الخفاء رقم(١٩٧٦)

''ہر دوسرے کے لئے تیسرے کا وجود ضروری ہے۔''

تحقیق: یہ مشہور نہیں ایسے ہی بعض شعراء کا کلام ہے۔ جب کوئی شے دو ہوتی ہے۔ تو تین ضرور ہو جاتی ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 680

((کل عام ترذلون)) ''تم ہر سال کم کئے جاتے ہو۔'' ❷

ہر شے میں ارذل اس کے کم ہونے کو بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((ومنکم من یرد الی ارذل العمر)) ❸

''تم میں سے وہ لوگ بھی ہیں۔ جو ارذل عمر کی جانب لوٹائے جاتے ہیں۔ یعنی بڑھاپے کی طرف۔''

حدیث : 681

زرکشیؒ کہتے یہ حسن بصریؒ کا قول ہے۔ اور اس معنیٰ میں حدیث صحیح بخاری میں انسؓ سے مرفوعا مروی ہے:

((لا یاتی علی امتی زمان الا الذی بعده شر منه)) ❹

---

❶ العلل المتناهية ١/٢٥٨۔ تاریخ بغداد ١١/٢٨٥۔ کشف الخفاء رقم (١٩٦٨) ضعیف هے۔ الضعیفة رقم (٤٢٢٨،٤٢٢٩) العلل المتناهية لابن جوزی (١/٢٥٨) التذکرة للفتنی (٩٨) مجمع الزوائد (٩/١٧٣) ہیثمیؒ نے اس کو طبرانی اور ابی یعلیٰ کی جانب منسوب کیا ہے اور کہا کہ اس میں شیبہ بن نعامہ راوی کی بیان کردہ روایت قابل حجت نہیں۔

❷ (کشف الخفاء رقم (١٩٧٩) الدرالمنتثرة (١٢٤) تذکرة الموضوعات (٢١) البداية والنهاية (٩/١٣٥) لابن کثیر۔

❸ سورة الحج الآية: ٥۔ ❹ فتح الباری ١٣/١٦۔و ٢٠ و ١١٠۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”میری امت پر کوئی زمانہ ایسا نہ آئے گا۔ کہ اس کے بعد زیادہ شرارت ہوگی۔“

حدیث : 682

طبرانیؒ نے کبیر میں ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ:

((ما من عام الا ينتقص الخير فيه ويزيد الشر)) ❶

”کوئی سال ایسا نہیں۔ جس میں خیر کم نہ ہو۔ اور شرارت زیادہ نہ ہو۔“

حدیث : 683

طبرانیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ:

((ما من عام الا ويحدث الناس بدعة، ويميتون سنة، حتى تمات السنن وتحيا البدع)) (كشف الخفاء رقم (٢٢٣٤)

”کوئی سال ایسا نہیں کہ جس میں لوگ بدعت ایجاد نہ کرتے ہوں۔ اور سنت کو مردہ نہ کرتے ہوں۔ حتیٰ کہ سنتیں مرجائیں گی۔ اور بدعتیں زندہ ہوجائیں گی۔“

تحقیق: اور تمات لغت میں تموت کے معنی میں آتا ہے۔ سبعہ میں بھی دونوں طریقہ پر پڑھا جاتا ہے۔ متم ومت وتمنا۔ میم کے زیر اور پیش کے ساتھ۔

حدیث : 684

جامع صغیر میں ہے:

((ما من عام الا والذى بعده شر منه حتى تلقوا ربكم))

”کوئی سال ایسا نہیں کہ اس کے بعد اس سے زیادہ شرارت نہ ہو۔ حتیٰ کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو۔“

تحقیق: طبرانی نے انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث : 685

احمدؒ۔ بخاریؒ اور نسائیؒ نے انسؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((لا ياتى عليكم عام ولا يوم الا والذى بعده شر منه حتى تلقوا ربكم)) ❷

”تم پر کوئی سال اور کوئی روز ایسا نہ آئے گا۔ کہ اس کے بعد اس سے زیادہ شر نہ ہو۔ حتیٰ کہ تم خدا سے جا ملو گے۔“

---

❶ كشف الخفاء ٢/٢٦٦۔ رقم (٢٢٣١) كنزالعمال ٣٨٦٢٤۔

❷ البخارى فتح البارى ٢١/١٣ و ٢٢۔ مسند احمد ١١٧/٣ و ١٣٢۔ الطبرانى فى الصغير ١٩٢/١۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 686 اسی طرح ابن مسعودؓ سے بھی ان کا قول روایت کیا گیا ہے:

((ولا اعنی امرا خیرا من امر، ولا عاما خیرا من عام، ولکن علماء کم وفقهاء کم یذهبون، ثم لا تجدون منهم خلفا، ویجیئ قوم یفتون برأیهم))

''میں کسی کام میں سے بھی کسی بھلے کام کی امید نہیں رکھتا اور نہ اس بات کی کہ ایک سال دوسرے سے بہتر ہو۔ لیکن تمہارے علماء اور فقہاء چلے جائیں گے پھر تم ان کا قائم مقام نہ پاؤ گے۔ اور ایک قوم ایسی آئے گی۔ جو اپنی رائے سے فتویٰ دے گی۔''

اور ایک روایت میں ہے:

بارشوں کی کثرت وقلت کیا ہے۔ یعنی علماء کا چلا جانا (یعنی اصل میں قلت یہ ہے۔ اور اسی طرح عبداللہ بن عباس نے قرآن کی اس آیت:

((او لم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها)) ❶

''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے رہتے ہیں۔''

کی یہ تفسیر کی ہے۔ یہ کم کرنا، زمین کے علماء اور فقہاء کا وفات پا جانا ہے۔

حدیث : 687 ابو جعفرؒ کا قول ہے:

((موت عالم احب الی ابلیس من موت سبعین عابدا))

''ایک عالم کی موت شیطان کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔''

حدیث : 688 اس کی تائید ایک حدیث بھی کرتی ہے:

((لموت قبیلة ایسر من موت عالم)) ❷

''ایک قبیلہ کا مرجانا ایک عالم کے مرجانے سے زیادہ آسان ہے۔''

تحقیق: اسے طبرانیؒ اور ابن عبدالبرؒ نے ابوالدرداءؓ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ سورة الرعد الآية: ٤١۔

❷ دیلمی (٤/٤٣٦) حدیث رقم (٤٧٧١) مجمع الزوائد (١/٢٠١) بحواله طبرانی کبیر۔ اس میں ولید بن مسلم مدلس راوی ہے اور روایت بھی معنعن ہے۔ دوسرا راوی خالد بن یزید بن ابی مالک کے متعلق احمد کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ نسائی کہتے ہیں ثقہ نہیں۔ غرض یہ روایت من گھڑت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 689 اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے:

((فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد)) ❶

''ایک فقیہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔''

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں میرے نزدیک یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے بعد کی بنا پر ہے۔ کیونکہ آپ تو عالم ظاہر میں نور کی مشعل تھے۔

حدیث: 690 اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے:

((خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم)) ❶

''سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر جو اس سے قریب ہو، پھر جو اُس کے قریب ہو (یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ)''

حدیث: 691

((کل بدعة ضلالة الا بدعة فی عبادة)) ''ہر بدعت گمراہی ہے سوائے عبادت میں بدعت کے۔''

تحقیق: اس کی سند میں کذاب اور متہم راوی ہے۔ (یہ حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ دیلمی (۳/۳۱۰) تذکرہ الموضوعات (۱٦) تنزیہ الشریعة (۱/۳۲۰) اس میں ہیثم بن عدی کذاب راوی ہے۔ میزان (۴/۳۲۴)

حدیث: 692 **((کل ممنوع حلو))** ''ہر ممنوع چیز میٹھی ہوتی ہے۔''

(کشف الخفاء رقم (۱۹۸۸) یہ حدیث نہیں دیکھیں التمییز رقم (۱۰۱۹)

ہاں اس کی صحت معنی پر آدم علیہ السلام کا امتحان دلالت کرتا ہے:

((ولا تقربا ھذہ الشجرة)) ❷ ''اس درخت کے قریب نہ جانا۔''

حدیث: 693

((کنت نبیا وآدم بین الماء والطین)) ❸ ''میں نبی تھا اور آدم پانی اور مٹی میں تھے۔''

سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں اس حدیث سے ان الفاظ کے ساتھ واقف نہیں۔ کجا کہ اس میں یہ زیادتی کہ

---

❶ سنن ابن ماجه المقدمه حدیث (۲۲۲) ترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة (الحدیث ۲٦۸۱) شیخ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ المشکاة ۲۱۷۔ التعلیق الرغیب (۱/٦۱) تمام المنة (۱۱۵)

❶ الترمذی ۲۳۰۲ و ۲۳۰۳۔ کتاب الشهادات۔ باب ٤۔ فتح الباری ۷/٦، ۱۳/۲۱۔ تاریخ بغداد ۲/۵۳۔ تلخیص الحبیر ٤/۲۰٤۔ صحیح هے۔ مجمع الزوائد (۱۰/۱۹) ❷ سورة البقرة، الآیة: ۳۵۔

❸ کشف الخفاء ۲/۱۹۱۔ رقم (۲۰۱۷) تنزیه الشریعة ۱/۳٤۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۸٦۔ احادیث القصاص ص۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((وکنت نبینا ولا آدم ولا ماء ولا طین)) ”نہ آدم تھے نہ پانی اور نہ مٹی۔“

عسقلانیؒ اپنے بعض جوابوں میں فرماتے ہیں یہ زیادتی ضعیف ہے اور روایت ماقبل قوی ہے۔

حدیث : 694

زرکشیؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن ترمذی میں یہ موجود ہے۔ کہ آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نبی کب ہوئے۔ آپ نے فرمایا:

((وآدم بین الروح والجسد)) ”جب آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔“

(یعنی جب آدم کا مجسمہ تیار ہو چکا تھا۔ اور ابھی روح نہ ڈالی گئی تھی)

حدیث : 695

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے عرباضؓ بن ساریہ سے روایت کیا ہے کہ:

((انی عنداللہ لمکتوب: خاتم النبیین، وان آدم لمنجدل فی طینه))

”میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا۔ جب کہ آدم اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔“ ❶

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں عوام نے اس میں یہ زیادتی کر ڈالی کہ نہ آدم تھے۔ نہ پانی اور نہ مٹی۔ اس کی باعتبار الفاظ کوئی اصل نہیں ورنہ یہ باعتبار معنی صحیح ہے۔ جیسا کہ گزر چکا۔

حدیث : 696

((کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث)) ❷

”اور اس حدیث کی بنا پر میں خلقت میں اول النبیین تھا (یعنی سب سے پہلے میرے لئے نبوت لکھی گئی) اور بعثت کے لحاظ سے میں آخری نبی ہوں۔“

تحقیق: اسے ابن ابی حاتمؒ نے دلائل النبوۃ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کہتے ہیں۔

حدیث : 697

اس کے لئے میسرہ کی روایت شاہد ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

((کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد)) ”میں نبی تھا اور آدم جسد اور روح کے درمیان تھے۔“

---

❶ مستدرك حاكم ٢/٤١٨ رقم حديث (٣٥٦٦) السيرة النبوية (١/١٠١) حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

❷ كشف الخفاء رقم (٢٠٠٧) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیں سلسلة الاحاديث الضعيفة رقم (٦٦١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اسے امام احمدؒ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ اور حاکمؒ نے اس کی تصحیح کی ہے۔(مستدرك حاكم ۲/۶۰۸) حدیث (۴۲۰۹) مسند احمد: ۵/۵۹۔ حدیث (۲۸۷۱) اس کو حاکم اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ شعیب الارناؤط مسند احمد کی تحقیق میں کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

حدیث : 698

((کنت کنزا لا اعرف، فاحببت ان اعرف، فخلقت خلقا، فعرفتهم بی، فعرفونی)) ❶

''میں ایک ایسا خزانہ تھا جو پوشیدہ تھا میں نے یہ پسند کیا کہ پہچانا جاؤں۔ تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور میں نے ان کو اپنی وجہ سے جانا اور انہوں نے مجھے پہچانا۔''

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ یہ حضور کا کلام نہیں اور نہ اس کی کوئی سند صحیح ہے اور نہ ضعیف۔ زرکشیؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی ان کی متابعت کی ہے لیکن معنی صحیح ہیں۔ اور خدا کے اس قول سے مستفاد ہیں۔

((وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون)) ❷

''میں نے جنات اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ میری عبادت کریں۔''

تحقیق: تاکہ وہ مجھے پہچانیں۔ جیسا کہ ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر کی ہے۔

حدیث : 699

((کن ذنبا ولا تکن راسا)) ''دم ہو جا۔ لیکن سر نہ ہو۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۰۲۶)

میں ملا علی قاری کہتا ہوں۔ یہ ابن ادھم کا کلام ہے۔ اور یہ بھی زیادہ کیا ہے۔ کہ سر ہلاک ہوتا ہے۔ اور دم محفوظ رہتی ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ قول اس معنی کے زیادہ قریب ہے۔ درمیانہ ہو جا اور ایک جانب چل۔

حدیث : 700

((کن من خیار النساء علی حذر)) ''بہترین عورتوں سے ڈرو۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۰۱۹)

---

❶ كشف الخفاء ۲/۱۹۱۔ تنزيه الشريعة ۱/۳۴۔ احاديث القصاص ص ۳۔ تذكرة الموضوعات (۱۱) الدرالمنتثرة (۱۲۵) مجموع الفتاوى حديث (۱۸) جھوٹی روایت ہے اس کی کوئی سند نہیں۔ کسی ملحد صوفی کا قول ہے۔

❷ سورة الذاريات الآية ۵۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حدیث نہیں۔ اسے عبداللہؒ بن احمد نے زوائد الزہد میں اسمٰعیلؒ بن عبید سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ تو بری عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگ اور اچھی عورتوں سے بھی بچتا رہ۔ کیونکہ بھلائی کی طرف نہیں جاتیں اور برائی کی جانب جلد دوڑتی ہیں۔ قرطبی نے تذکرہ میں حضرت علیؓ سے بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے وفات کے وقت عورتوں کے بارے میں لمبا کلام فرمایا۔ اور کہا اے لوگو شریر عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگو اور بہتر عورتوں سے ڈرتے رہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف اللام (ل)

حدیث: 701

((لبس الخرقة الصوفية، و كون الحسن البصری لبسها من علی))(کشف الخفاء رقم (۲۰۳۵)

''صوفیاء کا خرقہ پہنو۔ اور حسن بصریؒ نے اس خرقہ کو حضرت علیؓ سے پہنا۔''

تحقیق: ابن دحیہؒ اور ابن الصلاح فرماتے ہیں یہ باطل ہے اور اسی طرح امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سندات میں کوئی بھی سند ایسی نہیں۔ جو ثابت ہو۔ اور اس مضمون پر کوئی حدیث جو صحیح، حسن یا ضعیف ہو۔ موجود نہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے کسی صحابی کو خرقہ اس شکل میں پہنایا ہو جو صوفیاء میں متعارف ہے اور نہ کسی صحابی کو اس فعل کا حکم دیا۔ اور جو اس بارے میں روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ وہ سب باطل ہیں۔ پھر حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ ان تہمت لگانے والوں کے جھوٹ میں یہ بات بھی موجود ہے کہ حضرت علیؓ نے یہ خرقہ حسنؒ بصری کو پہنایا۔ حسن بصری آئمہ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن تمام محدثین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ حسن بصری کو حضرت علیؓ سے سماع حاصل نہیں (یعنی حسن بصری نے حضرت علیؓ سے کوئی روایت نہیں سنی۔ کجا کہ حضرت علیؓ کا ان کو خرقہ پہنانا۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس میں ہمارے شیخ ہی منفرد نہیں۔ بلکہ ایک جماعت نے اس پر عمل کیا ہے۔ کہ خود پہنا بھی ہے۔ اور دوسروں کو پہنایا بھی ہے۔ جیسے دمیاطیؒ۔ ذہبیؒ۔ ابن حبانؒ۔ علائیؒ۔ عراقیؒ۔ ابن الملقنؒ اور برہانؒ الحلبی ابن ناصر الدین وغیرہ ایک قوم کی مشابہت اور ان کے طریقہ کو متبرک سمجھتے ہوئے۔ کیونکہ انہیں جو صحبت متصلہ سے حصہ ملا ہے۔ کمیلؒ بن زیاد کے واسطے سے اور وہ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ اور بعض سندات میں خرقہ کا تعلق اویسؒ قرنی سے کیا جاتا ہے۔ کہ اویسؒ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ جمع ہوئے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں ایسے ہی صوفیاء میں جو تلقین کی نسبت پائی جاتی ہے، اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی مصافحہ کی نسبت جسے وہ نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ اسی طرح خرقہ کی اویسؒ کی جانب نسبت کہ نبی کریم ﷺ نے اویس کے لئے اپنے خرقہ کی وصیّت کی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سپرد کیا۔ اور وہ اویسؒ کے ذریعہ ان صوفیاء تک پہنچا۔ اور اسی طرح چلتا رہا۔ اگرچہ اس کا بعض مشائخ نے ذکر کیا ہے۔ لیکن صحت کا دارومدار کتاب اللہ اور سنت رسول کی متابعت میں ہے اور خواہشات سے احتراز اور ہدایت پر چلنے میں ہے۔ اور عاقبت اصحاب تقویٰ کے لئے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 702 ((لدوا للموت وابنوا للخراب)) ❶

''موت کے قریب ہواور خراب کو بناؤ۔''

تحقیق: امام احمدؒ کہتے ہیں یہ بازاروں میں چلتی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 703 لیکن بیہقیؒ نے شعب میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((ان ملكا بباب من ابواب السماء يقول ذلك))

''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ ہے جو یہ کہتا ہے۔''

اور بیہقیؒ میں ابن الزبیرؓ سے بھی اس معنی کی ایک حدیث موجود ہے۔ لیکن اس کی سند میں دو راوی ضعیف اور ابو حکیم مجہول ہے۔ اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابوذرؓ سے اس حدیث کو موقوفاً ومنقطعاً روایت کیا ہے۔ یہ تمام کا تمام سخاویؒ کا قول ہے۔ لیکن سیوطیؒ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ امام احمدؒ نے زھد میں عبدالواحد بن زیاد سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا۔

حدیث : 704 ((لسان اهل الجنة العربية والفارسية الدرية))

''اہل جنت کی زبان عربی اور عمدہ فارسی ہوگی۔''

حدیث : 705 اسے صاحب کافی نے نقل کیا ہے۔ دیلمیؒ کی روایت ہے:

((اذا اراد الله امرا فيه لين اوحى الله بهِ الى الملائكة المقربين بالفارسية الدرية)) ❷

''جب اللہ تعالیٰ کسی کام میں نرمی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ تو اپنے مقرب فرشتوں کے پاس عمدہ فارسی میں وحی فرماتے ہیں۔''

تحقیق: اور یہ دونوں موضوع ہیں۔

حدیث : 706 اور یہ مندرجہ ذیل صحیح مرفوع حدیث کے مخالف بھی ہیں کہ:

---

❶ كشف الخفاء ٢/١٠٢۔

وفى اتحاف السادة المتقين ٩/٣٧٢ بلفظ ((لدوا للتراب واجمعوا للفناء))

❷ كنز العمال رقم ٢٩٨٥٦ و ٣٤١٢٣۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((احبوا العرب لثلاث، فانی عربی، وکلام اللہ عربی، ولسان اھل الجنۃ عربی)) ❶

''عرب سے تین وجوہ کی بنا پر محبت کرو۔ اول یہ کہ میں بھی عربی ہوں اور کلام اللہ (قرآن مجید) عربی زبان میں ہے۔ اور اہل جنت کی زبان پر بھی عربی ہوگی۔''

تحقیق: مولی بن کمال پاشا نے اپنے حاشیۃ التلویح میں لکھ کر اس سے اعتنا کیا ہے۔ اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ دریہ دال کے زبر اور راء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور شہر کی زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ اور یہ بادشاہ کے دروازے کی جانب سے بولی جاتی ہے۔ اور اس سے مراد حاضری لی جاتی تھی۔ مولیٰ کہتے ہیں۔ جس نے اسے دروازہ کی جانب نسبت کیا ہے۔ اسے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ فارسی میں دروازے کو در بولتے ہیں۔ اور یہ بات مخفی نہیں ہے۔ کہ اگر اس کے الفاظ بلا صحت لفظ بھی صحیح تسلیم کر لئے جائیں تو یہ ضمہ دال اور تشدید راء کے ساتھ ہوگا۔ اور فارسی زبان کی تعریف ہوگی۔ یعنی اس کے کلمات لفظی لطافت اور معنوی ظرافت میں موتی کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح وہ بھی موضوع ہے۔ کہ جو بعض عجمی مشائخ نے ذکر کیا ہے کہ کلام قدسی فارسی زبان میں آیا وچہ کنم ایں گناہ گاراں کہ نیامرزم۔ میں ان گناہ گاروں کا کیا کروں۔ اگر ان کی مغفرت نہ کروں۔

حدیث : 707

((لسعت حیۃ الھوی کبدی...))

''خواہشات کے سانپ نے میرا جگر ڈس لیا۔''

تحقیق: اور ایک صحیح روایت میں ہے مجھے ڈس لیا گیا ہے نہ کوئی اس کا طبیب ہے نہ جھاڑنے والا سوائے اس دوست کے جس کے ساتھ مجھے شغف ہے۔ وہی میری بیماری اور میرا تریاق ہے اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھی گئیں۔ لیکن اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں مشہور یہ ہے۔ کہ ابو محذورہؓ نے یہ حضورؐ کے سامنے پڑھا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کو وجد آ گیا۔ آپ کے مونڈھوں سے آپ کی چادر گر گئی۔ اسے اصحاب صفہ نے تقسیم کر لیا اور اس کا ایک ایک ٹکڑا اپنے اپنے کپڑوں میں لگایا۔ یہ باتفاق محدثین جھوٹ ہے۔ اور اس مضمون میں جتنی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ سب موضوع ہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس روایت کو دیلمیؒ نے انسؓ

---

❶ مجمع الزوائد ۱۰/۵۲ وقال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط الا انہ قال ولسان اھل الجنۃ عربی وفیہ العلاء بن عمرو الحنفی وھو مجمع علی ضعفہ۔

الموضوعات ۲/۴۶۔ مستدرك الحاكم ۴/۸۷۔ رقم (۶۹۹۹) تنزیہ الشریعۃ ۲/۳۰۔

الاحیاء ۲/۳۶۴۔ میزان الاعتدال ترجمۃ رقم ۵۷۳۷۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ البانی (۱۶۰) نوٹ کرتا ہے۔

فیض القدیر (۱/۱۷۹) موسوعہ (۱/۱۳۶) الضعیفۃ (۱/۲۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کیا ہے اور دیلمیؒ کہتے ہیں کہ اسے روایت کرنے میں ابوبکر عمار بن اسحٰق منفرد ہیں۔ ذہبیؒ کہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی نے اس کو وضع کیا ہے۔

حدیث : 708

دمیری کہتے ہیں ابوطاہر القدسی نے انسؓ سے اور صاحب عوارف نے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے دو شعر پڑھے گئے تو رسول اللہ ﷺ کو وجد آ گیا۔ اور صحابہ کرام بھی وجد کرنے لگے۔ اور آپ کی چادر آپ کے مونڈھے سے گر گئی جب لوگوں کو سکون حاصل ہوا۔ تو اپنے اپنے مقام پر آ کر بیٹھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لیس بکریم من لم یھتز عند السماع)) ”وہ شریف نہیں جو سماع کے وقت کانپ نہ جائے۔“

تحقیق: پھر نبی کریم ﷺ نے چادر کے ٹکڑے کر کے چار سو آدمیوں پر تقسیم کر دیا۔ یہ حدیث موضوع ہے اور اس کا گھڑنے والا عمار بن اسحٰق ہے۔ باقی سند معتبر ہے۔ کہ امام ذہبی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی اس کا ایک کذب ہے۔

حدیث : 709

((اللعب بالحمام مجلبة للفقر)) ”کبوتر بازی غریبی پیدا کرتی ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۰۴۳)

تحقیق: مقاصد میں ہے کہ اس کو ابن ابی الدنیا نے ملاھی میں روایت کیا ہے کہ یہ ابراہیم نخعیؒ کے قول کے معنی ہیں۔ جوڑنے والے کبوتر کے ساتھ کھیلے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا۔ جب تک فقر کا غم نہ اٹھا لے گا۔

حدیث : 710

اور مرفوع روایت میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے کبوتر پر نگاہ لگائے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا:

((شیطان یتبع شیطانه)) ❶ ”یہ ایک شیطان ہے جو شیطانہ (کبوتری) پر نگاہ لگائے ہوئے ہے۔“

تحقیق: اسے بخاریؒ نے ادب المفرد میں۔ ابوداودؒ نے سنن میں اور بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث : 711

((لعن اللہ الداخل فینا بغیر نسب، والخارج منا بغیر سبب)) ❷

---

❶ ابوداود حدیث (۴۹۴۰) الادب باب [۶۴] ابن ماجه ۳۷۶۴ و ۳۷۶۷۔ کتاب الادب، باب اللعب بالحمام مسند احمد ۳۴۵/۲۔ موارد الظمآن ۲۰۰۶۔ مصنف عبدالرزاق ۱۹۷۳۱۔ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ المشکاۃ (۴۵۰۶)

❷ کشف الخفاء رقم (۲۰۴۵) التذکرۃ للفتنی (۸۷) الفوائد المجموعه رقم الحدیث (۱۰۲۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جو ہم میں بغیر نسب کے داخل ہو اللہ اس پر لعنت فرمائے اور جو بغیر سبب کے خارج ہو اس پر بھی۔"

تحقیق: سخاوی مقاصد میں فرماتے ہیں ہمارے شیخ حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سرخی باندھی۔ لیکن اس کے بارے میں کچھ ذکر نہیں کیا۔

حدیث: 712

اس کے لئے بہت سے ثابت شواہد موجود ہیں۔ جیسا کہ یہ حدیث کہ:

((ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیه...)) ❶

"سب سے بڑا بہتان یہ ہے۔ کہ آدمی اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرے۔"

تحقیق: اسے بخاریؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 713

اور ایک روایت میں ہے کہ:

((من ادعی الی غیر ابیه وهو یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام)) ❷

"جس نے غیر باپ کی طرف نسبت کی اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں۔ تو اس پر جنت حرام ہے۔"

تحقیق: اور شفاء میں مصعبؒ نے مالکؒ بن انس سے روایت کیا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو غلط طور پر حضور کے گھر کی جانب نسبت کرے۔ اسے خوب اچھی طرح مارا جائے۔ اسے شہرت دی جائے۔ اور لمبی قید میں ڈالا جائے۔ تاکہ اس کی توبہ ظاہر ہو۔ کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کے حق کو ہلکا کیا۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ وہ حدیث جس لفظ کے ساتھ گزری ہے۔ وہ موضوع ہے۔ اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث: 714

((لعن الله المغنی والمغنی له)) ❸

"اللہ تعالیٰ گانے والے پر اور جس کے لئے گایا جائے دونوں پر لعنت فرمائے۔"

---

❶ صحیح بخاری حدیث (۳۵۰۹) فتح الباری ۲/ ۴۳۰۔ مسند احمد ۴/ ۱۰۶۔ رقم (۱۷۱۰۶) الاحیاء ۳/ ۱۳۸۔

❷ اخرجه البخاری فی کتاب المغازی، باب غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان (الحدیث ۴۳۲۶) واخرجه ایضا فی کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیه (الحدیث ۶۷۶۶) واخرجه مسلم فی کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیه وهو یعلم (الحدیث ۲۱۶، ۲۱۷) واخرجه ابوداود فی کتاب، الادب، باب الرجل ینتمی الی غیر موالیه (الحدیث ۵۱۱۳) ابن ماجه کتاب الحدود باب من ادعی الی غیر ابیه او تولی غیر موالیه حدیث ۲۶۱۰۔ الترغیب والترهیب ۳/ ۷۳۔ الدارمی ۲/ ۲۴۳ و ۲۴۴۔

❸ کشف الخفاء رقم (۲۰۴۹) الفوائد المجموعه رقم (۷۶۰) مقاصد الحسنه (ص ۱۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ زرکشیؒ اور سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔

حدیث: 715

((لعن الله الفروج على السروج)) ”اللہ تعالیٰ ان فروج پر لعنت کرتا ہے جو چراغوں پر ہوں۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 716

((لعن الله الكذاب ولو كان مازحا)) ”اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرتا ہے چاہے مذاق میں ہو۔“

تحقیق: سخاویؒ فرماتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔

حدیث: 717

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ لیکن یہ حدیث موجود ہے:

((انی امزح ولا اقول الا حقا)) ❶ ”میں مذاق کرتا ہوں لیکن حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔“

حدیث: 718

((لكل بلوى عون)) ”ہر بلوے کے لئے ایک مددگار ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۰۵۷)

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن الدیبع رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔

حدیث: 719

اور شاید یہ ان کا اشارہ مندرجہ ذیل حدیث کی طرف ہو۔

((لكل داء دواء)) ❷ ”ہر بیماری کے لئے دواء ہے۔“

حدیث: 720

((لكل حجرة اجرة)) ”ہر حجرہ کے لئے اجرت ہے۔“ (کشف الخفاء رقم (۲۰۵۹)

---

❶ رواه الترمذی ۱۹۹۰ بلفظ ((انی لا اقول الا حقا)) وقال حسن صحیح البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الصحیحة (۱۷۲٦) مختصر الشمائل (۲۰۲)
مسند احمد ۳٤۰/۲۔ البخاری فی الادب المفرد رقم ۵۰۳۔ البیهقی ۲٤۸/۱۰۔ تفسیر ابن کثیر ٤۱۸/۷۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة رقم ٤۱۲۔

❷ مستدرك الحاكم ۱۹۹/٤ و ٤۰۱۔ رقم الحدیث (۷٤۳٤) اتحاف السادة المتقین (۵۱۵/۹) ابن عدی فی الکامل (۱۰۳/۳) الموسوعه (٦٤۳/٦) المشكاة حدیث (٤۵۱۵) صحیح مسلم حدیث (۲۲۰٤) مسند احمد ۳۳۵/۳۔ البیهقی ۳٤۳/۹۔ فتح الباری ۱۳۵/۱۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: ابن الدبیعؒ کہتے ہیں۔ اس کے معنی صحیح ہیں۔ گویا کہ مقصد یہ ہے۔ کہ ہر مکان کے لئے مزدوری ہے اگر چہ وہ پتھر کی کیوں نہ ہو۔

حدیث: 721 ((لکل زمان دولة ورجال)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۶۲)

"ہر زمانہ کے لئے دولت اور آدمی ہوتے ہیں۔"

یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے:

((وتلک الایام نداولها بین الناس)) ❶ "ہم دنوں کو لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔"

لوگوں کا قول ہے ایک روز ہم پر ہوتا ہے ایک ہمارے لئے اور ایک روز عورتوں کا ہوتا ہے اور ایک روز گدھوں کا۔

حدیث: 722 اور ابن عدی نے ابی الطفیل سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

((لکل مقام مقال، ولکل زمان رجال))

"ہر بات کے لئے ایک جگہ ہوتی ہے اور ہر زمانہ میں مرد خدا ہوتے ہیں۔"

حدیث: 723 ((لکل ساقطة لاقطة))

"ہر گرنے والی چیز کے لئے پکڑنے والا ہوتا ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۲۰۶۳)

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں امام سخاوی کہتے ہیں یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث: 724 اور اسی کے قریب ہے یہ حدیث ہے کہ:

((الحکمة ضالة المومن فحیث وجدها فهو احق بها)) ❷

"کلمہ حکمت ایمان دار کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں بھی وہ اسے پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔"

حدیث: 725 ((لکل شی آفة، وللعلم آفات))

"ہر چیز کے لئے آفت ہے۔ اور ہر علم کے لئے بہت سی آفتیں ہیں۔"

تحقیق: علماء کا کلام ہے۔

حدیث: 726 ((لکل مجتهد نصیب))

"ہر کوشش کرنے والے کے لئے حصہ ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۲۰۶۵)

---

❶ سورة آل عمران الآية ۱۴۰۔

❷ تفسیر ابن کثیر ۳۵/۶۔ کشف الخفاء ۴۳۵/۱۔ الترمذی ۲۶۸۷۔ کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة ابن ماجة ۴۱۶۹۔ کتاب الزهد، باب الحکمة البانی کہتے ہیں یہ سخت ضعیف ہے۔ المشکاة (۲۱۶) اس میں ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف راوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں (ملا علی قاری کہتا ہوں) اسی معنیٰ میں یہ بھی موجود ہے۔ جو کوشش کرے گا پائے گا۔ جو غوطہ مارے گا پالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿انا لا نضيع اجر من احسن عملا﴾ ❶

''اللہ تعالیٰ اچھے عمل کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا''

حدیث : 727

((للبيت رب يحميه)) ❷ ''بیت اللہ کے لئے رب ہے۔ جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

تحقیق: یہ قول عبدالمطلب کا ہے جو انہوں نے ابرہہ امیر جیش الفیل سے کہا تھا۔ جب انہوں نے اس سے اپنے مال کے لوٹانے کا سوال کیا۔ اس نے کہا تو نے مجھ سے مال لوٹانے کا سوال کیا ہے۔ اور کعبہ سے واپس لوٹ جانے کا سوال نہیں۔ باوجود اپنی شرافت کے۔ اس واقعہ کو سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث : 728

((للسائل حق وان جاء على فرس)) ❸

''سائل گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تب بھی اس کا حق ہے۔''

تحقیق: ابن الدیبع نے امام احمدؒ سے نقل کیا ہے۔ کہ دو حدیثیں ہیں۔ جو بازاروں میں بہت رائج ہیں لیکن ان کی کوئی اصل نہیں ایک تو یہ کہ سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

حدیث : 729

دوسری یہ حدیث:

((يوم نحركم يوم صومكم)) ❹ ''تمہاری قربانی کا دن تمہارے روزے کا دن ہے۔''

تحقیق: اور یہ دوسری اس سے بھی زیادہ غریب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے شیخ سخاویؒ سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ حدیث سائل کا حق ہے۔ اسے احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے۔ حسینؓ بن علیؓ سے بھی موقوفاً روایت ہے۔ اور اس کی سند عمدہ ہے۔ جیسا کہ عراقیؒ کہتے ہیں۔ اور کچھ اور لوگوں نے بھی ان کی اتباع کی ہے۔ اور

❶ سورة الكهف، الآية: ٣٠۔ ❷ تذكرة الموضوعات ص ٧٢۔ كشف الخفاء ١٩٩/٢۔

❸ ابو داود الزكاة باب [٣٤] البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (۲۴۶۸) قزوینی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

مسند احمد ٢٠١/١۔ رقم (١٧٣٠) تذكرة الموضوعات ص ٦٢۔ مجمع الزوايد ١٠١/٣ وقال الهيثمى رواه الطبرانی فی الصغير والاوسط وفيه عثمان بن فايد وهو ضعيف قلت هو فی الطبرانی فی الكبير ايضا ١٤١/٣۔

❹ كشف الخفاء ١٦١/١، ٢١١/٢ و ٥٥٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداود نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔ لیکن عبدالبر کہتے ہیں یہ قوی نہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں عراقیؒ کا قول ہے کہ اس حدیث پر امام احمد کا جو اعتراض نقل کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح نہیں کیونکہ انہوں نے اپنی مسند میں عمدہ سند کے ساتھ جس کے رواۃ معتبر ہیں اسے روایت کیا ہے۔

حدیث: 730

سیوطیؒ کہتے ہیں امام احمدؒ نے زہد میں سالمؒ بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم نے فرمایا:

((ان للسائل حقا وان اتاک علی فرس مطوق بالفضة))

''سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور چاہے گھوڑے کی گردن میں چاندی کا طوق پڑا ہو۔''

حدیث: 731

اور بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں ابو ہدبہ کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((ان اتاک علی فرس باسط کفیه فقد وجب الحق ولو بشق تمرة)) ❶

''اگر تیرے پاس کوئی سائل گھوڑے پر سوار ہو کر ہاتھ پھیلاتا آئے تو اس کا حق واجب ہو چکا چاہے کھجور کی ایک گٹھلی کیوں نہ ہو۔''

تحقیق: اور یوم صومکم والی حدیث عنقریب آئے گی۔

حدیث: 732

((لما خلق الله العقل)) ❷ ''اللہ نے جب عقل کو پیدا فرمایا۔''

تحقیق: اس پر بحث حرف ہمزہ میں گزر چکی۔ زرکشیؒ کہتے ہیں یہ باتفاق موضوع ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس بات میں زرکشیؒ کی متابعت ابن تیمیہؒ نے بھی فرمائی ہے۔ اور میں نے اس کی اچھی اصل پائی ہے۔ عبداللہ بن احمدؒ نے زوائد المسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 733

حدثنا علی بن مسلم حدثنا سیار حدثنا جعفر حدثنا مالک بن دینار عن الحسن حسن سے

---

❶ الفوائد المجموعة ص ٦٥۔ رقم (١٨٨) تذکرة الموضوعات (٦٢) کنزالعمال ١٦٢٨٨۔

❷ سبق برقم ٢٦٧۔ موضوع ہے۔ عقل کے بارے میں کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ ابن تیمیہ کہتے ہیں اس بارے میں تمام روایات موضوع ہیں۔ حافظ ابن قیم منار المنیف ص ٦٦ میں کہتے ہیں عقل کی مدح کے بارے میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرفوع روایت ہے۔کہ:

((لما خلق الله العقل قال له: اقبل، فاقبل. ثم قاله له: ادبر، فادبر. قال: ما خلقت خلقا احب الی منک، بک آخذ وبک اعطی)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۵۷)

"جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا۔تو اس سے کہا آگے آ۔وہ آگے آئی پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعہ لیتا ہوں۔اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں۔"

تحقیق: یہ روایت مرسل ہے۔اور عمدہ سند ہے اور یہ معجم طبرانی میں موصولاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو ضعیف سندات کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حدیث: 734

((لما غسلت النبی علیه الصلاة والسلام اقتلصت میاه محاجر عینیه. ای ارتفعت میاه حدقته. فشربته، فورثت علم الاولین والآخرین))

(کشف الخفاء رقم (۲۰۷۷)

"یعنی جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا۔تو پانی آپ کی آنکھوں کے گڑھوں پر بلند ہو گیا۔میں نے اسے پی لیا۔تو مجھے اولین اور آخرین کا علم دے دیا گیا۔"

تحقیق: اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔نوویؒ کہتے ہیں۔یہ صحیح نہیں ہے۔ملا علی قاری کہتے ہیں رافضیوں کا قول ہے۔کہ حضرت علیؓ نے وہ پانی پیا جو آپ کی ناف میں جمع ہو گیا تھا اس نے پینے والے کا کوئی قصہ بیان نہیں کیا۔لیکن ہم اپنے پینے والوں کا اقتدأ قصہ بیان کرتے ہیں۔اور یہ کلام بلحاظ اصل اور بلحاظ فرع ہر دو طرح باطل ہے۔

حدیث: 735

((لهدم الکعبة حجرا حجرا اهون من قتل المسلم)) ❶

"خانہ کعبہ کا ایک ایک پتھر گرانا مسلمان کے قتل سے زیادہ ہلکا ہے۔"

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔میں ان الفاظ کے ساتھ اس سے واقف نہیں۔

---

❶ کشف الخفاء رقم (۲۰۸۶) الفوائد المجموعه کتاب الجهاد رقم (۶۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 736

لیکن اس کے معنی طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہیں:

((من آذی مسلما بغیر حق فکانما هدم بیت الله)) ❶

"جو مسلمان کو بغیر حق کے اذیت پہنچائے گویا کہ اس نے بیت اللہ کو منہدم کیا۔"

حدیث : 737

((لو حسن احدکم ظنه بحجر لنفعه الله به)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۸۷)

"اگر کسی شخص کا پتھر کے ساتھ بھی خیال اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ اسے نفع دے گا۔"

تحقیق: ابن تیمیہ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ابن قیم جوزی کہتے ہیں۔ یہ بت پرستوں کا کلام ہے جو پتھروں کے ساتھ بھی حسن ظن رکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 738

((من بلغه شی عن الله فیه فضیلة فعمل به ایمانا به ورجاء ثوابه، اعطاه الله ذلک وان لم یکن کذٰلک))

(کشف الخفاء رقم (۲۴۲۰) اس کو طبرانی اور ابی یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے رقم (۵۵۱۳)

"اگر کسی پتھر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اسے کوئی فضیلت معلوم ہوئی ہو۔ پھر وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ وہ شے اسے عطا فرمائے گا ورنہ ایسا نہیں ہے۔"

تحقیق: (اور اس صفت کے ساتھ صرف حجر اسود مخصوص ہے) ملا علیؒ قاری کہتے ہیں عز بنؒ جماعہ نے اپنی منسکہ الکبیر میں بغیر سند کے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

حدیث : 739

((من بلغه عن الله تعالی فضیلة فاخذ بها ایمانا ورجاء ثوابه، اعطاه الله ذلک وان لم یکن کذلک))

---

❶ کشف الخفاء ۲/۲۱۶ و ۳۰۶۔ اسکو طبرانی نے اپنی اوسط اور صغیر میں روایت کیا ہے اس میں قاسم بن مطیب راوی کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ بکثرت غلطیاں کرتا ہے یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو ترک کر دیا جائے۔ جیسا کہ مجمع الزوائد (۲/۱۷۹) میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جسے اللہ سے کوئی فضیلت پہنچے۔ اور پھر وہ اسے ایمان اور ثواب کی غرض سے لازم پکڑے۔ تو اللہ تعالی اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔"

تحقیق: اگر چہ ایسا نہ ہو ہم باعتبار الفاظ اس حدیث پر حرف میم میں بحث کریں گے۔

حدیث: 740

((لو اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجی یوم القیامة الا جنبا)) ❶

"اگر لوطی سمندر کے پانی سے بھی غسل کرے تو وہ قیامت کے روز حالت جنابت ہی میں آئے گا۔"

تحقیق: دیلمیؒ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ سے بھی یہ روایت کی گئی ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں وہ ہر معنی میں باطل ہے۔

حدیث: 741

((لو صدق السائل ما افلح من رده)) ❷

"اگر سائل سچ بولے۔ تو اُس کو لوٹانے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

تحقیق: یہ مختلف طرق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں اس کی سندات قوی نہیں۔ ابن المدینیؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ عقیلیؒ کہتے ہیں۔ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ امام احمدؒ کا قول ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 742

لیکن ایک حدیث اس کے معنی کے قریب قریب موجود ہے:

((لولا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردهم)) ❸

"اگر مساکین جھوٹ نہ بولا کرتے تو ان کو لوٹانے والے فلاح نہ پاتے۔"

تحقیق: اسے طبرانیؒ نے کبیر میں ابوامامہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء رقم (۲۰۹۳) ابن جوزی نے اس کو موضوعات ۱۱۳/۳ میں بیان کیا ہے۔

❷ الاحیاء ۱۲۷/۱۔ کشف الخفاء ۱۶۱/۱ و ۲۲۱۔ رقم (۲۱۰۰) تذکرة الموضوعات ص ٦١۔

❸ الطبرانی فی الکبیر ۲۹٤/۸۔

وبنحوه فی مجمع الزواید ۱۰۲/۳ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه جعفر بن الزبیر وهو ضعیف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 743

((لو عاش ابراهيم لكان نبيا)) ❶ ''اگر ابراہیمؑ بن محمد ﷺ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے۔''

تحقیق: نوویؒ اپنی تہذیب میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث باطل ہے۔ یہ مغیبات پر جسارت ہے۔ ابن عبدالبرؒ اپنی تمہید میں فرماتے ہیں۔ میں یہ بات نہیں جانتا۔ کہ نوح علیہ السلام کے گھر نبی پیدا ہوا ہو۔ اور اگر یہ اصول ہوتا تو ہر ایک نبی ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اس کی غرابت مخفی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے۔ کہ اولاد صلبی نبی ہو نہ کہ ذریت۔ کلام تو خصوص جزئی میں ہے نہ کہ مطلق کلی میں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے صاجزادے ابراہیمؑ کے نبی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہر نبی کی اولاد نبی ہو۔ اور جب نبی کریم ﷺ نے یہ خبر بیان فرمائی۔ اور نقلاً یہ خبر آپ سے ثبوت کو پہنچ گئی۔ تو اس میں کوئی کلام ہی باقی نہ رہا۔

حدیث: 744

کیونکہ ابن ماجہؒ وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ کہ جب ابراہیم بن نبی کریم ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا:

((ان له مرضعا في الجنة، ولو عاش لكان صديقا نبيا، ولو عاش لاعتقت اخواله من القبط وما استرق قبطي)) ❷

''ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہوگی۔ اور اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ میں ان کے قبطی ماموں کو آزاد کرتا ہوں۔''

تحقیق: مگر اس کی سند میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی ضعیف ہے۔ لیکن اس کی تین سندیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اور اس کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول بھی اشارہ کرتا ہے:

((ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين)) ❸

''محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ آپ تو اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

---

❶ تهذيب تاريخ دمشق ١/٢٩٥۔ ابن ماجه ١٥١١۔ كنز العمال ٣٢٢٠٤۔ الفوائد المجموعة ص ٣٩٨۔ تذكرة الموضوعات ص ٩٩۔ كشف الخفاء ٢/٢٢٢ و ٢٢٤۔ الحاوى للفتاوى للسيوطى (٢/١٨٨) سلسلة الاحاديث الضعيفة للالبانى (٢٢٠)

❷ ابن ماجه ١٥١١۔ كتاب الجنائز، باب ماجاء فى الصلاة على ابن رسول الله ﷺ وذكر وفاته بوصیری کہتے ہیں اس میں ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ راوی ضعیف ہے۔ تهذيب تاريخ دمشق ١/٢٩٦۔

❸ سورة الاحزاب الآية: ٤٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ آپ کی کوئی اولاد بلوغت (جوانی) تک زندہ نہ رہے گی کیونکہ یہ اس بات کو مقتضی ہے۔ کہ آپ کی اولاد کو بھی وہی قلب حاصل ہو۔ کیونکہ اولاد باپ کے نقش قدم پر ہوتی ہے۔ تو اگر ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے اور چالیس سال کی عمر کو پہنچتے تو نبی ہوتے۔ تو یہ لازم آتا کہ آپ خاتم النبیین نہ ہوں۔ رہا ابن حجر مکی کا قول۔ اور ان کی تاویل کہ قضیہ شرطی کے لئے۔ وقوع مقدم لازم نہیں۔ اور نوویؒ اور ابن عبدالبرؒ کے انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس قضیہ شرطیہ سے واقف نہ ہوں یہ کلام تو فرض وقوع مقدم پر ہے۔

حدیث: 745

اور معنوی لحاظ سے اس حدیث کے ایک اور حدیث بھی قریب ہے:

((لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب)) ❶ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔''

تحقیق: اسے احمدؒ نے اور حاکمؒ نے عقبہؓ بن عامر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اگر ابراہیمؑ زندہ ہوتے اور نبی ہوتے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوتے تو ہر دو آپ کے متبعین سے ہوتے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ اور خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام تو یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین ❷ کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کر دے۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

حدیث: 746

جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے:

((لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعی)) ❸

''کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔''

حدیث: 747

((لو علم الله فى الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم ذرية توحد الله، ولكنه علم ان لا خير فيهم فاجبهم)) (كشف الخفاء رقم (۲۱۰۳)

---

❶ الترمذی ٣٦٨٦ ۔ کتاب المناقب، باب مناقب عمر ١٨ ۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۳۲۷) مستدرك الحاكم ٣/٨٥ ۔ فتح البارى ٧/٥١ ۔ رقم (٤٤٩٥ ۔ کنز العمال ١١/٥٧٨ ۔ حاکم اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ وفی مسند احمد ٦/٥٥ عن عائشة رضي الله عنها قال صلى الله عليه وسلم ((قد كان فى الامم محدثون فان يكن من امتى فعمر))

❷ سورة الاحزاب الآية: ٤٠ ۔

❸ مسند احمد ٣/٣٨٧ ۔ رقم ١٤٦٨٥، ١٥٢٢٣ ۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ارواء الغليل ٦/٣٤ ۔ تفسير ابن كثير ٤/٢٩٦ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اگر اللہ یہ جانتا۔ کہ خصیوں میں کوئی بھلائی ہے تو ان کی پشت سے ذریت پیدا کرتا جو اُس کی توحید بیان کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں۔"

تحقیق: اس کو دیلمی نے ابن عباس سے مرفوعاً بلا سند روایت کیا ہے۔ مقاصد الحسنہ میں ہے کہ یہ کسی کے نزدیک بھی صحیح نہیں۔ اور اس مضمون میں جتنی بھی تعریف یا برائی کی احادیث بیان کی جاتی ہیں سب باطل ہیں۔ اور اس مضمون میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی طرف جو نسبت کی جاتی ہے وہ افترا ہے۔

حدیث: 748

بلکہ بیہقیؒ کی مناقب شافعیؒ میں ہے:

((اربعة لا يعبا الله بهم يوم القيامة: زهد خصي، وتقي جندي، وامانة امراة، وعبادة صبي))

"چار آدمیوں کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پرواہ نہ کرے گا۔ خصی کا زہد۔ سپاہی کا تقویٰ، عورت کی امانت اور بچے کی عبادت۔"

تحقیق: یہ اکثر احوال پر موقوف ہے۔ جیسا کہ سخاویؒ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 749

((لو كشف الغطاء ما ازددت يقينا))

"اگر پردہ ہٹا دیا جاتا تو میرے یقین میں کوئی زیادتی نہ ہوتی۔"

تحقیق: قشیری اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔ یہ عامرؒ بن عبداللہ بن قیس کا قول ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کلام ہے اور اس کے معنی ہم نے اس کے محل میں بیان کئے ہیں۔

حدیث: 750

((لو كانت الدنيا دما عبيطا. اى طريا. لكان قوت المومن منها حلالا)) ❶

"اگر دنیا تازہ خون ہوتی۔ تو مسلمان کی روزی ہوتی۔ اور حلال ہوتی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ مومن کا حصہ ہوتی اور حلال ہوتی۔"

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ اس کی سند معلوم نہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ انسان مضطر ہو جاتا ہے اور وہ حلال ہو جاتا۔

حدیث: 751

((لو كان الارز رجلا لكان حليما)) ❷ "اگر چاول آدمی ہوتا تو بردبار ہوتا۔"

❶ تنزیه الشریعة ۲/۱۹۹۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۳٤۔

❷ کشف الخفاء ۲/۲۲٦۔ تذکرة الموضوعات ص ۱٤۸۔ کشف الخفاء ۲/۲۲۵ و ۲۲۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: ابن القیم ہدی النبوی، نیں فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے اور عسقلانیؒ نے بھی ان ہی کی اتباع کی ہے وہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے اگرچہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے۔ اسی طرح تمام چاول کی احادیث موضوع ہیں۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں۔

حدیث : 752

حضرت علیؓ سے مرفوعاً گزر چکا کہ:

((سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز)) ❶ ''تمام کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔''

تحقیق: ابونعیمؒ نے طب نووی میں اور دیلمیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔

حدیث : 753

((لو کان الخضر حیا لزارنی)) ''اگر خضر زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یہ مرفوعاً ثابت نہیں۔ حافظ خیضری فرماتے ہیں۔ اس کی سند معلوم نہیں۔ اور یہ بعض کذابین کے اختلاف کی بنا پر ہے۔ شیخ ابن عطا طائف المنن میں فرماتے ہیں۔ محدثین نے جو اس قول پر اعتراض نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں ائمہ کا کلام نہیں پہنچا۔

((وقد علم کل اناس مشربهم)) ❷

''اور تحقیق ہر قبیلہ اپنے گھاٹ کو جانتا ہے۔''

حدیث : 754

((لولاک لما خلقت الافلاک)) ❸ ''اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔''

تحقیق: صغانیؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔ اگرچہ یہ حدیث نہیں۔ لیکن اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔

حدیث : 755

کیونکہ دیلمیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((اتانی جبریل فقال: یا محمد! لولاک ما خلقت الجنة، ولولاک ما خلقت النار)) ❹

---

❶ سبق الحدیث برقم ٥١٤۔ ❷ سورة البقرة، الآیة: ٢٢٦۔

❸ الفوائد المجموعة ص ٣٢٦۔ رقم (١٠١٣) تذکرة الموضوعات ص ٨٦۔ کشف الخفاء ٢٣٢٢۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة للالبانی رقم (٢٨٢)

❹ کنز العمال ٣٢٠٢٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

''نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل آیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔''

اور ابن عساکرؒ کی روایت میں ہے کہ میں دنیا پیدا نہ کرتا۔

حدیث: 756

((لو منع الناس عن فت البعر لفتوه، وقالوا: ما نهينا عنه الا وفيه شي)) ❶

''اگر لوگوں کو مینگنی مارنے سے منع کیا جاتا تو وہ ضرور مارتے۔ صحابہ کہتے ہیں ہمیں کسی چیز سے منع نہیں کیا گیا۔ مگر اس میں کچھ نہ کچھ عیب ضرور تھا۔''

یہ روایت احیاء میں موجود ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں اس کا کہیں وجود نہیں۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اس کے معنی اس آیت سے ماخوذ ہیں:

((ولا تقربا هٰذه الشجرة)) ❷ ''کہ اس درخت کے قریب نہ جانا''

اور شیطان کا یہ قول:

((ما نهاكما ربكما عن هٰذه الشجرة الا ان تكونا ملكين او تكونا من الخالدين)) ❸

''کہ اللہ نے تمہیں اس درخت سے اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا تم اس میں ہمیشہ نہ رہنے لگو۔''

حدیث: 757

((لو وزن خوف المومن ورجاؤه لاعتدلا)) (كشف الخفاء رقم (۲۱۳۱)

''اگر مومن کے خوف اور اس کی امید کا وزن کیا جائے۔ تو برابر ہوں گے۔''

تحقیق: اس کی مرفوع حدیث میں کوئی اصل نہیں۔ اور مقاصد میں ہے کہ یہ بعض سلف کے کلام سے نقل کیا گیا ہے زرکشی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں عبداللہؒ بن احمدؒ نے اسے زوائد الزہد میں ثابت البنانی کا قول بیان کیا ہے۔ اس کے معنی کی تحقیق باب الخوف والرجاء شرح عین العلم میں ہے۔

❶ الاحياء العلوم ۱/۵۷۔

❷ سورة الاعراف، الآية: ۱۹۔

❸ سورة الاعراف، الآية: ۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ: اس قسم کی روایت بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔ کہتے ہیں اس کا معنیٰ قرآن کی اس آیت سے ملتا جلتا ہے۔ یرجون رحمته ویخافون عذابه۔ الاسراء (۵۷) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خوف زدہ ہیں۔

حدیث: 758

((لو یعلم الناس ما فی الحلیة لاشتروها ولو بوزنها ذهبا)) ❶

"اگر لوگ یہ جان لیں کہ عادات میں کیا خوبیاں ہیں تو اسے سونے سے وزن کر کے خریدیں۔"

تحقیق: طبرانیؒ نے کبیر میں سلمہ بن سلیمان الخبائری کی سند سے معاذ بن جبلؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں۔ خبائری کذاب ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ ابن عدیؒ نے اسے معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں بلکہ یہ موضوع ہے۔ (ابن جوزی کہتے ہیں اس میں حسین بن علوان کذاب ہے)

حدیث: 759

((اللوء یحمله علی یوم القیامة)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۳۹)

"جھنڈے کو قیامت کے روز علیؓ اٹھائیں گے۔"

تحقیق: انطا کی حاشیۃ الشفاء میں کہتے ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث: 760

((لیس لفاسق غیبة)) ❷ "فاسق کے لئے غیبت نہیں۔"

تحقیق: سخاویؒ اس معنی کی حدیث نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ عقیلیؒ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ قلانسیؒ کہتے ہیں یہ منکر ہے منوفیؒ کہتے ہیں۔ اسے ہرویؒ نے حسن قرار دیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ حفاظ کی ایک جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے۔ کہ یہ منکر ہے۔ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو طبرانیؒ وغیرہ نے معاویہؓ بن حیدہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن سند اس کی ضعیف ہے۔ اور حاکم کے قول کا بھی یہی مقصد ہے۔ کہ یہ صحیح نہیں اور نہ اعتماد کے قابل ہے۔

---

❶ الفوائد المجموعة ص ١٦٤ رقم (٤٨٩) کشف الخفاء ٢/٢٣٥۔ رقم (٢١٣٢) رواه ابن عدی (١/١٨٨) اللالی المصنوعه (٢/٢٢٠)

❷ کشف الخفاء رقم (٢١٥١) مجمع الزوائد ١/١٤٩ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه العلاء بن بشر ضعفه الازدی۔ اتحاف السادة المتقین ٤/١١٧، ٧/٥٥٨۔ السلسلة الضعیفة حدیث رقم ٥٨٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 761

بیہقیؒ نے سنن اور الشعب میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من القى جلباب الحياء فلا غيبة له)) ❶ ''کہ جو حیاء کی چادر اتار دے اس کی غیبت نہیں۔''

تحقیق: سہیلیؒ کہتے ہیں یہ قوی نہیں۔ اور یہ گزر چکا۔ کہ اس کی سند میں ضعیف ہے۔ تو حاصل یہ نکلا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن لغیرہ ہے۔

نوٹ: کیونکہ اس کی متعدد سندیں ہیں۔ اسی طرح کی ایک روایت ابن عیینہ سے مروی ہے کہ تین آدمیوں کی غیبت کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔ نمبر ایک جابر حکمران نمبر (۲) اعلانیہ فسق و فجور کرنے والا۔ (۳) وہ بدعتی جو لوگوں کو اپنی بدعت کی طرف بلائے۔ اسی طرح زید بن اسلم کہتے ہیں کہ جو اعلانیہ معاصی کا ارتکاب کرے اس کی غیبت نہیں۔

حدیث : 762

((ليس للمومن راحة دون لقاء ربه)) ❷

''مومن کے لئے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے علاوہ کوئی راحت نہیں۔''

تحقیق: اسے محمدؒ بن نصر نے قیام اللیل میں وھبؒ بن منبہ سے ان کا قول نقل کیا ہے۔

حدیث : 763

اور مرفوعاً یہ مروی ہے کہ:

((انما المستريح من غفرله)) ❸ ''فائدہ میں وہ ہے جس کی مغفرت کر دی جائے۔''

حدیث : 764

((لى مع الله وقت لا يسع فيه ملك مقرب ولا نبى مرسل)) كشف الخفاء رقم (٢١٥٩)

''میرے لئے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ہے۔ جس میں نہ تو کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔''

تحقیق: اس کا اکثر صوفیاء تذکرہ کرتے ہیں۔ اور یہ رسالہ قشیری میں ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ میرے

---

❶ البيهقى ٤١٠/١٠۔ الاحياء ٢١٧/١، ١٠٥/٣۔ تاريخ بغداد ١٧١/٤، ٤٣٨/٨۔ السلسلة الضعيفة رقم ٥٨٥۔

❷ كشف الخفاء رقم (٢١٥٤) ان الفاظ سے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (٦٦٣)

❸ حلية الاولياء ٢٩٠/٨۔ مسند احمد ١٠٢/٦۔ رقم (٢٤٩٠٣) (٢٥٢٢٠)۔ مجمع الزوائد ٣٣٠/٢۔ الزهد لابن المبارك ص ٨٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ایک ایسا وقت ہے جس میں میرے پاس خدا کے سوا کوئی نہیں آ سکتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔فرشتہ مقرب سے مراد جبرئیل اور نبی مرسل سے مراد خود آپ کی ذات ہے اور اس میں اشارہ مقام استغراق کی طرف ہے جسے آپ سکر محو اور فنا سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

(نوٹ: جب یہ روایت ہی صحیح نہیں تو اس کی تاویل کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ اس سے مراد سکر محو اور فنا تجرد وغیرہ صوفیا کی اصلاحات ہیں کسی صحیح حدیث میں اس کی کوئی صراحت نہیں یہ مصطلحات گمراہ صوفیوں نے ایجاد کی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

م

حرف المیم

حدیث : 765

((ما اخاف علی امتی فتنة اخوف علیها من النساء والخمر)) (کشف الخفاء رقم (۲۱۶۹)

''میں اپنی امت پر کسی چیز کا اتنا خوف نہیں کرتا۔ جتنا عورتوں اور شراب کا۔''

تحقیق: اس کو دیلمی نے بغیر سند کے حضرت علی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاویؒ نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ابن الدیبعؒ کہتے ہیں۔ اس میں اس کے الفاظ بالسند نہیں پاتا۔ لیکن اس کے شواہد بہت سے ہیں۔ (شواہد سے مراد وہ روایت ہے کہ میں اپنے بعد سب سے بڑا فتنہ مردوں کے لئے عورتوں کا چھوڑے جا رہا ہوں)

حدیث : 766

((ما اخاف علی امتی فتنة اخوف علیها من النساء والخمر))

''میں اپنی امت پر کسی چیز کا اتنا خوف نہیں کرتا۔ جتنا عورتوں اور شراب کا۔''

حدیث : 767

((ما اعلم ماخلف جداری هذا)) (کشف الخفاء رقم (۲۱۷۵)

''میں نہیں جانتا۔ میری اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔''

تحقیق: عسقلانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 768

((ما افلح سمین)) ''نہیں کامیاب ہوا موٹا۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۱۷۶)

تحقیق: یہ امام شافعیؒ کا کلام ہے۔ امام محمدؒ بن الحسن فرماتے ہیں۔ یہ اس بنا پر ہے۔ کہ عاقل دنیا و آخرت کی تہمت سے بری نہیں ہوتا۔ اور موٹا کسی کوشش میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور جب وہ دین و دنیا دونوں کی کوششوں سے خالی ہوا۔ تو چوپایوں کی حد میں داخل ہو گیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ عاشقوں کے جسم لاغر ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے اور تو موٹا ہے تو اس نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت ان کی طبیعت کے خلاف ہے۔ اور وہ میری طبیعت کے موافق ہے اس لئے میری غذا ہوگئی۔

حدیث : 769 ((ما افلح صاحب عیال قط)) ❶ ''عیال دار کبھی کامیاب نہیں ہوا۔''

تحقیق: دیلمیؒ نے بالسند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں یہ حضورؐ سے روایت کرنا منکر ہے۔ بلکہ یہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔

حدیث : 770 ((ماانصف القاری المصلی))(کشف الخفاء رقم(۲۱۸۱)

''نماز پڑھنے والے قاری نے کتنا انصاف کیا۔''

حدیث : 771 عسقلانیؒ کہتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ:

((لایجهر بعضکم علی بعض بالقرآن)) ❷ ''ایک دوسرے پر قرآن زور سے نہ پڑھو۔''

تحقیق: یہ صحیح ہے بیاضیؒ سے موطاء اور ابوداود وغیرہ میں مروی ہے۔

حدیث : 772 ((ما اوتی قوم المنطق الا منعوا العمل)) ❸

''جس قوم کو منطق عطا کی گئی اس نے عمل کو چھوڑ دیا۔''

تحقیق: یہ احیاء العلوم میں ہے عراقیؒ کہتے ہیں میں اس کی کوئی اصل نہیں پاتا۔ اور ہوسکتا ہے۔ منطق سے مراد جھگڑا ہو۔

حدیث : 773 ((ما اتخذ الله من ولی جاهل ولو اتخذه لعلمه)) ❹

''اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو دوست نہیں بناتا اور اگر اُسے دوست بنالے تو اُس کو تعلیم دیتا ہے۔''

تحقیق: یعنی اگر اُسے دوست بنانے کا ارادہ کرلے تو اُسے سکھاتا ہے۔ جملہ سے مراد سالکین مریدین اور دوسرے سے مراد مجذوبین ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ ثابت نہیں۔ سخاویؒ کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ (ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ روایت ثابت نہیں)

---

❶ لسان المیزان الجزء الاول الترجمة رقم (۵۷۴) اتحاف السادة المتقین ۳۱۹/۵۔ اللآلی المصنوعه ۹۹/۲۔

❷ ابوداود الصلاة باب [۲۵] حدیث رقم (۱۳۳۳) صحیح ہے۔ رفع الصوت فی القراة فی صلاة اللیل۔ الموطا صفحه ۸۰۔

❸ الاحیاء ۴۲/۱۔

❹ اس کو ابونعیم نے الحلیة ۲۱۹/۵۔ میں ابن جوزی نے الموضوعات (۲۶۲/۱) میں ابن عراق نے تنزیہ الشریعة (۲۶۷/۱) میں سیوطی نے اللآلی المصنوعہ (۱۱۳/۱) عجلونی نے کشف الخفاء (۳۶۰/۲) میں جبکہ شیخ الالبانی اس کو سلسلة الاحادیث الضعیفة ۷۸۲ میں روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 774

((ما استرذل الله عبدا الا حظر عليه العلم والادب)) قال في ((الميزان)) ❶

هو باطل.

"جب اللہ بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس پر علم وادب کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔" ذہبیؒ میزان میں کہتے ہیں یہ باطل ہے۔

نوٹ: موضوع ہے رقم (٥٠٠٠) اس کو ابن نجار نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے)

حدیث : 775

((ما بدئ بشيء يوم الاربعاء الّا تم)) (كشف الخفاء رقم (٢١٩١)

"بدھ کے روز جو بھی کام شروع کیا جائے۔ پورا ہو جاتا ہے۔"

حدیث : 776

سخاوی کہتے ہیں میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوعاً مروی ہے۔ اس کے مخالف ہے۔

((يوم الاربعاء يوم نحس مستمر)) ❷ "کہ بدھ کا روز نحس ہے۔"

تحقیق: طبرانیؒ نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔ اور یہ ضعیف ہے۔ اور ہو سکتا ہے، اس سے مراد یہ ہو کہ یہ کفار کے لئے نحس ہے۔ اور نیک لوگوں کے لئے مستقل طور پر سعد ہے اور ہمارے ائمہ میں سے صاحب ہدایہ نے اس پر عمل کیا۔ کہ وہ اپنے درس کی ابتداء اسی روز کرتے۔ عسقلانیؒ فرماتے ہیں بعض صلحاء سے جس سے میں ملا ہوں یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ بدھ کے روز نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی گئی۔ کہ لوگ اس سے بدفالی لیتے ہیں۔ اسے یہ چیز عطا کی گئی کہ جو کام بھی اس روز شروع کیا جائے وہ پورا ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔ (یہ بات ہرگز صحیح نہیں نہ یہ کسی کا قول ثابت ہے نہ مرفوعاً اس کی کوئی اصل ہے)

حدیث : 777

((ما بعد طريق ادى الى صديق))

"جو راستہ دوست کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کتنا دور ہے۔"

---

❶ ميزان الاعتدال ترجمة رقم ٥٩٣۔

❷ تذكرة الموضوعات ص ١١٦ ۔ تفسير القرطبي ١٣٥/١٧ ۔ الدر المنثور ١٣٥/٦ ۔ كشف الخفاء رقم (٢١٨٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ ذی النون مصری کا کلام ہے۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ دوست تک پہنچنے کی راہ کتنی بعید ہے۔(یہ حدیث نہیں ہے)(کشف الخفاء رقم (۲۱۱۶)

حدیث: 778

((ما بکیت من دھر الا بکیت علیه)) (کشف الخفاء رقم (۲۱۹۳)

''میں زمانہ کے باعث نہیں رویا۔ بلکہ زمانہ پر رویا ہوں۔''

تحقیق: یہ ابن عباسؓ کے کلام کے معنی ہیں۔

حدیث: 779

((ما ترک القاتل علی المقتول من ذنب))کشف الخفاء رقم (۲۲۰۰)

''قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑا۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی اللآلی میں کہتے ہیں میں اس کو نہیں پہچانتا نہ ہی اس کی کوئی ضعیف سند ہے۔ ابن کثیر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں۔

حدیث: 780

جیسا کہ ابن حبانؒ نے ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((ان السیف محاء للخطایا)) ❶ ''تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔''

حدیث: 781

((وللبیھقی فی حدیث مرفوع: ((القتلی ثلاثه...)) ❷ فذکرہ الی ان قال فی الرجل المومن المقترف علی نفسه المقتول فی الجهاد فی سبیل الله تعالیٰ: ((ان السیف محاء للخطایا)) وفی المنافق المقتول فی الجهاد: ((ان السیف لا یمحو النفاق))

---

❶ موارد الظمآن رقم: ۱۶۱۔ فتح الباری ۱/۶۸۔ الترغیب والترھیب ۲/۳۱۶۔ البیھقی ۹/۱۶٤۔

❷ البیھقی ۹/۱٦٤۔ الدارمی ۲/۲۰٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقال السيوطي: حديث ((السيف محاء للخطايا))❶ اخرجه احمد وابن حبان من حديث عتبة بن عبيد.

''اور بیہقیؒ نے مرفوع حدیث میں روایت کیا ہے۔ کہ مقتول تین ہیں حتیٰ کہ بیہقیؒ نے اس مومن کے بارے میں جس نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہو۔ اور وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مقتول ہو کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ اور اس منافق کے بارے میں جو جہاد میں مقتول ہو جائے یہ روایت ہے۔ کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔ سیوطیؒ کہتے ہیں یہ حدیث کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے، اسے احمدؒ اور ابن حبانؒ نے عتبہؓ بن عبید سے روایت کیا ہے۔''

حدیث: 782

ابونعیمؒ اور دیلمیؒ نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے:

((قتل الصبر لا يمر على ذنب الا محاه)) ❷

''باندھ کر قتل کرنا مقتول نے جو بھی گناہ کیا ہے۔ اسے معاف کر دیتا ہے۔''

حدیث: 783

سعید بن منصورؒ نے عمروؓ بن شعیب سے مرسلاً روایت کیا ہے:

((من قتل صبرا كان كفارة لخطاياه)) ❸

''جو باندھ کر قتل کیا جائے۔ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

حدیث: 784

بیہقیؒ نے شعب الایمان میں اوزاعیؒ سے روایت کیا ہے:

((من قتل مظلوما كفر الله عنه كل ذنب)) قال: وذلك في القرآن ((انى اريد ان تبوء باثمي واثمك)) ❹ انتهى.

''جو مظلوم قتل کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے ''میں تیرے

---

❶ انظر حديث رقم ۸۰۰۔

❷ مجمع الزوايد ۲٦٦/٦ وقال الهيثمي رواه البزار وقال ولا نعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه ورجاله ثقات۔

❸ كنز العمال ۱۲۹٦۸ وعزاه السيوطي لابن النجار عن عمرو بن سعيب عن ابيه عن جده۔

❹ سورة المائدة، الآية: ۲۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور اپنے دونوں کے گناہ سمیٹنے کا ارادہ کرتا ہوں۔"

اور قرآن سے یہ استدلال کرنا بحیثیت الفاظ ہے۔"

حدیث : 785

((ما تعاظم علی احد مرتین)) "کسی پر دو مرتبہ آنا کتنا بڑا ظلم ہے۔"

تحقیق: یہ بہت سے اسلاف کا کلام ہے۔ دینوریؒ کی مجالسہ میں اصمعیؒ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے کہا میں کسی کے پاس دوبارہ نہیں آتا۔ اس سے دریافت کیا گیا یہ کیسے۔ اس نے جواب دیا جب میں کسی کے پاس ایک بار آجاتا ہوں۔ تو اس کے پاس دوبارہ نہیں جاتا۔

حدیث : 786

ملا علیؒ قاری کہتے ہیں۔ اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے:

((لا یلدغ المومن من جحر مرتین)) ❶ "مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔"

تحقیق: نیز اصمعی سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے جب بھی کسی متکبر شخص کو دیکھا تو اس کی بیماری میری طرف منتقل ہوجاتی ہے یعنی میں اس پر تکبر کرنے لگتا ہوں۔

حدیث : 787

((ما خلا جسد من حسد)) "کوئی جسم حسد سے خالی نہیں۔" (کشف الخفاء رقم (۲۲۰۸)

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث سے واقف نہیں۔

حدیث : 788

مگر اس کے معنی نزہۃ الحفاظ میں ابوموسیٰؒ المدنی کی سند سے حضرت انسؓ سے ایک طویل حدیث میں مرفوعاً مروی ہیں:

((کل بنی آدم حسود)) "آدم کا ہر بیٹا حاسد (حسد کرنے والا) ہے۔"

تحقیق: اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں خلف العمی ضعیف راوی ہے۔

حدیث : 789

((ما خلا قصیر من حکمۃ، ولا طویل من حماقۃ)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۰۹)

---

❶ اخرجہ البخاری فی کتاب الادب باب لایلدغ المومن من جحر مرتین (الحدیث ۶۱۳۳) واخرجہ مسلم کتاب الزھد، والرقائق باب لا یلدغ المومن من جحر مرتین (الحدیث ۷۴۲۳) ابوداود الادب باب [۳۴] فی الحذر من الناس (الحدیث (۴۸۶۲) ابن ماجہ ۳۹۸۲ و ۳۹۸۳۔ کتاب الفتن باب العزلۃ۔ الدارمی ۳۲۰/۲۔ مسند احمد ۳۷۹/۲۔

www.KitaboSunnat.com

"کوئی پست قد حکمت سے اور کوئی لمبے قد والا حماقت سے خالی نہیں ہوتا۔"

حدیث : 790

سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

((جعل الخیر کله فی الربعة)) "اللہ تعالیٰ نے تمام بھلائی ربعہ (یعنی میانہ قد) میں رکھی ہے۔"

تحقیق: اور ربعہ وہ ہوتا ہے جو نہ بہت لمبا ہو اور نہ بہت چھوٹا۔ بلکہ اس کا قد کچھ لمبائی کی جانب مائل ہو۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں۔ یہ صحیح طور پر ثابت ہے۔ اس کی صحیح شاھد وہ حدیث ہے خیر الامور اوسطھا تمہارے بہتر کام وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو۔ مگر بات یہ ہے کہ اس میں ان امور کا بیان ہے جو آدمی کے اختیار میں ہوں۔

حدیث : 791

حسنؓ بن علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ کہ:

((ان الله جعل الھوج فی الطوال)) "اللہ تعالیٰ نے حماقت کو لمبائی میں رکھا ہے۔"

حدیث : 792

((ما رفع احد احدا فوق قدره الا واتضع عنده من قدره بازید)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۱۲)

"کسی نے کسی کو اس کی حیثیت سے اوپر نہیں اٹھایا۔ مگر اس کی حیثیت اس کی نظروں میں گر گئی۔"

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں یہ مرفوعاً مروی نہیں۔

حدیث : 793

((لکن جاء نحوه فی ((مناقب الشافعی)) للبیھقی: ما اکرمت احدا فوق مقداره الا اتضع من قدری عنده بمقدار ما اکرمته))

"بلکہ بیہقیؒ کے مناقب شافعیؒ میں اس قسم کا قول موجود ہے۔ میں نے کسی کی اس کی مقدار سے زیادہ عزت نہیں کی۔ مگر میں جتنا اس کا اکرام کرتا تھا۔ اتنی ہی اس کے دل میں میری قدر کم ہو گئی۔"

حدیث : 794

((ما ضاق مجلس بمتحابین)) ❶

---

❶ رواہ الخطیب فی تاریخ بغداد ۲۲۶/۳ وابن حجر فی لسان المیزان ٥/ الترجمة رقم ۱۱۸۳۔ وابن عراق فی تنزیه الشریعة ۲٦٤/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۲٥٥۔ کشف الخفاء رقم (۲۲۱۷) البانی نے سلسلة الاحادیث الضعیفة حدیث (٥٠٩۲) میں اس کو موضوع قرار دیا ھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"محبت کرنے والوں کے ساتھ مجلس نے مزا نہیں اٹھایا۔"

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے بلا سند حسن سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ذی النون مصری کا قول اسی معنی میں نقل کیا ہے۔

حدیث: 795

((ما عاقبت من عصی اللہ فیک بمثل ان تطیع اللہ فیہ)) ❶

"جس نے اللہ کی تیرے بارے میں نافرمانی کی میں نے اسے اتنی سزا نہیں دی جتنا اللہ کی اطاعت میں اسے اجر دیا۔"

تحقیق: سخاویؒ نے مقاصد میں اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔

حدیث: 796

((ما عنداللہ بشی اعظم من جبر القلوب)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۱)

"دلوں کے جوڑنے سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے نزدیک بڑی نہیں ہے۔"

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔

حدیث: 797

((ما عدل من ولی ولدہ)) "جس نے اپنے بیٹے کو والی بنایا اُس نے انصاف نہیں کیا۔" (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۳)

تحقیق: ہمارے شیخ امام سخاوی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ میں (ملاعلی قاری) کہتا ہوں میرے نزدیک یہ موضوع ہے اور معناً بھی باطل ہے۔

حدیث: 798

((ما عزت النیۃ فی الحدیث الا لشرفہ)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۲۵)

"حدیث کی نیت نے جتنی عزت کی۔ خدا تعالیٰ نے اسے شرف بخشا۔"

تحقیق: خطیب کہتے ہیں یہ مرفوعاً محفوظ نہیں۔ بلکہ ابن ہارون کا قول ہے۔

حدیث: 799

((ما عز شی الا ھان))

---

❶ (کشف الخفاء رقم (۲۲۱۸) اس کو خطیب نے المتفق والمفترق میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح اصفہانی الترغیب میں اس کو ضعیف سند سے بیان کیا ہے۔ یہ کلام حضرت عمر پر موقوف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس چیز کی زیادہ عزت کی گئی وہی ذلیل ہوئی۔" (کشف الخفاء رقم ۲۲۲۴)

حدیث: 800 یہ ایک حدیث صحیح کے معنی ہیں۔ جو انسؓ سے مروی ہے کہ:

((حق علی اللہ ان لا یرفع شیا من الدنیا الا وضعہ)) ❶

"اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں جب کوئی چیز بلند کی جاتی ہے تو اسے گرا دیتا ہے۔"

تحقیق: اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث: 801

((ما فضلکم ابوبکر بفضل صوم ولا صلاۃ، ولکن بشی وقر فی قلبہ)) ❷

"ابوبکرؓ کی فضیلت نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں۔ لیکن وہ تو اس چیز کی بنا پر ہے۔ جو ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بنا پر راسخ ہو گئی تھی۔"

تحقیق: یہ حدیث احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اسے مرفوعاً نہیں پایا۔ لیکن حکیم رحمہ اللہ ترمذیؒ کی نوادر میں یہ بکر بن عبداللہ المزنی کا قول ہے۔ (کشف الخفاء رقم ۲۲۲۸)

حدیث: 802 ((ما کثر اذان بلدۃ الا قل بردھا))

"جب کسی شہر میں اذانیں زیادہ ہوتی ہیں تو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔"

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے بلا سند حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 803 اللآلی میں ہے یہ حدیث کہ:

((ما من مدینۃ یکثر اذانھا الا قل بردھا)) ❸

"جب کسی شہر میں اذانیں زیادہ ہوتی ہیں۔ تو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔"

تحقیق: یہ موضوع ہے۔

---

❶ البخاری ۳۸/۴۔ ابوداود الادب باب [۹] بدائع المنن ۱۱۸۹۔ النسائی کتاب الخیل باب الجنب [۱۶] حدیث (۳۵۹۲) الدارقطنی ۳۰۳/۴۔ الاحیاء ۲۰۱/۳۔

❷ اتحاف السادۃ المتقین ۶۶/۲۔ السلسلۃ الضعیفۃ ۶۶/۲۔ رقم (۹۶۲)

❸ اللآلیء المصنوعۃ ۸/۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۷۹/۲۔ الفوائد المجموعۃ ص ۱۸۔ رقم (۵۳) رواہ ابن عدی فی الکامل (۱۷۶۴/۵) والعقیلی فی الضعفاء (۲۶۴/۲) الموضوعات لابن جوزی (۱۹/۲) نیز اس کو ازدی نے سیدنا علی سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ موضوع ہے اس میں عمرو بن جمیع متھم بالکذب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 804

((ما كل مرة تسلم الجرة)) ''ہر بار مٹکا سالم رہتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۲۳۹)

تحقیق: میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ البتہ مقاصد میں اس معنی کا ایک شعر ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

حدیث: 805

((ما امتلات دار من الدنيا حبرة الا امتلات منها عبرة)) ❶

''دنیا کا کوئی گھر نعمتوں سے جب بھی بھرتا ہے۔ تو وہ عبرت سے بھر جاتا ہے۔''

عراقیؒ کہتے ہیں۔ اسے ابن المبارکؒ نے یحییٰ بن کثیر سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ اور حبرہ کے معنیٰ خوشی کے ہیں۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے

((فهم فی روضة يحبرون)) ❷ ''وہ باغ میں خوش ہوں گے۔''

لیکن قاموس میں ہے کہ عبرت سے مراد بہنے والا آنسو ہے۔

حدیث: 806

((ما من ليلة الا ينادى مناد: يا اهل القبور! من تغبطون؟ فيقولون: اهل المساجد.. الخ..))

''کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جب کہ منادی یہ ندا نہ کرتا ہو۔ کہ اہل قبور تم کس سے رشک کرتے ہو۔ تو وہ جواب دیں گے اہل مساجد سے۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 807

((ما من جماعة اجتمعت الا وفيهم ولى لله، لا هم يدرون به، ولا هو يدرى بنفسه)) (كشف الخفاء رقم (٢٢٤٩)

''کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جب وہ جمع ہو تو اس میں ایک نہ ایک اللہ کا ولی ضرور ہوتا ہے جسے نہ تو لوگ جانتے ہیں۔ اور نہ وہ خود اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ کلام باطل ہے۔ کیونکہ جماعت تو فجار کی بھی ہوتی ہے۔ جو کفر پر مر

❶ کشف الخفاء ۲/۲۷۲۔ رقم (۲۲۵۰)

❷ سورة الروم من الآية ۱۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔اس کی صحیح سند ہو۔تو تاویل کا دروازہ بہت وسیع ہے۔

حدیث : 808

((ما من نبی نبئ الا بعد الاربعین)) ❶

''جو بھی نبی بنایا گیا ہے وہ چالیس سال کی عمر میں بنایا گیا ہے۔''

ابن الجوزیؒ کا قول ہے یہ موضوع ہے۔زرکشیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔اور سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ قرآن کی بھی معارض ہے اللہ تعالیٰ یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:

((و آتیناہ الحکم صبیا)) ❷ ''ہم نے انہیں حکم بچپن میں دیا۔''

اور یوسف کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

((واوحینا الیه لتنبئنهم بامرهم هٰذا)) ❸

''اور ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہم تجھے اس کی خبر دیں گے۔''

اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو اکثریت پر محمول ہوگا۔

حدیث : 809

((ما النار فی الیبس باسرع من الغیبة فی حسنات العبد)) ❹

''خشک چیزوں میں غیبت سے زیادہ بندے کی نیکیوں پر آگ سے زیادہ کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔''

تحقیق: اسے غزالیؒ نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔یابس سے مراد خشک لکڑی ہے۔

حدیث : 810

((ما وسعنی ارضی ولا سمائی، ولکن وسعنی قلب عبدی المومن)) ❺

''مجھے میری زمین اور میرے آسمان نے وسعت نہیں دی۔لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے۔''(یعنی اللہ تعالیٰ مومن بندے کے دل میں سما جاتا ہے)

---

❶ کشف الخفاء ۲/۲۷۱۔ اتحاف السادة المتقین ۱/۴۶۶۔

❷ سورة مریم الآیة: ۱۲۔ ❸ سورة یوسف، الآیة: ۱۵۔

❹ الاحیاء ۳/۱۴۵۔ کشف الخفاء ۲/۳۷۲۔ رقم (۲۲۵۱) تذکرة الموضوعات ص ۱۶۹۔

❺ اتحاف السادة المتقین ۷/۲۳۴۔ کشف الخفاء رقم (۲۲۵۶)

تذکرة الموضوعات ص ۳۰۔ احادیث القصاص۔ تنزیه الشریعة ۱/۱۴۸۔ مجموع الفتاویٰ جلد ۱۸ صفحه (۱۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حدیث احیاء میں ہے عراقی فرماتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ اسرائیلیات میں تو موجود ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ سے اس کی کوئی معروف سند نہیں۔ ذیل میں بھی اسی قسم کا قول ہے اور اس کے معنیٰ یہ ہیں۔ کہ مومن کا دل مجھ پر ایمان لانے اور میری محبت کی بنا پر وسیع ہو گیا۔ اور اگر یہ مراد لی جائے کہ میں اس کے قلب میں حلول کر آیا تو یہ کفر ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں، اس حدیث کو کفار نے وضع کیا ہے۔

حدیث: 811

سیوطیؒ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے اپنی زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے:

((ان الله فتح السموات لحزقيل حتى نظر الى العرش. فقال حزقيل: سبحانك! ما اعظم شانك يا رب! فقال الله: ان السموات والارض ضعفن عن ان يسعنيي، ووسعنى منها العبد المومن الوادع اللين))

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو حزقیل کے لئے کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس نے عرش پر نظر ڈالی حزقیل بولا اے رب! تیری شان کتنی بڑی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان وزمین مجھے وسعت دینے میں عاجز آ گئے۔ مجھے نیک مومن بندے کے دل نے وسعت دے دی۔''

اس میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی جانب:

((انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان)) ❶

''ہم نے اپنی امانت کو زمین وآسمان پر پیش کیا۔ انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے گھبرا گئے۔ لیکن اسے انسان نے اٹھالیا۔''

حدیث: 812

((مت مسلما ولا تبال)) ''مسلم مرا اور پرواہ نہ کر۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۲۶۳))

سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ سے اسے نہیں جانتا۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ولا تموتن الا وانتم مسلمون)) ❷ ''تم اسلام کی حالت میں مرو۔''

---

❶ سورۃ الاحزاب، الآیۃ: ۷۲۔ ❷ سورۃ آل عمران من الآیۃ ۱۰۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 813 ((المجرة باب السماء)) "مجرہ آسمان کا دروازہ ہے۔"

تحقیق: (علم نجوم کے لحاظ سے مجرہ ایک منطقہ کا نام ہے) یہ نہایہ میں مذکور ہے۔

حدیث: 814

((المحبة مکبة)) "کسی چیز کی محبت اندھے منہ گرانے والی ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۳)

تحقیق: یہی معنیٰ ہیں اس حدیث کے کہ "کسی شے کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔"

حدیث: 815 ((محبة الاباء صلة فی الابناء)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۷٤)

"آباء کی محبت بیٹیوں کے لئے صلہ رحمی ہے۔"

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں ان الفاظ سے اس سے واقف نہیں۔

حدیث: 816 ((المحسود مرزوق))

"جس سے حسد کیا جائے اسے رزق دیا جاتا ہے۔" (کشف الخفاء رقم (۲۲۷۵)

تحقیق: سخاویؒ نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں۔ جب اس کے بھائی اس سے حسد کرتے ہیں تو اس کی شان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے کی بنا پر بلند ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا۔" ❶

حدیث: 817

((مداد العلماء افضل من دماء الشهداء)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۷٦) الفوائد المجموعه رقم الحدیث (۹۰٤) تزکرة الموضوعات (۲۳) الدرالمنتثرة (۱٤۱)

"علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے افضل ہے۔"

تحقیق: خطیبؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ زرکشیؒ نے ذکر کیا ہے۔ اور یہ حسن بصری کا کلام ہے۔

حدیث: 818 اور مرفوعا بھی یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم)) ❷

"علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے وزن کی گئی تو یہ اس سے زیادہ وزنی ہو گئی۔"

---

❶ سورة ابراهیم من الآیة ۷۔

❷ تاریخ بغداد ۱۹۳/۲۔ کنز العمال ۲۸۷/٤۔ الفوائد المجموعة ص ۲۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 819

سخاویؒ کہتے ہیں اسے ابن عبدالبرؒ نے ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((یوزن یوم القیامة مداد العلماء بدم الشهداء))

(اس کی سند میں اسماعیل بن محمد بن زیاد کذاب راوی ہے)

''علماء کی سیاہی قیامت کے روز شہداء کے خون سے وزن کی جائے گی۔''

حدیث : 820

خطیب نے اپنی تاریخ میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم))

''علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے وزن کی گئی تو اسے ترجیح دی گئی۔''

تحقیق: اور اس کی سند میں محمد بن جعفر ہے۔ جس پر وضع کی تہمت ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ شہید کا خون نفع پہنچانے سے قاصر ہے۔ اور عالم کی سیاہی کا نفع متعدی اور ظاہر ہے۔

حدیث : 821

((المرء بسعده لا بابیه ولا وجده)) (کشف الخفاء رقم(۲۲۷۹)

''آدمی اپنی نیک بختی پر ہوتا ہے۔ نہ کہ باپ دادا کی۔''

تمییز میں ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے(۱۲۴۸)

حدیث : 822

یہ معنی ہیں اس حدیث کے:

((من بطاء به عمله لم یسرع به نسبه)) ❶ ''جہاں عمل پہنچ سکتا ہے۔ وہاں نسب نہیں پہنچ سکتا۔''

تحقیق: اور اس میں یہ زیادتی بھی ممکن ہے۔ کہ یوں کہا جائے۔ کہ نہ کوشش سے۔

حدیث : 823

اور یہ حدیث ہے کہ:

((لا ینفع ذا الجد منک الجد)) ❷ ''کوشش کرنے والے کی کوشش تجھے نفع نہیں پہنچا سکتی۔''

---

❶ مسلم الذکر ۳۸۔ الترمذی ۲۹۴۵۔ کتاب القراءات ابوداود العلم باب [۱] ابن ماجه، المقدمه حدیث (۲۲۵)

❷ بخاری، کتاب الاذان حدیث (۸۴۴) مسلم، کتاب المساجد حدیث (۵۹۳) ابوداود، کتاب الصلاة حدیث (۱۵۰۵) ابن ابی شیبة (۲۳۱/۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 824

((المرء على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل)) ❶

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔"

تحقیق: اسے ابوداوٗدؒ اور ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور ترمذیؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے اور دیگر محدثین نے اس کو ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے زرکشیؒ کہتے ہیں ابن الجوزیؒ نے غلطی کھائی ہے کہ اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

حدیث : 825

((المرض ينزل جملة واحدة، والبرء ينزل قليلا قليلا)) ❷

"بیماری ایک دم نازل ہوتی ہے اور شفاء آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اسے حاکم نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ خطیبؒ نے متفق میں اور دیلمیؒ نے حارث بن عبداللہ الصغانیؒ کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ لیکن یہ باطل ہے۔ کیونکہ صغانی وضع کے ساتھ متہم ہے خطیبؒ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ اس میں دیلمیؒ نے سخت خطا کی ہے اور بہت بری بات بیان کی ہے اور رسول اللہ ﷺ اور کسی صحابی سے کسی طریقہ سے بھی ثابت نہیں۔ یہ عروہؓ بن الزبیر کا قول ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے دیلمیؒ اور حاکمؒ نے تاریخ میں عبداللہ بن الحارث کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور ان کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ موضوع نہیں۔

حدیث : 826

((المريض انينه تسبيح، وصياحة تكبير، ونفسه صدقة، ونومه عبادة، ونقله من جنب الى جنب جهاد في سبيل الله)) ❸

"مریض کا کراہنا تسبیح۔ اس کا چیخنا تکبیر۔ اس کا سانس صدقہ۔ اس کا سونا عبادت اور اس کا ایک طرف

---

❶ كشف الخفاء رقم (٢٢٨١) مسند احمد (٣٠٣/٢) ابوداود، كتاب الادب حديث (٤٨٣٣) ترمذی، كتاب الزهد، حديث (٢٣٧٨) بيهقی فی شعب الايمان ٥٠/٧ـ رقم (٩٤٣٦) المشكاة حديث رقم (٥٠١٩) مستدرك للحاكم (١٧١/٤) البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ الصحيحه (٩٢٧)

❷ اللآلیء المصنوعة ٢١٧/٢ـ الفوائد المجموعة ص ٢٦٢ـ رقم (٨٠٥) تنزيه الشريعة ٣٥٤/٢ـ الموضوعات لابن جوزی (٢٠٩/٣) كشف الخفاء رقم (٢٢٨٥)

❸ تذكرة الموضوعات للفتنی ص ٢٠٦ـ الفوائد المجموعة ص ٢٦٢ـ كشف الخفاء ٢٨٤/٢ـ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دوسری طرف کروٹ لینا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ ثابت نہیں۔

حدیث : 827

((مسح الرقبة امان من الغل)) "گردن کا مسح کرنا طوق سے امان ہے۔"

تحقیق: نووی شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث : 828

ملا علی قاری فرماتے ہیں اسے ابوعبید القاسم نے موسیٰ بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ:

((من مسح قفاه مع راسه وقی من الغل)) ❶

"جس نے اپنی گدی کا سر کے ساتھ مسح کیا وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رکھا جائے گا۔"

تحقیق: یہ حدیث موقوف ہے۔ لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔ کیونکہ اس میں رائے اور قیاس کا دخل نہیں۔ اور اس کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو مسند فردوس میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً سند ضعیف کے ساتھ مروی ہے۔ اور ضعیف پر فضائل میں عمل کیا جا سکتا ہے اسی باعث ہمارے آئمہ کا قول کہ گردن کا مسح مستحب یا سنت ہے۔

حدیث : 829

((مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند سماع قول المؤذن: اشهد ان محمدا رسول الله. مع قوله: اشهد ان محمدا عبده ورسوله، رضیت بالله ربا، وبالاسلام دینا، وبمحمد علیه الصلاة والسلام نبیا)) (کشف الخفاء رقم (۲۲۹۶) سلسلة الاحادیث الضعیفة رقم الحدیث (۷۳)

"دونوں شہادت کی انگلیوں کے پوروں سے انہیں چومنے کے بعد آنکھوں کا مسح کرنا جس وقت موذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے۔ تو سننے والا اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد انبیا

---

❶ کشف الخفاء ۲/۲۹۰۔ التلخیص جلد ۱ ص ۹۲۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة (۱/۹۸) اس میں مسعودی راوی مختلط ہے۔ اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ اکثر علمائے عرب اور محققین کے نزدیک ضعیف روایت فضائل اعمال میں بھی قابل قبول نہیں اور یہی موقف درست اور حق پر مبنی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہے۔اور یہ فعل کرے۔"

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے فردوس میں ابوبکرؓ صدیق سے روایت کیا ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو یہ کام کرے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔سخاوی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں اور ابن دیبع کہتے ہیں اس کو شیخ احمدؒ الرداد نے اپنی کتاب موجبات الرحمۃ میں روایت کیا ہے۔لیکن اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔اور سند میں انقطاع ہے۔اور وہ یہ روایت خضر علیہ السلام سے کرتے ہیں۔اور اس مضمون میں جتنی بھی روایات مروی ہیں کوئی بھی صحیح نہیں۔(دیکھیں التمییز (۱۲۶۲) ملا علی قاری فرماتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق سے یہ قول ثابت ہوگیا۔تو عمل کے لئے کافی ہے۔(حضرت ابوبکر صدیق سے یہ عمل کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں) اس کو ابن طاہر نے التذکرۃ امام شوکانی نے فوائد المجموعہ علامہ البانی وغیرہ نے غیر صحیح کہا ہے۔

حدیث: 830

کیونکہ حضور کا ارشاد ہے:

((علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین)) ❶

"میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑلو۔"

تحقیق: اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔کہ یہ فعل نہ کیا جائے اور نہ منع کیا جائے۔اور اس کا غریب ہونا اہل عقل سے مخفی نہیں۔

حدیث: 831

((المصائب مفاتیح الارزاق)) "مصائب رزق کی کنجیاں ہیں۔" (کشف الخفاء رقم (۲۳۰۶)

تحقیق: سخاویؒ نے اس کی سرخی بنائی ہے۔لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ملا علی قاری کہتے ہیں یہ دو معنیٰ کو محتمل ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ مصیبت پر اجر دیتا ہے اور اس کے بدلے میں بھلائی عطا فرماتا ہے۔

حدیث: 832

جیسا کہ ایک حدیث اس کی جانب اشارہ کرتی ہے:

((اللھم آجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا)) ❷

"اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے بعد میرے لئے خیر عطا فرما۔"

تحقیق: دوسرے یہ کہ لوگوں میں جو قول مشہور ہے ایک قوم کی مصیبتیں دوسری قوم کے نزدیک فائدے ہیں اور ایک لطیفہ ہے کہ گدھے کی موت کتوں کی شادی ہے۔

---

❶ فتح الباری ۱۳/۲۹۲۔ الترمذی کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة حدیث ۲۶۷۶۔ ابوداود السنة باب [۵] ابن ماجه ۴۲۔ کتاب المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین البیهقی ۱۰/۱۱۴۔

❷ البیهقی ۴/۶۵۔ اتحاف السادة المتقین ۵/۱۰۳، ۹/۲۷ و ۱۴۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 833

((مصارعته علیه الصلاة والسلام اباجهل)) (کشف الخفاء رقم (۲۳۱٤)

''نبی کریم ﷺ سے کشتی لڑنا۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ حلبی نے حاشیۃ الشفاء میں تحریر کیا ہے۔

حدیث : 834

((مصر اطیب الارضین ترابا، وعجمها اکرم العجم انسابا))

''مصر تمام زمینوں میں مٹی کے لحاظ سے سب سے زیادہ پاک ہے۔ اور اس کے عجم بلحاظ نسب عجمی لوگوں میں سب سے زیادہ شریف ہیں۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں اس معنی میں ایک روایت عمروؓ بن العاص سے بھی مروی ہے۔ لیکن میں کسی کو مرفوع نہیں پاتا۔ ہوسکتا ہے کہ عجم سے مراد یہود و نصاریٰ ہوں۔ کیونکہ وہ نسباً یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔

حدیث : 835

((مصر کنانة الله فی ارضه، ما طلبها عدو الا اهلکه الله)) ❶

''مصر اللہ کی زمین میں اس تیر ہے جس دشمن نے بھی اسے طلب کیا اللہ نے اسے ہلاک کر دیا۔''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میں نے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔ اور اس معنی میں بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔ جن میں کوئی بھی صحیح نہیں۔

حدیث : 836

لیکن صحیح مسلم میں ابوذرؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((انکم ستفتحون ارضا یذکر فیها القیراط فاستوصوا باهلها خیرا، فان لهم ذمة ورحما)) ❷

''عنقریب تم ایک زمین کو فتح کرو گے۔ جس میں قیراط کا ذکر کیا جائے گا۔ تم اس کے باشندوں کو بھلائی کی وصیت کرو۔ کیونکہ ان کے لئے ذمہ اور صلہ رحمی کا تعلق ہے۔''

---

❶ احادیث القصاص ٦٣۔ السلسلة الضعیفة رقم ۸۸۸۔ کشف الخفاء ۲/۲۹٤۔ ❷ مسلم ٤/۱۹۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: زہری فرماتے ہیں رحم کا تعلّق باعتبار فتح اور ذمہ داری کا تعلّق ابراہیم کا ان کی اولاد سے ہونے کے باعث حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ذمہ سے وہ عہد مراد ہے۔ جس کے ذریعہ وہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام میں داخل ہوئے۔ کیونکہ مصر صلح کے ذریعے فتح ہوا۔ اور یہ اس حدیث میں مصر کے مفتوح ہونے کے بارے میں حضور کی پیشین گوئی ہے۔ اوراس کے باشندوں کے لئے عہد کی۔

حدیث : 837

اسی طرح زرکشیؒ کہتے ہیں۔ کہ پہلی روایت کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن طبرانیؒ میں کعبؓ بن مالک سے یہ حدیث مروی ہے کہ:

((اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرا فان لهم ذمة))

''جب تم مصر فتح کرو۔ تو قبطیوں کو بھلائی کی وصیّت کرو۔ کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے۔''

تحقیق: اوراس کی اصل صحیح مسلم میں ہے۔ سیوطیؒ کتاب الخط میں فرماتے ہیں۔ بعض کتاب الٰہیہ میں مصر تمام زمین کا خزانہ ہے۔ جو شخص اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے ٹکڑے ٹکڑے فرمادیتا ہے۔ کعب احبار سے روایت ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنوں سے مامون ہے۔ جواس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے الٹے منہ گراتا ہے۔ ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے اہل مصر کمزور لشکر ہے قریب ہے کہ کوئی ان کا ارادہ کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا۔ تبیع بن عامر الکلاعی کہتے ہیں میں نے اس بات کی خبر معاذؓ بن جبل سے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا یہ خبر رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ اور کنانہ کا لفظ شام کے بارے میں بھی وارد ہوا ہے۔ ابن عساکر نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے ان کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء پر نازل فرمائی ہیں۔ یہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شام میرا تیر ہے۔ جب میں کسی پر غضب ناک ہوتا ہوں۔ تو اس تیر کے ذریعہ انہیں مارتا ہوں۔

حدیث : 838

((المضمضة والاستنشاق ثلاثا فریضة للجنب)) [1]

''جنبی کے لئے تین بار کلی کرنا۔ اور ناک میں پانی دینا فرض ہے۔''

تحقیق: لیکن یہ روایت لفظاً موضوع ہے۔ اگرچہ اس کے معنی ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔

---

[1] (کشف الخفاء رقم (۲۳۱۳) دارقطنی جلد ۱ ص ۱۵۔ نصب الرایہ جلد ۱ ص ۷۸۔ ھدایة جلد ۱ ص ٤٧۔ احادیث ضعاف ص ٦٤ باطل ہے۔ اس میں برکہ راوی کذاب ہے۔ درایۃ جلد ۱ ص ۴۷۔ حاکم کہتے ہیں من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 839 ((المعاصی تزیل النعم))

''گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۳۱۸)

تحقیق: سخاویؒ مقاصد میں کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ ورنہ یہ اکثر اسلاف کا کلام ہے شاعر کہتا ہے۔ جب تو کسی نعمت میں ہو تو اس سے ڈرتا رہ کیونکہ گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ ابن الدبیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس معنی کی اللہ تعالیٰ کا قول بھی تائید کرتا ہے:

﴿ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم﴾ ❶

''اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تبدیل نہیں فرماتا۔ جب تک وہ اپنے آپ کو تبدیل نہ کر لیں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع...﴾ ❷

''انہوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک کا لباس پہنا دیا۔''

حدیث: 840 ((المعدۃ بیت الداء، والحمیۃ راس الدواء)) ❸

''معدہ بیماری کا گھر ہے۔ اور پرہیز علاج کی بنیاد ہے۔''

تحقیق: امام غزالی نے اس کو احیاء العلوم میں بیان کیا ہے یہ حارث بن کلدہ طبیب عرب کا کلام ہے۔ اور اسے رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرنا صحیح نہیں۔

حدیث: 841 احیاء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے:

((البطنۃ اصل الداء، والحمیۃ اصل الدواء، وعودوا کل جسد بما اعتاد)) ❹

''پیٹ کی بیماری۔ بیماری کی جڑ ہے۔ اور پرہیز اس کا علاج ہے۔ اور ہر بدن کو اتنا تیار کرو۔ جتنا تیار کر سکو۔''

تحقیق: عراقیؒ مقاصد اور مختصر میں کہتے ہیں میں نے اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں پائی۔

حدیث: 842 اسی طرح یہ حدیث کہ:

---

❶ سورۃ الرعد، الآیۃ: ۱۱۔ ❷ سورۃ النحل، الآیۃ: ۱۱۲۔

❸ اتحاف السادۃ المتقین ۷/۴۰۰۔ المقاصد الحسنہ ص ۱۸۳۔ تزکرۃ الموضوعات للفتنی (۲۰۶) کشف الخفاء رقم (۲۳۲۰)

❹ الاحیاء ۳/۸۴۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۱۶۔ الفوائد المجموعۃ ص ۲۶۲۔ رقم (۸۱۰) المغنی، باب فوائد الجوع۔ البانی نے اس کو سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۲۵۲) میں نقل کیا ھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((المعدة حوض البدن، والعروق اليها واردة...)) (اللالی المصنوعه (۱۱۳/۲) میزان الاعتدال (۴۱/۱)

"معدہ جسم کا حوض ہے اور رگیں اس میں آ کر ملتی ہیں۔"

تحقیق: امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں یہ حضور ﷺ کے کلام سے نہیں پہچانا جاتا۔ بلکہ یہ عبدالملک بن سعید بن الحارث کا کلام ہے۔ زرکشیؒ پہلی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ بعض اطبا کا کلام ہے۔ امام سیوطیؒ فرماتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں وھبؒ بن منبہ سے روایت کیا ہے۔ کہ اطباء اسی امر پر متفق ہیں۔ کہ اصل طب بخار ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ حکماء کا اتفاق ہے۔ کہ حکمت کی جڑ خاموشی ہے۔

حدیث : 843 خلال نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((الازم دواء، والمعدة بيت الداء، وعودوا بدنا ما اعتاد))

"بخار اتر نا دوا ہے۔ اور معدہ بیماری کا گھر ہے۔ اپنے بدنوں کو وہاں تک تیار کرو۔ جہاں تک تیار ہو سکیں۔"

حدیث : 844

((معلم الصبيان اذا لم يعدل بينهم كتب يوم القيامة مع الظلمة)) ❶

"بچوں کے استاد اگر بچوں میں انصاف نہ کریں۔ تو وہ قیامت کے روز ظالموں کے ساتھ لکھے جائیں گے۔"

تحقیق: یہ مکحولؒ کا قول ہے۔ جو شام میں تابعین کے سردار ہیں۔

حدیث : 845 ((المغتاب والمستمع شريكان فی الاثم)) ❷

"غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔"

تحقیق: اس کا غزالیؒ نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی نے اسے بیان نہیں کیا۔ اور اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ جب سننے والا رضامندی سے سنے۔

حدیث : 846 تو طبرانی میں ابن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ:

---

❶ تنزیہ الشریعة ۲۵۲/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ۱۰۹۔ کشف الخفاء ۲۹۸/۲۔ رقم (۲۳۲۱)

❷ اتحاف السادۃ المتقین ۵۳/۷۔ الاحیاء ۲۳۶/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((نهي عن الغيبة وعن الاستماع الى الغيبة)) ❶

''غیبت کرنے اور غیبت کے سننے سے منع کیا گیا ہے۔''

تحقیق: (اس میں فرات بن سائب راوی متروک ہے) اور قرآن میں ہے۔

((ولا يغتب بعضكم بعضا)) ❷ ''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔''

حدیث: 847 اور یہ روایت موجود ہے:

((من اغتيب عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع نصره اذله الله تعالىٰ في الدنيا والآخرة)) ❸

''جس کے پاس اس کے مسلم بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے۔ حالانکہ مدد کی طاقت رکھتا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔''

تحقیق: اسے ابن ابی الدنیا نے انس سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 848 ((المقل)) ''مکھی ڈبونے کی حدیث۔''

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے۔ لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ابن الدبیع کہتے ہیں۔ میں اس کے معنی نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں قاموس میں اس کے کئی معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ڈبونا اور پانی میں غوطہ لگانا۔ صاحب قاموس فرماتے ہیں مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مراد وہ انگھیٹی لی جائے۔ جس میں یہود بخور جلاتے ہیں۔ لیکن بظاہر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام میں مراد مکھی کا کھانے وغیرہ میں ڈبونا مراد لیا جائے۔ اور یہ حدیث گزر چکی۔

حدیث: 849 ((اذا وقع الذباب في اناء احدكم فامقلوه)) ❹

''جب مکھی برتن میں گر جائے۔ تو اسے اچھی طرح ڈبو دو۔''

تحقیق: یہ حدیث صحیح مرفوع ہے۔ اور ثم انقلوہ والی روایت موضوع ہے۔

---

❶ تاریخ بغداد ۲۲۶/۸۔ وفی مجمع الزوائد ۹۱/۸ ((نهى عن النميمة والاستماع اليها)) وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير والاوسط وفيه فرات بن السائب وهو متروك۔ حلية الاولياء ۹۳/۴۔ وفی اسناده فرات ايضا۔۔۔

❷ سورة الحجرات من الآية: ۱۲۔

❸ شرح السنة ۱۷/۱۳۔ المطالب العالية ۲۷۰۶۔ الترغيب والترهيب ۵۱۸/۳۔ اتحاف السادة المتقين ۵۴۵/۷۔

❹ (البخاری: ۱۸۱/۷) ابوداود، الاطعمة، باب (۴۹) ابن خزيمة (۱۰۵) النسائی الفرع والعتيرة باب (۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 850

((المقام بمكة سعادة، والخروج منها شقاوة))

''مکہ میں ٹھہرنا سعادت اور مکہ سے نکلنا بدبختی ہے۔''

تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ اسے حسن بصری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔

حدیث: 851

((ملعون من زاد ولم يشتر))

''وہ شخص ملعون ہے جس نے بولی میں زیادتی کی۔ اور مال نہ خریدا۔''

((قال السخاوى: لا اعلمه في المرفوع. قلت: لكن ثبت النهي عن النجش)) ❶ وهو: ان يزيد في سوم شي ولم يرد شراه

''سخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں آنحضرت ﷺ سے نجش کی ممانعت ثابت ہے اور نجش اسی کو کہا جاتا ہے کہ قیمت میں زیادتی کر دی جائے اور خریدنے کا ارادہ نہ ہو۔''

حدیث: 852

((من ابتلى ببليتين فليختر اسهلهما))

''جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے۔ وہ نرم تر کو اختیار کرے۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۴۰۰)

حدیث: 853

((هو معنى قول عائشه: ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين الا اختار ايسرهما ما لم يكن اثما)) ❷

''یہ حضرت عائشہ کے قول کے معنی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا گیا آپ نے نرم تر کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔''

حدیث: 854

((من اتت عليه اربعون سنة ولم يغلب خيره شره فليتجهز الى النار)) ❸

''جس کی عمر چالیس سال کی ہو جائے اور اس کی بھلائی اس کی برائی پر غالب نہ آئے تو اسے جہنم کی تیاری کر لینی چاہیے۔''

---

❶ شرح السنة ٨/١٢١۔ الموطا ٢/٦٨٤۔ البخاری فتح الباری ٤/٣٥٥۔ مسلم ٣/١١٥٦۔

❷ ابوداود الادب باب [٤] فی التجاوز فی الامر حدیث (٤٧٨٥) صحیح ھے۔ التمهید ٨/١٤٩۔

❸ کشف الخفاء: ٢/٣٠٤۔ رقم (٢٣٤٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اسے ازدیؒ نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور خطیب نے ان الفاظ کے ساتھ اس کی جانب اشارہ کیا ہے۔ مولف سے بہت تعجب ہے کہ اس نے اس حدیث کا اقرار کیا ہے۔ اور وضع کی علامت اس سے ظاہر ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں جہاں تک سند سے اس کے موضوع ہونے کا تعلق ہے وہ تو مسلم ہے۔ لیکن معنوی لحاظ سے اس کے بطلان کی کوئی وجہ ثابت نہیں ہوئی۔ اور بعض عام لفظوں میں یہ ہے کہ اس کے لئے موت بہتر ہے۔

حدیث: 855

اور ایک حدیث اس کی تائید کرتی ہے:

((من لم يرعو عند الشيب، ويستحي من العيب، ولم يخش الله في الغيب فليس لله فيه حاجة)) ❶

"جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرا اور عیب سے نہ شرمایا اور غیب میں اللہ سے نہ ڈرا تو اللہ کے لئے اس میں کوئی حاجت نہیں۔"

تحقیق: اسے دیلمی نے بلاسند جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے (بالفاظ دیگر ہر دو موضوع ہیں) اور ابو یزید نے جب انہوں نے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا تو کتنی عمدہ بات فرمائی کہ بڑھاپا آ گیا اور عیب نہیں گیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ غیب میں کیا ہے۔

حدیث: 856

((من اراد ان يوتيه الله علما بغير تعلم، وهدى بغير هداية فليزهد في الدنيا)) ❷

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم اور بغیر راہ دکھائے ہدایت عطا ہو جائے تو وہ دنیا میں زہد اختیار کرے۔"

حدیث: 857

اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ مختصر میں ہے اور معنی اس کے صحیح ہیں اور اس حدیث سے ماخوذ ہیں۔ کہ:

((من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم يعلم))

---

❶ كشف الخفاء ٢/٣٨٤۔ ❷ كشف الخفاء ٢/٣٠٥۔ الفوائد المجموعة ص ٢٨٦۔ رقم (٨٩٦) حافظ عراقی نے مغنی میں اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کی کوئی اصل نہیں دیکھی۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (٢٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے علم کا وارث بنا دیتا ہے۔ جس کو وہ نہیں جانتا۔''

حدیث : 858

((من احب حبیبتیه او کریمتیه۔ وفی روایة: من اکرم حبیبتیه۔ فلا یکتبن بعد العصر)) ❶

''جو شخص اپنی دو محبوب یا شریف چیزوں کو چاہتا ہے۔ تو وہ عصر کے بعد نہ لکھے۔''

تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک عصر کے بعد بغیر چراغ کے لکھنا ہو۔ امام احمدؒ نے اپنے بعض ساتھیوں کو وصیّت کی تھی۔ کہ عصر کے بعد کتاب کی جانب نظر نہ کریں۔ جیسا کہ خطیب نے اسے روایت کیا ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں۔ یہ طبیب کا کلام ہے جیسا کہ شافعی الوراق کا قول ہے۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کی دیت کھاتا ہے اور اس معنیٰ میں درزی اور ارباب صنائع داخل ہیں۔

حدیث : 859

((من احبک لشیٔ ملک عند انقضائه)) ❷

''جو تجھ سے کسی شے کے لئے محبت کرے اس کے پورا کرنے کا وہ مالک ہو جاتا ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ ہاں اس کے معنیٰ بعض حکماء کی انگوٹھیوں پر نقش تھے اور یہ بھی حکماء کے قول سے استنباط کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ کی عبادت اس کی ذات سے محبت کی بنا پر کی جائے۔ نہ کہ جنت دوزخ کے لئے۔ حتیٰ کہ امام فخر الدین رازی کہتے ہیں جو شخص یہ خیال کرے کہ اگر جنت و دوزخ پیدا نہ کی جاتی۔ تو وہ اللہ کی عبادت نہ کرتا۔ تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کر رہا ہے اور شاید اس اطلاق کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون﴾ ❸

''میں نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((فایای فاعبدون)) ❹ ''خاص میری ہی عبادت کرو۔''

اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

((یدعون ربهم خوفا وطمعا)) ❺ ''کہ وہ اپنے رب کو خوف و طمع سے پکارتے ہیں۔''

---

❶ کشف الخفاء ۲/۳۰۸۔ تزکرة الموضوعات (۱۶۲)

❷ کشف الخفاء ۲/۳۱۰۔

❸ سورة الذاریات، الآیة: ۵۶۔

❹ سورة العنکبوت، الآیة: ۵۶۔

❺ سورة السجدة، الآیة: ۱۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی خوف تو اس کے غضب کا اور طمع اس کی رحمت کی یا خوف تو جہنم کا اور امید جنت کی۔ دوسری چیز عبادت میں ترہیب وترغیب سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ آدمی کو مالک کی خدمت کی ترغیب دی جاتی ہے اور نافرمانی سے ڈرایا جاتا ہے۔ ایسے ہی لڑکے کو والد کے حق میں۔

حدیث: 860

((من اذل عالما بغير حق اذله الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق)) ❶

"جو کسی عالم کو ناحق ذلیل کرے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔"

تحقیق: یہ سمعان بن المہدی المکذوبہ کے نسخہ سے منقول ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے۔

حدیث: 861

((من اخلص لله اربعين يوما ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه)) ❷

"جس نے اللہ کے لئے چالیس دن تک خلوص اختیار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی زبان پر حکمت کی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔"

تحقیق: اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن انہوں نے غلطی کی۔ کیونکہ ابونعیم نے حلیہ میں ابوایوبؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند وضعی ہے۔ امام احمدؒ نے مکحولؒ سے مرفوعاً لفظ تفجرت (پھوٹنے لگتی ہیں) کے ساتھ روایت کیا ہے (یہ مرسل ہے) زرکشیؒ کہتے ہیں یہ ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ اسے ابونعیم نے حلیہ میں مکحولؒ کے ذریعہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔

حدیث: 862

((من اسمك فليتمر)) ❸ "جو بلندی اختیار کرے۔ اس سے تجاوز کرنا چاہیے۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں یہ باطل ہے۔

حدیث: 863

((من اسلم على يديه رجل وجبت له الجنة)) ❹

---

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۳۔

❷ کشف الخفاء رقم (۲۳۶۱) الدارمی ۱/۳۵۹۔ حلیۃ الاولیاء ۲۱۶/۴، ۱۸۹/۵۔ الترغیب والترهیب ۵۶/۱۔ اللآلیٔ المصنوعۃ ۱۷۶/۲۔ ضعیف ھے۔ رقم (۵۳۷۵)

❸ المقاصد الحسنۃ ص ۳۹۷۔ کشف الخفاء رقم (۲۳۷۳)

❹ مجمع الزوائد ۹۴/۱ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الثلاثة وفیه محمد بن معاویة النیسابوری وثقه احمد وضعفه اکثر الناس قال یحیی بن معین کذاب۔ سخت ضعیف ھے۔ رقم (۵۴۲۳)
الطبرانی الصغیر ۱۵۷/۱۔ اللآلیٔ المصنوعۃ ۲۴/۱۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس کے ہاتھ پر ایک آدمی اسلام قبول کرلے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔"

تحقیق: صغانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

نوٹ: اس میں محمد بن معاویہ کو احمد نے ثقہ جبکہ اکثر نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ یحییٰ بن معین نے اس کو کذاب کہا ہے۔

حدیث : 864

((من استوی یوماہ فھو مغبون، ومن کان یومہ شرا من امسہ فھو ملعون)) ❶

"جو ایک روز برباد ہوا۔ وہ غبن کیا گیا۔ اور آج (کادن) اُس کے کل (ماضی) سے بُرا گزرا۔ وہ ملعون ہے۔"

تحقیق: یہ نہیں پہچانی جاتی سوائے اس کے کہ اسے عبدالعزیز بن رواد کے خواب کے، وہ کہتے ہیں مجھے خواب میں یہ وصیّت کی گئی ہے اور اس کے آخیر میں کچھ زیادتی بھی ہے۔ اسی بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور لعنت زیادتی میں نہیں نقصان میں ہے۔ شاعر کا قول ہے۔

آدمی کی دنیا میں زیادتی نقصان ہے اور اس کی کمائی میں سوائے خسارے کے کوئی نفع نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والدہر انسان خسارے میں ہے۔ "مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اور وصیّت کرتے ہیں حق کے ساتھ اور وصیّت کرتے ہیں ساتھ صبر کے۔" (سورہ العصر)

حدیث : 865

((من اعان ظالما سلطہ اللہ علیہ)) ❷

"جو ظالم کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس پر ظالم کو مسلط فرمادیتا ہے۔"

تحقیق: اسے ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ابو زکریا العدوی وضع کے ساتھ متہم ہے۔ اس کا سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اس کی تائید میں وہ ثبوت ہے جو دیلمی نے ابن مسعودؓ سے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔ (جس کی سند ہی نہیں وہ دلیل اور ثبوت کیسے ہوسکتی ہے)

---

❶ الاحیاء ٤/٣٢٦۔ اتحاف السادة المتقین ١/٧٩، ٥/١٥٠، ٧/٢٣١، ٩/٦٢٨، ١٠/٤٣٩۔ کشف الخفاء ٢/٢٢٣۔ رقم (٢٤٠٦)

❷ تفسیر ابن کثیر ٣/٣٣٢۔ تفسیر القرطبی ٧/٨٥۔ اتحاف السادة المتقین ٦/١٣٤۔ کشف الخفاء ٢/٣١٥۔ موضوع ہے رقم (٥٤٥٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 866

سیوطی کہتے ہیں۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اس سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے حسن بن علی بن زکریا۔ سعید بن عبدالجبار الکرابسی حماد بن سلمہ۔ عاصم بن زر بن حبیش۔ ابن مسعودؓ۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اس سند پر کوئی غبار نہیں۔ بشرطیکہ یہ حسن بن علی بن زکریا ابوزکریا العدوی نہ ہو۔

حدیث : 867

((من اعان تارک الصلاة بلقمة فکانما قتل الانبیاء کلهم))❶

"جس نے نماز چھوڑنے والے کی ایک لقمہ سے بھی مدد کی۔ گویا اس نے تمام انبیاء کو قتل کر دیا۔"

تحقیق: اللآلی المصنوعہ میں ہے کہ یہ موضوع ہے اس کو رتن ھندی کذاب نے وضع کیا ہے۔

حدیث : 868

((من اغتسل من الجنابة حلالا اعطاه الله تعالى مائة قصر من درة بیضاء، و کتب الله له بکل قطرة ثواب الف شهید))❷

"جو حلال طور پر غسل جنابت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سفید موتیوں کے سو محل عطا فرماتا ہے اور ہر قطرہ کے بدلے سو شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔"

تحقیق: ابن جوزی نے اس کو انسؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور یہ باطل ہے اسے دینار نے وضع کیا ہے۔

حدیث : 869

((من افرد الا قامة فلیس منا)) ❸

"جس نے اقامت مفرد طور پر کہی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

تحقیق: اس کو جوزقانی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ موضوع ہے جیسا کہ اللآلی میں ہے۔

---

❶ تذکرة الموضوعات ص ١٠٤۔ کشف الخفاء ٢/٣١٧۔ رقم (٢٣٨٦)

❷ تنزیه الشریعة ٢/٦٨۔ الفوائد المجموعة ص ٩۔ اللآلئ المصنوعة ٢/٥۔ رقم (١٥) کشف الخفاء ٢/٣١٨۔ موضوعات لابن جوزی (٢/٨٤) تذکرة الموضوعات للفتنی (٣٢)

❸ اللآلئ المصنوعة ٢/٨۔ الفوائد المجموعة ص ١٨۔ رقم (٥٤) تذکرة الموضوعات للفتنی ص ٣٥۔ الموضوعات لابن جوزی (٢/٩٠) تنزیه الشریعة ٢/٧٩۔ کشف الخفاء ٢/٣١٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جابر کی وہ حدیث جو موذن کے ثواب کے بارے میں ایک لمبی حدیث ہے وہ بھی موضوع ہے۔

حدیث: 870 ((من اکرم غریبا فی غربته وجبت له الجنة)) ❶

''جو مسافر کی اس کے سفر میں مدد کرے، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔''

تحقیق: دیلمی نے اسے بلاسند ابن عباسؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

حدیث: 871 لیکن اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے:

((من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفه)) ❷

''جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔''

حدیث: 872 ((من احتکر الطعام اربعین یوما فقد بری من الله)) ❸

''جو چالیس روز تک کھانے کی چیز چھپا کر رکھے (قیمت بڑھانے کے لئے مال چھپا کر رکھنا) تو وہ اللہ سے بری ہے۔''

تحقیق: اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں روایت کیا ہے۔ لیکن عراقی کہتے ہیں ان کے اس قول پر اعتراض ہے۔ کیونکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (یہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں اصبغ بن زید قابل حجت نہیں)

حدیث: 873

ملا علیؒ قاری کہتے ہیں سیوطیؒ نے جامع الصغیر میں اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من احتکر طعاما علی امتی اربعین یوما وتصدق به لم یقبل منه)) ❹

''جو شخص میری امت پر چالیس روز تک کھانا روکے رکھے۔ اب اگر اس سے صدقہ بھی کرے گا تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔''

تحقیق: ابن عساکر نے اسے معاذؓ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ کشف الخفاء ۲/۱۰۱ و ۳۱۸۔ رقم (۲۳۸۹)　❷ انظر الحدیث رقم ۵۸۶۔

❸ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۴۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۵/۴۷۸۔ تلخیص الحبیر ۳/۱۳۔ الاحیاء ۲/۷۴۔ حلیه الاولیاء ۶/۱۰۱۔ رواہ احمد ۲/۳۳۔ رقم (۴۸۸۰) مستدرک للحاکم (۲/۱۲) ابن ابی شیبة ۶/۱۰۴) علل الحدیث لابن ابی حاتم (۱۱۷۴)

❹ ابن عساکر ۵/۱۸۶۔ السلسلة الضعیفة ۸۵۸۔ الاحیاء ۲/۷۴۔ اللآلئ المصنوعة ۲/۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 874

((من اکل طعام اخیه لیسره لم یضره)) ❶

''جو شخص اپنے بھائی کا کھانا اس کی خوشی سے کھائے تو وہ اسے ضرر نہ پہنچائے گا۔''

تحقیق: یہ ابوسلیمان دارانی کا قول ہے۔

حدیث: 875

((من اکل فولة بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها))❷

''جو لوبیا چھلکے سمیت کھائے اللہ تعالیٰ اس سے اتنی ہی بیماری دور کرتا ہے۔''

تحقیق: اسے ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ابن القیمؒ نے اسے اپنی موضوعات میں شمار کیا ہے۔امام ذہبیؒ نے اسے میزان میں نقل کر کے لکھا ہے۔کہ یہ باطل ہے۔اور امام ذہبیؒ فرماتے ہیں امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ لوبیا دماغ میں زیادتی کرتا ہے۔اور دماغ عقل میں زیادتی کرتا ہے۔(نوٹ: اس میں عبدالصمد بن مطیر راوی متروک ہے)

حدیث: 876

((من اکل مع مغفور له غفر له)) ❸

''جو شخص مغفور (بخشش شدہ) کے ساتھ کھانا کھائے،اس کی بھی بخشش کردی جاتی ہے۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے۔ موضوع ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔نہ یہ صحیح ہے۔نہ حسن اور نہ ضعیف۔اور دیگر لوگوں کا قول ہے کہ اہل علم کے نزدیک اس کی کوئی سند نہیں اور نہ اس کے معنی مطلقاً صحیح ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کفار اور منافقین بھی کھاتے ہیں۔اس کا سخاوی نے ذکر کیا ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ کفار اہل مغفرت سے نہیں ہیں ہاں یہ بات کچھ بعید نہیں کہ اگر کوئی کسی نیک آدمی کے ساتھ برکت اور محبت خداوندی کی بنا پر کھانا کھائے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے یا اس پر بھی رحمت ہو جائے۔

حدیث: 877

((من استرضی فلم یرض فھو شیطان)) ❹

''جو شخص رضامندی چاہے اور دوسرا راضی نہ ہو۔تو وہ شیطان ہے۔''

---

❶ الفوائد المجموعة ص ۸۲۔ کشف الخفاء ۳۱۸/۲۔

❷ اللآلئ ۱۱۸/۲۔ تنزیه الشریعة ۲۳۶/۲۔ رواہ ابن عدی ۱۵۷۳/٤۔ تذکرة الموضوعات لابن قیسرانی (۷۲۸۰) الفوائد المجموعه رقم الحدیث (٤۸۵) کتاب الاطعمه والاشربة۔

❸ تنزیه الشریعة ۲٦۷/۲۔ احادیث القصاص ۳٦۔ تذکرة الموضوعات ص ١٤٤۔
تفسیر ابن کثیر ۱۹۸/۸ وقال ابن کثیر لا اصل له وانما یروی هذا عن بعض الصالحین انه رای النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام فقال یا رسول الله انت قلت: ((من اکل مع مغفور له [غفر له]؟ قال: لا، ولکن الآن اقوله۔

❹ الفوائد المجموعة ص ۲۵۹۔ رقم (۷۸۸) تذکرة الموضوعات للفتنی ص ۲۰٤۔ کشف الخفاء ۳۲۲/۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں ہے اور امام شافعیؒ سے کچھ زیادتی کے ساتھ مروی ہے۔ جو زبردستی غصہ لانا چاہے اور غصہ نہ آئے تو وہ گدھا ہے

حدیث : 878

((من اكتحل يوم عاشوراء بالاثمد لم ترمد عينه ابدا)) ❶

"جو عاشوراء (دس محرم) کے روز اثمد کا سرمہ لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی خراب نہیں ہوں گی۔"

اسے حاکم وغیرہ نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہتے ہیں یہ منکر ہے۔

((وقال السخاوي: بل هو موضوع اورده ابن الجوزي في ((الموضوعات)) ❷

سخاوی کہتے ہیں بلکہ موضوع ہے اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں عاشوراء کے روز سرمہ لگانا اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی روایت مروی نہیں یہ وہ بدعت ہے جو حسینؓ کے قاتلوں نے ایجاد کی ہے۔

حدیث : 879

ملا علی قاری فرماتے ہیں جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی جامع الصغیر میں انہی الفاظ کے ساتھ اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیہقیؒ کے حوالہ سے روایت کیا ہے:

((من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء لم يرمد ابدا)) ❸

"جو عاشوراء (دس محرم) کے دن اثمد کا سرمہ لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی خراب نہیں ہوں گی۔"

اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے۔ کہ اپنی کتاب میں کوئی حدیث موضوع بیان نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ حدیث سیوطیؒ کے نزدیک موضوع نہیں ہے اور یہ روایت ضعیف ہے۔

(نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة (٦٢٤)

حدیث : 880

((من انتهر صاحب بدعة ملا الله قلبه امنا وايمانا)) ❹

"جو شخص بدعتی کو جھڑکے تو اللہ تعالیٰ اس کا دل امن و ایمان سے بھر دیتا ہے۔"

---

❶ اللآلئ المصنوعة ٦٢/٢۔ نصب الراية ٤٥٥/٢۔ الفوائد المجموعه (٢٨٥) تنزيه الشريعة ١٥٧/٢۔ تذكرة الموضوعات للفتنى (١١٨) الموضوعات لابن جوزى (٢٠٤/٢)

❷ الموضوعات ٢٠٤/٢۔

❸ الحديث رواه والبيهقى فى شعب الايمان واشارة المولف تشعر ان الحديث فى السنن وليس كما قال۔

❹ اتحاف السادة المتقين ١٩٦/٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ جو بدعتی سے بغض کی وجہ سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے۔ اور جو بدعتی سے ناراض ہو اللہ اسے قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو بدعتی کو سلام کہتا ہے اور خندہ پیشانی سے ملتا ہے جس سے بدعتی خوش ہوتا ہے۔ تو اس شخص نے اس کی توھین کی جو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا۔ موضوع ہے۔ دیکھیں حلیة الاولیاء جلد ۸ ص ۲۰۰۔ تنزله الشریعة جلد ۱ ص (۳۱٤) الفوائد المجموعه ص (۵۰٤) کتاب الموضوعات جلد ۱ ص ۹۹۔ اللالی المصنوعه جلد ۱ ص ۲۳۱۔

حدیث: 881

((من اهدیت له هدیة وعنده قوم فهم شر کاؤه فیها)) ❶

"جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے۔ اور اس کے پاس لوگ موجود ہوں۔ تو وہ اس میں برابر کے شریک ہیں۔"

تحقیق: ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کر کے غلطی کھائی ہے۔ اسے عبد بن حمید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں اس باب میں حضور سے کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ایسے ہی بخاری اسے معلقا لانے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت کی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے اس کے شریک ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں۔ موقوف زیادہ صحیح ہے۔ جیسا کہ سخاوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

(نوٹ: متناً اور سنداً یہ روایت صحیح نہیں)

حدیث: 882

زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((من اهدی له هدیة فجلساؤه شر کاؤه فیها)) ❷

"جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے۔ اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں۔ تو وہ اس میں شریک ہیں۔"

تحقیق: اس حدیث کو طبرانی ؒ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 883

((من بان عذره وجبت الصدقة علیه)) (کشف الخفاء رقم (۲٤۱٦)

❶ فتح الباری ۲۲۷/۵۔ حلیة الاولیاء ۳۵۱/۳۔ کشف الخفاء رقم (۲۳۹۷) رواه البیهقی ۱۸۳/٦۔ طبرانی کبیر (۱۰٤/۱۱) المطالب العالیة ۱٤۲۲۔ تاریخ بغداد ۲۵۲/٤۔ الموضوعات ۹۲/۳۔

❷ الطبرانی فی الکبیر ۱۰٤/۱۱۔ الاتحاف ۱۷۸/٤۔ مجمع الزوائد ۱٤۸/٤۔ الاحیاء ۲۲۸/۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس کا عذر ظاہر ہو جائے۔ اس پر صدقہ واجب ہے۔''

تحقیق: سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 884

((من بلغه عن الله عزوجل شی فيه فضيلة فاخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه،

اعطاه الله ذلک وان لم يكن كذلک)) ❶

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضیلت کی چیز پہنچے اور وہ اسے اس پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے لازم پکڑے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔ اگر چہ ایسا نہ ہو۔''

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کا پہلے اس حدیث کے تحت اگر کوئی شخص پتھر کے ساتھ اچھا گمان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بھی اسے نفع پہنچا دیتا ہے' کلام گزر چکا۔ اس کی اور اس حدیث ''جسے اللہ سے کوئی شے پہنچے'' اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ معنوی لحاظ سے دونوں میں فرق ہے اور دوسری حدیث کو ابوالشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند میں بشر بن عبید متروک ہے۔ اور اس کی کئی سندات ہیں جو متروک سے خالی نہیں ہیں۔ اور مجہول راوی بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے مقصد کلام یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ اور اس کی تقویت وہ حدیث کرتی ہے جو ابن عبدالبر نے انسؓ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ زرکشیؒ نے ذکر کیا ہے ایسے ہی عز بن جماعہ نے اپنی منسکہ الکبیر میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ اور کسی کی جانب نسبت نہیں کی اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو سیوطیؒ نے اپنی جامع الصغیر میں نقل کی ہے کہ طبرانی نے اوسط میں انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

حدیث : 885

((من بلغه عن الله فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها)) ❷

''جسے اللہ سے کوئی فضیلت پہنچے پھر اسے صدقہ نہ کرے تو اسے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔''

تحقیق: حاصل کلام یہ ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو ضعیف پر محمول کیا جائے تو ایمانا بہ کا قول اس کی نفی کرتا ہے۔ کیونکہ اگر اس لفظ کی بنا پر اس کے ثبوت کا اعتقاد کر لیا جائے۔ کیونکہ ضعیف نہیں بولی جاتی جب تک مضمون ثابت نہ ہو اور اگر اسے صحیح پر حمل کیا جائے۔ تو آخر کا لفظ

---

❶ اللآلئ المصنوعة ۱/۱۱۱۔ المطالب ۳۰۱۹ و ۳۰۳۷۔ كشف الخفاء رقم (۲۴۲۰)

❷ البانی نے اس کو موضوع کہا ہے۔ الضعيفة رقم الحديث (۴۵۱)

❸ مجمع الزوايد ۱/۱۴۹ وقال الهيثمی رواه ابو يعلى والطبرانی فی الاوسط بزيع ابو الخليل وهو ضعيف۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”چاہے ایسا نہ ہو۔اس کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ کسی امر کا فرض ہونا دوسری چیز کی صحت مستلزمہ کی نفی نہیں کرتا۔تو اس کا جواب یہ ہے۔کہ ہم اول کو پسند کرتے ہیں اور اس کے ثبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور سند پر توقف نہ کیا جائے گا اس خیال کی بنا پر اس کی کوئی اور سند ہو۔ کیونکہ جب یہ عام ہوگئی تو ہم اسے عمومات میں شمار کریں گے۔تو ثبوت اس کے درج ہونے کی بنا پر ہوگا۔ نہ کہ کوئی اور۔اور اگر ہم دوسرے جملہ کو اختیار کریں تو ہم اسے ظنی طور پر صحت سند پر محمول کریں گے۔تو ہماری یہ تصدیق باعتبار ظاہر ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ باطن میں صحیح نہ ہو۔تو اس حدیث کی بنا پر جو واقع میں حدیث نہیں۔ یہ ثواب لکھا جائے گا کیونکہ اس کے بعض رواۃ ایسے ہیں جو شروط کے ساتھ ظاہراً و باطناً ایسا عادل نہیں ہے۔اور محققین کے نزدیک صحت، حسن اور ضعف کا دارومدار صرف ظاہر پر ہوتا ہے۔اور یہ احتمال رہتا ہے کہ صحیح موضوع ہے۔اور موضوع صحیح۔جیسا کہ شیخ ابن حجر المکی نے اس حدیث کے حل میں لکھا ہے۔کیوں کہ قول ؟؟ کی ضمیر کا مرجع فضیلت بمعنی فضل کی جانب کیا جائے۔اور ظاہر بھی یہی ہے تو اس وقت اخذ بہ کے معنی یہ ہوں گے کہ قولاً وفعلاً اس پر عمل کیا۔ پھر یہ قول ایماناً بہ۔یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے۔ کیونکہ معنے یہ ہوں گے کہ اس حدیث پر ایمان رکھتے ہوئے۔جیسا کہ شیخ نے حل کیا ہے۔تو یہ جواب خود جواب کا محتمل ہوگا۔

حدیث : 886

((من بشرني بخروج صفر بشرته بالجنة)) ❶

”جو شخص مجھے صفر کے نکل جانے کی خوشخبری سنائے گا میں اسے جنت کی خوشخبری سناؤں گا۔“

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ (صغانی اور عراقی نے اس کو موضوع کہا ہے)

حدیث : 887

((من بورک له في شئ فليلزمه)) ❷

”کسی چیز میں برکت دی جائے۔تو وہ اسے لازم پکڑ لے۔“

تحقیق: ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ملا علی قاری فرماتے ہیں انہیں بھول ہوئی۔ ورنہ ابن ماجہؒ نے اسے انسؓ اور عائشہؓ سے روایت کیا ہے جیسا کہ زرکشی کہتے ہیں۔

حدیث : 888

سخاویؒ کہتے ہیں۔اسے ابن ماجہؒ نے انسؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

((من اصاب من شي فليلزمه)) ❸

❶ تذكرة الموضوعات ص ١١٦۔ كشف الخفاء ٢/٣٢٧۔ رقم (٢٤١٨) الفوائد المجموعه: كتاب الفضائل حديث (١٢٦٠)

❷ اتحاف السادة ٤/٢٨٧۔ احاديث القصاص ٦٩۔ كشف الخفاء ٢/٣١٥ و ٣٢٩۔ رقم (٢٤٢٥)

❸ ابن ماجه ٢١٤٧۔ كتاب التجارات، باب اذا للرجل رزق من وجه فليلزمه۔ كنزالعمال ٩٢٨٥۔ التاريخ الكبير للبخاری ٨/٢٠٦۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جسے کوئی شے پہنچے وہ اسے لازم پکڑ لے۔"

تحقیق: اور بیہقیؒ نے شعب میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جسے رزق دیا جائے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ جامع الصغیر میں دونوں طرح موجود ہے۔ (البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (احادیث البیوع) ضعیف ابن ماجہ۔)

حدیث : 889

((من تزوج امراة لمالها حرمه الله مالها وجمالها)) ❶

"جو عورت سے اس کے مال کے باعث شادی کرے اللہ تعالیٰ اس کے مال اور خوبصورتی کو حرام کرے۔"

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں یہ معلوم نہیں۔ سخاوی مقاصد الحسنہ میں کہتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔ صحیحین میں ہے۔

حدیث : 890

((تنکح المرأة لمالها وجمالها وحسبها ودینها، فاظفر بذات الدین، تربت یداک)) ❷

"عورت سے نکاح اس کے مال، اس کے جمال، اس کے حسب اور اس کے دین کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ تم دین والی سے مدد چاہو۔"

حدیث : 891

((من تزیا بغیر زیه فقتل فدمه هدر)) ❸

"جو صورت تبدیل کرلے پھر قتل کر دیا جائے تو اس کا خون رائیگاں ہے۔"

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور حکایات جن جو اس بارے میں حضور ﷺ سے مروی ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ثابت نہیں۔

حدیث : 892

((من تکلم بکلام الدنیا فی المسجد احبط الله اعماله اربعین سنة)) ❹

---

❶ احادیث القصاص ۶۵۔ کشف الخفاء ۲/۳۳۰۔ رقم (۲۴۳۱)

❷ البخاری فتح الباری ۹/۱۳۲ مسلم الرضاع ۵۳۔

❸ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۵۸۔ کشف الخفاء ۲/۳۳۱۔ رقم (۲۴۳۳)

❹ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۵۰۔ کشف الخفاء ۲/۳۳۳۔ رقم (۲۴۴۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص مسجد میں کوئی دنیاوی بات کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے عمل برباد کر دیتا ہے۔"

تحقیق: صغانی کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ کیونکہ یہ لفظاً بھی باطل ہے اور معناً بھی۔

حدیث : 893

((من تواضع لغنی لاجل غناه ذهب ثلثا دينه)) ❶

"جو کسی امیر کی اس کی دولت کی بنا پر تواضع کرتا ہے تو اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔"

تحقیق: اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن سیوطیؒ کہتے ہیں ان کا یہ قول صحیح نہیں۔ کیونکہ بیہقیؒ نے اپنی شعب میں ابن مسعودؓ اور انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

حدیث : 894

((من دخل علی غنی فتواضع له ذهب ثلثا دينه)) ❷

"جو شخص کسی امیر آدمی کے پاس جائے اور اس کی تواضع کرے تو اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔"

تحقیق: سیوطیؒ کہتے ہیں دونوں کی سند ضعیف ہیں (نہ کہ موضوع)

حدیث : 895

((من جالس عالما فكانما جالس نبيا))❸

"جو عالم دین کے پاس بیٹھا۔ گویا وہ نبی کے پاس بیٹھا۔"

سخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔

(نوٹ: اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جس نے علماء کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ جو علماء کی مجلس میں بیٹھا گویا وہ میری مجلس میں بیٹھا اور جو دنیا میں میری مجلس میں بیٹھا وہ قیامت کے دن بھی میری مجلس میں ہوگا۔ اس کی سند میں کذاب راوی ہے۔) ملا علی قاریؒ کہتے ہیں معنی اس کے صحیح ہیں۔ کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((فاسألوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون)) ❹

"اگر تم نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔"

اور یہ بھی وارد ہے۔

حدیث : 896

((الشيخ فی قومه كالنبی فی امته)) ❺

---

❶ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۳۹۔ تذکرۃ الموضوعات ۱۷۵۔ کشف الخفاء ۲/۳۳۴۔ رقم (۲۴۴۴)

❷ تاریخ بغداد ۴/۳۶۸۔ اتحاف السادۃ ۶/۱۳۲، ۹/۲۹۵۔ ❸ کشف الخفاء ۲/۳۳۶۔ رقم (۲۴۴۹)

❹ سورۃ النحل الآیۃ: ۴۳۔

❺ انظر الحدیث رقم ۵۴۸ وما بعدہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔''

نوٹ: مذکورہ بالا روایت حرف شین میں گزر چکی ہے۔ اس کی مکمل تحقیق بھی وہاں گزر چکی ہے۔ ملا علی قاری کا یہ کہنا کہ اس کے معنیٰ صحیح ہیں، درست نہیں۔ عالم کے پاس بیٹھنا نبی کے پاس بیٹھنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح شیخ نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا اجر وثواب کا موجب ہے۔ مگر یہ روایات قطعاً من گھڑت ہیں۔

حدیث: 897 ((من جد وجد)) ❶ ''جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔''

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ بعض فضلاء کا کلام ہے۔ اسی طرح یہ حدیث کہ۔

حدیث: 898 ((من لج ولج)) ''جس نے پناہ چاہی پناہ دیا گیا۔''

حدیث: 899 ((من جمع مالا من تهاوش اذهبه الله في نهابر)) ❷

''جس نے حرام طریقے سے مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اسے قطع رحمی میں لے جاتا ہے۔''

تحقیق: سبکی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن قضاعی نے اسے ابوسلمۃ الحمصی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابوسلمہ قاضی حمص ضعیف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مرسل بھی ہے۔ اور اس میں ایک راوی متروک بھی ہے۔ جیسا کہ سخاوی فرماتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔

حدیث: 900 اور جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((من اصاب مالا من تهاوش اذهبه الله في نهابر)) ❸

''جو حرام سے مال پاتا ہے خدا تعالیٰ اسے حرام میں لے جاتا ہے۔''

تحقیق: اسے قضاعی نے ابوسلمۃ الحمصی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن ابوسلمہ الحمصی ضعیف ہے۔ تو یہ روایت ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔ اور مقصد یہ ہے کہ جو بھی مال حرام سے وصول ہوگا۔ وہ حرام میں جائے گا۔ تہاوش کے معنی غصب اور چوری کے آتے ہیں۔ اور تہابر کے معنے مہالک کے آتے ہیں۔

حدیث: 901 ((من جهل شيئا عاداه)) ❹

---

❶ كشف الخفاء ٢/٣٣٦۔ ❷ كشف الخفاء ٢/٣٣٦۔

❸ كشف الخفاء ٢/٣٣٧۔ رقم (٢٣٧٤) ضعيف هے رقم (٥٤٣٢)

❹ كنز العمال ٩٢٥٦۔ الفوائد المجموعة ١٤٦۔ تذكرة الموضوعات ص ١٣٢۔ كشف الخفاء ٢/٣١٣۔ رقم (٢٤٥٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو کسی چیز سے جاہل ہو تو اس نے اس سے عداوت برتی۔“

تحقیق: ابن الدیبع کہتے ہیں یہ حدیث نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ شاعر کے قول کی طرح ہے آدمی جب تک جاہل رہتا ہے ہمیشہ دشمن رہتا ہے۔

حدیث: 902 ((من حدث حديثا فعطس عنده فهو حق)) ❶

”جو کوئی حدیث بیان کرے اور اس وقت اسے چھینک آ جائے تو گویا کہ وہ حق ہے۔“

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اسے ابویعلیؒ نے ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اسی طرح دارقطنی، طبرانی اور بیہقی نے بھی اور امام بیہقی فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ دیگر علماء کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے چاہے اس کی سند سورج کی طرح چمکدار کیوں نہ ہو۔ اور اس میں بہت بڑی بحث ہے جو مخفی نہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ امام نووی نے اس کی تحسین کی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث باطل ہے انہوں نے غلطی کی۔

نوٹ: (یہ روایت موضوع ہے۔ رقم (۵۶۶)

حدیث: 903 اور طبرانی میں انسؓ سے مروی ہے:

((اصدق الحديث ما عطس عنده)) ❷

”سب سے سچی بات وہ ہے کہ جس کے کہتے وقت چھینک آ جائے۔“

حدیث: 904 ((من حفر لاخيه قليبا، اوقعه الله فيه قريبا)) ❸

”جو اپنے بھائی کیلئے گڑھا کھودے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس میں گرا دے گا۔“

عسقلانی فرماتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بعض لوگوں کے الفاظ یہ بھی ہیں

---

❶ كشف الخفاء ۳۳۸/۲- رقم (۲٤٦۱) تذكرة الموضوعات للفتنى (۱٦٥) الموضوعات لابن جوزى (۷۷/۳) الفوائد المجموعه: كتاب الادب حديث (٦٦٩)

❷ تذكرة الموضوعات ص ۱٦٥-

وقال النووى فى الاذكار ص ۲٤٤ ((روينا فى مسند ابى يعلى الموصلى عن ابى هريرة ﷺ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((من حدث حديثا فعطس عنده فهو حق)) كل اسناده ثقات متقنون الا بقية بن الوليد فمختلف فيه، واكثر الحفاظ والائمة يحتجون بروايته عن الشاميين وقد روى هذا الحديث عن معاوية بن يحيى الشامى-

اللآلئ ۱٥٤/۲-

❸ مجمع الزوائد ٥۹/۸ وقال هيثمى رواه الطبرانى فى الاوسط عن شيخه جعفر بن محمد بن ماجد ولم اعرفه وعمارته بن زاذان وثقه ابوزرعة وجماعة وفيه ضعف وبقية رجاله ثقات-

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿من حفر بئرا لاخيه وقع فيه﴾ کہ جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے خود اس میں گرتا ہے۔ ❶
لیکن اس کے معنی صحیح ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول سے مستفاد ہیں۔

﴿ولا يحيق المكر السيئ الا باهله﴾ ''اور بری تدبیروں کا وبال تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے۔'' ❷

حدیث: 905

((من حلف بالله صادقا كان كمن سبح الله وقدسه)) ❸

''جو اللہ کی سچی قسم کھائے تو گویا اس نے اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کی۔''

تحقیق: سخاویؒ نے اس کی سرخی باندھی ہے۔ لیکن اس پر کلام نہیں کیا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح اور سچ ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اپنی قسم میں سچا ہے تو یہ اللہ کا ذکر ہوگا۔ چاہے قسم کھانے والا منافق کیوں نہ ہو۔ ابن الدبیعؒ کہتے ہیں۔ میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کی کبھی قسم نہیں کھائی۔ نہ سچی نہ جھوٹی۔ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرتے ہوئے تو اگر اس حدیث کے معنی صحیح تسلیم کئے جائیں۔ تو یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کے باعث قسم نہ کھانا بہر صورت ایک خصلت محمودہ ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ خصلت محمودہ کو ترک کرنا جبکہ اس کا فعل خود محمود ہو جائز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے متعدد مقامات پر قسم کھائی۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے قسم کھائی تو مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قسم چھوڑنا خصال محمودہ میں داخل ہے۔ اور علی الخصوص معاملات میں لڑائی یا دشمنی کے وقت اور جان کر معاملات میں قسم نہ کھائے۔

حدیث: 906

((من دخل السوق فقال: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت، وهو حي لا يموت، بيده الخير وهو على كل شي قدير، كتب الله له الف الف حسنة، ومحاعنه الف الف سيئة، ورفع له الف الف درجة)) ❹

---

❶ كشف الخفاء ۲/۳۳۹۔ ❷ سورة فاطر الآية: ۴۳۔

❸ كشف الخفاء ۲/۳۴۱۔

❹ الترمذى ۳۴۲۸۔ كتاب الدعوات۔ ابن ماجه، كتاب التجارات حديث (۲۲۳۵) مستدرك الحاكم ۱/۵۳۸ و ۵۳۹۔ الدارمى ۲/۲۹۳۔ الاذكار النووية ص ۲۶۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شی قدیر. اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھتا ہے ایک لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور ایک لاکھ درجے بڑھاتا ہے۔"

تحقیق: ابن الجوزی کہتے ہیں یہ حدیث معلول ہے اسے ائمہ حدیث نے معلول قرار دیا ہے۔ ترمذیؒ نے اسے اپنی جامع میں نقل کر کے فرمایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا یہ منکر ہے اس میں خطا اور غلطی واقع ہوئی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے جیسا کہ دار قطنیؒ۔ نسائیؒ۔ دارمیؒ اور ابوزرعہؒ کا قول ہے۔ ابن حبان فرماتے ہیں کتب حدیث میں جو یہ روایت نقل کی جاتی ہے۔ از راہ تعجب کی جاتی ہے۔ اور انہوں نے اسے اکیلے موضوعات میں شمار کیا ہے (لیکن یہ روایت ترمذیؒ میں دو سندوں سے مروی ہے۔ ایک سند پر امام ترمذیؒ نے سکوت اختیار کیا ہے۔ اور وہ بہت عمدہ سند ہے)

نوٹ: البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ تخریج الاحادیث المختارہ ۱۷۶، ۱۷۸۔ التعلیق الرغیب (۴/۳) تخریج الکلم الطیب (۲۲۹) "احادیث البیوع"۔

حدیث: 907

((من دعا لظالم بطول البقاء فقد احب ان یعصی اللہ)) ❶

"جو ظالم کے لئے لمبی عمر کی دعا کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے۔"

تحقیق: اسے غزالی نے اپنی احیاء میں اور زمخشریؒ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں میں نے اسے مرفوعاً کہیں نہیں دیکھا۔ ابونعیم نے اسے حلیہ میں سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں۔ اس معنی میں جتنی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ سب موضوع ہیں۔ یعنی باعتبار سند اور باعتبار الفاظ۔ ورنہ معنی کی صحت میں تو کوئی شک نہیں۔ عراقیؒ تخریج احادیث الاحیاء میں فرماتے ہیں اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں حسن بصری کا قول نقل کیا ہے۔ اسی طرح امام عسقلانیؒ نے تخریج کشاف میں فرمایا ہے۔

حدیث: 908

((من رفع یدیہ فلا صلاۃ لہ))

"جو اپنے ہاتھ اٹھائے (رفع یدین کرے) اس کی نماز نہیں ہوتی۔" ❷

تحقیق: یہ موضوع ہے۔

❶ الاحیاء ۲/۸۸۔ الاتحاف ۶/۱۳۳۔ الفوائد ص ۲۱۱۔ رقم (۶۳۰) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی (۲/۸۸)

❷ الموضوعات لابن جوزی (۲/۹۷) تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۹) اللآلی المصنوعۃ (۲/۱۱) تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی (۸۰۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 909

((من زارني وزار ابي ابراهيم في عام واحد دخل الجنة)) ❶

''جس نے میری اور میرے باپ ابراہیمؑ کی ایک سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

تحقیق: ابن تیمیہؒ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ امام نووی شرح المذہب میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں امام ذہبیؒ فرماتے ہیں اس کے تمام طریقے کمزور ہیں اگرچہ ایک دوسرے کی تقویت ضرور کرتے ہیں لیکن اس کے رواۃ میں کذب کے ساتھ متہم راوی موجود ہے۔

حدیث : 910

((من زار العلماء فكانما زارني، ومن صافح العلماء فكانما صافحني، ومن جالس العلماء فكانما جالسني، ومن جالسني في الدنيا اجلس الى يوم القيامة)) ❷

''جس آدمی نے علماء کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ اور جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور جو علماء کے ساتھ بیٹھا۔ گویا وہ میرے ساتھ بیٹھا۔ اور جو دنیا میں میرے ساتھ بیٹھا۔ میں اسے قیامت کے دن اپنے ساتھ بٹھاؤں گا۔''

تحقیق: ذیل میں ہے کہ اس کی سند میں حفص کذاب ہے۔

حدیث : 911

((من زرع حصد)) ❸ ''جو بوئے گا وہ کاٹے گا۔''

یہ لفظاً حدیث نہیں ہے۔ لیکن بلحاظ معنی کہ انسان دنیا میں جو بوئے گا۔ آخرت میں وہی کاٹے گا اس پر کلام اس حدیث کے تحت گزر چکا۔ یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمییز (۱۳۷۹)

((الدنيا مزرعة الآخرة)) ❹ ''کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔''

(یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے)

---

❶ تذكرة الموضوعات ص ٧٥۔ احاديث القصاص ٢٠۔ الفوائد المجموعه كتاب الحج حديث (٣٢٦)

❷ تنزيه الشريعة ١/٢٧٢۔ كشف الخفاء ٢/٣٤٨۔ رقم (٢٤٩٤) الفوائد ص ٢٨٥۔ و ابونعيم في تاريخ اصبهان (٢/٣٦٤)

❸ كشف الخفاء ٢/٣٤٧۔ رقم (٢٤٩١)

❹ انظر الحديث رقم ٤٧٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 912

((من سبق الی مباح فھو له)) (کشف الخفاء رقم (۲۴۹۵) ضعیف ہے حکم (۵۶۳۳)

"جو مباح کام کی طرف پہل کرے وہ اسی کے لئے ہے۔"

حدیث: 913

یہ اس حدیث کے معنی ہیں جو ابوداؤد میں اسمر بن مضرس سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے

((من سبق الی ما لم یسبق الیه فھو له)) ❶

"جو ایسی چیز کی جانب سبقت کرے جس کی جانب کسی نے سبقت نہ کی ہو تو وہ اسی کے لئے ہے۔"

تحقیق: بغوی فرماتے ہیں۔ میں اس سند کے ساتھ کسی اور حدیث کو نہیں جانتا۔ ضیاء نے مختارہ میں اس کی تصحیح کی ہے۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 914

ملا علی قاری کہتے ہیں جامع الصغیر میں ہے:

((من سبق الی ما لم یسبق الیه مسلم فھو له)) ❷

"جس نے اس چیز کی جانب سبقت کی جس کی جانب کسی مسلمان نے پہلے نہ کی ہو تو وہ اسی کے لئے ہے۔"

تحقیق: اسے ابوداود اور ضیاء نے ام جندبؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔

حدیث: 915

((منی مناخ من سبق)) ❸

"منیٰ میں جو پہلے پہنچ جائے وہ اس جگہ قیام کا زیادہ مستحق ہے۔"

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف ابی داود (۳۴۵)

حدیث: 916

((من سر اخاه المومن فقد سر الله)) ❹

---

❶ ابوداود الخراج باب [۳۶] المشکلة رقم ۳۰۰۲۔

❷ ارواء الغلیل ۱۱/۶۔ تلخیص الحبیر ۶۳/۳۔ الطبرانی فی الکبیر ۲۵۵/۱۔ البیھقی ۱۳۹/۱۰ و ۱۴۲۔ ابوداود الخراج باب [۳۶]

❸ الترمذی ۸۸۱۔ کتاب الحج، ابن ماجه ۳۰۰۶ و ۳۰۰۷۔ کتاب المناسك شرح السنة ۲۸۱/۸۔ الدارمی ۷۳/۲۔ صحیح ابن خزیمة ۲۸۹۱۔ البیھقی ۱۳۹/۵، ۱۳۹/۱۰۔

❹ الاحیاء ۱۲/۲۔ الاتحاف ۲۳۸/۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرے اللہ اسے بھی خوش کرتا ہے۔''

حدیث : 917

یہ احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ ابن حبان اور عقیلی نے ضعفاء میں ابو بکر صدیقؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من سر مومنا فانما سر الله)) ❶ ''جو مومن کو خوش کرے اللہ تعالیٰ اسے خوش کرتا ہے۔''

تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 918

ذیل میں ہے یہ حدیث:

((من سر مومنا فانما یسر الله، ومن عظم مومنا فانما یعظم الله، ومن اکرم مومنا فانما یکرم الله)) ❷

''جو مومن کو خوش کرے اللہ اسے خوش کرتا ہے۔ جو مومن کی عظمت کرے اللہ اس کی عظمت کرتا ہے۔ اور جو مومن کی عزت کرے اللہ اس کی عزت کرتا ہے۔''

تحقیق: یہ صاف جھوٹ ہے۔

حدیث : 919

ابن حبان کہتے ہیں میں نے جعفر بن ابان کو ابن رمح۔ لیث۔ نافع۔ ابن عمر کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ:

((من سر المومن فقد سرنی، ومن سرنی فقد سر الله)) ❸

''جس نے مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔''

تحقیق: میں نے اس سے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہ بول اس نے کہا تم مجھ سے حلال جگہ میں نہیں ہو تم مجھ سے میری سند کے باعث حسد کرتے ہو۔ تو میں نے اسے خوف دلایا حتیٰ کہ اس نے یہ قسم کھائی کہ وہ مکہ میں حدیث بیان نہیں کرے گا۔

---

❶ اتحاف السادۃ ٥/٣٤٥۔

❷ حلیة الاولیاء ٣/٥٧۔ الاتحاف ٥/٢٣٨۔ تذکرۃ الموضوعات ص ١٤۔

❸ تحذیر الخواص ١٣٥۔ تذکرۃ الموضوعات ص ١٤۔ ابن جوزی فی العلل المتناهیة (٢/٢٣) احادیث القصاص (١٣٥) الفوائد المجموعه رقم (١٣٨٤) یہ موضوع روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 920

((من سمی فی وضوئه لم یزل ملکان یکتبان له الحسنات حتی یحدث من ذلک الوضوء)) ❶

''جو وضو میں بسم اللہ پڑھے تو دو فرشتے اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا یہ وضو ٹوٹے۔''

تحقیق: ابن طاہر کہتے ہیں اس کی سند میں ابن علوان ہے۔ جو مشہور کذاب ہے۔

حدیث : 921

((من سمع المنادی بالصلاة فقال: مرحبا بالقائلین عدلا، ومرحبا بالصلاة واهلا، کتب الله له الفی الف حسنة ومحا عنه الفی الف سیئة، ورفع له الفی الف درجة)) ❷

''جو اذان کی آواز سنے اور یہ کہے مرحبا بالقائلین عدلا و مرحبا بالصلوٰۃ واہلا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ دو لاکھ برائیاں مٹاتا ہے۔ اور دو لاکھ درجے لکھتا ہے۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ (من گھڑت ہے۔ راوی ہمام بن مسلم الزاہد حدیث چور تھا ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا جو ان کی روایات نہ ہوتیں۔ فن حدیث کی بہت کم معرفت رکھتا تھا جب ایسی روایات زیادہ ہو گئیں تو اس کی روایات سے استدلال باطل ہو گیا۔ (کتاب الموضوعات جلد ۳ ص ۹۶۔ اور اس کا شاگرد سلیمان بن ربیع نہدی ضعیف ہے۔ دار قطنی نے اسے چھوڑ دیا تھا میزان جلد ۲ ص (۲۰۷)

حدیث : 922

((من شکا ضرورته اوجب معونته))

''جو اپنی ضرورت کی شکایت کرے اس کی مدد واجب ہو جاتی ہے۔''

تحقیق: یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ (حدیث نہیں ہے۔ دیکھیں التمیز ابن الدیبع (۱۳۸۹)

حدیث : 923

((من صبر علی حر مکة ساعة من نهار تباعدت منه جهنم مسیرة مائتی عام)) ❸

---

❶ تنزیه الشریعة ۲/۷۰۔ تذکرة الموضوعات (۳۱) کشف الخفاء ۲/۳۵۳۔ رقم (۲۰۰۸)

❷ تذکرة الموضوعات ص ۳۵۔ تنزیه الشریعة (۲/۱۱٦)

❸ کنز العمال ۳٤۷۰٤۔ کشف الخفاء ۲/۳٥٤۔ (۲۰۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو مکہ کی گرمی پر دن کا کچھ حصّہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے جہنّم کو دو سو سال کی مسافت پر دور کر دیتا ہے۔“

(نوٹ: باطل ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۳۹۰)

حدیث : 924

اسے عقیلی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً کتاب الضعفاء میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من صبر علی حر مكة ساعة باعد الله جهنم منه سبعين خريفا)) ❶

”جو مکہ کی گرمی پر تھوڑی دیر بھی صبر کرے اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ کو ستر سال کی مسافت پر دور فرما دیتا ہے۔“

تحقیق: اور عقیلی کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں امام نسفی نے تفسیر مدارک میں اسے نقل کیا ہے۔ اور وہ بہت بڑے امام ہیں۔ اس باعث اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہو گی چاہے وہ ضعیف ہو۔

حدیث : 925

((من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له)) ❷

”جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔“

تحقیق: ابن عبدالبر کہتے ہیں یہ فحش غلطی ہے اصل روایت کے الفاظ ہیں۔ فلیس له شی اس کے لیے کوئی چیز نہیں (اور اس کے دو مقصد ہو سکتے ہیں کہ اس کے لئے اجر نہیں دوسرے اس کے لئے کوئی گناہ یا سزا نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ پہلی روایت دوسری روایت پر محمول ہے اور میں نے اس مسئلہ کو ایک مستقل رسالہ میں بیان کیا ہے۔

نوٹ: ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں فلیس له شی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ الصحیحة (۲۳۵۲)

حدیث : 926

((من صلی خلف عالم تقی فكانما صلی خلف نبی)) ❸

---

❶ عزاه السیوطی لابی الشیخ عن ابی هریرة وفیه عبدالرحیم بن زید العمی متروك عن ابیه ولیس بالقوی۔ انظر الكنز رقم ۳٤٧٠٤۔

❷ شرح السنة ٣٥٢/٥۔ ابوداود الجنائز باب [٥٤] ابن ماجه ١٥١٧۔ كتاب الجنائز۔ عبدالرزاق ٦٥٧٩۔ مسند احمد ٤٤٤/٢۔

❸ سقطت من المطبوعة والصحيح ما اثبتناه راجع السلسلة الضعیفة حدیث رقم ٥٧٣ الفوائدة ٣٢۔ رقم (١٠٩)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی۔ گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔"

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 927

((من صلى علي ولم يصل على آلي فقد جفاني)) ❶

"جس نے مجھ پر درود پڑھا اور میری آل پر نہ پڑھا۔ تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔"

تحقیق: یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث : 928

((من طاف بهٰذا البيت اسبوعا وصلى خلف المقام ركعتين وشرب من ماء زمزم، غفرت له ذنوبه بالغة ما بلغت)) ❷

"جو ہفتہ کے دن بیت اللہ کا طواف کرے۔ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پیے تو اس کے جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اور اس میں بہت عام لوگ مبتلا ہیں۔ خصوصاً اہل مکہ۔ حتیٰ کہ زمزم کی بعض دیواروں پر بھی یہ لکھ دیا۔ اور اس کے ثبوت میں ایک خواب اور اسی قسم کی دیگر روایات جو حضور سے ثابت نہیں لکھ دیں۔ (ابن طاہر نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں بیان کیا ہے۔)

حدیث : 929

ملا علی قاری کہتے ہیں اس حدیث کو واحدی نے اپنی تفسیر میں۔ جندی نے فضائل مکہ۔ اور دیلمی نے اپنی مسند میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے:

((من طاف بالبيت اسبوعا، ثم اتى مقام ابراهيم فركع عنده ركعتين، ثم اتى زمزم فشرب من مائها؛ اخرجه الله من ذنوبه كيوم ولدته امه)) ❸

"جو ہفتہ کے روز بیت اللہ کا طواف کرے پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر زمزم آ کر پانی پیے۔ اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے ہی پاک کر دیتا ہے جیسا کہ اس روز تھا جب اس کی ماں نے جنا تھا۔"

---

❶ لم اجده۔

❷ بنحوه في المسند ۲/۹۵۔ وحديث الباب في كشف الخفاء ۲/۳۵۸۔ رواه ابن عدي (۲۰۲۲/۷) تذكرة الموضوعات للفتني (۷۱) الاتحاف للزبيدي (۳۵۹/٤) الفوائد المجموعه، كتاب الحج حديث (۲۹۸)

❸ كشف الخفاء ۲/۳۵۸ وعزاه للديلمي مجمع ۳/۲٤٥۔ الحاكم ۳/٤٥۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ نہ کہا جائے کہ یہ موضوع ہے۔ بلکہ ضعیف ہے۔ اور سخاویؒ کا یہ قول کہ یہ صحیح نہیں ہے یہ ضعیف اور حسن ہونے کے منافی نہیں ہے۔ ہاں اگر انہوں نے اس سے یہ ارادہ کیا ہو کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ مزنی نے یہی معنی سمجھے اسی باعث انہوں نے اپنی مختصر میں فرمایا ہے کہ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ بڑے اور چھوٹے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج کبیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ لیکن یہ اجماع کے خلاف ہے۔ جیسا کہ تو ربستیؒ، قاضی عیاض اور اکابر میں سے نووی وغیرہ نے کہا ہے۔ کہ کبیرہ گناہوں کو صرف توبہ مٹا سکتی ہے۔

حدیث : 930

((من طاف اسبوعا في المطر غفرله من سلف من ذنوبه)) ❶

''جو ہفتہ کے روز بارش میں بیت اللہ کا طواف کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ بدر بن جماعہ نے بارش میں بیت اللہ کا طواف کیا جب وہ حجر کے قریب اسے چومنے کے لئے پہنچے تو بارش میں بھیگ چکے تھے۔ اسی طرح اہل مکہ اور غیر اہل مکہ کے لئے بھی یہ اتفاق پیش آیا۔ بلکہ مجاہد کہتے ہیں ابن زبیرؓ نے بارش میں طواف کیا ہے جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ ابن جماعہؒ نے اپنی سنن میں ابن عمرؓ سے ایک روایت اسی معنی کی نقل کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ (صغانی کہتے ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں)

حدیث : 931

((من طاف حول البيت سبعا في يوم صائف، شديد حره، وحسر عن راسه، وقارب بين خطاه، وقل التفاته، وغض بصره، وقل كلامه الا بذكر الله تعالى، واستلم الحجر في كل طواف من غير ان يوذى احدا؛ كتب الله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين الف حسنة، ومحا عنه سبعين الف سيئة، ورفع له سبعين الف درجة، ويعتق الله عنه سبعين رقبة، ثمن كل رقبة عشرة آلاف درهم، ويعطيه الله تعالى سبعين شفاعة ان شاء في اهل بيته من المسلمين وان شاء في العامة، وان شاء عجلت له في الدنيا، وان شاء اخرت له في الآخرة))

❶ الاتحاف (٤/٢٧٣) تزكرة الموضوعات ص (٧٢) للفتني۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو شدید گرمی میں بیت اللہ کے گرد طواف کرے۔ اپنے سر کو کھول رکھے اپنی غلطیوں کو سامنے رکھے۔ ادھر ادھر توجہ کم کرے۔ نگاہ کو نیچی رکھے۔ اور بات کم کرے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے اور ہر طواف میں کسی کو ایذا پہنچائے بغیر حجر اسود کو چومے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں مٹاتا ہے۔ ستر ہزار درجے بلند کرتا۔ اس کی جانب سے ستر غلام آزاد کرتا۔ جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس ہزار ہوتی ہے۔ اور اسے ستر آدمیوں کی شفاعت مرحمت فرماتا ہے چاہے اپنے گھر والوں کی کرے۔ یا عام لوگوں کی چاہے دنیا میں اسے طلب کرے اور چاہے آخرت کے لئے رکھ لے۔"

تحقیق: جندی نے اسے تاریخ مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ رسالۃ الحسن البصری اور مناسک ابن الحاج وغیرہ میں بھی اسی قسم کی روایات ہیں۔ لیکن آثار وضع ان کے نزدیک چمک رہے ہیں۔ اسی باعث سخاوی کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے۔

حدیث: 932

((من طاف اسبوعا حافيا حاسرا كان له كعتق رقبة، ومن طاف اسبوعا في المطر غفر له ما سلف من ذنبه)) ❶

"جو ہفتے کے روز ننگے سر اور ننگے پاؤں طواف کرے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جو ہفتے کے روز بارش میں طواف کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

تحقیق: اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ میں نے اسے اس طرح نہیں پایا۔

حدیث: 933

لیکن ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عمرؓ سے اس طرح ہے کہ:

((من طاف بالبيت اسبوعا فاحصاه كان كعتق رقبة)) ❷

"جو ہفتہ کے روز طواف کرے۔ اور اسے گھیرے (یعنی چاروں طرف) تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔"

نوٹ: ابن ماجہ کی روایت میں ہفتے کے دن کا ذکر نہیں۔ طواف کے ساتھ دو رکعتوں کا ذکر ہے۔

حدیث: 934

ملا علی قاری کہتے ہیں جامع الصغیر میں ہے:

((من طاف بالبيت سبعا وصلى ركعتين كان كعتق رقبة)) ❸

❶ الاحياء ١/٢٤١ وقال العراقي لم احده هكذا۔

❷ الترمذی ٩٥٩۔ ابن ماجه ٢٩٥٦۔ كتاب المناسك۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ التعلیق الرغیب (١٢٠/٢)

❸ وعزاه لابن ماجه ٢٩٥٦ والذي في ابن ماجه ليس فيه لفظ (سبعا) فليتنبه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔"

حدیث: 935

((من عبدالله بجهل كان ما يفسده اكثر مما يصلح)) (كشف الخفاء رقم (۲۰۳۰)

"جو اللہ کی جہالت کے ساتھ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی صلاحیتوں کو بھی مٹا دیتا ہے۔"

تحقیق: یہ ضرار بن الازور صحابی کا قول ہے۔ (مرفوعاً ثابت نہیں کسی بزرگ کا قول ہے۔)

حدیث: 936

دارمی نے واثلۃ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((المتعبد بغير فقه كالحمار في الطاحونة)) ❶

"بغیر علم کے عبادت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ چکی میں گدھا۔"

تحقیق: اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

حدیث: 937

((من عرف نفسه فقد عرف ربه)) ❷

"جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔"

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم الحدیث (٦٦)

تحقیق: ابن تیمیہؒ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ سمعانیؒ کہتے ہیں یہ مرفوعاً پہچانی نہیں جاتی۔ یہ یحییٰ بن معاذ الرازی کا قول ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو باعتبار جہالت پہچان لیا۔ اس نے اللہ کو باعتبار علم پہچان لیا۔ یا جس نے اپنے نفس کی فنا کو پہچان لیا۔ اس نے خدا کی بقا کو پہچان لیا۔ یا جس نے اپنے عجز اور ضعف کو پہچان لیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قوت کو پہچان لیا۔ اور یہ بات قرآن سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ ﴿ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه﴾ ❸ ابراہیمؑ کی ملت سے وہی انکار کرسکتا ہے۔ جو اپنے نفس سے جاہل ہو۔ یعنی اپنی جہالت کی بنا پر خدا کو نہیں جانتا۔

---

❶ حلية الاولياء ٢١٩/٥۔ اللآلی ١١٣/١۔ الموضوعات ٢٦٢/١۔ تنزيه الشريعة (٢٦٧/١) الفوائد المجموعه رقم (٩١٩) حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ ثابت نہیں ہے۔

❷ الحاوی للفتاوی ٤١٢/٢۔ كشف الخفاء ٣٦٥/٢۔ رقم (٢٥٣٢)۔ الاسماء والصفات جلد ٢ ص ١١١۔ کتاب الموضوعات جلد ١ ص ٦٤۔ تنزيه الشريعة جلد ١ ص ١٣٤۔ الكامل جلد ٦ ص ٢٢٩٢) لسان جلد ٢ ص ٢٣٩۔ المقاصد الحسنه (٤١٩) حدیث نہیں ہے جاہل صوفیوں نے اسے حدیث بناڈالا ہے۔

❸ سورة البقرة، الآية: ١٣٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 938

((من عرف نفسه استراح))

''جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے آرام پالیا۔'' کشف الخفاء رقم (۲۵۳۴)

تحقیق: یہ مرفوع حدیث نہیں۔ بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا، اسے کوئی تعریف نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی اس نے مخلوق کی تعریف اور برائی سے آرام پالیا۔

حدیث : 939

((من عشق فعف فكتم فمات مات شهيدا)) [1]

''جس نے عشق کیا پھر پاک دامن رہا اور چھپایا تو وہ شہید کی موت مرا۔''

تحقیق: یہ اس سند سے روایت کی جاتی ہے۔ سوید بن نصر۔ علی بن مسہر۔ ابو یحییٰ القتات مجاہد اور ابن عباس نبی ﷺ سے یہ مرفوعاً مروی ہے۔ سوید پر یحییٰؒ بن معین نے انکار کیا ہے۔ حتیٰ کہ حاکمؒ نے یحییٰؒ بن معینؒ سے یہ روایت کیا ہے۔ کہ جب ان کے سامنے یہ حدیث ذکر کی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سوید سے جنگ کرتا۔ سخاویؒ کہتے ہیں لیکن سوید اسے روایت کرنے میں منفرد نہیں۔ بلکہ اسے زبیر بن بکار نے اس سند کے ساتھ عبدالملک بن عبدالعزیز الماجشون، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابن ابی نجیح مجاہد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ سند صحیح ہے۔ ابن حزم نے اسے معرض احتجاج میں ذکر کیا ہے اور فرمایا اگر خواہش ہلاک ہوگئی تو وہ شہید مرا۔ اگرچہ وہ آنکھ قرار کی تمنا کرے۔ اسے ہم سے ثقہ لوگوں نے روایت کیا ہے۔ جو کذب سے پاک ہیں۔ ابن الدبیع کہتے ہیں پاکدامنی سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ خلوت میں ہوں تب بھی وہ اس خیال سے پاکدامن رہیں کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور حاضر ہے کیونکہ حدیث میں ہے جو اپنی خواہش کو چھپاتے ہوئے پاکدامن رہے۔ تو جب وہ مرے گا تو شہادت کی موت مرے گا۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے حاکم نے تاریخ نیشاپور میں۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں روایت کیا ہے۔

حدیث : 940

خطیبؒ نے عائشہؓ سے بھی ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من عشق فعف ثم مات، مات شهيدا))

''جو عشق کرے پھر پاکدامن رہے تو وہ شہید کی موت مرے گا۔''

حدیث : 941

اور دیلمیؒ نے بلاسند یہ روایت کی ہے:

((العشق من غير ريبة كفارة للذنوب)) ''عشق بغیر شک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

---

[1] انظر الحدیث ۱۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 942

((من عصیٰ الله فی غربته رده الله خائبا)) (کشف الخفاء رقم (۲۰٤۰) اس کی کوئی اصل نہیں دیکھیں ابن الدبیع کی التمییز (۱۴۰۷)

''جو سفر میں اللہ کی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں ڈالے گا۔''

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں جہاں تک میں جانتا ہوں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 943

((من علم اخاه آیة من کتاب الله فقد ملک رقبته)) ❶

''جس نے اپنے بھائی کو قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دی تو وہ اس کی گردن کا مالک ہوگیا۔''

تحقیق: ابن تیمیہ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی ہے۔

حدیث: 944

((من فصل بینی وبین آلی بعلی فعلیه کذا و کذا)) (کشف الخفاء رقم (۲۰۰٤)

''جو میرے اور میری اولاد کے درمیان علی کے ذریعہ فرق کرے تو اس پر اتنا اتنا گناہ ہے۔''

تحقیق: یہ باطل ہے۔ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ شیعوں کی مفتریات میں سے ہے۔

حدیث: 945

((من قال فی دیننا برایه فاقتلوه)) ❷

''جو ہمارے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات کہے اسے قتل کردو۔''

تحقیق: اسے اسحاق الملطی نے وضع کیا تھا۔ جیسا کہ وجیز میں ہے۔

حدیث: 946

((من قدم لاخیه ابریقا یتوضا به فکانما قدم جوادا)) (کشف الخفاء رقم (۲۰٦۳) تذکرة الموضوعات لابن طاهر (۳۱)

---

❶ احادیث القصاص ٤٥۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۸۔ کشف الخفاء رقم (۲۰٤۳) مجمع الزوائد (۱/۱۲۸)

❷ اللآلئ ۲/۱۰۔ رواه الخطیب البغدادی فی تاریخه ۶/۳۲۲، ۹/۲۲۹۔ ابن عدی الکامل ۱/۳۲۵، ٤/۱۵۹۵) ابن جوزی فی الموضوعات ۳/۹٤، ۹٥۔ کشف الخفاء ۲/۳۷۲ رقم (۲۰٦۲)
تاریخ بغداد ۶/۳۲۲، ۹/۲۲۹۔ علل الحدیث ۱۳۷۳۔ تنزیه الشریعة ۲/۲۱۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو اپنے بھائی کے وضو کے لئے لوٹا آگے کرے تو گویا اس نے ایک گھوڑا پیش کیا۔''

تحقیق: ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی ہے۔

حدیث : 947 ((من قرا بالبقرة ولم يدع بالشيخ فقد ظلم))

''جو سورت بقرہ پڑھے اور اُسے شیخ نہ کہا جائے تو اس پر ظلم نہ کرے تو اس نے ظلم کیا گیا۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے۔ کہ زہراوین (بقرہ۔ آل عمران) کا پڑھنا صحابہ کے نزدیک بڑا کام سمجھا جاتا ہو۔

حدیث : 948 ((من قرا بالقرآن منكوسا القى فى النار منكوسا)) ❶

''جو الٹا قرآن پڑھے۔ اسے الٹا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔

حدیث : 949

((من قرا فى الفجر: ((الم نشرح)) و ((الم تر كيف)) لم يرمد))(كشف الخفاء رقم (٢٠٦٦) اس کی کوئی اصل نہیں دیکھیں التمييز (١٤١٦)

''جو فجر کی نماز میں الم تر کیف اور الم نشرح پڑھے اس کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی۔''

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی سورت القدر کا وضو کے بعد پڑھنا۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں اور یہ سنت کو بھی فوت کرنے والا ہے۔ مراد ان کی یہ ہے کہ مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ ورنہ فقیہ ابو اللیث السمر قندی نے جو بڑے امام ہیں اس کا ذکر کیا ہے۔ رہا یہ قول کہ سنت کو فوت کرنے والا ہے۔ تو مراد یہ کہ وضو کی سنت کو کیونکہ وضو میں کوئی سنت مستقلہ نہیں۔ جیسا کہ غزالیؒ نے تحقیقاً ثابت کیا ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ ہر وضوء کے بعد نماز پڑھی جائے۔ اور اس کی جلدی کی شرط نہیں۔ تو وضو کے بعد اور نماز سے قبل کسی سورت وغیرہ کا پڑھنا۔ اس کے منافی نہ ہوگا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وضوء کے اعضاء، سوکھنے سے قبل نماز پڑھی جائے۔

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (٦٧)

حدیث : 950 ((من قصدنا وجب حقه علينا)) (كشف الخفاء رقم (٢٠٧١)

---

❶ كشف الخفاء ٢/٣٧٢۔ رقم (٢٠٦٤)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

"جو ہمارا ارادہ کرے ہم پر اس کا حق واجب ہو چکا۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں لیکن اس معنیٰ کی روایت گزر چکی ہے کہ سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ ❶

حدیث : 951

ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے:

((اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه)) ❷

"جب تمہارے پاس کوئی قوم کا شریف شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔"

اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہر شخص اللہ کے نزدیک شریف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

((ان اکرمکم عند الله اتقاکم)) ❸

"تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ شریف تم میں سے زیادہ متقی ہے۔"

حدیث: 952

((من قص اظفاره مخالفا لم یر فی عینیه رمدا)) (کشف الخفاء رقم (۲۵۷۲)

یہ حدیث نہیں ائمہ میں کسی کا قول ہے دیکھیں التمییز (۱۴۱۹)

"جو مخالف طور پر ناخن کاٹے اس کی آنکھیں کبھی درد نہ ہوں گی۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔ امام احمد بن حنبل اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور شرف الدمیاطی اسے بعض مشائخ سے نقل کیا کرتے تھے۔

حدیث : 953

((من قضی صلاة من الفرائض فی آخر جمعة من شهر رمضان، کان ذلک جابرا لکل صلاة فائتة فی عمره الی سبعین سنة)) ❹

---

❶ انظر الحدیث رقم ۷۴۸۔

❷ البیهقی ۱۶۸/۸۔ ابن ماجه ۳۷۱۲۔ کتاب الادب۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ الصحیحة (۱۲۰۵) الروض النضیر (۲۶۸) مستدرک الحاکم ۲۹۲/۴۔ الحلیة ۲۰۵/۶۔ میزان الاعتدال ۳۲۷۳ و ۸۵۹۲ الطبرانی فی الکبیر ۳۷۰/۲۔ مجمع الزوائد ۱۵/۸ و ۱۶ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط وفیه عون بن عمرو القیس وهو ضعیف وفی طریق اخری فی الاوسط وفیه حصین بن عمر وهو متروک۔

❸ سورة الحجرات، الآیة: ۱۳۔

❹ کشف الخفاء ۳۷۵/۲۔ رقم (۲۵۷۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں فرائض میں سے کوئی نماز قضا کرے۔ تو وہ ہر نماز پر کافی ہوگی جو اس نے اپنی زندگی میں چھوڑی ہے ستر سال تک۔“

تحقیق: یہ قطعی طور پر باطل ہے۔ کیونکہ یہ اجماع کے قطعی طور پر منافی ہے۔ کیونکہ عبادات میں سے کوئی بھی عبادت ایسی نہیں جو کئی سال کے عبادت کی قائم مقام ہو سکے۔ صاحب نہایہ یا شرح ہدایہ کا نقل کرنا اسے معتبر نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ محدث نہیں ہیں۔ اور نہ انہوں نے حدیث کی کسی مخرج کی جانب نسبت کی ہے۔

حدیث : 954

((من قطع رجاء من ارتجاه قطع الله منه رجاه يوم القيامة فلم يلج الجنة))

(كشف الخفاء رقم (٢٥٧٣)

”جس نے اُس شخص کی اُمید توڑی جو اُس سے توقع رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی امید بھی منقطع فرما دے گا۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

تحقیق: یہ حیوۃ الحیوان الکبریٰ کی جانب منسوب کی جاتی ہے کہ اس نے امام احمد کے ذریعہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں یہ امام احمد پر مختلف ہے۔

حدیث : 955

((من كتم سره ملك امره)) (كشف الخفاء رقم (٢٥٨٥) التمييز (١٤٢١)

”جو اپنے راز کو چھپائے وہ اپنے کام کا مالک رہتا ہے (یعنی وہی ذمہ دار ہو جاتا ہے)“

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قول امام شافعی کا ہے۔

حدیث : 956

((من كثرت صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار)) ❶

”جس کی رات کی نمازیں زیادہ ہوں اس کا چہرہ دن میں حسین ہو جاتا ہے۔“

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں بلا ارادہ وضع ہوگئی۔ کیونکہ ائمہ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ جملہ شریک کے لئے ثابت البنانی نے کہا تھا۔ جب شریک ان کے پاس گئے (شریک معتبر رواۃ میں سے ہیں وہ ثابت

❶ كشف الخفاء رقم (كشف الخفاء رقم (٢٥٨٧) سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب ما جاء في قيام الليل حديث (١٣٣٣) تاريخ بغداد ٣٤١/١، ٣٨/١٣۔ تنزيه الشريعة ١٠٦/٢۔ تذكرة الموضوعات للفتني (٣٨) الموضوعات لابن جوزي ١٠٩/٢، ١١٠) اللالي المصنوعه (١٧/٢) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۴۶۴۴) بوصیری کہتے ہیں اس کے تمام طرق ضعیف ہیں یہ روایت باطل ہے نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے اس قول کو غلطی سے حدیث سمجھ بیٹھے) جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث : 957

((من لبس نعلا صفراء قل همه)) (کشف الخفاء رقم (٢٠٩٦)

"جو زرد جوتے پہنے اس کا غم کم ہو جاتا ہے۔"

حدیث : 958

یہ ابن عباس سے مرفوعا ان الفاظ کے ساتھ روایت کی جاتی ہے:

((لم يزل في سرور ما دام لابسها)) (تذكرة الموضوعات للفتني (١٥٨) العلل لابن ابی حاتم (٢/٣١٩) موضوع ہے۔الضعیفة (٧١٦)

"اس کا پہننے والا ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے۔"

ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ جھوٹ موضوع ہے اور زمخشریؒ نے کشاف میں اسے حضرت علی کی جانب منسوب کیا ہے اور گویا اس کا ماخذ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

((صفراء فاقع لونها تسر الناظرين)) ❶

"اس گائے کا رنگ گہرا زرد ہونا چاہیے۔ جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے۔"

حدیث : 959

((من لعب بالشطرنج فهو ملعون)) ❷ "جو شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے۔"

تحقیق: نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں بلکہ جھوٹ اور مرفوعاً اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ایک حدیث وارد ہے کہ جو شطرنج کھیلے یا شطرنج کی جانب دیکھے وہ ملعون ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ سور کا گوشت کھانے والا۔ ابن عبدان۔ ابو موسیٰ۔ اور ابن حزم نے اسے حبۃ بن مسلمؒ سے مرسلاً روایت نہیں کرتے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کی جامع الصغیر میں ہے۔ اور انہوں نے قاعدہ کے مطابق وہ اس میں موضوع ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ اور مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔ غایت امر یہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور شطرنج کی برائی میں جو احادیث ثابت ہیں وہ اسے تقویت پہنچاتی ہیں۔

---

❶ سورة البقرة الآية: ٦٩۔

❷ انظر نصب الراية ٤/٢٧٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 960

((من لم یداوم علی اربع قبل الظهر لم تنله شفاعتی)) ❶

''جو ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کی پابندی نہ کرے اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔''

تحقیق: سیوطی نے اسے کتاب الموضوعات کے اخیر میں ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ حافظ ابن حجر سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 961

((من لم یخف اللہ خف منه)) (کشف الخفاء رقم (٢٦٠٠) یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمییز (۱۴۳۳) اس معنی کی حدیث سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۴۸۵) میں البانی نے نقل کی ہے۔

''جو اللہ سے نہ ڈرے۔ اس سے ڈرو۔''

تحقیق: یہ لفظاً ثابت نہیں لیکن معنی صحیح ہے۔

حدیث: 962

((من لم یصلحه الخیر یصلحه الشر)) (کشف الخفاء رقم (٢٦١٥) یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمییز (١٤٣٨)

''جس کی بھلائی اصلاح نہ کر سکے اس کی برائی اصلاح کر دیتی ہے۔''

تحقیق: یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

حدیث: 963

((من لم یکن عنده صدقة فلیلعن الیهود)) (کشف الخفاء رقم ٢٦٠٥

''جس شخص کے پاس صدقہ نہیں۔ تو اس کو چاہیے وہ یہود پر لعنت کرے۔''

(البانی کہتے ہیں موضوع ہے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۰۴)

تحقیق: یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 964

((من لانت کلمته وجبت محبته))

---

❶ تذکرۃ الموضوعات ص ٤٨۔ تنزیه الشریعة ١٢٧/٢۔ کشف الخفاء رقم (٢٦٠٤) تاریخ بغداد (٢٧٠/١٤) (ابن معین کہتے ہیں یہ جھوٹ اور باطل ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس کی گفتگو نرم ہو اس کی محبت واجب ہے۔"

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ جیسا کہ خطیبؒ نے روایت کیا ہے۔

حدیث : 965

((من لم ينفعه علمه ضره جهله)) ❶

"جسے علم نفع نہ پہنچائے اسے اس کی جہالت نقصان پہنچائے گی۔"

تحقیق: میں اسے نہیں پہچانتا۔

حدیث : 966

((من نصح جاهلا عاداه)) (كشف الخفاء رقم (٢٦٣٤) التزكرة (٢٧)

"جو جاہل کو نصیحت کرے اسے اپنا دشمن بناتا ہے۔"

بعض اسلاف کا کلام ہے۔ یہ مسند روایت نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں اسے نہیں جانتا لیکن خطیب نے معمر بن المثنی سے روایت کیا ہے:

((لا تردن على معجب خطا فيستفيد منک علما ويتخذک عدوا))

"کہ خطاء کی جگہ پر نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ تجھ سے علم کا فائدہ تو اٹھا لے گا۔ اور تجھے اپنا دشمن بنا لے گا۔"

حدیث : 967

((من وسع على عياله في يوم عاشوراء وسع الله عليه السنة كلها)) ❷

"جو عاشوراء کے روز اپنے گھر والوں پر کشادگی کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کرتا ہے۔"

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں یہ ثابت نہیں بلکہ محمد بن المنتشر کا کلام ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ یہ صحیح ہے ثابت ہے۔ بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ابوسعید خدریؓ ابوہریرہؓ ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے روایت کیا

---

❶ كشف الخفاء ٢/٣٨٤۔

❷ رواه الطبرانى فى الكبير ١٠/٩٤۔ ابن عدى فى الكامل ٥/١٨٥٤۔ تنزيه الشريعة (٢/١٥٧) مشكاة المصابيح ١٩٢٦ وعزاه التبريزى لرزين وقال وروى البيهقى فى شعب الايمان عن ابن مسعود وابى هريرة و ابى سعيد وضعفه وقال الالبانى فى الهامش هو حديث ضعيف من جميع طرقه وحكم عليه شيخ الاسلام ابن تيمية بالوضع فما ابعد والشريعة لا تثبت بالتجربة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اگرچہ سب کی سندات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں۔ حافظ ابوالفضل العراقی اپنی امالیہ میں فرماتے ہیں۔ ابوہریرہؓ کی روایت مختلف سندات سے مروی ہے جس میں سے بعض کو ابوالفضلؒ بن ناصر نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن الجوزی نے سلیمان بن ابی عبداللہ کے ذریعہ اسے ابوہریرہؓ سے موضوعات میں روایت کیا ہے۔ ❶ اور ابن الجوزی کہتے ہیں سلیمان مجہول ہے۔ لیکن ابن حبانؒ نے سلیمان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ تو حدیث ان کی رائے کے لحاظ سے حسن ہوئی۔ ابن الجوزیؒ کہتے ہیں یہ روایت جابرؓ سے مسلم کی شرطوں کے مطابق کئی طریقوں سے مروی ہے۔ ابن عبدالبرؒ نے استذکار میں ابوالزبیر کے ذریعہ جابرؓ سے روایت کیا ہے اور یہ سب سے عمدہ طریقہ ہے۔ ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ اور دارقطنیؒ نے افراد میں ابن عمرؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اور اسے ابن عبدالبرؒ نے ایک عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن المنتشر سے بھی روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں یہ کہا جاتا تھا اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اس کے تمام طریقے عراقی کی امالی میں ایک جزو میں جمع ہیں۔ جسے سیوطی نے نقل کیا ہے۔ میں نے اس جزو کو مختصر کر کے تعقبات علی الموضوعات میں جمع کر دیا ہے۔ نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف اور ابن تیمیہ نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔

حدیث : 968

((من يخطب الحسناء يعط مهرها))

(كشف الخفاء رقم (٢٦٤٦) یہ حدیث نہیں دیکھیں التمیز (۱۴۶۱)

”جو حسین عورت کو پیغام دے تو اس کا مہر بھی دے۔“

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ اور ہوسکتا ہے حسناء سے مراد وہ نیکی ہو جو قرآن میں حسنیٰ سے تعبیر کی گئی ہے۔ اور مہر سے اعمال صالحہ کی جانب کنایہ ہو۔

حدیث : 969

((من تمام الحج ضرب الجمال)) (كشف الخفاء رقم (٢٤٤٣)

”حج کے کمال میں سے اونٹوں کو مارنا ہے۔“

تحقیق: یہ اعمشؒ کا کلام ہے۔ جیسا کہ ابن الدبیع کا قول ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں یہ صحیح طور پر ثابت

❶ انظر العلل المتناهية لابن الجوزی ٢/ ٦٢ و ٦٣۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور کی موجودگی میں اپنے اونٹ کو مارا۔ اور آپ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔ تو یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہاں مصدر کی اضافت فاعل کی جانب ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ اضافت مفعول کی جانب ہو اور یہ زیادہ عمدہ ہے۔ اور تمام کے معنیٰ مشہور ہیں۔

حدیث: 970

((من حسن المرافقة الموافقة))(كشف الخفاء رقم(٢٤٦٨)

"موافقت کی دوستی کتنی عمدہ ہے۔"

تحقیق: سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے اور اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے معنیٰ ایک مثال میں پائے جاتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو مخلوق تباہ ہوجاتی۔

حدیث: 971

((من علامة الساعة التدافع على الامامة))

"قیامت کی نشانی میں سے امامت سے رک جانا ہے۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے اور اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔ ابن الدبیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 972

سلامةؓ بنت الحر سے مرفوعا مروی ہے کہ:

((ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي بهم)) ❶

"قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اہل مسجد ایک دوسرے کو دھکیل کر آگے کریں گے انہیں نماز پڑھانے کے لئے امام میسر نہیں ہوگا۔ پڑھانے کے لئے بھی کوئی نہ ملے گا۔"

تحقیق: اسے امام احمدؒ۔ ابوداود، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشکاۃ (۱۱۲۴) اس کی سند میں ام غراب اور عقیلہ دونوں مجہول راویہ ہیں ھدایۃ الرواۃ (۱۰۸۲)

---

❶ ابوداود الصلاة باب [٦٠] في كراهية التدافع على الامامة حديث (٥٨١) مسند احمد ٦/٣٨١۔ البيهقي ٣/١٢٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 973

((من فتنة العالم ان يكون الكلام احب اليه من السكوت)) ❶

''عالم کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا۔ کہ انہیں کلام خاموشی سے زیادہ محبوب ہوگا۔''

تحقیق: اسے غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں ابونعیمؒ اور ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ جیسا کہ عراقی نے مختصر میں ذکر کیا ہے۔

حدیث : 974

((من الذنوب ذنوب لا يكفرها الا الوقوف بعرفة)) ❷

''گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں۔ کہ جنہیں سوائے عرفہ کے قیام کے کوئی شے نہیں مٹا سکتی۔''

تحقیق: یہ بھی احیاء العلوم میں ہے۔ عراقی احیاء کی تخریج میں کہتے ہیں۔ میں نے اس کی اصل کہیں نہیں پائی۔

حدیث : 975

((موتوا قبل ان تموتوا)) ''مرنے سے پہلے مر جاؤ۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۶۶۹)

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں۔ یہ ثابت نہیں ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں۔ یہ صوفیاء کا کلام ہے اور مقصد یہ ہے۔ کہ اضطراری موت سے قبل خود اختیاری موت مر جاؤ۔ اور اختیاری موت سے مراد شہوات' لذات دنیا اور غفلتوں کو ترک کر دینا ہے۔

حدیث : 976

((الموت كفارة لكل مسلم)) ❸

''موت ہر مسلمان کا کفارہ ہے۔''

تحقیق: ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ عراقیؒ اپنی امالی میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ اتنی سندات سے مروی ہے۔ جو رتبہ حسن تک پہنچتی ہیں بیہقیؒ نے شعب میں اور قضاعی نے انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابوبکر بن العرابی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

---

❶ الاحياء ١/٦٢ الموضوعات ١/٢٦٥۔ كشف الخفاء رقم (٢٠٤٩)

❷ انظر الحديث رقم ٢٨٩۔ كشف الخفاء رقم (٢٠٥٠)

❸ الموضوعات ٣/٢١٨۔ كشف الخفاء رقم (٢٦٦٣) موضوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 977

((المومن اذا قال صدق، واذا قیل له صدق)) ❶

"مومن جب بولتا ہے تو سچ بولتا ہے اور جب اس سے کوئی بات بیان کی جاتی ہے تو تصدیق کرتا ہے۔"

یہ ان الفاظ کے ساتھ پہچانی نہیں جاتی۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے مستنبط ہے:

((والذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون)) ❷

"جو سچ بات لایا اور سچ کی تصدیق کی یہی متقین لوگ ہیں۔"

تحقیق: اور مومن سے مراد مومن کامل ہے۔ سخاوی نے پہلی شق کو اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مومن کی عادت ہرمات پر ڈھل جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے اور دوسرے الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے یہ حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا آپ نے فرمایا تو نے چوری کی اس نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے چوری نہیں کی حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹ بولا۔

حدیث : 978

ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے:

((من حلف بالله فلیصدق، ومن حلف له بالله فلیرض، ومن لم یرض بالله فلیس من الله)) ❸

"جو اللہ کے نام کی قسم کھائے اس کی تصدیق کرنی چاہیے اور جس کسی کیلئے اللہ کی قسم کھائی جائے، اسے راضی ہو جانا چاہیے اور جو اللہ کے نام کے ساتھ راضی نہ ہوا سے اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔"

---

❶ کشف الخفاء رقم (٢٦٧٤) ابن دیبع کہتے ہیں میں ان الفاظ سے اس کو نہیں جانتا۔ التمییز (۱۴۸۶)

❷ سورۃ الزمر، الآیۃ: ۳۳۔

❸ ابن ماجه ٢١٠١۔ كتاب الكفارات، باب من حلف له بالله فليرض۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الارواء (٢٦٩٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 979 ((المومن سریع الغضب سریع الرجوع)) ❶

"مومن کو غصہ جلد آتا ہے۔ اور غصّے سے رجوع بھی جلد کرتا ہے۔"

تحقیق: اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ اور غزالی کہتے ہیں اس طرح یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔

حدیث : 980 ملا علیؒ قاری کہتے ہیں یہ حدیث حدت کے معنی ہیں:

((الحدۃ تعتری خیار امتی)) ❷

حدیث : 981 اور ایک لمبی حدیث میں آتا ہے کہ:

((ان المومن قد یکون سریع الغضب سریع الفیٔ فتلک بتلک، وقد یکون بطیٔ الغضب بطیٔ الفیٔ فتلک بتلک، وقد یکون بطیٔ التعصب سریع الفیٔ فھذا ھو المومن الکامل، والناقص من یکون حالہ بالعکس))

"مومن کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد اتر تا ہے اور ایسے ہی کبھی دیر میں غصہ آتا ہے اور جلد اترتا ہے۔ تو یہ مومن کامل ہے اور ناقص وہ ہے۔ جو اس کے برعکس ہو۔ یعنی جلد غصہ آئے اور دیر میں اترے۔"

حدیث :982 ((المومن یسیر المؤونۃ))

"مومن بلحاظ مونث آسان ہوتا ہے۔"

تحقیق: صغانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث : 983 ((المومن غر کریم، والمنافق خب لئیم)) ❸

"مومن مکار نہیں ہوتا۔ بلکہ شریف ہوتا ہے اور منافق دھوکہ باز اور بدبخت ہوتا ہے۔"

تحقیق: صغانیؒ کہتے ہیں کہ مصابیح کی احادیث سے ایک موضوع حدیث ہے لیکن صغانی کا قول صحیح نہیں امام احمد نے اسے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں منافق کی جگہ لفظ فاجر ہے خب کے معنی دھوکہ

❶ الاحیاء ۱۸۳/۲۔ اتحاف السادۃ ۲۳۲/۶۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۹۰۔ کشف الخفاء رقم (۲۶۸۱)

❷ المطالب العالیۃ ۱۲۳۱۔ الاتحاف ۱۳/۸۔ کشف الخفاء رقم (۲۶۹۱)

❸ الترمذی ۱۹۶۴۔ کتاب البر، باب ما جاء فی السخاء۔ ابوداود الادب باب [٦] مستدرک الحاکم ۴۳/۱۔ البیہقی ۱۹۵/۱۰۔ السلسلۃ الصحیحہ رقم ۹۳۵۔ البخاری فی الادب المفرد رقم ۴۱۸۔ شرح السنۃ ۸۶/۱۳۔ حلیۃ الاولیاء ۱۱۰/۳۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے آتے ہیں اور غر کریم کا مقصد یہ ہے کہ وہ مکار نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی طبیعت میں اتباع کے مادہ کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے (لیکن حضرت عمر کا قول ہے کہ مومن نہ دھوکہ دیتا ہے نہ دھوکہ کھاتا ہے)

حدیث : 984 ((المومن حلوی والکافر خمری))

(کشف الخفاء رقم (۲۶۷۷) باطل ہے دیکھیں التمیز (۱۴۸۸)

"مومن حلوا خور اور کافر شراب خور ہوتا ہے۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ پہلے گزر چکا کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا اور شہد پسند تھا۔ اور یہ حدیث بھی گزر چکی کہ

((قلب المومن یحب الحلواء)) ❶ "مومن کا دل حلوے کو پسند کرتا ہے۔"

حدیث : 985 ((المومن لیس بحقود)) ❷ "مومن کینہ پرور نہیں ہوتا۔"

یہ احیاء میں ہے عراقی کہتے ہیں میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں اور مومن سے مراد مومن کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((ونزعنا ما فی صدورهم من غل)) ❸ "اور ہم نے ان کے دل سے کینہ نکال پھینکا۔"

حدیث : 986 ((المومن ملقی والکافر موقی))(کشف الخفاء رقم(۲۶۸۸)

"مومن ملاقات کرنے والا اور کافر بچنے والا ہے۔"

تحقیق: یہ حدیث نہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مومن مصیبتوں سے ملنے والا ہے۔ تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ اور کافر مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتوں میں لگا رہتا ہے تاکہ اس پر وہ گناہ باقی رہیں۔ یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمیز (۲۶۵۵)

حدیث : 987 ((الدنیا سجن المومن وجنة الکافر)) ❹

"دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔"

---

❶ انظر الحدیث رقم ۶۷۸ ومابعده۔

❷ الاحیاء ۴۶/۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۴۔ کشف الخفاء ۴۰۵/۲۔ رقم (۲۶۸۵) التمیز (۱۴۹۲)

❸ سورة الاعراف من الآیة: ۴۳۔

❹ مسند احمد ۱۹۷/۲۔ الترمذی ۲۳۲۴۔ کتاب الزهد باب (۱۶) ابن ماجه ۴۱۱۳۔ مسلم الزهد ۱۔ مستدرك الحاکم ۶۰۴/۳، ۳۱۵/۴۔ شرح السنة ۲۹۶/۱۴ و ۲۹۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 988

((المومن موتمن علی نسبه)) ❶ ''مومن اپنے نسب پر امین ہوتا ہے۔''
اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں بلکہ یہ علماء میں سے امام مالکؒ وغیرہ کا قول ہے:
((الناس موتمنون علی انسابهم)) ''کہ لوگ اپنے نسب پر امین ہوتے ہیں۔''

حدیث: 989

((المومن یخدع)) ''مومن کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۶۹۲)
تحقیق: یہ سعید بن جبیر کا قول ہے۔ جس کا ذکر شفاء میں ہے۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مومن طبعاً شرارتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اس سے احتراز اگرچہ اس سے جاہل نہیں ہوتا لیکن اپنی شرافت اور اخلاق کی بنا پر دھوکہ کھا جاتا ہے۔

حدیث: 990

((المومن یغبط والمنافق یحسد)) (کشف الخفاء رقم (٢٦٩٤)
''مومن سے رشک اور کافر سے حسد کیا جاتا ہے۔''
تحقیق: یہ فضیل بن عیاض کا کلام ہے۔

❶ کشف الخفاء رقم (٢٦٩٠) یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں تذکرۃ الموضوعات (۱۴)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ن

حرف النون

حدیث : 991

((الناس بزمانهم اشبه منهم بآبائهم)) (کشف الخفاء رقم (۲۷۸۸)

"لوگ اپنے زمانہ کے لحاظ سے اپنے آباء سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔"

تحقیق: یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اور ایک خیال یہ ہے کہ یہ حضرت علیؓ کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

حدیث :992

((الناس علی دین ملوکهم)) (کشف الخفاء رقم (۲۷۹۰)

"لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔"

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں میں اسے بلحاظ حدیث نہیں پہچانتا۔ یہ معنوی لحاظ سے پہلے قول کے قریب ہے۔

حدیث 993

((الناس بالناس)) "لوگ لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔" (کشف الخفاء رقم (۲۷۹۱)

یہ حدیث صحیح کے معنی ہیں:

حدیث : 994

((امتی کالبنیان یشد بعضه بعضا)) ❶ کشف الخفاء رقم (۲۷۹۲)

"میری امت عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصّہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے۔"

حدیث : 995

((الناس مجزیون باعمالهم))

"لوگ اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے۔"

تحقیق: اسے سخاویؒ نے نحویین کی جانب منسوب کیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ اگر وہ اچھے ہیں تو اچھا بدلہ اور برے ہیں تو برا بدلہ۔ جلال الدین سیوطی اپنی درر میں فرماتے ہیں۔ اسے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں قرآن میں ہے۔

---

❶ فی البخاری ۱/۱۲۹، ۳/۱۶۹، ۸/۱۴۔ مسلم البر والصلة ٦٥۔ مسند احمد ٤/٤٠٤۔ الترمذی ۱۹۲۸۔ کتاب البر۔ المشکاة (١٠٤) الایمان لابن بن ابی شیبة (٩٠) بلفظ (المومن للمومن کالبنیان یشد بعضه بعضا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ھل تجزون الا ما کنتم تعملون)) ❶ ''تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔''

حدیث: 996

((الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا))

''لوگ نیند سے ہمکنار رہتے ہیں جب وہ مر جائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔''

(البانی کہتے ہیں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۰۲)

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔

حدیث: 997

((نبذالقمل یورث النسیان)) ''جوں پھینکنا نسیان پیدا کرتا ہے۔'' ❷

تحقیق: یہ ایک حدیث مرفوع میں روایت کیا جاتا ہے۔ جو شدید ضعیف ہے۔ اور اس کی سند میں حکم بن عبداللہ الایلی ہے۔ جو کذب و وضع کے ساتھ متہم ہے جیسا کہ ابن عدی نے اپنی کامل میں لکھا ہے۔

حدیث: 998

((النبی لا یولف تحت الارض))

''نبی زمین کے نیچے ایک ہزار سال مکمل نہیں کرتا۔'' کشف الخفاء رقم (۲۷۹۹)

تحقیق: یعنی مرنے کے بعد ایک ہزار سال مکمل نہیں ہوتے بلکہ اس سے قبل قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ عز الدیرینی نے ''الدرر الملتقطة'' میں اس کے بطلان کی تصریح کی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں جو کچھ علماء اہل کتاب سے نقل کیا جاتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ روایت جس میں قیامت کے دن کا کوئی وقت متعین ہو یا تو اس کی کوئی اصل ہی نہیں یا وہ سنداً ثابت نہیں۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں سیوطی نے اسے رسالہ ''الکشف'' میں ضعیف قرار دیا۔ کیونکہ اس امت کو ایک ہزار سال سے زائد عرصہ گزر چکا۔ اور یہ محقق بات ہے کہ اب لوگ ایک ہزار سال سے زیادہ گزار چکے۔

حدیث: 999

((النساء ینصر بعضھن بعضا)) ❸

''عورتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں۔''

تحقیق: یہ عکرمہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ اور صحیح بخاری کتاب اللباس کی حدیث میں مدرج ہو گیا۔

حدیث: 1000

((النسیان طبع الانسان))

''بھول جانا انسان کی فطرت ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۸۰۶) الفوائد المجموعہ رقم (۷۸۶)

---

❶ سورۃ النمل الآیۃ: ۹۰۔

❷ کشف الخفاء رقم (۲۷۹۸) سخت ضعیف ہے۔ دیکھیں التمییز الطیب من الخبیث (۱۵۳۰)

❸ فتح الباری ۱۰/۲۸۱۔ کشف الخفاء رقم (۲۸۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: مقاصد الحسنہ میں سخاویؒ کہتے ہیں میں اسے ان الفاظ کے ساتھ نہیں پہچانتا۔

حدیث : 1001

بلکہ طبرانی کبیر میں ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے:

((المومن نسّاء ان ذکر ذکر)) ❶ "مومن بہت بھولنے والا ہے اگر اُسے یاد کرادیا جائے تو یاد کر لیتا ہے۔"

ملا علی قاری کہتے ہیں قرآن میں ہے:

((واذکر ربک اذا نسیت)) ❷ "جب تو بھول جائے تو اپنے خدا کو یاد کر۔"

((فلا تنسی الا ما شاء الله)) ❸ "وہ نہیں بھولتا مگر جو اللہ چاہے۔"

((ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی)) ❹ "ہم نے آدم سے پہلے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گیا۔"

تحقیق: اور یہ بھی کہ انسان نسیان سے مشتق ہے اور اس کی تحقیق میں بہت طویل کلام ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ پہلا شخص پہلا بھولنے والا ہے (یعنی آدم علیہ السلام)

حدیث :1002

((نصرة الله للعبد خير من نصرته لنفسه))

(کشف الخفاء رقم (۲۸۰۷) الموضوعات (۵٦۰)

"اللہ کی مدد بندے کے لئے خود اس کی اپنے نفس کی مدد سے بہتر ہوتی ہے۔"

تحقیق: تمییز میں ہے کہ یہ وھیب بن الورد کا قول ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو صبر کرا اور میری مدد سے راضی ہو جا کیونکہ میری مدد جو تیرے لئے ہو گی وہ تیری اپنی ذات کی مدد سے بہتر ہو گی۔ زوائد احمد میں ہے کہ امام احمد فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں عبداللہ بن احمد نے زہد میں اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حدیث : 1003

((النظر الی الوجه الجميل عبادة))

"خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔"

تحقیق: ابن القیم فرماتے ہیں ہمارے شیخ یعنی امام ابن تیمیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ جھوٹ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ کسی نے بھی اسے صحیح سند کے ساتھ روایت نہیں کیا بلکہ یہ موضوع ہے۔

---

❶ لم أجده۔
❷ سورة الكهف، الآية: ٢٤۔
❸ سورة الاعلى، الآية، ٦،٧۔
❹ سورة طه، الآية ١١٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1004 ملا علی قاری کہتے ہیں یہ وارد ہے کہ:

((النظر الی الوجہ الحسن یجلو البصر، والنظر الی الوجہ القبیح یورث القلح)) ❶

''اچھے چہرہ کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے اور برے چہرے کی طرف دیکھنا۔ قلح پیدا کرتا ہے (یعنی بندہ برے چہرے کی طرف دیکھنے سے تنگی اور بدصورتی کا وارث بن جاتا ہے۔)

(البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۳۲)

تحقیق: ابونعیم نے حلیہ میں سیدنا جابر سے سند کے ساتھ اس کا ہر ایک حصہ روایت کیا ہے لیکن دونوں ضعیف ہیں اور دوسری بہت زیادہ ضعیف ہے۔

حدیث: 1005 اور پہلی روایت کی یہ حدیث تائید کرتی ہے:

((النظر الی المراۃ الحسناء والخضرۃ یزیدان فی النظر)) ❷

''خوبصورت عورت اور گھاس کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔''

تحقیق: اسے ابونعیم نے حلیہ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے اسے جامع الصغیر میں نقل کیا ہے اور یہ روایت ضعیف ہے۔ موضوع نہیں۔ (صغانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔)

حدیث: 1006

((نظرۃ الی وجہ العالم احب الی اللہ من عبادۃ ستین سنۃ صیاما وقیاما))

(کشف الخفاء رقم (۲۸۱۱)

''عالم کے چہرہ کی جانب دیکھنا ساٹھ سال کے قیام اور روزوں سے بہتر ہے۔''

تحقیق: یہ نسخہ معان بن الھدیؒ وغیرہ میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور اس کے معنی بھی مروی ہیں لیکن سخاویؒ کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔

حدیث: 1007 اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ:

---

❶ تاریخ بغداد ۲۲۵/۳ و ۲۲۶۔ تھذیب تاریخ دمشق ۳۸٤/٥۔ تنزیہ الشریعۃ ۱۷۰/۱ و ۲۰۱۔ اللآلی ۵۹/۱۔ کشف الخفاء رقم (۲۸۱۰)

❷ کشف الخفاء ٤۳۹/۲۔ اللآلی المصنوعہ ۶۰/۱۔ کنز العمال (٤٤٤۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((النظر الی وجه علی عبادة)) ❶ ''علی کے چہرہ کی جانب دیکھنا عبادت ہے۔''

تحقیق: اسے طبرانی اور حاکم نے ابن مسعودؓ اور عمران بن حصینؓ سے روایت کیا ہے۔

حدیث : 1008

((نعم الصهر القبر)) ''آدمی کا اچھا داماد قبر ہے۔''

تحقیق: ''زرکشیؒ کہتے ہیں یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔ مسند فردوس میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

حدیث : 1009

((نعم الکفو القبر للجاریة)) وبیض له فی المسند))

قبر عورت کے لئے اچھا خاوند ہے اور مصنف نے مسند میں اسی کی سرخی باندھی ہے۔''

حدیث : 1010

سیوطیؒ کہتے ہیں طیوریات میں علی بن عبداللہ بن عباس کی سند سے مروی ہے انہوں نے کہا:

((نعم الاختان القبور)) ''ہاں قبریں اچھی بہنیں ہیں۔''

حدیث : 1011

((نعم العبد صهیب. لو لم یخف الله لم یعصه)) ❷

''صہیب اچھا بندہ ہے۔ اگر اللہ سے نہ ڈرتا۔ تو اس کی نافرمانی نہ کرتا۔''

تحقیق: یہ اصولیین اصحاب معانی اور اہل عربیہ کے کلام میں بہت مشہور ہے۔ بعض تو اسے حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اسے مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں نے اپنے شیخ یعنی حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے خط میں دیکھا۔ کہ انہوں نے اسے ابن قتیبہؒ کی مشکل الحدیث کی جانب منسوب کیا ہے۔ لیکن ابن قتیبہ نے سند ذکر نہیں کی اور ابن قتیبہ کا مقصد یہ ہے کہ صہیبؓ اللہ کی اطاعت اس کی محبت کی بناء پر کرتا ہے۔ عذاب کے خوف سے نہیں۔ سبکی شرح تلخیص میں فرماتے ہیں۔ میں نے یہ کلام حدیث کی کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ نہ مرفوعاً نہ موقوفاً۔ نہ نبی کریم ﷺ سے نہ حضرت عمرؓ سے۔ اگرچہ بہت تلاش کیا۔ شمنیؒ حاشیة المغنی میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابوبکرؓ بن العربی کو اسے حضرت عمرؓ کی جانب

---

❶ حلیة الاولیاء ۵۸/۵۔ تاریخ بغداد ۵۱/۲۔ اللآلئ ۱۷۸/۱۔ تنزیه الشریعة ۳۸۲/۱۔ الفوائد رقم الحدیث (۱۰۹۳) رواه الحاکم (۱۴۱/۳) اس میں مسعودی مختلط راوی ہے۔ طبرانی فی الکبیر (۹۳/۱۰، ۱۱۰/۱۸) وابو نعیم فی الحلیة (۱۸۳/۲) ابن عدی فی الکامل (۲۶۵۴/۷) ابن جوزی فی الموضوعات (۳۵۸/۱) مجمع الزوائد (۱۱۹/۹) من حدیث ابن مسعود وقال رواه الطبرانی وفیه احمد بن بدیل الیمامی وثقه ابن حبان وقال: مستقیم الحدیث، وابن ابی حاتم وفیه ضعف، وبقیه رجاله رجال الصحیح، واورده من حدیث عمران بن الحصین وقال: رواه الطبرانی وفیه عمران بن خالد الخزاعی وهو ضعیف۔

❷ کنزالعمال ۳۳۵۱۳۔ الفوائد المجموعة ص ۴۰۹ رقم (۱۲۰۲) تذکرة الموضوعات ص ۱۰۱۔ الدر المنتثرة (۱۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوب کرتے دیکھا۔ لیکن سند ان پر بھی ظاہر نہ تھی۔ عراقیؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور نہ میں حدیث کی کسی کتاب میں اس کی سند سے واقف ہوا۔ بعض نحوی اسے حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ لیکن میں نے حضرت عمرؓ سے اس کی سند نہیں دیکھی۔

حدیث: 1012

دمامینیؒ حاشیہ علی المغنی میں فرماتے ہیں۔ ابونعیمؒ کی حلیہ میں سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ کے ترجمہ میں حضرت عمرؓ سے یہ روایت دیکھی میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:

((ان سالما شديد الحب لله عزوجل لو كان لا يخاف الله ما عصاه)) [1]

”سالمؓ اللہ سے بہت محبت کرنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ سے نہ ڈرتے تو اس کی نافرمانی نہ کرتے۔“

تحقیق: اسے ابن ابی شریفؒ نے شرح جمع الجوامع میں نقل کیا ہے اور وہ کہتے ہیں اس کی سند میں ابن لہیعہ موجود ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن حلیہ میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے ”بے شک سالم اللہ کی محبت میں شدید تھے اگر وہ اللہ سے نہ ڈرتے، اُس کی نافرمانی نہ کرتے۔“ حافظ سیوطیؒ شرح نظم التلخیص میں فرماتے ہیں۔ لوگوں کے سوالات نعم العبد صہیبؓ والی حدیث کے بارے میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور بعض اسے حضور کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ ابن المالک نے شرح کافیہ میں اسے حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کیا ہے۔ شیخ بہاء الدین السبکی فرماتے ہیں۔ باوجود کافی تلاش وبسیار میں نے اس کلام کو کسی حدیث کی کتاب میں نہیں دیکھا۔ نہ مرفوعاً نہ موقوفاً نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہ کسی اور سے۔

حدیث: 1013

ہاں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً سالمؓ کے بارے میں مروی ہے نہ کہ صہیبؓ کے کہ:

((ان معاذ بن جبل امام العلماء يوم القيامة لا يحجبه من الله الا المرسلون، وان سالما مولى ابى حذيفة شديد الحب فى الله لو لم يخف الله ما عصاه))

”معاذ بن جبلؓ قیامت کے دن علماء کے امام ہوں گے۔ اللہ سے ان کے درمیان سوائے انبیاء کے کوئی حائل نہ ہوگا۔ اور سالم رضی اللہ عنہ مولیٰ ابی حذیفہ اللہ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ سے نہ ڈرتے تو اس کی نافرمانی نہ کرتے۔“

تحقیق: اسے دیلمیؒ نے روایت کیا ہے۔

---

[1] حلية الاولياء ١٠/١٧٧۔ الاحياء ٤/٣٢١۔ اتحاف السادة المتقين ٩/٦١٨۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1014

((نقطة من دواة عالم احب الى الله من عرق مائة ثوب شهيد))

"عالم کی روایت کا ایک نقطہ اللہ تعالیٰ کو سو شہیدوں کے کپڑوں کے عرق سے زیادہ پسند ہے۔"

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے۔

حدیث: 1015

((نوم المومن سبات؛ وسمعه خبات))

"مومن کی نیند بھی ہلکی ہوتی ہے اور اس کی قوت سماعت بھی کمزور ہوتی ہے۔"

تحقیق: اسے صاحب نہایہ نے بلا سند ذکر کیا ہے۔ اور کورانی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ مومن کی نیند بھی ہلکی اور آواز بھی ہلکی ہوتی ہے۔

حدیث: 1016

((نوم العالم عبادة)) "عالم کا سونا بھی عبادت ہے۔"

تحقیق: اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ بلکہ روایت یہ ہے کہ۔

حدیث: 1017

((نوم الصائم عبادة، وصمته تسبيح، وعمله مضاعف، ودعاؤه مستجاب، وذنبه مغفور)) ❶

"روزہ دار کا سونا بھی عبادت۔ اس کی خاموشی تسبیح۔ اس کا عمل دگنا۔ اس کی دعا قبول اور اس کے گناہ معاف ہیں۔"

تحقیق: یہ بیہقیؒ نے ضعیف سند کے ساتھ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے۔ لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں سلمان سے روایت کیا ہے:

حدیث: 1018

((نوم على علم خير من صلاة على جهل)) ❷

"علم کی حالت میں سونا جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

تحقیق: فی الجملہ یہ بات تو ثابت ہوئی کہ عالم کا سونا بھی عبادت ہے اس لئے کہ وہ طاعت کی غرض سے آرام کی نیت کرتا ہے اور اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ظالم کی نیند بھی عبادت ہے اور وہ

❶ حلية الاولياء ٥/٨٣۔ الاحياء ١/٢٣٢۔ كنز العمال ٢٣٥٦٢۔ كشف الخفاء رقم (٢٨٣٩)

❷ حلية الاولياء ٤/٣٨٥۔ كشف الخفاء ٢/٤٤٩ و ٤٥٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سے کہ سونے کی حالت میں اس کا ظلم ختم ہو جاتا۔

حدیث : 1019 ((نية المومن خير من عمله)) ❶

''مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے۔''

تحقیق: ابن دحیہ کہتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ بیہقی کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ عسکریؒ نے اسے امثال میں انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ نواس بن سمعان سے بھی ایک ضعیف سند کے ساتھ یہ مروی ہے۔ جیسا کہ زرکشی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث : 1020 جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

((نية المومن خير من عمله، وعمل المنافق خير من نيته وكل يعمل على نيته، فاذا عمل المومن عملا ثار في قلبه نور)) ❷

''مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر۔ اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ جب مومن بندہ کوئی خیر کا عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں نور روشن ہو جاتا ہے۔''

تحقیق: طبرانی نے اسے سہل بن سعید سے روایت کیا ہے۔ اور مومن کی نیت کا عمل سے بہتر ہونا اس لئے ہے کہ اس کے ذریعہ ثواب کا ارادہ کرتا ہے۔ برخلاف اعضاء کی عبادت کے کیونکہ وہ عبادت اس وقت شمار ہو گی۔ جب کہ اس کے ساتھ نیت بھی شامل ہو۔

حدیث : 1021

((من هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة)) ❸

''اور اگر مومن خالی نیت کرے اور کوئی عمل نہ کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے۔'' کیونکہ مومن کا دل بھی معرفت کا مقام ہوتا ہے۔''

---

❶ رواه الطبراني في الكبير (٦/٢٢٨) بيهقي في الشعب۔ خطيب بغدادي (٩/٢٣٧) ابونعيم في حلية (٣/٣٥٥) الدرالمنتثرة (١٦٦) المجمع (١/٦١، ١٠٩) الفوائد المجموعه رقم (٧٣١) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیں (ضعیف الجامع)

❷ الطبراني في الكبير ٦/٢٢٨۔ الاحياء ٤/٣٥٥۔ حلية الاولياء ٣/٢٥٥۔ تاريخ بغداد ٩/٢٣٧۔

❸ مسند احمد ٢/٢٣٤۔ حلية الاولياء ١٠/٣٩٤۔ موارد الظمآن رقم ٣١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: سہلؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل سے زیادہ کوئی معزز اور اشرف مکان پیدا نہیں فرمایا۔ اور مخلوق کو معرفت حق سے زیادہ کوئی عزت کی شے نہیں بخشی۔ تو گویا عزت کو عزت کی جگہ میں رکھا۔ تو جو شے معزز مقام میں نشوونما پائے وہ اس شے سے بہتر ہوگی۔ جس کی تربیت برے مقام میں ہو۔ سہل فرماتے ہیں تم اس بات سے اس بندے کو قیاس کر لو کہ جس نے اس مقام میں پرورش پائی ہو جو اللہ کے نزدیک ایک معزز مقام ہے اور ''میں (قول خداوندی) اس حالت میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہوں جن کی قبریں (اجسام) گری ہوئی ہیں) ❶ اور مجھے زمین و آسمان نے وسعت نہیں دی (کہ میں اس میں سما سکتا) لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے ❷ (کہ میں اس میں سما جاتا ہوں) یہ روایت اسی جانب اشارہ کرتی ہے کیونکہ مومن ڈرتا رہتا ہے۔ اسی باعث کہا جاتا ہے جنت میں اور دوزخ میں ہمیشہ رہنا نیت کی جزاء ہے اور نیت ریاکاری سے سالم رہتی ہے بخلاف عمل کے۔

حدیث: 1022

((ناکح الید ملعون)) ''ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۸۲۸)

تحقیق: (غالباً جلق مراد ہے (یعنی مشت زنی) اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ رہاوی نے حاشیۃ علی المنار میں اس کی تصریح کی ہے۔

❶ الحدیث رقم ۲۴۹۔

❷ انظر الحدیث رقم ۸۳۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و

حرف الواو

حدیث: 1023

((وصيي، وموضع سري، وخليفتي في اهلي، وخير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب)) ❶

"میرا وصی۔ میرے بھید کی جگہ، میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ اور میرے بعد کے لوگوں میں سب سے بہتر علی ہے۔"

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ صغانیؒ نے درالملتقط میں لکھا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ شیعوں کی مفتریات میں سے ہے اللہ تعالیٰ کی ان پر مار پڑے، کیسی کیسی تہمتیں لگاتے ہیں۔

حدیث: 1024

((الورد الابيض خلق من عرقي، والاحمر من عرق جبريل، والاصفر من عرق براقي)) ❷

"سفید گلاب میرے عرق سے سرخ (گلاب) جبرئیل کے عرق سے اور زرد (گلاب) میرے براق کے عرق سے پیدا کیا گیا ہے۔"

تحقیق: یہ مسند فردوس وغیرہ میں مذکور ہے۔ نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اور دیگر محدثین کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 1025

ملا علی قاری فرماتے ہیں ابن عدیؒ نے حسن بن علی بن زکریا بن صالح العدوی البصری کے ترجمہ میں جو ذئب سے ملقب تھے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

---

❶ اللآلئ ۱/۱۸۵۔ تنزیه الشریعة ۱/۳۵٦۔ الفوائد ص ۳٦٦۔ رقم (۱۱۰۲) فتح الباری ۸/۱۵۰۔ ابن جوزی فی الموضوعات (۱/۳۷٤) ابن عراق فی تنزیه الشریعة (۱/۳۵٦) کشف الخفاء رقم (۲۸۹۵)

❷ اللآلئ ۲/۱٤۸۔ تنزیه الشریعة ۲/۲۷۰۔ کشف الخفاء رقم (۲۸۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لیلۃ اسری بی الی السماء سقط الی الارض من عرقی فنبت منہ الورد،

فمن اراد ان یشم رائحتی فلیشم الورد)) ❶

''جس رات مجھے آسمانوں کی جانب لیجایا گیا تو میرا پسینہ زمین پر گر گیا۔ اس سے گلاب اگ آیا۔ جو میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔''

تحقیق: یہ حدیث موضوع ہے۔

حدیث: 1026 ((الوضوء علی الوضوء نور علی نور)) ❷

''وضو پر وضوء کرنا نور علی نور ہے۔''

تحقیق: یہ روایت احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں مجھے اس کا اصل معلوم نہیں۔ اس سے پہلے حافظ منذری نے بھی یہی لکھا کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری (۲۸۲/۱) میں کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے رزین نے اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 1027 ((ولا راد لما قضیت))

''جب میں فیصلہ کرلوں اسے کوئی رد کرنے والا نہیں۔'' (کشف الخفاء رقم (۲۹۰۹) صحیح ہے دیکھیں التمییز (۱۵۶۷)

تحقیق: یہ مسند عبد بن حمید میں نماز کے بعد ذکر کے بارے میں ہے۔ طبرانی نے اسے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں جو اس حدیث کا انکار کرے یہ اس کے علم کا قصور ہے۔

حدیث: 1028 ((الولد سر ابیہ)) ''لڑکا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہے۔''

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ رقم (۴۸)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ زرکشی نے ان سے پہلے یہی تحریر کیا تھا۔

حدیث: 1029 ((ولد الزنا لایدخل الجنۃ)) ❸ ''ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

---

❶ کشف الخفاء ۱/۲۰۳، ۲/۴۶۵۔ (۶۱۸) کشف الخفاء ۲/۵۸۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/۲۷۰ و ۲۷۱۔

❷ الاحیاء ۱/۱۳۴۔ فتح الباری ۱/۲۳۴۔ وقال ابن حجر وھو حدیث ضعیف۔ الفوائد ص ۱۱۔ رقم (۲۵) المقاصد الحسنۃ ص (۴۵۱) تزکرۃ الموضوعات ص (۳۱) کشف الخفاء رقم (۲۸۹۸)

❸ علل الحدیث ۴۸۸۔ کشف الخفاء رقم (۲۹۱۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے۔ لیکن سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ صاحب قاموس سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں۔ یہ باطل ہے۔

حدیث: 1030 ((ولدت فی زمن الملک العادل)) ❶

''میں عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا۔'' (عادل بادشاہ سے مراد نوشیرواں ہے)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ باطل ہے۔

حدیث: 1031

سیوطی کہتے ہیں۔ بیہقی شعب الایمان میں فرماتے ہیں۔ ہمارے شیخ ابوعبداللہ الحافظ ان روایات کے بطلان کے قائل تھے۔ کہ جو بعض جہلاء نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ:

((ولدت فی زمن الملک العادل)) ''میں عادل بادشاہ یعنی (نوشیرواں) کے زمانہ میں پیدا ہوا۔''

حدیث: 1032

((ویل للتاجر من (بلی واللہ) وویل للصانع من [غد وبعد غد])) ❷

''تاجر کے لئے مصائب کی تباہی ہے خدا کی قسم دستکار کے لئے کل بھی اور کل کے بعد بھی تباہی ہے۔''

تحقیق: عراقیؒ کہتے ہیں۔ میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ صاحب مسند فردوس نے اسے حضرت علیؓ سے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔

حدیث: 1033 ((ویہ اسم شیطان)) ''ویہ شیطان کا نام ہے۔''

تحقیق: یہ حضرت عمرؓ اور ابراہیم نخعی جو تابعین کوفہ میں سے ہے ان سے روایت کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس قسم کے نام رکھنا مکروہ ہے۔ جیسے سیبویہ۔ نفطویہ۔

---

❶ السلسلة الضعيفة حديث رقم ٩٩٧۔ تذكرة الموضوعات ص ٨٨۔ كشف الخفاء ٢/٤٧٢۔ الفوائد المجموعه فضائل النبیؐ رقم (١٠٢٥)

❷ الاحياء ٢/٧٧۔ كشف الخفاء ٢/٤٧١۔ اتحاف السادة ٥/٤٨٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہ

حرف الهاء

حدیث: 1034

((الهدية لمن حضر)) (كشف الخفاء رقم(۲۸۷۲)

”ہدیہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حاضر ہوں۔“ اور ایسے ہی یہ حدیث کہ:

حدیث: 1035

((الهدايا تشترك))

”ہدایا مشترک ہوتے ہیں۔“ دونوں کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1036

((من اهدى له هدية فجلساؤه شركاؤه فيها)) كما تقدم ❶ والله اعلم.

”جسے کوئی ہدیہ کیا جائے تو اس کے پاس بیٹھنے والے اس کے شریک ہوتے ہیں۔“ یہ ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے جیسا کہ گزر چکا۔ واللہ اعلم۔

حدیث: 1037

((هلاك امتى عالم فاجر وعابد جاهل)) (كشف الخفاء رقم (۲۸۸۳) الفوائد المجموعه رقم (۹۰۹) الاتحاف ۳۶۹/۱۔ تذكرة الموضوعات (۲٤)

”میری امت کو ہلاک کرنے والا ایک گنہگار عالم اور ایک جاہل عابد (عبادت کرنے والا) ہے۔“

تحقیق: یہ کہیں نہیں پائی جاتی جیسا کہ مختصر میں ہے۔

---

❶ انظر الحديث رقم ۹۰۲۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ل

حرف اللام الف

حدیث : 1038 ((لا ادری نصف العلم)) ❶ ''میں آدھا علم نہیں جانتا۔''

تحقیق: یہ شعبی کا قول ہے جیسا کہ دارمی المقدمہ، باب (۲۱) حدیث (۱۸۶) نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی مدخل میں روایت کیا ہے۔ لیکن سعید بن منصور کی سنن میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔

حدیث : 1039 ((لا ادری ثلث العلم)) ''میں تہائی علم نہیں جانتا۔''

اسے سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث : 1040 سخاویؒ کہتے ہیں صحیح بخاری میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے:

((من علم فلیقل، ومن لم یعلم فلیقل)) ❷

''جو جانتا ہو جو وہ کہہ لے اور نہ جانتا ہو اسے یہ کہنا چاہیے۔ اللہ جانتا ہے کیونکہ جس بات کو نہ جانتا ہو اس پر یہ کہنا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ یہ بھی ایک علم ہے۔''

حدیث : 1041 ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ:

((لا ادری عزیر انبی ام لا؟)) ❸ ''میں نہیں جانتا کہ عزیر نبی تھے یا نہیں۔''

اور قرآن میں ہے:

((وما ادری ما یفعل بی ولا بکم)) ❹

''میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔''

حدیث: 1042 ((لا باس ببول الحمار وکل ما اکل لحمه)) ❺

''گدھے کے پیشاب اور ہر اس جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں، جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔''

(یہ موضوع ہے جیسا کہ اللآلی میں ہے۔ اس میں مجہول راوی ہیں)

---

❶ کشف الخفاء ۲/۴۸۲۔ رقم (۲۹۷۹) تذکرۃ الموضوعات ص ۲۲۔

❷ فتح الباری ۸/۵۱۱۔ ❸ المطالب العالیۃ ۳۴۷۲۔ کشف الخفاء ۲/۴۸۳۔

❹ سورۃ الاحقاف، الآیۃ: ۹۔

❺ اللآلی ۲/۲۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۳۳۔ کشف الخفاء رقم (۲۹۸۸) تنزیہ الشریعۃ (۲/۶۶) الفوائد المجموعہ کتاب الطھارۃ حدیث ۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 1043

((لا باس بالذواق عند المشتری))

''خریدتے وقت چیز چکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔'' اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 1044

((لا تتوضؤوا فی الکنیف الذی تبولون فیه، فان وضوء المومن یوزن مع حسناته)) ❶

''اس برتن میں وضو نہ کرو۔ جس میں پیشاب کرتے ہو۔ کیونکہ مومن کے وضوء کا پانی نیکیوں کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔''

تحقیق: اسے یحیی بن عنبسہ نے وضع کیا ہے۔ نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

حدیث : 1045

((لا تسیدونی فی الصلاة)) ❷

''مجھے نماز میں سردار نہ بناؤ۔'' سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث : 1046

((لا تکرهوا الفتنة فی آخر الزمان؛ فانها تبیر - ای تهلک - المنافقین)) ❸

''آخری زمانہ میں فتنہ کو برا نہ سمجھو۔ کیونکہ وہ منافقین کو ہلاک کر دیتا ہے۔''

تحقیق: اسے دیلمی نے حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جیسا کہ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں اس کا انکار کیا ہے اور انہوں نے کہا ابن وہب سے اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو باطل قرار دیا۔ سخاوی کہتے ہیں اسے ابونعیم نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں راوی ضعیف بھی ہے اور مجهول بھی۔ ابن وہب سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے اسے باطل قرار دیا۔ (ابن بطال کہتے ہیں یہ باطل اور مردود ہے)

---

❶ السلسلة الضعیفة ۸۱۸۔ کشف الخفاء ۴۸۶/۲۔ الفوائد ص ۱۳۔ رقم (۳۵) شرح السنه للبغوی (۲۸۱) ابن النجار (۱۲۹/۱۰) تنزیه الشریعة (۷۴/۲) تذکرة الموضوعات (۳۲)

❷ کشف الخفاء ۴۹۴/۲۔ رقم (۳۰۱۸) الحاوی للفتاوی۔ ۵۳۳/۲۔

❸ فتح الباری ۴۴/۱۳۔ کشف الخفاء ۵۱۰/۲۔ الفوائد ص ۵۰۹۔ رقم (۱۴۲۰) احادیث القصاص (۳۹) الدرالمنتثرة (۱۷۵) وابن طاهر فی التذکرة (۲۲۲) کنز العمال ۳۱۱۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1047

ابن وہب سے ذکر کیا گیا۔ کہ فلاں شخص آپ کے ذریعہ حضور سے یہ روایت کرتا ہے کہ:
((لا تکرھوا الفتن فان فیھا حصاد المنافقین)) ''فتنوں کو برا نہ سمجھو وہ منافقوں کو کاٹتا ہے۔''
تحقیق: ابن وہب نے کہا۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ اسے اندھا کرے وہ اسی وقت اندھا ہو گیا۔

حدیث: 1048

((لا تعد من لا یعودک)) (کشف الخفاء رقم (۳۰۳۳)
''تو اس کی عیادت نہ کر جو تیری عیادت نہ کرے۔'' یہ ابن وہب کا قول ہے۔

حدیث: 1049

اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو جابرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ:
((من عاد مرضانا عدنا مرضاہ))
''جو ہمارے بیماروں کی تیمارداری کرے گا ہم اس کے بیمار کی تیمارداری کریں گے۔''
تحقیق: لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے عرض کیا۔ کہ ہمارا پڑوسی بیمار ہے۔ آپ اس کی عیادت نہیں کرتے۔ امام احمد نے فرمایا جب اس نے ہماری عیادت نہیں کی۔ تو ہم اس کی عیادت کیوں کریں۔

حدیث: 1050

ملا علی قاری کہتے ہیں۔ شاید یہ استحبابا فرمایا کیونکہ ایک حدیث ضعیف میں جسے دیلمی نے ایک انصاری سے روایت کیا ہے جس کا نام قیس تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ خبر پہنچی کہ:
((عد من لا یعودک)) ''اس کی عیادت کر جو تیری عیادت نہ کرے۔''
تحقیق: تو ہو سکتا ہے۔ پہلی عدل پر اور دوسری فضیلت پر محمول ہو۔

حدیث: 1051

((لا تعظمونی فی المسجد)) (کشف الخفاء رقم (۳۰۵۰)
''مسجد میں میری تعظیم نہ کرو۔'' اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی۔

حدیث: 1052

((لا تلد الحیۃ الا الحیۃ)) (کشف الخفاء رقم (۳۰۴۴)
''سانپ سانپ ہی جنتا ہے۔'' یہ حدیث نہیں ہے۔ بلکہ عرب کی ایک مثال ہے۔

حدیث: 1053

((لا تمارضوا فتمرضوا، ولا تحفروا قبورکم فتموتوا)) ❶

❶ کشف الخفاء (۲/۵۲) الدر المنتثرۃ (۱۷۹) الفوائد المجموعہ رقم (۸۰۶) کتاب الادب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم جان کر بیمار نہ بنو ورنہ بیمار ہو جاؤ گے اور اپنی قبریں نہ کھودو ورنہ مر جاؤ گے۔"

تحقیق: اسے ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے بارے میں اپنے والد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ منکر ہے۔ دیلمی نے اسے وہب بن قیس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کسی حالت میں بھی یہ صحیح نہیں اور عوام جو اس میں یہ زیادتی کرتے ہیں کہ تم مر جاؤ گے تو جہنم میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس کی قطعاً کوئی اصل نہیں۔

حدیث : 1054

((لا تنظر الى من قال وانظر الى ما قال)) (کشف الخفاء رقم (۳۰۰۵)

"کہنے والے کی جانب نہ دیکھو یہ دیکھو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔"

تحقیق: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جیسا کہ سمعانیؒ نے اس کا اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ اور سیوطی نے اس کو نقل کیا ہے۔

حدیث : 1055

((لا سلام على آكل)) "کھانے والے پر سلام نہیں۔" (کشف الخفاء رقم (۳۰۶۸)

تحقیق: اس کی لفظاً کوئی اصل نہیں اور معنوی لحاظ سے صحیح ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ

حدیث : 1056

((لا عذر لمن اقر)) "کھانے والے کے لئے کوئی عذر نہیں۔"

تحقیق: حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی معنوی لحاظ سے اس کا اطلاق صحیح ہے۔

حدیث : 1057

((لا غيبة لفاسق)) ❶ "فاسق کے لئے کوئی غیبت نہیں۔"

تحقیق: امام احمد فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ دار قطنیؒ۔ خطیبؒ اور حاکمؒ کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ لیکن زرکشیؒ کہتے ہیں اس کی بہت سندات ہیں۔ بیہقیؒ نے اپنی سنن میں حضرت انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث : 1058

((من القى جلباب الحياء فلا غيبة له)) ❷

"جو حیا کی چادر اتار پھینکے اس کے لئے غیبت نہیں۔"

تحقیق: اور بیہقیؒ فرماتے ہیں اس کی سند میں ضعف ہے۔ ہرویؒ ذم الکلام میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے مختلف طریقوں سے اسے بہز سے روایت کیا ہے۔

---

❶ انظر الحدیث رقم ۷۸۰۔ ❷ انظر الحدیث رقم ۷۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1059

((ليس لفاسق غيبة)) ❶ ''فاسق کی غیبت، غیبت نہیں ہے۔''

حدیث: 1060

((لا فتى الا علي، ولا سيف الا ذو الفقار))

''علی کے علاوہ کوئی جوان نہیں۔ اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔''

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں جس پر اعتماد کیا جا سکے۔

حدیث: 1061

یہ ایک بیکار اثر میں حسن بن عرفہ سے مروی ہے اور ابوجعفر محمد بن علی الباقر سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ بدر کے روز ایک فرشتہ نے آسمان سے یہ ندا دی جس کا نام رضوان تھا:

((لا سيف الا ذو الفقار لا فتى الا علي)) ❷

''ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ اور علیؓ کے علاوہ کوئی جوان نہیں۔''

تحقیق: جیسا کہ ریاض النضرہ میں ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں ذوالفقار نبی کریم ﷺ کی تلوار کا نام ہے۔ اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا کہ اس میں ایک چھوٹا سا گڑھا تھا۔ ملاعلی قاری کہتے ہیں اس کا بطلان انہی الفاظ سے ظاہر ہے کہ اگر بدر کے روز آسمان سے نداء کی جاتی تو اسے صحابہ کرام سنتے اور ان سے بڑے بڑے ائمہ نقل کرتے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بدر کے روز نقاروں کی آواز کو اب زمانہ زیادہ گزر جانے کے باعث فرشتوں کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ اور یہ عقلاً بھی باطل ہے اور نقلاً بھی۔ اگرچہ اس کا ابن المرزوق نے ذکر کیا ہے۔ اور عسقلانیؒ نے ان کی متابعت کی ہے اسی طرح شیعوں کی بدترین مفتریات میں سے یہ بھی ہے علیؓ کو پکار جو عجائب کا مظہر ہے۔ تو اسے مصائب میں مددگار پائے گا۔ اے محمد تیری نبوت کے ذریعہ اور اے علی تیری ولایت کے ذریعہ (اس کا کہنے والا مشرک ہے۔)

حدیث: 1062

((لا مهر اقل من عشرة دراهم)) ❸ ''دس درہم سے کم مہر نہیں۔''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں اسے دارقطنیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بیکار ہے۔ کیونکہ اس میں بشر بن عبد کذاب ہے۔ امام احمد فرمایا کرتے تھے۔ میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہ میں نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں پائی اور سہل بن سعد کی حدیث جس میں اپنے نفس کو ہبہ کرنے والی عورت کو آپؐ نے فرمایا کہ:

---

❶ انظر الحدیث رقم ۷۸۰۔ ❷ فتح الباری۔ ۱۹۶/۱۰۔ اللآلی ۱۸۹/۱ کشف الخفاء ۵۰۶/۲۔

❸ الدارقطنی ۲۴۵/۳۔ البیهقی ۱۳۳/۷۔ عبدالرزاق ۷۷۵۷ و ۷۷۵۸۔ العقیلی (۲۳۵/۴) الموضوعات لابن جوزی ۲۶۳/۲) اللالی المصنوعه (۱۶۵/۲) مجمع الزوائد (۲۸۵/۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1063

((التمس ولو خاتما من حدید)) ❶

''تلاش کر چاہے لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو۔''

تحقیق: اس کے معارض ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ تضاد اس شکل سے ختم ہو جائے گا۔ اگر ہم اول کو اقل مہر اجل قرار دیں۔ اور دوسری روایت کو مہر عاجل پر محمول کریں۔ اور پہلی روایت کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو بیہقیؒ نے سنن الکبری میں مختلف سندات کے ساتھ اگرچہ وہ ضعیف ہیں جابر سے روایت کی ہیں۔ لیکن یہ روایت ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں تو گویا کہ یہ روایت درجہ حسن (لغیرہ) تک پہنچ گئی جو حجت کے لئے کافی ہے۔ جیسا کہ ہم نے شرح مختصر الوقایہ میں بیان کیا ہے۔

نوٹ: احادیث میں کوئی تعارض اور تضاد نہیں۔ مہر کی رقم کو کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد شریعت میں مقرر نہیں۔ دس درھم مہر والی روایت ضعیف ہے۔ دیکھیں ارواء الغلیل (۲۶۴/۶)

حدیث: 1064

((لا ھم الا ھم الدین، ولا وجع الا وجع العین)) ❷ (کشف الخفاء رقم (۳۰۹٤)

''دین کی کوشش کے علاوہ کوئی کوشش نہیں اور آنکھ کے درد کے علاوہ کوئی درد نہیں۔'' (موضوع ہے رقم (۶۳۲۹)

تحقیق: زرکشی کہتے ہیں امام احمد کا قول ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ بیہقیؒ نے شعب میں اسے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ سیوطی کہتے ہیں یہ معجم الطبرانی الصغیر میں جابرؓ سے مروی ہے۔ زرکشیؒ ابن المدینی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کہتے ہیں پانچ حدیثیں ہم ایسی روایت کرتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں جس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے اور انہوں نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

حدیث: 1065

((لا غم الا غم الدین)) ''دین کے غم کے علاوہ کوئی غم نہیں۔''

حدیث: 1066

((لا یابی الکرامة الا حمار))

کشف الخفاء رقم (۳۰۹۸) تذکرة الموضوعات (۱٦٤)

''عزت کا سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔''

---

❶ البخاری ۲۲/۷۔ الترمذی ۱۱۱٤۔ النسائی النکاح باب [٦٧] ابوداود النکاح باب [٣١] البیهقی ۲۳٦/۷۔

❷ اللآلی ۸۲/۲۔ مجمع الزواید ۱۲۹/٤ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط وفیه سهل بن قرین وهو ضعیف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسا کہ دیلمیؒ نے ذکر کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں۔ سنن سعید بن منصور میں ہے۔ کہ حضرت علیؓ کے لئے فرش بچھایا وہ اس پر بیٹھ گئے۔ اور یہ بات فرمائی۔ دیلمی نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعا روایت کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اسے بیہقی نے شعب میں حضرت علیؓ سے موقوفا روایت کیا ہے۔

حدیث: 1067

((لا يحل لمسلم جهل الفرائض والسنن، ويحل له جهل ما سوى ذلك))❶

''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرائض اور سنن سے جاہل رہے اور اس کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے جاہل رہنا جائز ہے۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ہے۔

حدیث: 1068

((لا يدخل الجنة ولد زنية)) ❷

''جنت میں زنا کرنے والی کا لڑکا داخل نہ ہوگا۔''

تحقیق: ابن طاہر اور ابن جوزی کہتے ہیں یہ موضوع ہے لیکن ابونعیم نے حلیہ میں مجاہد کے ذریعہ ابوہریرہؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے دارقطنی نے اس کو معلول قرار دیا ہے کیونکہ مجاہد نے ابوہریرہ سے کوئی روایت نہیں۔

حدیث: 1069

((لا يستحي الشيخ ان يتعلم العلم كما لا يستحي ان ياكل الخبز))

(كشف الخفاء رقم (٣١٤٧)

''شیخ علم حاصل کرنے سے نہیں شرماتا۔ جیسے روٹی کھانے سے نہیں شرماتا۔'' یہ غیر معروف ہے۔

حدیث: 1070

((لا يتعلم العلم مستحي ولا متكبر)) ❸

''شرم کرنے والا اور متکبر علم حاصل نہیں کرسکتا۔''

تحقیق: یہ مجاہد کا قول ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں معلقاً مروی ہے۔

---

❶ كشف الخفاء ٢/٥١٨۔ تنزيه الشريعة ١/٢٧٢۔

❷ انظر الحديث رقم ١٠٤٩۔ كشف الخفاء رقم (٣١١٤) الحلية ٣/٣٠٧۔ منقطع ہے۔

❸ فتح البارى ١/٢٢٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1071

((لا یستدیر الرغیف ویوضع بین یدیک حتی یعمل فیه ثلاثمائة وستون صانعا، اولهم میکائیل)) ❶

''چپاتی تیار ہو کر اس وقت تک تیرے سامنے نہیں رکھی جاتی جب تک تین سو ساٹھ کاریگر اس میں کام نہیں کر لیتے۔ ان میں سب سے پہلے میکائیل ہیں۔''

تحقیق: حافظ عراقی کہتے ہیں اس کی اصل نہیں پائی جاتی۔

حدیث: 1072

((لا یعذب الله بمسالة اختلف فیها))

''اللہ تعالیٰ اس مسئلہ پر عذاب نہ دے گا۔ جس میں اختلاف ہو۔''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بعض سلف کا قول ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں میں نے اپنے بعض مشائخ سے سنا کہ جو عالم کی اتباع کرے اللہ تعالیٰ اسے سالم ملے گا۔ اور قرآن بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ ((فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون)) ❷ ''اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔'' اور حدیث ہے

حدیث: 1073

((اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم)) ❸

''میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

(البانی کہتے ہیں بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۵۸) ابن عبدالبر کہتے ہیں یہ قابل حجت نہیں اس میں حارث بن غصین راوی مجہول ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں یہ روایت ساقط الاعتبار ہے۔ اس میں ابوسفیان ضعیف ہے۔ اور سلام بن سلیمان موضوع احادیث روایت کرتا تھا۔

تحقیق: اور اس میں اچھی طرح کلام اس حدیث کے تحت گزر چکا کہ:

حدیث: 1074

((اختلاف امتی رحمة)) ❹

''میری امت کا اختلاف بھی رحمت ہے۔'' (اس پر تحقیق گزر چکی ہے)

---

❶ الاحیاء ۹۱/۳۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۴۸)

❷ سورة النحل الآیة: ۴۳۔

❸ تلخیص الحبیر ۱۹۰/۴ اتحاف السادة ۲۲۳/۲۔

❹ انظر الحدیث رقم ۱۶۰ و الاحادیث بعده۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 1075

((لا آلاء الا الاؤك، يا الله، انك سميع عليم، محيط به علمك كعسهلون، وبالحق انزلناه وبالحق نزل)) ❶

❷ ....

تحقیق: سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میرا خیال ہے۔ یہ الفاظ اکثر شہروں میں (یمن مکہ و مصر مغرب) لوگوں کی زبان پر عام ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ یہ رمضان کے محافظ ہیں۔ غرق، چوری، جلنے اور تمام آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور رمضان کے اخیر جمعہ میں اسے لکھا جائے جس وقت خطیب منبر پر خطبہ دے رہا ہو۔ یہ بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس کا انکار اس وقت کیا تھا۔ جب وہ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اور اثناء خطبہ میں لوگوں کو یہ لکھتے دیکھا' ملا علی قاریؒ کہتے ہیں۔ کعسهلون کا جملہ مجہول ہے۔ اس کے معنی معلوم نہیں۔ اس سے جھاڑ پھونک حرام ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کلمہ کفر ہو اس صورت میں اس کا بولنے والا کافر ہوگا۔

---

❶ تذكرة الموضوعات ص ٢١٢۔ كشف الخفاء ٢/٣٨٨ و ٤٨٤۔

❷ نوٹ : بعض الفاظ مجہول ہیں اور لوگوں کے خود ساختہ ہیں حدیث و روایت نہیں جس کا ترجمہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ی

باب الیاء المثناة من تحت

حدیث: 1076

((یا ابا هریرة! اذا توضات فقل: بسم الله والحمد لله، فان حفظتک لا تستریح تکتب لک الحسنات حتی تحدث من ذلک الوضوء)) ❶

"اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تو وضو کیا کرے تو یوں کہہ کہ بسم الله والحمد لله فان حفظتك لا تستريح تیرے لئے اس وقت تک نیکیاں لکھی جائیں گی۔ جب تک تیرا وضو نہ ٹوٹے گا۔" یہ منکر ہے۔

(ابن طاہر نے تذکرہ میں اس کو منکر کہا ہے)

حدیث: 1077

((یا احمد)) "اے احمد۔"

یہ لمبی حدیث ہے اور موضوع ہے جیسا کہ صغانی کہتے ہیں۔

حدیث: 1078

((یا حمیراء)) ❷ "اے حمیراء۔"

مزیؒ کہتے ہیں جس حدیث میں یہ لفظ ہو وہ موضوع ہے۔

یہ سیدہ عائشہ کو کہا جاتا ہے امام ابن قیم کہتے ہیں ہر وہ حدیث جس میں سیدہ عائشہ کو حمیرا کہا گیا ہے من گھڑت ہے۔ المنار المنیف ص (۶۰)

حدیث: 1079

((یا خیل الله ارکبی)) ❸ "اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا۔"

تحقیق: اس کو ابو الشیخ نے الناسخ والمنسوخ میں عبدالکریم سے روایت کیا ہے اور اسے عسکری نے امثال میں انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔ حارثہ بن النعمان نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمائے آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ انس کہتے ہیں ایک روز اعلان کیا گیا اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا تو

---

❶ تذکرة الموضوعات للفتنی (۳۱) الموضوعات لابن جوزی (۱۸۶/۳) تنزیه الشریعة لابن عراق ۲۷۰/۲، ۳۴۰۔ الفوائد المجموعه کتاب الطهارت رقم (۳۲)

❷ انظر الحدیث رقم ۴۳۸ و ۴۳۹۔

❸ فتح الباری ۴۱۳/۷۔ تفسیر ابن کثیر ۹۲/۳۔ کنزالعمال ۴۳۶۳۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے سوار ہونے والے اور سب سے اول شہید ہونے والے حارثہ بن النعمان تھے۔ زرکشیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں ابن عائذؒ نے مغازی میں ولید بن مسلم کے ذریعہ قتادہؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کے روز جنگ احزاب کے بعد ایک منادی بھیجا۔ جو یہ نداء کر رہا تھا۔ اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا۔ سہیلیؒ نے اپنی ''روضۃ الانف'' میں غزوہ حنین کے بارے میں ان الفاظ کو صحیح مسلم کی جانب منسوب کیا ہے۔ وہاں دیکھ لینا چاہیے۔

حدیث: 1080

((یا شیخ! ان اردت السلامة فاطلبها فی سلامة غیرک منک))

''اے شیخ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو اپنے غیر کی سلامتی تلاش کر۔''

تحقیق: روایت کیا اس کو سمعانی نے ذیل میں ابو اسحٰق الشیرازی سے کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ میں نے آپ سے ایک حدیث سننے کی خواہش کی تا کہ میں اوروں سے روایت کر سکوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے شیخ۔ اور انہوں نے پھر یہ روایت بیان کی۔ ابو اسحٰق اسے بیان کر کے بہت خوش ہوئے اور فرماتے کہ میرا نام شیخ...... نبی کریم ﷺ نے رکھا ہے۔ جیسا کہ سخاوی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ منوفی کہتے ہیں اس قسم کی روایات کا جو نبی کریم ﷺ سے خواب میں مروی ہیں چاہے وہ عمل کے بارے میں ہوں انکار نہیں مگر جس معاملہ میں ہمیں نقلاً روایت اس کے خلاف پہنچی ہو۔ وہاں یہ حکم نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ ہمارے اصحاب نے خصائص میں ذکر کیا ہے۔ نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں جو چیز شریعت میں متعین ہو چکی تو سونے والے کے خواب کی بنیاد پر اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔ ہر وہ حکم جو خواب سے ثابت ہوا اور وہ احکام ظاہریہ کے خلاف ہو تو تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو اس سے ارادہ امر مستحب کا ہے یا اس کام سے روکنے کا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ یا کسی فعل کی جانب ہدایت کا ہے۔ تو ان پر عمل کے مستحب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ یہ خواب میں حکم نہیں۔ بلکہ اس کی اصل کا تقرر تو عمل میں آ چکا تھا۔

حدیث: 1081

((یا صفراء! یا بیضاء! غری غیری)) (کشف الخفاء رقم (۳۱۸۵)

''یا زرد (دینار) یا سپید (درہم) میرے علاوہ کسی اور کی عزت کر۔''

تحقیق: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۶۴۸) جب ان کے پاس ابن التیاح آیا اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا: اے امیر المومنین! بیت المال زرد اور سپید سے بھر گیا انہوں نے فرمایا اللہ اکبر اور ابن التیاح پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ بیت المال پر گئے اور لوگوں میں منادی کرا دی۔ بیت المال میں جتنا بھی مال تھا سب لوگوں میں تقسیم کرا دیا۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ اے صفراء۔ اے بیضاء میرے علاوہ کسی اور کی عزت کر حتیٰ کہ بیت المال میں نہ کوئی درہم باقی رہا۔ نہ دینار۔ پھر بیت المال میں جھاڑو دینے کا حکم دیا۔ اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کا ایک سے زیادہ ائمہ نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1082

((یا علی! اذا تزودت فلا تنس البصل)) ❶

''اے علی جب تو زادِ سفر لے جائے۔ تو پیاز کو نہ بھولنا''

تحقیق: سخاویؒ کہتے ہیں یہ صاف جھوٹ ہے۔ اسی طرح دیلمیؒ نے عبداللہ بن الحارث الانصاری سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ

حدیث: 1083

((علیکم بالبصل، فانه یطیب النطفة ویصح الولد)) ❷

''تم پیاز کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ وہ نطفوں کو صاف کرتا ہے اور اولاد صحیح پیدا کرتا ہے۔''

حدیث: 1084

((یا علی! اتخذ لک نعلین من حدید، وافنهما فی طلب العلم)) ❸

''اے علی اپنے لئے لوہے کے دو جوتے بنا لے اور انہیں طلب علم میں فنا کر دے۔''

تحقیق: ابن تیمیہؒ کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی قول ہے۔

حدیث: 1085

((یا علی! ادع بصحیفة ودواة فاملی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، وکتب علی، وشهد جبرائیل، ثم طویت الصحیفة)) ❹

''اے علی کاغذ اور دوات لاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے بولنا شروع فرمایا۔ علیؓ نے لکھا۔ جبرائیلؑ نے شہادت دی۔ پھر کاغذ لپیٹ دیا گیا۔''

---

❶ کشف الخفاء ۲/۵۳۷۔ جھوٹی روایت ہے دیکھیں التمییز (۱۶۴۹) وابن طاہر فی التزکرۃ (۱۴۹)

❷ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۴۹۔ کشف الخفاء ۲/۵۳۷۔

❸ فوائد ص ۲۸۵۔ رقم (۸۹۱) تنزیه الشریعة ۱/۲۸۴۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۰۔ کشف الخفاء رقم (۳۱۸۶)

❹ کشف الخفاء ۲/۵۳۷۔ رقم (۳۱۸۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: راوی کہتا ہے۔ جو شخص تجھ سے کہتا ہے کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ صحیفہ میں کیا تھا۔ سوائے لکھوانے والے اور شاہد کے، اس کی تصدیق نہ کرنا اور یہ واقعہ اس مرض میں پیش آیا۔ جس میں حضور ﷺ نے وفات پائی۔ صغانی در المتلقط میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث: 1086

بعض محققین کہتے ہیں کہ علیؓ کے بارے میں وہ وصیتیں جن میں کلمہ ندائیہ ہے۔ سب کی سب موضوع ہیں سوائے اس حدیث کے:

((یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی، الا انه لا نبی بعدی)) ❶

"اے علی! تو میرے لیے ایسا ہے جیسے موسیٰ کے لیے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حدیث: 1087

((یاویح من نال الغنی بعد فاقة)) کشف الخفاء رقم (۳۱۹۲)

"افسوس ہے اس شخص پر جسے غنی فاقہ کے بعد حاصل ہوئی۔"

تحقیق: بعض بزرگوں کا قول ہے۔ اور اس کی مراد بھی ظاہر نہیں۔ یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمیز (۱۶۵۰)

حدیث: 1088

((یوجر المرء علی رغم انفه)) ❷

"آدمی کو ناک رگڑنے پر اجر دیا جاتا ہے۔" یہ معنی ہیں اس حدیث کے ہیں، جس میں آتا ہے

حدیث: 1089

((عجب ربنا من قوم یقادون للجنة بالسلاسل وهم له کارهون)) ❸

"ہمارا رب اس قوم سے بہت خوش ہوتا ہے جو زنجیروں کے ساتھ جنت کی جانب مجبوراً کھینچے جائیں گے۔"

تحقیق: زنجیروں سے مراد۔ قیدیوں کی زنجیریں ہیں۔ (یعنی وہ قیدی بن کر آئے اور اسلام قبول کیا) اور مراد، فقر و مرض و مصائب بھی ہیں۔

---

❶ مسند احمد ۴۳۸/۶۔ فتح الباری ۱۱۲/۸۔ البخاری ۳/۶۔ ابن ماجه ۱۱۵۔ مستدرك الحاكم ۱۰۸/۳۔ الطبرانی فی الكبير ۲۳۱/۵۔

❷ لیس بحدیث۔ کشف الخفاء رقم (۳۲۴۱)

❸ ابوداود الجهاد باب [۱۲۳] حدیث ۲۶۷۷۔ صحیح ہے۔ مسند احمد ۳۰۲/۲۔ الاحیاء ۱۴۷/۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1090
((یوم القوم احسنهم وجها)) ❶

"لوگوں کی امامت خوبصورت چہرے والا کرے۔"

تحقیق: یہ موضوع ہے اور اپنے اطلاق پر بھی نہیں۔ (یہ سیدہ عائشہ سے روایت کی جاتی ہے۔ اس میں محمد بن مروان سدی راوی موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا۔ کتاب المجروحین جلد۲ص ۲۸۶)

حدیث: 1091
((ید عدوک اذا لم تقدر علی قطعها قبلها))

"اگر تو اپنے دشمن کا ہاتھ کاٹنے پر قادر نہ ہو۔ تو اس کے ہاتھ چوم لے۔"

تحقیق: یہ مجالسہ میں منصور سے مروی ہے۔ اگر تیری جانب تیرا دشمن ہاتھ بڑھائے تو اسے کاٹ سکتا ہو تو کاٹ دے ورنہ اسے چوم لے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل حدیث کے زیادہ قریب ہے۔

حدیث: 1092
((یرقص للقرد فی دولته)) ❷

"سردار کی عزت اُس کے مال کے سبب کی جاتی ہے۔" (یہ حدیث نہیں ہے دیکھیں التمیز (۱۶۵۸)

حدیث: 1093
((یس لما قرئت له)) ❸

"سورت یٰس جس کام کے لئے بھی پڑھی جائے۔" (وہ کام ہو جاتا ہے) اس کی کوئی اصل نہیں۔ دیکھیں التمیز (۱۶۵۹)

تحقیق: سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں اور شیخ اسماعیل الجبرتی کی جماعت میں تجربہ کی بنا پر یمن میں زیادہ مشہور ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ ایک شیعہ نے اہل سنت والجماعت کے ایک شیخ سے قرات سبعہ پڑھی۔ جب وہ اپنے شہر واپس گیا تو اس سے لوگوں نے کہا تو نے بہت اچھا کیا۔ لیکن تجھ میں ایک عیب ہے کہ تیرا شیخ سنی ہے۔ اس نے جواب دیا مجھے اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ کیونکہ میں نے شہد چاٹ لیا اور برتن چھوڑ دیا۔ یہ بات شیخ تک پہنچی۔ تو انہوں نے اپنے قاری شاگردوں کو آواز دی۔ انہوں نے سورت یٰس شہد واپس لوٹنے کے لئے پڑھی جب انہوں نے اسے مکمل کیا تو اس شیعہ کے دل سے قرات سلب ہو چکی تھی۔ وہ شیخ کے پاس لوٹ کر آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی۔ اپنی غفلت سے چھٹکارا پایا اور اللہ نے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں۔

---

❶ اللآلیٔ ۲/۱۲۔ الموضوعات ۲/۱۰۰۔ الکامل ۲/۷۷٤۔ کتاب الموضوعات ۲/۲٤۔ تنزیه الشریعة ۲/۱۰۳۔ میزان (۷/٤)

❷ انظر الحدیث رقم ۱۹۶۔ کشف الخفاء (۳۲۰۷)

❸ کشف الخفاء ۲/٥٤٤۔ رقم (۳۲۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1094

((یصوم اهل قباء)) ''وہ روزہ رکھے جس پر چاند ظاہر ہو جائے۔'' (کشف الخفاء رقم ۳۲۱۸)

تحقیق: یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ چاند مطالع کے مختلف ہونے کی بنا پر ہر ایک جگہ نظر آئے اور دوسری جگہ نظر نہ آئے۔ سخاوی مقاصد میں کہتے ہیں میں نے اسے باعتبار حدیث کہیں نہیں پایا۔ ورنہ یہ فقہ میں معروف ہے اور اختلاف میں مشہور ہے۔

حدیث: 1095

((یساق الی مصر کل قصیر العمر)) ❶

''ہر چھوٹی عمر والا مصر کی طرف چلایا جائے گا۔''

حدیث: 1096

اور ابونعیم نے طب میں اور طبرانی نے کبیر میں۔ ابن شاہین اور ابن السکن نے صحابہ میں اور ابن یونس وغیرہ نے موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((ان مصر ستفتح بعدی، فانتجعوا خیرها۔ ای اطلبوا نفعها۔ ولا تتخذوها دارا، فانه یساق الیها اقل الناس اعمارا)) ❷

''مصر عنقریب میرے بعد فتح ہو جائے گا۔ اس کی بھلائی سے تو فائدہ حاصل کرو اور اسے گھر نہ بناؤ کیونکہ اس کی جانب وہ لوگ کھینچے جائیں گے۔ جن کی عمریں کم ہوں گی۔''

تحقیق: ابن یونس کہتے ہیں یہ بہت منکر ہے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موسیٰ اس جیسی حدیث بیان کریں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں بہت ڈرنے والے تھے۔ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ بخاری تاریخ میں کہتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 1097

((یقی الحر الذی یقی البرد)) (کشف الخفاء رقم ۳۲۳۳)

''گرمی سے وہی چیز بچاتی ہے جو سردی سے بچاتی ہے۔''

تحقیق: یہ حدیث نہیں ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۶۶۸) اس کے معنی صحیح ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدیبع

---

❶ کشف الخفاء رقم (۳۲۰۸) منکر ہے۔ اس کی سند میں مطہر بن الہیثم راوی متروک ہے۔ دیکھیں الفوائد المجموعۃ ۲/۵۳۱۔

❷ مجمع الزوائد ۱۰/۶۴۔ الطبرانی فی الکبیر ۵/۷۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے مستفاد ہے ((سرابیل تقیکم الحر)) ❶ ''اور پاجامے تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور سردی سے بھی۔'' یہ باب اکتفاء سے تعلّق رکھتی ہے یعنی ایک ضد ذکر کر کے دوسری مراد لی گئی ہے۔ خوب غور کرلو۔

حدیث: 1098

((الیقین الایمان کله)) ❷ ''یقین پورا ایمان ہے۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ صغانی نے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1099

((یوم الاربعاء یوم نحس مستمر)) ❸

''بدھ کا دن برابر منحوس ہے۔'' (اس کی سند بیکار ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۶۷۶) صغانی اور ابن جوزی نے اس کو موضوع کہا ہے۔

تحقیق: اسے طبرانی نے اوسط میں جابر سے روایت کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اس کی فضیلت یا اس کے منحوس ہونے کے بارے میں جتنی روایات ہیں، سب کی سب واہیات ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی صحت کو چار باتیں ثابت کرتی ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے اس قول یوم نحس مستمر ❹ کی تفسیر کہ وہ بدھ کا روز اور وہ دشمنوں کے لئے نحس تھا۔ لیکن دوستوں کے لئے مبارک اور سعد تھا۔ ایسے ہی ہفتہ کے دنوں کے بارے میں مرفوع روایت مندرجہ ذیل ہے

حدیث: 1100

((یوم السبت یوم مکر وخدیعة. ویوم الاحد یوم غرس وبناء والاثنین یوم سفر وطلب رزق، والثلاثاء یوم حدید وباس، والاربعاء یوم لا اخذ ولا عطاء، والخمیس یوم طلب الحوائج، والجمعة یوم خطبة النکاح))❺

---

❶ سورة النحل، الآیة، ۸۱۔

❷ الاحیاء ۱/۷۲۔ میزان الاعتدال ۷٤۷۱۔ تذکرة الموضوعات ص ۱۱۔ کشف الخفاء رقم (۳۲۵۲)

❸ سبق الحدیث۔ کشف الخفاء رقم (۳۲۵۵) الفوائد المجموعه رقم (۱۲۵۹)

❹ سورة القمر من الآیة: ۱۹۔

❺ الفوائد المجموعه رقم (۱۲۵۲) رواه الذهبی فی المیزان (۳۳٤٦) والبغوی فی شرح السنة (۳۹٦) التذکرة لابن طاهر (۱۱۵) اللالی (۱/۲۵۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہفتہ کا دن مکر اور دھوکہ کا دن ہے۔ اتوار کا دن درخت لگانے اور تعمیر کا دن ہے۔ پیر کا دن سفر اور طلب رزق کے لئے ہے۔ منگل کا دن لڑائی اور تکلیف کا دن ہے۔ اور بدھ کا دن وہ ہے جس میں نہ کوئی چیز لی جاتی ہے نہ دی جاتی ہے۔ جمعرات کا دن حاجات طلب کرنے کا دن ہے اور جمعہ کا دن نکاح کا دن ہے۔"

تحقیق: اسے ابویعلیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔

حدیث: 1101 حضرت عائشہؓ سے یہ روایت ہے کہ:

((ان احب الایام الی یخرج فیه مسافری وانکح فیه، واختن فیه صبی یوم الاربعاء))

"مجھے تمام دنوں میں سب سے زیادہ محبوب جس میں مسافر کو سفر کرنا چاہیے اسی میں نکاح پڑھا جائے۔ اور بچہ کے ختنہ کیے جائیں وہ بدھ کا دن ہے۔"

یہاں تک کہ سخاوی کا کلام تھا۔

حدیث: 1102 ((وتقدم ❶ ما بدیء بشيء یوم الاربعاء الا وتم))

"اور کچھ کلام اس بارے میں پہلے اس حدیث کے تحت گزر چکا کہ جو کام بدھ کے روز شروع کیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔" (دیکھیں حدیث نمبر ۷۷۵)

حدیث: 1103 ((یوم صومکم یوم نحرکم)) ❷

"تمہارے روزہ کا دن تمہاری قربانی کا روز ہے۔"

تحقیق: اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ امام احمد وغیرہ کا قول ہے۔ اسے سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ دیکھیں التمییز (۱۶۷۷)

حدیث: 1104 زرکشی اسے نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

((نحرکم یوم صومکم)) "تمہاری قربانی کا دن' تمہارے روزے کا دن ہے۔"

تحقیق: امام احمدؒ فرمایا کرتے تھے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اگر صحیح ہوتو اسے اغلب یا سنت پر محمول کیا جائے گا۔ جیسا کہ عام حجۃ الوداع وغیرہ میں وارد ہے۔

---

❶ سبق الحدیث۔

❷ کشف الخفاء ۲/ ۲۱ و ۵۵۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

ہمارے شیخ حافظ شمس الدین السخاوی اپنی کتاب مقاصد الحسنہ فی بیان الاحادیث المشتھرۃ علی الالسنۃ کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ وہ روایات جو آئمہ کی ایک دوسرے سے ملاقات کے بارے میں مشہور ہیں اور ایسے ہی وہ تصانیف جو بڑے بڑے لوگوں کی قبروں کے بارے میں لکھی گئیں۔ یہ سب کی سب باطل ہیں۔ اور عوام میں علم کے ساتھ بہت تذکرہ ہے۔ وہ علم مطلق ہو یا خاص۔ بعض اوقات جس کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اس میں تقلید سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ جو لوگ صفات کے ساتھ متصف تھے۔ وہ اس قسم کی روایات کے ترک میں مشغول رہے۔ اس کے باوجود یہ لوگوں میں بہت عام ہیں۔ جن کا انحصار بھی ممکن نہیں۔ پہلی قسم کی روایات میں یہ بہت مشہور ہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ شیبان راعی کے پاس جمع ہوئے اور ان سے سوالات کیے۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ باتفاق رائے باطل ہے۔ کیونکہ ان دونوں حضرات نے شیبانؒ کا زمانہ نہیں پایا۔ ایسے ہی یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ امام شافعیؒ امام ابی یوسف کے ساتھ رشید کے پاس جمع ہوئے۔ یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ امام شافعی رشید کے پاس ابی یوسفؒ کی وفات کے بعد پہنچے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں' ایسے ہی یہ واقعہ جو امام شافعیؒ کی جانب منسوب ہے کہ وہ سفر کر کے رشید کے پاس گئے اور امام محمد بن الحسن الشیبانی نے رشید کو ان کے قتل پر ابھارا۔ اور اسے بیہقیؒ نے مناقب شافعیؒ میں روایت کیا ہے یہ بھی موضوع ہے اور جھوٹ ہے۔ اور ایسے ہی میمون کا یہ قول کہ امام احمد فرمایا کرتے تھے۔ کہ تین قسم کی کتابوں کا کوئی اصل نہیں۔ مغازی۔ ملاحم اور تفسیر۔ خطیب اپنی جامع میں فرماتے ہیں یہ ان مضامین کی ان خاص کتب کے بارے میں ہے کہ جن پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ ان کے ناقل صاحب عدالت نہ تھے۔ اور اس میں قصوں کی بھرمار تھی۔ ملاحم کا جہاں تک تعلّق ہے تو اس مضمون کی تمام کتب اس صفت کے ساتھ موصوف ہیں اور آئندہ آنے والے فتنوں کے بارے میں چند احادیث کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں اور جہاں تک کتب تفسیر کا تعلّق ہے تو اس میں سب سے زیادہ مشہور کلبی اور مقاتل بن سلیمان کی کتابیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل تفسیر کلبی کے متعلّق فرماتے ہیں کہ وہ شروع سے آخر جھوٹ ہے ان سے پوچھا گیا کہ اسے دیکھنا بھی جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں مقاتل کی تفسیر بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ سیوطی کہتے ہیں تفسیر کا جہاں تک تعلّق ہے اس میں صحیح کتابیں اور معتبر نسخے بھی موجود ہیں جن کا حال میں نے کتاب الاتقان فی علوم القرآن کے آخر میں بیان کیا ہے۔ مغازی کا جہاں تک معاملہ ہے اس میں مشہور محمد بن اسحاق کی کتاب ہے اور وہ اہل کتاب سے نقل کرتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں واقدی کی کتابیں جھوٹی ہیں۔ اور مغازی میں موسیٰ بن عقبہ کی مغازی کے علاوہ کوئی کتاب صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی قبروں کا معاملہ ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ جبل لبنان کی ایک گھاٹی میں حضرت نوح علیہ السلام کی قبر ہے۔ اور یہ بات ساتویں صدی میں بیان کی گئی۔ ایسے ہی دمشق کی شرقی جانب میں ایک مشہد ابیؓ بن کعب کے نام سے منسوب ہے۔ حالانکہ تمام علماء متفق ہیں کہ ابیؓ دمشق تشریف ہی نہیں لائے۔ کجا کہ وہاں دفن ہونا۔ ایسے جبل مولات میں ایک مکان ابن عمرؓ کی جانب منسوب ہے۔ وہ بھی کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ تمام علماء متفق ہیں۔ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی۔ ایسے ہی مصر میں ایک مکان عقبہ بن عامر کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایک طویل مدت کے بعد بعض لوگوں نے یہ بات خواب میں دیکھی تھی۔ اسی طرح عسقلان میں جو مکان ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب ہے وہ جندرۃ بن خیشنہ کی قبر ہے۔ جیسا کہ بعض شامی حفاظ نے اس کی صراحت کی ہے۔ اگرچہ ابن حبان اور ہمارے شیخ نے قول اول کو تسلیم کیا ہے۔ قاہرہ میں وہ مقام جو مشہد حسینؓ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں حضرت حسینؓ باتفاق دفن نہیں۔ بلکہ وہاں صرف ان کا سر ہے۔ اس کا بعض مصریین نے ذکر کیا ہے۔ اور بعض مصریین منکر ہیں۔ جیسا کہ ہمارے شیخ ابن حجر العسقلانی نے اس کا ذکر کیا ہے میں نے امام تقیؒ ابن تیمیہ کا ایک جواب دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اس کا شدت سے انکار کیا ہے اور کافی طویل جواب ہے۔ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی جانب جو مکان مشہور ہے۔ بعض اہل معرفت نے اس کی زیارت کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ یہ ان کی قبر نہیں... اگرچہ وہ اسی گھاٹی میں مدفون ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

ملا علی قاری کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیے۔ جو علامۃ الشیخ محمد بن الجزری نے فرمائی ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی نبی کی قبر کی تعیین صحیح نہیں۔ ہاں سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اس بستی میں مدفون ہیں نہ کہ خاص اس مکان میں جس کی جانب ان کی نسبت ہے۔ اور گویا کہ یہ اشارہ اسی امر کی جانب ہے کہ سورج کی روشنی جب ظاہر ہو گئی تو چاند اور ستاروں کی چمک کا وجود کہاں باقی رہا اور یہ چیز خود اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ اب تمام مقامات اور تمام زمانوں میں کل ادیان و مذاہب منسوخ ہو چکے ہیں۔ ورنہ آپ کی زیارت میں کوئی نہ کوئی اور بھی اسی عظمت و شان کے ساتھ شریک ہوتا۔ اور یہی حکمت تھی۔ جو نبی کریم ﷺ کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ کیونکہ اگر مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پہلو میں دفن کیا جاتا۔ تو آپ کے رتبہ میں کمی آتی۔ اگرچہ مکہ معظمہ میں بہت سے صحابہ کرام دفن کئے گئے۔ لیکن ان کی قبریں غیر معروف ہیں۔ جیسا کہ خود نشانات ظاہر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت خدیجہ کی قبر بھی بعض لوگوں کے خواب پر بنائی گئی۔ پھر اس امر میں بھی اختلاف ہے۔ کہ حضور کی جائے پیدائش کون سی ہے اگرچہ اہل مکہ کے نزدیک اس سلسلہ میں ایک مقام مشہور ہے۔

اسی طرح ابوبکرؓ و عمرؓ اور علیؓ کی ولادت کی جگہ کا کچھ لوگ ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں تو ان کی جائے پیدائش کے ساتھ تبرک کی کوئی صورت ہی نہیں کیونکہ اعتبار تو ان کے انجام کار اور اخیر عمر میں ان کی قدر و منزلت کا ہے اور پیدائش کے وقت انہیں کوئی ولایت حاصل نہ تھی (کیونکہ پیدائش بھی کفار کے گھر میں ہوئی اور نشو و نما بھی اور خود بھی ایک مدت تک کافر رہے) ہاں اس لحاظ سے کہ ان کے لئے مستقبل میں نیکی سبقت کر چکی تھی۔ جیسا کہ مستقبل کے واقعات نے ثابت کیا۔

اسی طرح شیعوں کی بیہودگیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علیؓ کی قبر کے پہلو میں آدم اور نوح علیہم السلام کی قبر بھی بنا دی حالانکہ خود حضرت علی کی قبر ثابت نہیں وہ بھی ایک خواب کی بنیاد پر بنائی گئی تھی۔ اور غالباً انہوں نے یہ فعل اس لئے اختیار کیا کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ صحابہ کرام میں ابوبکرؓ و عمرؓ کو جو منفرد مقام حضور کے پہلو مین دفن ہونے سے حاصل ہے۔ وہ اور کسی کو حاصل نہیں تو انہوں نے جھوٹی قبریں بنانے کا ارادہ کر لیا۔ تا کہ حضرت علیؓ کو بھی کوئی مقام حاصل ہو سکے۔

اسی طرح یہ باتیں جو منسوب کی جاتی ہیں۔ کہ علی بن موسیٰ رضاء کے مقبرہ میں اندھا بینا اور بیکار ہاتھ والا کار آمد ہو جاتا ہے یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے اسی طرح اہل مکہ اور اہل مدینہ کے جہلاء کا یہ دعویٰ کہ لیلۃ المعراج میں حضور کی قبر مبارک کے قریب نور نظر آتا ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے اور جھوٹے آدمیوں کی باتیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1105

رہا نبی کریم ﷺ کا نور مبارک وہ تو شرقاً اور غرباً ظاہر ہی ہے۔ سب سے پہلے اللہ نے آپ کے نور کو پیدا کیا۔ اور اپنی کتاب میں بھی آپ کا نام نور رکھا۔ اور نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں فرماتے:

((اللھنم اجعلنی نورا)) ❶ ''اے اللہ میرے لئے نور پیدا فرما دیجئے۔''

اور قرآن میں ہے:

((یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ)) ❷

''یہ لوگ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا فرما کر رہیں گے۔''

دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

((اللہ نور السموات والارض مثل نورہ)) ❸

''اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اس کے نور کی مثال اس طاق کی طرح ہے۔''

((ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور)) ❹

''جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔''

لیکن یہ نور وہ ہے۔ جس کا ظہور نہیں (بالفاظ دیگر یہ نور قلب ہے یا نور ایمان ہے۔ اہل بصیرت کو وہ نظر آ جاتا ہے۔

((فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور)) ❺

''بات یہ ہے کہ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔''

تحقیق: خلاصہ میں ہے۔ شیخ فرماتے ہیں۔ حدیث کی وہ کتابیں اور دیگر قسم کی وہ کتب جو اس نور کے ظہور کے بارے میں تصنیف کی گئیں سب موضوع ہیں۔ جیسا کہ موضوعات قضاعی۔ اسی طرح ابن ودعان کی اربعون۔

---

❶ فتح الباری ۱۱/۱۱۸۔ البیھقی ۳/۲۹۔ البخاری فی الادب المفرد رقم ۳۹۶۔

❷ سورۃ التوبۃ الآیۃ: ۳۲۔

❸ سورۃ النور من الآیۃ: ۳۵۔

❹ سورۃ النور من الآیۃ: ۴۰۔ ❺ سورۃ الحج الآیۃ: ۴۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1106 اور کتاب وصایا علیؓ تمام کی تمام موضوع ہے سوائے پہلی حدیث کے کہ:

((یا علی! انت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی)) ❶

''اے علی تو میرے لیے ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حدیث: 1107

صغانی فرماتے ہیں وصایا علیؓ سب کی سب موضوع ہے اس کی پہلی روایت یہ ہے کہ فلاں کے لئے تین علامتیں ہیں۔ اور اخیر میں خاص خاص اوقات میں صحبت سے منع کیا گیا۔ اور آخری وصیّت یہ ہے کہ:

((یا علی! اعطیتک فی هذه الوصیة علم الاولین والآخرین))

''میں اے علی تجھے اس وصیّت میں اولین وآخرین کا علم عطا کرتا ہوں۔''

تحقیق: اسے حماد بن عمرو النصیبی نے وضع کیا تھا۔ سیوطی اللآلی میں کہتے ہیں اسی طرح وصایا علی بھی سب موضوع ہیں۔ اور ان کی وضع کی تہمت حماد بن عمرو پر ہے۔ اسی طرح وہ وصایا علی جو عبداللہ بن زیاد بن سمعان یا اس کے شیخ نے وضع کی تھیں سب موضوع ہیں۔

حدیث: 1108

صغانی کہتے ہیں۔ اس کی پہلی روایت یہ ہے:

((کان الموت فیها علی غیرنا کتب....)) ❷

اس کو ہم نے موضوعات الشہاب سے ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1109 اور آخری روایت یہ ہے کہ:

((ما من بیت الا وملک یقف علی بابه خمس مرات، فاذا وجد الانسان قد نفد اکله، وانقطع اجله. القی علیه غم الموت، فغشیته کربته، وغمرته سکرته)) ❸

''کوئی گھر ایسا نہیں جہاں فرشتہ پانچ بار دروازے پر نہ ٹھہرتا ہو۔ جب انسان کا رزق ختم ہو جاتا۔ اور اس کی مدت پوری ہو جاتی ہے۔ تو اس پر موت کا غم ڈال دیا جاتا ہے۔ تو اس کی مصیبت اسے بے ہوش کر دیتی ہے۔ اور اس کی عمر میں سکرات پیدا ہو جاتے ہیں۔''

---

❶ انظر الحدیث رقم ۱۱۰۵۔ ❷ کشف الخفاء ۲/۵۶۹۔
❸ کشف الخفاء ۲/۵۶۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: سیوطی ذیل میں فرماتے ہیں ان اربعین ودعانیہ میں سے اس طریقہ کے ساتھ کوئی حدیث مرفوع صحیح نہیں ہاں ان میں سے کچھ تھوڑے سے الفاظ صحیح ہیں۔ اگرچہ کلام عمدہ اور ناصحانہ ہے لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ جو بات حق ہو وہ حدیث بھی ہو۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے کہ ہر حدیث ضرور سچی ہوگی۔ اور یہ سب روایات چوری ہیں اسے ابن ودعان نے اُس کے گھڑنے والے سے چوری کیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے رسائل اخوان الصفاء وضع کئے۔ یہ حدیث کے معاملہ میں تمام مخلوق میں سب سے زیادہ جاہل سب سے زیادہ بے حیاء اور سب سے زیادہ جھوٹ پر جری تھا۔ صغانی فرماتے ہیں۔ اسی قسم کی کتب میں سے کتاب فضل العلماء بھی ہے۔ جسے محدث شرف الدین البلخی نے تصنیف کیا ہے اور اس کی پہلی روایت یہ ہے کہ جو فقہ کا ایک مسئلہ بھی حاصل کرے اسکے لیے اتنا اجر ہے۔ اسی طرح شیخ ابن ابی الدنیا کے بارے میں جو لوگوں میں روایت مشہور ہے وہ بھی موضوع ہے کہ ابن ابی الدنیا علی اور عمر کے ساتھ کافی مدت تک رہے اور گھوڑے کی رکاب پکڑ کر سوار ہوئے۔ تو عمر کی رکاب نے انہیں زخمی کردیا۔ حضرت عمر نے انہیں عمر میں برکت کی دعاء دی۔ اسی طرح ابن نسطور الرومی۔ یسر اور یغنم بن سالم کی احادیث۔ ایسے ہی خراش کی وہ احادیث جو اس نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں۔ ایسے ہی دینار کی انس رضی اللہ عنہ سے روایتیں اور ابو ہدبہ ابراہیم بن ہدبہ القیسی کی احادیث سب موضوع ہیں۔

حدیث: 1110

اسی طرح وہ کتاب جو مسند انس بصری کے نام سے مشہور ہے اور انس سے اسے سمعان بن المہدی نے روایت کیا ہے جس میں تین سو کے قریب روایات ہیں اور پہلی حدیث اس کی یہ ہے کہ:

((امتی فی سائر الامم کالقمر فی النجوم)) ❶

”میری امت تمام امتوں میں ایسی ہی ہے جیسا کہ چاند تاروں میں۔“

تحقیق: ”ذیل“ میں ہے سمعان بن المہدی پہچانا نہیں جاتا اس نے ایک جھوٹا نسخہ انس سے منسوب کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے کو قطع کرے۔ لسان المیزان میں ہے یہ نسخہ محمد بن مقاتل الرازی کی روایت سے منقول ہے اور وہ اسے جعفر بن ہارون کے واسطے سمعان سے ایک نسخہ کی روایت کرتا ہے جس میں تین سو سے زیادہ روایتیں ہیں۔ اور ان کے اکثر متون موضوع ہیں۔ صغانی کہتے ہیں اسی طرح وہ احادیث جن میں احمد کا لفظ آئے ایک بھی ثابت نہیں۔

---

❶ لم اجدہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1111

اسی قسم کی روایات میں سے خطبۃ حجۃ الوداع بھی ہے جو ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً مروی ہے جس کی ابتداء یہ ہے کہ:

((لا یرکب احدکم البحر عند ارتجاجه)) ❷

''کوئی تم میں سے سمندر کا سفر نہ کرے جب وہ موج زن ہو۔''

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ سوالات ہیں جو عبداللہ بن سلام نے حضور کا امتحان لیتے وقت سنے تھے اور وہ ایک اچھا خاصہ رسالہ ہے۔ جو مہملات سے پر ہے۔ اللالی میں ہے اخیر خطبہ میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے ایک لمبی روایت مروی ہے جو موضوع ہے اسے میسرہ بن عبدربہ نے وضع کیا تھا خدا کے سامنے اسے برکت عطا نہ ہو۔

وجیز میں ہے ابن عدی کہتے ہیں میں نے محمد بن اشعث سے وہ تمام احادیث لکھیں جنہیں وہ موسیٰ ابن اسمٰعیل اور ابن موسیٰ بن جعفر کے واسطے اسے حضرت علی سے مرفوعاً روایت کرتا تھا۔ اس نے ہمارے سامنے ایک نسخہ نکالا جس میں ایک ہزار سے زائد موسیٰ المذکور سے روایات مروی تھیں اور عام روایات اس کی منکر تھیں۔ دارقطنی فرماتے ہیں یہ بھی ایک اللہ کا عذاب ہے۔ کہ یہ کتاب یعنی قلویات وضع کی گئی۔

حدیث: 1112

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس کا نام انہوں نے سنن رکھا ہے اور سب کی سب ایک ہی سند سے مروی ہیں۔ اس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے:

((لا خیل ابقی من الدھم، ولا امراۃ کابنۃ العم)) ❷

''کوئی سیاہ و سرخ گھوڑا باقی نہ رہے گا۔ اور یہ احادیث ایک عورت سے جو چچازاد و بہن ہے۔''

تحقیق: اور عبداللہ بن احمد۔ احمد۔ علی الرضاء کے ذریعہ ایک نسخہ روایت کیا جاتا ہے جو موضوع ہے اور باطل ہے اس کے وضع کی نسبت عبداللہ یا احمد کی جانب تو ہو نہیں سکتی۔ جیسا کہ بعض اصحاب کو غلط فہمی ہے۔ اسی طرح وضع کی نسبت رضا یا ان کے والد کی جانب یہ بھی بہتر نہیں اور عبداللہ بن احمد کی جانب تو ہرگز بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر اس سے مراد امام احمد بن حنبل ہیں تو یہ تو تباہی کا مقام ہے۔

حدیث: 1113

پھر اسحاق ملطی کی باطل روایات بھی اسی کی مستحق ہیں جس کی ایک روایت یہ ہے کہ:

---

❶ کشف الخفاء ۲/ ۵۷۰۔ الفوائد المجموعۃ ص ۵۰۷۔

❷ کشف الخفاء ۲/ ۵۷۰۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/ ۴۰۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لا یحل لامراۃ تومن باللہ ان تضع الفرج علی السرج)) ❶

"وہ عورت جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں کہ وہ اپنی شرم گاہوں کو چراغوں پر رکھے۔"

حدیث: 1114

((من منع الماعون لزمه طرف من البخل)) ❷

"اور جو مانگنے والے کو روکے اس کے لئے بخل لازم ہو گیا۔"

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہ دوسری روایت اللہ تعالیٰ کے قول (ویمنعون الماعون)❸ سے مستفاد ہے۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل روایت ہے کہ

حدیث: 1115

((لعن الله الناظر والمنظور اليه))

"اللہ تعالیٰ دیکھنے والے پر اور جس چیز کی جانب دیکھا جائے اس پر لعنت فرماتا ہے۔"

ایسے ہی یہ روایت کہ

حدیث: 1116

((لا تقولوا: مسيجد، ولا مصيحف))

"مسیجد اور مصیحف نہ کہا کرو۔"

حدیث: 1117

اور مصغر نام نہ رکھا کرو اور نہ حمدون، علوان اور یعموش وغیرہ نام رکھو۔

((وروى عن ابن جريج، عن عطاء، عن ابى سعيد الوصية لعلى فى الجماع وكيف يجامع؟ فانظر الى هذا الدجال ما اجرأه))

"ابن جریج عطاء ابو سعید کے ذریعہ جماع کے بارے میں حضرت علیؓ کیلئے وصیت روایت کی جاتی ہے۔ کہ کس طرح جماع کیا جائے اس دجال کو دیکھئے کہ جھوٹ میں کتنا جری ہے۔"

تحقیق: ملا علیؒ قاری کہتے ہیں یہاں دجال سے مراد ابن جریج نہیں ورنہ وہ تو جلیل القدر امام ہیں۔ بلکہ ابن جریجؒ سے روایت کرنے والا مراد ہے۔

دیلمیؒ کہتے ہیں کتاب العروس کی اسناد جو ابو الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی تک پہنچتی ہیں۔ سب واہیات ہیں ان پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا اور اس کی تمام روایات منکر ہیں۔

ملا علی قاری کہتے ہیں اسی باعث قاعدہ کلیہ ہے کہ احادیث نبویہ۔ فقہی مسائل اور تفسیر قرآنیہ بجز کتب متداولہ

---

❶ كشف الخفاء ۲/ ۵۷۰۔ تنزيه الشريعة ۲/ ۲۱۵۔ ❷ كشف الخفاء ۲/ ۵۷۰۔

❸ سورة الماعون، الآية: ۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کسی سے روایت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ دیگر کتب پر کوئی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اسلئے کہ زنادقہ اور ملاحدہ نے اس میں بہت کچھ الحاق کیا ہے بخلاف کتب محفوظہ کے کیونکہ ان کے نسخے صحیح اور معتمد ہوتے ہیں۔ سیوطی نے ابن الجوزی سے روایت کیا ہے کہ احادیث میں جو موضوع۔ جھوٹ اور دیگر مختلف قسم کی روایات داخل ہوئیں یہ ان لوگوں کی جانب سے داخل ہوئیں جن پر زہد غالب تھا پھر تو ان کا حافظہ کمزور ہو گیا۔ یا ان کی کتابیں ضائع ہو گئیں اور انہوں نے اپنی یادداشت سے احادیث بیان کرنی شروع کیں اور اسے بیان کرنے میں غلطی کھائی۔ ایسے ہی ان لوگوں سے بھی نقصان پہنچا جو خود ثقہ تھے لیکن اخیر عمر میں ان کی عقلیں جواب دے گئیں۔ بعض رواۃ اس قسم کے بھی ہیں جنہوں نے بھول سے غلط روایت بیان کی۔ جب انہیں صحت کا علم ہوا تو انہوں نے صحیح جانب اس خیال سے رجوع نہ کیا کہ لوگ ان کی نسبت غلط بیانی کی طرف کریں گے۔ ان میں سے زنادقہ بھی ہیں۔ جنہوں نے قصداً حدیثیں وضع کیں ان کا مقصد دین میں فساد۔ اختلاف باہمی اور دین کو ایک کھیل کی حیثیت دینا تھا۔ بعض زنادقہ شیخ کی فضیلت بیان کرتے۔ جس کے باعث شیخ درس میں وہ شے بھی بیان کر جاتا جو حدیث میں نہ تھی بعض اشخاص وہ بھی تھے جنہوں نے دین کی نصرت کے لئے حدیثیں وضع کیں۔ بعض وہ لوگ بھی تھے جو ترغیب و ترہیب کی احادیث ثواب سمجھ کر وضع کرتے۔ بعض وہ بھی تھے جنہوں نے ہر عمدہ بات کے لئے سند وضع کرنا جائز سمجھا تھا۔ بعضوں کا مقصد وضع حدیث سے بادشاہوں کا تقرب حاصل کرنا تھا۔ انہیں میں سے قصہ گو بھی تھے جن کا مقصد یہ تھا۔ کہ لوگوں سے ایسی روایات بیان کی جائیں۔ جس سے لوگوں کے دل نرم ہوں اور پھر وہ ہم پر مال خرچ کریں۔

حدیث: 1118

امام مالک سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب میں مامون کے پاس گیا اور وہ اپنی مجلس خاص میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو خلیفہ اور وزیر کے مابین کچھ جگہ باقی تھی۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھ گیا اور میں نے مامون سے یہ مرفوع روایت بیان کی کہ:

((اذا ضاق المجلس باهله فبين كل سيدين مجلس عالم)) ❶

”جب جگہ تنگ ہو تو عالم کی جگہ دو سرداروں کے درمیان ہوتی ہے۔“

تحقیق: ذیل میں ہے یہ روایت منکر ہے۔ اور امام مالک مامون کی خلافت سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔

حدیث: 1119

ذیل میں ہے حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں داؤد بن المحبر سے تیس سے زائد روایتیں نقل کی ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ یہ تمام کی تمام موضوع ہیں۔ اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے۔

❶ تنزيه الشريعة ٢/٣٥١۔ كشف الخفاء ٢/٥٧١۔ تذكرة الموضوعات ص ٢٠۔ لسان الميزان ٥/ الترجمة رقم ١٢٦٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((ان الا حمق یصیب بحمقه اعظم من فجور الفاجر، وانما یرتفع العباد غدا فی الدرجات، وینالون الزلفیٰ من ربھم علی قدر عقولھم)) ❶

''کہ جب کوئی احمق اپنی کسی بڑی حماقت کی بنا پر کوئی برائی کر بیٹھتا۔ تو وہ لوگوں کے درجے بلند کرتا اور خدا سے اپنی بدعقلی کی بنا پر رحمت کا بھی طالب رہتا۔''

حدیث: 1120 اسی قسم کی ایک اور روایت یہ ہے کہ:

((افضل الناس اعقل الناس)) ❷

''لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ عقل مند ہو۔''

حدیث: 1121

اسی طرح یہ روایت کہ آپ سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ یہ نصرانی کتنا عاقل ہے تو آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ:

((مه! ان العاقل من عمل بطاعة الله)) ❸ ''عقل مند وہ ہے۔ جو اللہ کی اطاعت کرے۔''

تحقیق: سلیمان بن موسیٰ نے بیس سے زیادہ روایات وضع کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ علقمہ سے عرض کیا گیا کہ نصاریٰ کتنے عقلمند ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں ابن مسعود کسی نصرانی کو عاقل (عقل مند) کہنے سے منع کرتے تھے۔ اسی سلیمان کی موضوع روایتوں میں سے یہ بھی ہے کہ

حدیث: 1122

((رکعتان من العاقل افضل من سبعین رکعة من الجاهل، ولو قلت: سبعمائة رکعة لکان کذلک)) ❹

''عاقل کی دو رکعت نماز جاہل کی ستر رکعت نمازوں سے بہتر ہے۔ اگر میں سات سو بھی کہوں۔ تو کوئی بات نہیں۔''

---

❶ کشف الخفاء ۵۷۱/۲۔

❷ کشف الخفاء ۵۷۱/۲۔

❸ تنزیه الشریعة ۲۱۶/۱۔

❹ تنزیه الشریعة ۲۲۴/۱۔ کشف الخفاء ۵۷۲/۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 1123

اس کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ عدی بن حاتم الطائی نے اپنے والد کی سرداری اس کی عزت وشرف اور عقل حضور کے سامنے بیان کی۔ آپ نے فرمایا:

((ان الشرف والسودد والعقل فی الدنیا والآخرۃ للعامل بطاعۃ اللہ تعالی))

''سرداری۔ عزت اور عقل دنیا وآخرت میں اللہ کی اطاعت کرنے والے کے لئے ہے۔''

تحقیق: عدی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ مہمان نوازی کرتا۔ لوگوں کو کھانا کھلاتا۔ صلہ رحمی کرتا۔ اور مصائب میں مدد کرتا اور اسی قسم کے دیگر امور انجام دیتا تو کیا اسے کوئی چیز بھی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ آپ نے فرمایا ''ہرگز نہیں تیرے باپ نے کبھی نہیں کہا کہ اے میرے خدا قیامت کے دن میرے گناہ معاف کرنا۔'' معنوی لحاظ سے اتنی بات تو صحیح ہے کہ بحالت کفر کوئی نیکی بھی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ذیل میں ہے۔ اسی طرح بلال کے کوچ کر جانے اور پھر مدینہ واپس آنے کا واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنے کے بعد وہ مدینہ واپس آئے۔ وہاں اذان دی جس سے اہل مدینہ کانپ گئے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ موضوع ہے۔ ابن حجر المکی نے اس پر مطلع کیا ہے۔ اور اپنی کتاب الموضوع میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

حدیث : 1124

''ذیل'' میں ہے سلیمان کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی بنانے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا:

((ابنہ سبعۃ اذرع طولا فی السماء غیر مزخرفۃ ولا منقشۃ)) ❶

''اسے سات گز اونچی بناؤ۔ اور اس میں کسی قسم کے نقش ونگار نہ ہوں۔'' یہ روایت کہیں نہیں پائی جاتی۔

اسی طرح ذیل میں ایک روایت یہ ہے کہ:

حدیث : 1125

((انہ علیہ الصلاۃ والسلام اذا کان یصلی ظن الظان انہ جسد لا روح فیہ))

''جب حضور نماز پڑھتے تو دیکھنے والا یہ خیال کرتا کہ یہ ایسا جسم ہے کہ جس میں روح نہیں۔'' مختصر میں ہے کہ:

---

❶ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۲۳۔ کشف الخفاء ۲/۵۷۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1126

((الرجلان من امتی لیقومان الی الصلاۃ ورکوعھما وسجودھما واحد، وان ما بین صلاتیھما کم بین السماء والارض)) ❶

''میری امت میں دو آدمی ایسے ہوں گے کہ جب وہ نماز کو کھڑے ہوں گے تو ان کے رکوع و سجود برابر ہوں گے۔ اور ان دونوں کی نمازوں کے درمیان اتنا ہی فرق (درجے کے اعتبار سے) ہوگا۔ جتنا زمین و آسمان کے مابین ہے۔''

تحقیق: یہ روایت موضوع ہے۔

حدیث: 1127

((وفیه ایضا: کان صلی الله علیه وسلم لا یجلس الیه احد وھو یصلی الا خفف صلاته واقبل علیه. فقال: الک حاجة؟ فاذا فرغ من حاجته عاد الی صلاته)) ❷ لم یوجد. وفیه ایضا. لا یصح فی صلاۃ الاسبوع شی.

''مختصر میں ہے کہ جب حضور نماز پڑھتے ہوتے اور کوئی آپ کے پاس آ کر بیٹھتا۔ تو آپ نماز ہلکی کر دیتے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اس کی حاجت دریافت فرماتے اور اسے پورا کرنے کے بعد نماز شروع فرماتے۔ یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔ نیز مختصر میں ہے کہ ہفتہ کی نمازوں کے بارے میں جو روایات آتی ہیں، وہ بھی صحیح نہیں۔''

حدیث: 1128

((فی لیلة الجمعة اثنتا عشرة رکعة بالاخلاص عشر مرات))

''جمعہ کی رات کو بارہ رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں دس دس بار سورت اخلاص پڑھنا۔''

تحقیق: یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1129

((وکذا: رکعتان ب (اذا زلزلت) خمس عشرة مرة وفی روایة: خمسین مرة

---

❶ الفوائد المجموعة ص ۲۵۔ تذکرۃ الموضوعات ص ۳۷۔ ❷ کشف الخفاء ۲/۵۷۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((والکل منکر باطل))

''ایسے ہی وہ دو رکعتیں جن میں اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار پڑھی جائے۔ اور ایک روایت میں پچاس بار کا ذکر ہے۔ ❶ یہ سب کی سب منکر ہیں اور باطل ہیں۔''

حدیث: 1130

((یوم الجمعة رکعتان، والاربع، والاثنتا عشرة))

''جمعہ کے دن میں دو چار اور بارہ رکعتوں کی روایات ہیں۔'' ❷ ان کی بھی کوئی اصل نہیں۔

حدیث: 1131

((قبل الجمعة اربع رکعات بالاخلاص خمسین مرة))

''جمعہ کے روز چار رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر ایک میں سورت اخلاص پچاس پچاس بار پڑھی جائے۔'' اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

تحقیق: اسی طرح عاشورہ کی نماز اور صلوٰۃ الرغائب بالاتفاق موضوع ہیں۔ اسی طرح بقیہ وہ نمازیں جو رجب کی راتوں میں اور علی الخصوص۔ ستائیسویں رجب کی رات میں اور اسی طرح شعبان کی پندرہویں رات میں سو رکعت نماز پڑھنا اور ہر ایک میں سورت اخلاص دس بار پڑھنا اور نمازوں کا جو ذکر قوت القلوب یا احیاء العلوم میں ہے اس سے کوئی دھوکہ نہ کھائے۔ اسے ہی ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور شرح الاوراد میں جو اس کا ذکر ہے اس سے بھی کوئی دھوکہ نہ کھائے۔

مواہب میں ہے۔ کہ قصہ گو جو یہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ چاند نبی کریم ﷺ کے گریبان میں سے داخل ہو کر آپ کی آستین سے نکل گیا۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ شیخ بدرالدین الزرکشی نے شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا ہے۔

حدیث: 1132

حیواۃ الحیوان الدمیری میں ہے۔ قرطبیؒ کہتے ہیں صرد (ایک پرندہ) کو بہت روزہ رکھنے والا بولا جاتا ہے۔ اور معجم عبدالباقی القانع میں یہ روایت موجود ہے کہ ابوغلیظ امیۃ بن خلف الجمحیؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا۔ اور میرے ہاتھ میں صرد پرندہ تھا۔ آپ نے فرمایا:

((ھذا اول طیر صام یوم عاشورا)) ❶ ''یہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا۔''

---

❶ کتاب المجروحین (۲/۳۵) تزکرۃ الموضوعات (٤٢) کنزالعمال (۷/۷۷۵)

❷ کتاب الموضوعات ۲/٤۳۔ اللالی ۲/٥۲۔ تنزیه الشریعة (۲/۸۷)

❸ سبق الحدیث برقم ٦٨٦۔ کشف الخفاء ۲/٥٧٣۔ تنزیه الشریعة (۳/۱٥٦)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق: اور یہ حدیث غلیظ نام کی طرح غلط ہے۔ حاکم کہتے ہیں یہ احادیث حضرت حسین کے قاتلوں نے وضع کی تھیں۔ یہ حدیث باطل ہے۔ اور اس کے رواۃ مجہول ہیں۔ اور یہ جو علماء میں مشہور ہے کہ خواب کا زمانہ ایام وحی میں چھ ماہ رہا۔ تور پشتیؒ نے تصریح کی ہے۔ کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور نووی نے بھی شرح مسلم میں ان کی موافقت کی ہے۔

حدیث: 1133

اور دولابیؒ نے جو یہ حضرت حسین سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ کا سر مبارک علی کی گود میں تھا اور آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا:

((یا علی! صلیت العصر؟))

''اے علیؓ تم نے عصر کی نماز پڑھی۔'' انھوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اللھم انک تعلم انه کان فی حاجتک وحاجة رسولک، فرد علیه الشمس))❶

''اے اللہ تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے کام میں تھا۔ تو سورج لوٹا دیا گیا۔ علیؓ نے نماز پڑھی اور سورج غروب ہو گیا۔''

تحقیق: علماء کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے اور سورج سوائے یوشع بن نون کے کسی کے لئے نہیں لوٹایا گیا۔ جیسا کہ ''ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ'' میں ہے مگر اس واقعہ کو قاضی عیاض نے شفاء میں طحاوی کے ذریعہ روایت کیا ہے۔ میں نے اس کی شرح میں اس کی وجہ بیان کر دی ہے یہ واقعہ سیر میں بھی پورے طور پر موجود ہے۔

حدیث: 1134

شیخ جزری شرح مصابیح میں فرماتے ہیں اور یہ جو لوگ حضور کے اس قول:

((اللھم انت السلام ومنک السلام))❷

((والیک یرجع السلام، فحینا ربنا بالسلام، وادخلنا دارک دارالسلام، فلا اصل له. بل ھو مختلق بعض القصاص))

❶ کشف الخفاء ۲/۵۷۳۔ تنزیه الشریعة ۲/۱۵٦۔

❷ انظر الحدیث رقم ۴۸٦۔

❸ البیھقی ۲/۱۸۳، ۵/۷۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ یہ بعض قصہ گوؤں کی داخل کی ہوئی ہے۔

شیخ علامۃ الزین العراقی فرماتے ہیں لوگوں میں مشہور ہے جو چاشت کی نماز قطع کرے گا یعنی گاہے گاہے چھوڑ دے گا وہ اندھا ہو جائے گا۔ ایسے لوگوں نے اسی باعث بالکل ترک کر رکھی ہے اور جیسا کہ ان کا خیال ہے اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ظاہر چیز یہ ہے کہ شیطان نے ان کی زبان سے یہ بات جاری کرائی ہے تاکہ وہ خیر کثیر سے محروم رہیں۔

حدیث : 1135

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ عورتیں اسی باعث چاشت کی نماز نہیں پڑھتیں کیونکہ ایام کے زمانہ میں وہ پڑھنے سے مجبور ہیں اور اس حدیث کا:

((تارک الورد ملعون)) ❶

"کہ ورد ترک کرنے والا ملعون ہے۔"

ابن امیر الحاج کہتے ہیں۔ ذوالحلیفہ میں کچھ کنوئیں ہیں جو حضرت علیؓ کے نام سے موسوم ہیں اور کہا جاتا ہے کہ حضرت نے ان کنوؤں میں جنات سے جنگ کی تھی۔ یہ کہنے والے کا جھوٹ ہے۔

---

❶ سبق برقم ۳۰۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

امام ابن القیم الجوزی سے سوال کیا گیا۔ کیا کسی موضوع حدیث کو بغیر سند کے کسی قاعدہ سے اس کا پہچاننا ممکن ہے یا نہیں' انہوں نے فرمایا یہ تو بڑا سوال ہے۔ اور اس کو وہی شخص پہچان سکتا ہے جو سنن صحیحہ کی معرفت اس درجہ کی رکھتا ہو کہ سنن صحیحہ اس کے گوشت اور خون تک میں سرایت کر چکی ہوں اور اسے اس میں ملکہ پیدا ہو گیا ہو اور اس امر کی خصوصیت پیدا ہو گئی ہو۔ کہ وہ سنن آثار اور سیرت رسول سے واقف ہونے کے علاوہ اس امر کو بھی خوب جانتا ہو۔ کہ نبی ﷺ کن باتوں کا حکم دیتے اور کن امور سے منع فرماتے۔ کونسی کونسی خبریں بیان فرمائیں۔ کیا کیا دعا فرمائی۔ کس بات کو پسند فرماتے اور کس بات کو برا سمجھتے۔ اور امت کے لئے کونسی بات مشروع فرمائی۔ گویا کہ اسے اتنا ملکہ ہو کہ جیسا کہ وہ خود صحابہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ہر وقت اختلاط رکھتا ہو۔ اسی طرح آپ کے احوال۔ آپ کی عادات و شمائل آپ کے اقوال و افعال کس بات کے جائز ہونے کی خبر بیان فرمائی اور کس بات کے ناجائز ہونے کی۔ اور ان امور سے وہ اس حد تک واقف ہو کہ اس کے علاوہ دوسرا انہیں نہ پہچان سکے کیونکہ ہر مقتدا کی اپنے مقتدی کے ساتھ یہی شان ہوتی ہے۔ اور اس میں یہ تخصیص ہونی چاہیے کہ وہ آپ کے اقوال و افعال کا علم حاصل کرنے پر حریص ہو اور اس بات کی تمیز کر سکے کہ کونسی بات کی نبی ﷺ کے ساتھ نسبت صحیح ہے اور کس بات کی غلط ہے کیونکہ آپ اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔ مقلدین کا بھی اپنے ائمہ کے ساتھ یہی قاعدہ ہے کہ وہ اپنے ائمہ کے اقوال۔ ان کی نصوص۔ مذہب۔ طریقہ کار اور ان کا مشرب اس حد تک پہچانتے ہیں کہ کوئی دوسرا نہیں پہچانتا۔

حدیث: 1136

اس قسم کی مثالوں میں سے وہ روایت بھی ہے جو جعفر بن جسر نے حسن و ثابت کے واسطے سے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من قال سبحان الله وبحمده غرس الله له الف الف نخلة في الجنة اصلها ذهب...)) ❶

"جو سبحان اللہ و بحمدہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک لاکھ درخت لگا دیتا ہے۔ جس کی جڑ سونے کی ہوتی ہے۔"

تحقیق: تو یہ جعفر بن جسر بن فرقد ابو سلیمان القصاب البصری ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں اس کی احادیث

❶ كشف الخفاء ٥٧٣/٢۔ ميزان الاعتدال ٤٠٤/١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکر ہیں۔ازدی کہتے ہیں محدثین کو اس میں کلام ہے۔رہا اس کا باپ حسن تو اس کے بارے میں یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کوئی چیز نہیں اور اس کی احادیث نہ لکھی جائیں۔نسائی اور دارقطنی فرماتے ہیں۔یہ ضعیف ہے۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں۔وہ حد عدالت سے باہر ہے۔ابن عدیؒ کہتے ہیں اس کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں۔

حدیث: 1137

ان روایات میں سے وہ بھی ہے جو ابن مندہ وغیرہ نے احمد بن عبداللہ الجویباری الکذاب سے اس سند کے ساتھ شقیق ابراہیم بن ادہم۔یزید۔اویس قرنی، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ:

((من دعا بهذه الاسماء: اللهم انت حی لا تموت، وغالب لا تغلب، وبصير لا ترتاب، وسميع لا تشك، وصادق لا تكذب، وصمد لا تطعم، وعالم لا تعلم... الى ان قال: فوالذى بعثنى بالحق لو دعى بهذه الدعوات على صفائح الحديد لذابت، وعلى ماء جار لسكن، ومن دعا عند منامه بها بعث لكل حرف منها سبعمائة الف ملك يسبحون له ويستغفرون له))[1]

"نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔اللهم انت حی لا تموت وغالب لا تغلب وبصير لا ترتاب وسميع لا تشك وصادق لا كذب وحمد لا تطعم وعالم لاتعلم اس کے بعد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ کر بھیجا ہے۔جو ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا۔تو لوہے کے تختے بھی پگھل جائیں گے جاری پانی ساکن ہو جائے گا۔اور جو اسے سوتے وقت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلے سات لاکھ فرشتے بھیجے گا۔جو اس کے لئے تسبیح و استغفار کریں گے۔"

تحقیق: اس کی متابعت ایک دوسرے کذاب، سلیمان بن عیسیٰ نے بھی کی ہے۔وہ اسے ثوری کے ذریعہ ابراہیم بن ادھم سے روایت کرتا ہے۔یہ اور اسی قسم کی دیگر مثالیں ایسی ہیں۔کہ جسے نبی کریم ﷺ کے کلام کی ادنیٰ معرفت بھی حاصل ہوگی وہ اسے قبول نہیں کر سکتا۔کیونکہ یہ کلام موضوع اور نبی ﷺ پر تہمت ہے۔

حدیث: 1138

اسی قسم کی ایک روایت وہ بھی ہے۔جو عباس بن الضحاک البلخی کذاب اشر نے اس سند کے ذریعہ۔عمر بن

[1] كشف الخفاء ٢/٥٧٣۔ الموضوعات لابن الجوزى ٣/١٧٥۔ تنزيه الشريعة ٢/٣٢٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الضحاک، المجہول لایعرف۔ابن معاویہ۔اعمش۔ابوصالح۔ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((من کتب: بسم الله الرحمن الرحیم ولم یعم الهاء التی فی (الله) تعالی کتب الله له الف الف حسنة، ومحا عنه الف الف سیئة ورفع له الف الف درجة)) ❶

''جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے تو اللہ کی ھا بھی پوری نہ ہوگی۔ کہ اللہ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا۔اور ایک لاکھ برائیاں مٹائے گا۔اور ایک لاکھ درجے بلند فرمائے گا۔''

نوٹ: ابن حبان کہتے ہیں معمولی علم والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ یہ من گھڑت ہے۔

حدیث: 1139

انہی روایات میں سے وہ بھی ہے جو ابوالعلاء نے نافع کے ذریعہ ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من کفن میتا فان له بکل شعرة تصیب کفنه عشر حسنات)) ❷

''جو شخص میت کو کفن دے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے جو کفن کو لگے۔ دس نیکیاں ہوں گی۔''

تحقیق: یہ ابوالعلاء جو نافع سے روایت کرتا ہے اس کا حدیث میں کوئی درجہ نہیں اور نہ اس سے احتجاج جائز ہے۔اس حدیث کو حسن بن سفیان نے اس سند کے ساتھ ابوالربیع الزہرانی۔صلت بن الحجاج۔ابوالعلاء سے روایت کیا ہے۔ دارقطنیؒ کہتے ہیں یہ ابوالعلاء خفاف الکوفی ہے اور اس کا نام خالد بن طہمان ہے۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے اور وفات سے دس سال قبل اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔اگرچہ اس سے قبل یہ ثقہ تھا۔خرابی حافظہ کے بعد جو الفاظ بھی لوگ اس کے سامنے پڑھ دیتے وہ اسے حدیث میں داخل کر دیتا۔

حدیث: 1140

اسی قسم کی وہ روایت بھی ہے جو محمد بن البیلمانی نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من صام صبیحة یوم الفطر فکانما صام الدهر کله))❸

---

❶ کشف الخفاء ۲/۵۷۔ تنزیه الشریعة ۱/۲۵۵۔ الفوائد المجموعة ص ۲۷۷۔ میزان الاعتدال ۲/۳۸٤۔ ابن جوزی فی الموضوعات (۱/۲۲٤) وابن القیسرانی فی التزکرة (۸۷۸)

❷ کشف الخفاء ۲/۵۷٤۔ میزان الاعتدال ٤/۵۵٤۔

❸ میزان الاعتدال ۳/۶۱۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو عید کے دن صبح روزہ رکھے گویا اس نے ساری زندگی کے روزے رکھے۔“

تحقیق: یہ حدیث باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے ابن البیلمانی منکر روایات بیان کیا کرتا تھا۔ بخاریؒ، ابوحاتم رازی اور نسائی کہتے ہیں اس کی حدیث منکر ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ دار قطنیؒ اور حمیدیؒ کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ اپنے والد کے ایک نسخہ سے روایت کیا کرتا تھا جس میں اسی (۸۰) حدیثیں تھیں اور سب کی سب موضوع تھیں۔ ان میں سے کسی کے ساتھ احتجاج جائز نہیں۔ ہاں تعجب کے طور پر اسے ذکر کرسکتا ہے۔

حدیث: 1141

((من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة)) ❶

”جو عاشورہ کے دن روزہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت (کا ثواب) لکھتا ہے۔“

تحقیق: یہ باطل ہے۔ اسے حبیب بن ابی حبیب۔ ابراہیم الصائغ۔ میمون بن مہران۔ ابن عباس کے ذریعہ روایت کرتا ہے اور یہ حبیب وہ حبیب نہیں جو احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

حدیث: 1142

اسی قسم کی ایک روایت وہ بھی ہے جو زکریا بن درید الکندی الکذاب الاشر نے حمید کے ذریعہ انس سے مرفوعاً روایت کی ہے:

((من داوم على صلاة الضحى ولم يقطعها الا من علة كنت انا وهو في الجنة في زورق من نور، في بحر من نور، حتى نزور رب العالمين)) ❷

”جو نماز چاشت پر ہمیشگی کرے اور اسے درمیان میں قطع نہ کرے تو وہ اور میں جنت میں نور کی ایک کشتی میں نور کے سمندر میں ایک ساتھ سوار ہوں گے۔ اور رب العٰلمین کی ایک ساتھ زیارت کریں گے۔“

نوٹ: من گھڑت ہے۔ زکریا کندی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

حدیث: 1143

انہی روایات میں سے وہ روایت بھی ہے جو عمر بن راشد نے یحییٰ بن ابی کثیر۔ ابوسلمہ کے ذریعہ ابوہریرہ سے روایت کی ہے:

---

❶ ميزان الاعتدال ١/٤٥١ ـ تنزيه الشريعة ٢/١٤٩ ـ الفوائد المجموعة ص ٩٦ ـ

❷ ميزان الاعتدال ٢/٧٢ ـ تنزيه الشريعة ٢/٨٢ ـ الموضوعات لابن جوزى ٢/١١١ ـ العلل المتناهية ١/٤٧٢ ـ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینهن بشی عدلن له عبادة اثنتی عشرة سنة)) ❶

"جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کی یہ چھ رکعتیں۔ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔"

(البانی کہتے ہیں یہ غایت درجہ ضعیف روایت ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث (۴۶۹)

تحقیق: (یہ روایت ابن ماجہ میں ہے) امام احمد، یحییٰ بن معین اور دارقطنی اس میں عمر بن راشد کے بارے میں فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے امام احمد یہ بھی فرماتے ہیں اس کی حدیث کسی شے کی بھی مساوی نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور انہوں نے اسے بہت ضعیف قرار دیا۔ ابن حبان فرماتے ہیں اس کا ذکر بھی جائز نہیں بجز اس کے کہ اس روایت پر جرح مقصود ہو کیونکہ عمر بن راشد، امام مالک اور ابن ابی ذئب وغیرہ جیسے ثقات پر احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

حدیث: 1144

اسی قسم کی یہ روایت ہے:

((من صلی یوم الاحد اربع رکعات بتسلیمة واحدة، یقرا فی کل رکعة (الحمد) و (آمن الرسول...) الی آخرها کتب الله له الف حجة والف عمرة والف غزوة، وبکل رکعة الف صلاة، وجعل بینه وبین النار الف خندق)) ❷

"جو اتوار کے دن ایک سلام سے چار رکعت پڑھے اور ہر ایک میں سورت فاتحہ اور آمن الرسول سے آخیر سورت تک پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار حج۔ ایک ہزار عمرہ اور ایک ہزار غزوہ کا ثواب لکھتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور اس کے اور دوزخ کے مابین ایک ہزار خندق حائل کر دیتا ہے۔"

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس روایت کو وضع کرنے والے کی صورت بگاڑے وہ اللہ اور رسول پر جھوٹ بولنے میں کتنا جری ہے۔

---

❶ میزان الاعتدال ۱۹۴/۳۔ سنن ابن محه حدیث (۱۳۷۴) البانی کہتے ہیں تحت ضعیف التعلیق الرغیب (۲۰۴/۱) الضعیفة (۴۶۹)

❷ الموضوعات ۱۱۶/۲۔ تنزیه الشریعة ۸۶/۲۔ کشف الخفاء ۵۷٤/۲۔ الفوائد المجموعة ص ٤٥۔ رقم (۱۳۲) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی (۱۹۸/۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1145

اسی طرح یہ حدیث کہ:

((من صلی یوم الاحد اربع رکعات، یقراء فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة، و (قل هو الله احد) خمس عشرة مرة، اعطاه الله یوم القیامة ثواب من قرا القرآن عشر مرات، وعمل بما فی القرآن، ویخرج یوم القیامة من قبره ووجهه مثل القمر لیلة البدر، ویعطیه الله بکل رکعة الف مدینة من لولوء فی کل مدینة الف قصر من زبرجد، فی کل قصر الف دار من الیاقوت، فی کل دار الف بیت من المسک فی کل بیت الف سریر....)) ❶

''جو اتوار کی رات میں چار رکعت پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورت اخلاص پندرہ پندرہ بار تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز دس بار قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جب وہ قبر سے نکالا جائے گا۔ تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار موتیوں کے شہر عطا فرمائے گا۔ اور ہر شہر میں ایک ہزار زبرجد کے محل ہوں گے اور ہر محل میں ایک ہزار یاقوت کے مکان اور ہر مکان میں ایک ہزار مشک کے کمرے اور ہر کمرے میں ایک ہزار تخت ہوں گے۔''

تحقیق: علی ہذا القیاس اسی طرح یہ کذاب اور بدمعاش ایک ہزار کی رٹ لگاتا چلا گیا۔ بعینہ یہ مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1146

((من صلی لیلة الاثنین ست رکعات، یقرا فی کل رکعة فاتحه الکتاب مرة، وعشرین مرة (قل هو الله احد...) ویستغفر الله بعد ذلک عشر مرات، اعطاه الله یوم القیامة ثواب الف صدیق، والف عابد والف زاهد)) ❷

---

❶ انظر الحدیث السابق والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۱۵۔

❷ کشف الخفاء ۲/۵۷٤۔ تنزیه الشریعة ۲/۸٤۔ الفوائد المجموعة ص ٤٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو دو سوموار کی رات میں چھ رکعت نماز پڑھے۔ ہر ایک میں سورت فاتحہ ایک مرتبہ اور سورت اخلاص بیس بار پڑھے اور بعد میں دس بار استغفار کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایک ہزار صدیق۔ ایک ہزار عابد اور ایک ہزار زاہدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔"

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس کے واضع اور حضور پر جھوٹ بولنے والے کی صورت بگاڑے یہ احمد بن عبداللہ الجویباری الکذاب الخبیث کا کام ہے۔ یہ بھی ایک مندرجہ ذیل روایت ہے۔

حدیث: 1147

((من صلى ليلة الاثنين اربع ركعات، يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة، وآية الكرسي مرة، و (قل هو الله احد) مرة و (قل اعوذ برب الفلق) مرة، و (قل اعوذ برب الناس) مرة، كفرت ذنوبه كلها. واعطاه الله قصرا في الجنة من درة بيضاء، في جوف القصر سبعة ابيات، طول كل بيت ثلاثة آلاف ذراع، وعرضه مثل ذلك...)) ❶

"جو دو سوموار کی رات کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورت فاتحہ ایک بار آیت الکرسی ایک بار۔ قل ھو اللہ۔ ایک بار۔ قل اعوذ برب الفلق ایک بار قل اعوذ برب الناس ایک بار پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کا۔ کفارہ فرمادے گا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک محل بنائے گا۔ جو سپید موتیوں کا ہوگا۔ ہر محل میں سات گھر ہوں گے۔ جن کا طول و عرض تین ہزار گز ہوگا۔"

تحقیق: اسی طرح اس کذاب خبیث نے ایک لمبی حدیث بیان کی۔ جس میں یہی خرافات بھری ہوئی ہیں۔ اور یہ تمام شرارت حسین بن ابراہیم کذاب و دجال کی ہے۔ جو محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے۔ اسی طرح اس نے ہفتے کے تمام ایام کے لئے احادیث وضع کیں۔

یہ باب بہت وسیع ہے ہم نے اس میں سے کچھ تھوڑا سا جزو بیان کیا ہے تا کہ اس قسم کی احادیث کی پہچان پیدا ہو جائے کہ جن روایات میں اس قسم کی خرافات قبیحہ ہوں وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اور اسی قسم کی احادیث ان جہلاء نے وضع کی ہیں۔ جو زہد۔ فقر اور تصوف کے ساتھ منسوب ہیں۔

حدیث: 1148

اور بہت سی روایات وہ ہیں۔ جو فقہ کی جانب منسوب ہیں۔ اور ان موضوع روایات پر ایک ظلمت و خرافات

❶ الموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۱۷ و ۱۱۸۔ وانظر الحديث قبله۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ظاہر ہوتی ہے۔ جو خود اس کے موضوع ہونے کو بیان کر دیتی ہیں۔ مثلاً یہ روایت:

((من صلى الضحى كذا وكذا ركعة اعطى ثواب سبعين نبيا)) ❶

"جو چاشت کی اتنی اتنی رکعت نماز پڑھے تو اسے ستر انبیاء کا ثواب دیا جاتا ہے۔"

تحقیق: اور یہ خبیث کذاب اتنی بات نہیں جانتا کہ اگر کوئی شخص نبی کے علاوہ عمر نوح کے برابر بھی نماز پڑھے تو اسے ایک نبی کی نماز کا ثواب نہیں مل سکتا۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل قول کہ

حدیث: 1149

((من اغتسل يوم الجمعة بنية وحسبة كتب الله له بكل شعرة نورا يوم القيامة، ورفع الله له بكل قطرة درجة في الجنة من الدر والياقوت والزبرجد بين كل درجتين مسيرة مائة عام)) ❷

"جو جمعہ کے روز ڈرتے ہوئے غسل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر بال کے بدلے قیامت کے روز نور اور ہر قطرہ کے بدلے جنت میں موتی یاقوت اور زبرجد کا ایک درجہ عطا فرمائے گا اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی۔"

تحقیق: اس طرح اس نے ایک لمبی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کے واضع کی صورت خراب کرے اور یہ روایت عمر بن صبیح کذاب خبیث کی وضع کردہ ہے۔

---

❶ كشف الخفاء ٢/٥٧٥۔ الفوائد ص ٣٦۔ تنزيه الشريعة ٢/١٨٢۔

❷ تنزيه الشريعة ٢/٨٠۔ الفوائد المجموعة ص ١٥۔ رقم (٤٠) كشف الخفاء ٢/٥٧٥۔ رواه احمد ٤/١٠۔ الحاكم ١/٢٨٣، ٢٩٠۔ الخطيب البغدادى ٣/٣٣١۔ البخارى فى تاريخ الكبير ١/٣٧٥۔ الموضوعات لابن جوزى ٢/١٠٣۔ اللآلى المصنوعه ٢/١٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

اب ہم وہ قاعدہ کلیہ کو بتانا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ حدیث کے موضوع ہونے کا علم حاصل ہو جائے۔

حدیث: 1150

اس میں سے ایک یہ ہے کہ حدیث ایسی امثال وخرافات پر مشتمل ہو کہ نبی کریم ﷺ نے اس جیسی بات نہ فرمائی ہو اور یہ مکذوبین کی روایات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ روایت:

((من قال لا اله الا الله خلق الله من تلك الكلمة طائرا له سبعون الف لسان، لكل لسان سبعون الف لغة يستغفرون الله له)) ❶

''جو شخص لا الہ الا اللہ کہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کی ستر زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغت ہوتے ہیں۔ اور وہ اللہ سے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔''

حدیث: 1151

((من فعل كذا و كذا اعطى فى الجنة سبعين الف مدينة، فى كل مدينة سبعون الف قصر، فى كل قصر سبعون الف حوراء))

''یا اسی قسم کی دیگر روایات جن میں یہ آتا ہے کہ جو فلاں فلاں عمل کرے۔ تو جنت میں اسے ستر ہزار شہر عطا کیے جائیں گے ہر شہر میں ستر ہزار محل اور ہر محل میں ستر ہزار حوریں ہوں گی۔''

تحقیق: اور اس قسم کی مثالیں دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان کا واضع (گھڑنے والا) انتہائی درجہ جاہل اور بیوقوف ہے یا زندیق ہے۔ کہ اس قسم کے کلمات نبی ﷺ کی جانب منسوب کر کے آپ کی تنقیص کا ارادہ مقصود تھا۔ دوسری قسم کی روایات وہ ہیں جنہیں حس (عقل) تجربہ، مشاہدہ جھوٹ تصور کرے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1152

((الباذنجان لما اكل له)) ❷

---

❶ كشف الخفاء ٢/٥٧٥۔

❷ سبق الحديث برقم ٣١٧۔ تذكرة الموضوعات ص ١٤٨۔ كشف الخفاء ١/٣٢٧۔ الحاوى للفتاوىٰ ١/٥٤٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کہ بینگن جس شے کے لئے بھی کھایا جائے۔" اور یہ روایت کہ

حدیث: 1153

((الباذنجان شفاء من كل داء)) "بینگن ہر بیماری کی شفاء ہے۔" ❶

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس کے واضع کی صورت خراب کرے۔ یہ حدیث بعض جاہل اطباء نے لوگوں کو مسخر کرنے کیلئے وضع کی ہے۔ بینگن سوداوی بخار اور بہت سے امراض ایسے ہیں کہ بینگن سے مرض میں اور شدت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر اسے فقیر کھائے تو غنی ہو جائے اور اس کا غنا کبھی ختم نہ ہو۔ اگر جاہل کھائے تو عالم بن جائے۔ اور اس کا علم کبھی ختم نہ ہو۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت کہ

حدیث: 1154

((اذا عطس الرجل عند الحديث فهو صدق)) ❷

"جب کسی کو بات کرتے وقت چھینک آ جائے تو سمجھو وہ بات سچی ہے۔"

تحقیق: اگرچہ اس روایت کی سند بعض لوگوں سے صحیح بھی ہو۔ لیکن حس (تجربہ، عقل) اس کے موضوع ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ یہ بات ثابت کرتا ہے کہ چھینک اور جھوٹ بیک وقت بھی واقع ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ جھوٹ ہے چاہے ایک لاکھ آدمی کیوں نہ چھینکیں اور حضور سے جو احادیث ثابت ہیں ان میں سے کسی ایک پر بھی چھینک کے ذریعہ صحت کا حکم نہیں لگایا گیا۔ اور اگر کسی کی شہادت کے وقت تمام لوگ چھینکیں تب بھی اس کی صداقت کا حکم جاری نہیں کیا جاتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ابونعیمؒ نے ابوہریرہ سے اسے ان الفاظ کیساتھ روایت کیا ہے کہ بلاتے وقت دیا (دعا کے وقت) چھینک آ جانا سچا گواہ ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے' اور یہ بات مخفی نہیں کہ اگر کوئی بات نقلاً ثابت ہو جائے تو اگر حس عقل کی مخالفت کرے تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1155

((عليكم بالعدس فانه مبارك يرقق القلب، ويكثر الدمعة، قدس فيه سبعون نبيا)) ❶

---

❶ لسان الميزان ٤/٨٨۔ تنزيه الشريعة ٢/٢٣٨۔ الموضوعات لابن جوزى ٣/٣٠١۔ تذكرة الموضوعات للفـ (١٤٨) الفوائد رقم ٤٩٤۔ موضوع ہے۔

❷ انظر الحديث رقم ٩٢٣۔ اس کی تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔

❸ الفوائد المجموعة ص ١٦١۔ رقم (٤٨١) تذكرة الموضوعات (١٤٧) الموضوعات لابن جوزى ٤/٢٩٤۔ اللآ المصنوعه ٢/٢١٢۔ المجمع ٥/٤٤۔ ہیثمی کہتے ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا اور اس میں عمرو بن حصین راوی متروک ہے۔ تنزيه الشريعة ٢/٢٤٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کہ مسور کی دال کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ مبارک ہے دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو زیادہ کرتی ہے اس میں ستر انبیاء کے ذریعے پاکی داخل کی گئی ہے۔"

تحقیق: عبداللہ بن المبارک سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا گیا اور ان سے سوال کیا گیا کہ یہ روایت آپ سے کی جاتی ہے انہوں نے فرمایا میرا نام نہ لو۔ میں مسور کا کوئی درجہ بھی بلند نہیں کر سکتا۔ یہ تو یہود کی خواہشات کا نتیجہ ہے۔ اور اگر اسے ایک نبی بھی پاک بناتا تو یہ تمام بیماریوں کی شفا بن جاتی۔ پس ستر انبیاء کیسے ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اسے معمولی چیز قرار دیا ہے اور ان لوگوں کی تردید کی جنہوں نے من وسلویٰ کے مقابلے میں اسے فوقیت دی اور اسے پیاز اور لہسن کے برابر قرار دیا۔ اسی باعث ان یہود نے انبیاء بنی اسرائیل پر یہ افتراء باندھا کہ انہوں نے اسے اس عیب سے پاک کر دیا حالانکہ اس میں مختلف نقصانات ہیں۔ سوداء کو زیادہ کرتی۔ نفخ اور ریاح غلیظہ پیدا کرتی ہے۔ نیز سانس کو تنگ کرتی اور خون کو خراب کرتی ہے اس کے علاوہ اور بہت سے محسوس نقصانات موجود ہیں۔ اور یہ حدیث ان لوگوں نے وضع کی ہے جنہوں نے اسے من وسلویٰ پر ترجیح دی ہے یا انہی جیسے دیگر اشخاص۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ پہلے دیگر علماء کے اقوال گزر چکے۔ جو ابن المبارک کی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث کہ

حدیث: 1156

((ان اللہ خلق السموات والارض یوم عاشوراء)) ❶

"اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان عاشوراء (دس محرم) کے دن پیدا کیے۔" اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث کہ

حدیث: 1157

((اشربوا علی الطعام تشبعوا)) ❷

"کھانے پر پانی پیا کرو۔ اس سے تمہارا پیٹ بھر جائے گا۔"

تحقیق: نیز کھانے پر پانی پینا، کھانے کو تحلیل کر دیتا ہے۔ اور کھانے کو معدہ میں ٹھہرنے نہیں دیتا۔ اسی طرح یہ حدیث کہ:

حدیث: 1158

((اکذب الناس الصباغون والصواغون)) ❸

"سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے لوگ کپڑا رنگنے والے اور زیورات بنانے والے ہیں۔"

---

❶ کشف الخفاء ۲/۵۷۵۔

❷ میزان الاعتدال ترجمة رقم ٤٦٤٢۔ کشف الخفاء ۲/۵۷٦۔

❸ مسند احمد ۲/۲۹۲۔ ابن ماجه ۲۱۵۲۔ کتاب التجارات، باب الضاعات۔ البیهقی ۲٤۹/۱۰ منحه المعبود ۱۳۰٦ تاریخ بغداد ٤۳۸/۱۳ المجروحین ۲۰۵/ و ۲۱۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۴۴)((احادیث البیوع))

تحقیق: تو حس اس حدیث کا انکار کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے علاوہ دیگر طبقوں میں ان سے بہت زیادہ جھوٹ پایا جاتا ہے۔ جیسے رافضی کہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ جھوٹے ہیں۔ کاہن اور نجومی وغیرہ۔ بعض علماء نے اس کی یہ تاویل کی ہے۔ کہ یہاں صباغ سے مراد وہ لوگ ہیں جو حدیث میں بطور زینت الفاظ کی زیادتی کرتے ہیں۔ حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ یہ حدیث میں زبردستی کی تاویل ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ قول غریب ہے۔ کیونکہ اس حدیث کو احمد۔ ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

حدیث: 1159

معرفت حدیث میں سماجۃ الحدیث بھی داخل ہے اور اس میں وہ روایات داخل ہیں ۔جن کے ذریعہ لوگوں سے مذاق کیا جاتا ہے ۔جیسا کہ یہ روایت:

((لو کان الارز رجلا لکان حلیما، ما اکله جائع الا اشبعه)) ❶

"اگر چاول انسان ہوتا تو بہت حلیم الطبع ہوتا جب بھی اسے بھوکا کھائے گا تو اس کا پیٹ بھر جائے گا۔"

نوٹ: ابن قیم نے (ھدی النبوی) میں اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

تحقیق: اور یہ اس قسم کی فضولیات ہیں کہ جن سے عقلاء فضلاء بھی بری ہیں کجا کہ سید الانبیاء اور یہ مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1160

((الجوز دواء، والجبن داء، فاذا دخل فی الجوز صار شفاء))

"اخروٹ دوا ہے ۔اور پھٹا ہوا دودھ بیماری ہے ۔لیکن پیٹ میں داخل ہونے کے بعد شفاء بن جاتا ہے۔"

تحقیق: اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے پر اور جس نے اسے نبی ﷺ کی جانب منسوب کیا ہے لعنت فرمائے ۔اسی طرح مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1161

((لو یعلم الناس ما فی الحلبة لاشتروها بوزنها ذهبا)) ❷

"اگر لوگ یہ جان لیں کہ میتھی میں کیا خوبی ہے تو اسے سونے سے وزن کر کے خریدیں۔"

نوٹ: یہ تین طرق سے مروی ہے پہلی سند۔جدر بن الحارث ثنا بقیہ ۔ابن جوزی کہتے ہیں ۔جدر حدیثیں چوری کرتا تھا اور بقیہ مدلس ہے ۔دوسری سند ہے سلیمان بن سلمہ الخبائری ثنا عتبہ بن السکن ثنا ۔۔ سیوطی کہتے ہیں خبائری متروک اور عتبہ اس سے بھی زیادہ ۔تیسری سند ۔محمد بن یزید المستملی ثنا حسین بن علوان ۔ابن جوزی کہتے ہیں حسین بن علوان کذاب ہے ۔اسی طرح یہ مندرجہ ذیل روایت کہ:

❶ سبق الحدیث برقم ۷۵۱۔ ❷ رواہ ابن عدی ۱۸۸/۱۔ اللالی المصنوعه ۲۲۱/۲۔ للسیوطی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1162

((احضروا موائدكم البقل، فانه مطردة للشيطان)) ❶

''اپنے دستر خوانوں پر ترکاری ضرور رکھا کرو کیونکہ وہ شیطان کو دور کرتی ہے۔''

ایسے ہی یہ مندرجہ ذیل روایت کہ:

حدیث: 1163

((ما من ورقة هندباء الا عليها قطرة من ماء الجنة)) ❷

''ہندباء (ایک ترکاری) کے پتوں پر جنت کے پانی کا ایک قطرہ ہے۔''

نوٹ: اس کو ابن حبان نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں العلاء بن سلمہ وضاع راوی ہے۔

حدیث: 1164

((بئست البقلة الجرجير، من اكل منها ليلا بات ❸ ونفسه تنازعه، ويضرب عرق الجذام في انفه، كلوها نهارا و كفوا عنها ليلا)) ❹

''جرجیر ترکاری بہت بری ہے جو اسے رات کو کھائے گا۔ اس کا سانس رکتا رہے گا۔ اور جذام کا عرق اس کی ناک سے گرتا رہے گا۔ اسے دن میں کھاؤ اور رات میں اسے نہ کھاؤ۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے۔ اس میں اکثر راوی مجہول ہے۔

حدیث: 1165

((فضل دهن البنفسج على الادهان كفضل اهل البيت على سائر الخلق)) ❺

''بنفشہ کا تیل تمام تیلوں پر ایسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ اہل بیت تمام مخلوق پر۔''

---

❶ اللآلي ۲/ ۱۲۰۔ ميزان الاعتدال ترجمة رقم ۱۸٦٤۔ تنزيه الشريعة ۲/ ۲٤٦۔ الفوائد المجموعة ص ۱٦٥۔ رقم (٤٩٠)

❷ مجمع الزوائد ٥/ ۱۷۰۔ وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير وفيه ارطاة بن الاشعث وهو متهم بالوضع۔

❸ كشف الخفاء ۲/ ٥٧٦۔

❹ تنزيه الشريعة ۲/ ۲۳۷۔ و ۲٤٦ و ۲۷۱۔ الفوائد المجموعة ص ۱٦٥ و ۱۹٦۔ رقم (٤٩۲) كشف الخفاء ۲/ ٥٧٦۔

❺ كشف الخفاء ۲/ ٥٧٦۔ الفوائد المجموعة ص ۱٦٧۔ ٤٩۱۔ رواه ابونعيم في الحلية (۳/ ۲۰٤) الخطيب بغدادی (۷/ ۲۷۲) اللآلی المصنوعه (۲/ ۲۲۱) تنزيه الشريعة ۲/ ۲٤٦، ۲۷۱۔ الموضوعات لابن جوزی (۳/ ٦٤، ٦٥، ٦٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1166

((فضل الكراث على سائر البقول كفضل البر على الحبوب)) ❶

"ککڑی (خربوزہ) تمام ترکاریوں سے اتنی ہی افضل ہے جیسا کہ گندم تمام دانوں سے افضل ہے۔"

نوٹ: ایک روایت میں ہے كفضل الخبز على سائر الاشياء۔ جیسے روٹی تمام چیزوں سے افضل ہے۔ دیکھیں (اللآلی المصنوعہ ۲/۲۴۳) الفوائد المجموعہ رقم (۴۹۳) موضوع روایت ہے۔

حدیث: 1167

((الكماة والكرفس طعام الياس واليسع)) ❷

"کماۃ اور کرفس ہر امیر و غریب کا کھانا ہے۔"

حدیث: 1168

((ما من رمان الا ويلقح بحبة من رمان الجنة)) ❸

"کوئی انار ایسا نہیں کہ اس کے دانوں کے ساتھ جنت کے انار کے دانے نہ ہوں۔"

نوٹ: اس کو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا ہے اس میں وضاع راوی ہے۔ اور میزان میں ہے کہ یہ محمد بن ولید بن ابان کی اباطیل میں سے ہے۔

حدیث: 1169

((ربيع امتى العنب والبطيخ)) ❹

"میری امت کا موسم بہار انگور اور بطیخ ہے۔ (ایک گھاس ہے جس کے پتے روٹی کی طرح ہوتے ہیں اور زمین پر پھیلتے ہیں۔ اور اس میں پھل آتا ہے)"

حدیث: 1170

((عليكم بمداومة اكل العنب مع الخبز)) ❺

"روٹی کے ساتھ انگور کھانے پر مداومت کیا کرو۔"

نوٹ: اس معنی کی روایت دیکھیں اس میں یہ بھی ہے کہ بہترین کھانا روٹی اور بہترین پھل انگور ہے۔ رواہ ابن عدی ۱۷۷۸/۵۔ تنزيه الشريعة ۲۳۵/۲۔ اللآلی المصنوعه ۲۱۱/۲۔ الفوائد المجموعه رقم الحديث (۴۷۹) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی (۳۶۸/۲) اس کو ابن عدی نے عائشہ سے روایت کیا ہے اور کہا یہ موضوع ہے۔

---

❶ كشف الخفاء ۵۷/۲۔

❷ كشف الخفاء ۵۷۶/۲۔ الفوائد المجموعة ص ۱۵۹۔ تنزيه الشريعة ۲۴۲/۲۔

❸ كشف الخفاء ۲/۵۱۰/۱،۵۷۶/۲۔ تنزيه الشريعة ۲۳۵/۲۔ الفوائد رقم الحديث (۴۷۵)

❹ كشف الخفاء ۵۷۶/۲۔ ❺ كشف الخفاء ۵۵۶/۱، ۵۷۶/۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 1171

((علیکم بالملح فان فیه شفاء من سبعین داء)) ❶

"نمک کو ضرور استعمال کرو، کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کی شفاء ہے۔"

حدیث : 1172

((من اکل فولة بقشرها اخرج الله تعالی منه من الداء مثلها)) ❷

"جو لوبھیا کو چھلکوں سمیت کھائے اللہ تعالیٰ اس سے اتنی ہی بیماریاں دور فرما دیتا ہے۔"

تحقیق: اللہ تعالیٰ ان روایات کے وضع کرنے والے پر لعنت فرمائے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اس روایت کو ابن حبان نے ضعفاء میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ شوکانی کہتے ہیں اس کو طبرانی نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں عبدالصمد ابن مطیر راوی متروک ہے۔ اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث : 1173

((لا تسبوا الدیک، فانه صدیقی. ولو یعلم بنو آدم ما فی صوته لاشتروا ریشه ولحمه بالذهب))

"مرغ کو برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ میرا دوست ہے اگر بنی آدم اس بات کو جان لیں کہ اس کی آواز میں کیا خوبی ہے تو اس کے پر اور گوشت کو سونے کے بدلے خریدیں۔"

نوٹ: الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۵۰۴) الموضوعات لابن جوزی ۳/۳۔ تذکرۃ الموضوعات (۹۶۶) اللآلی المصنوعہ (۲/۲۲۷) شوکانی کہتے ہیں اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے۔ اس میں رشدین اور عبداللہ بن صالح دونوں ضعیف ہیں۔

حدیث : 1174

ملا علی قاری کہتے ہیں اس روایت کا شروع حصہ صحیح ہے۔ کیونکہ ابوداودؒ نے سند حسن کے ساتھ زید بن خالدؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((لا تسبوا الدیک، فانه یوقظ للصلاۃ)) ❸

---

❶ پیچھے گزر چکی ہے۔

❷ الفوائد المجموعة ص ١٧١ ـ رقم (٤٨٥) تنزيه الشريعة ٢/٢٤٩ ـ علل الحديث رقم ٢٥٥٩ ـ كشف الخفاء ٤٩٧١١، ٢/٤٩٦ ـ رواه ابن عدى ٤/١٥٧٣ ـ تذكرة الموضوعات (٧٢٨٠) اللآلى المصنوعه (٢/٢١٨)

❸ ابوداود: كتاب الادب، باب ماجاء فى الديك والبهائم حديث (٥١٠١) البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ المشکاۃ (۴۱۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔"

حدیث: 1175

ابن قانع نے ایوب بن عتبہ سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے:

((الدیک الابیض صدیقی زاد ابوبکر البرقی عن ابی زید الانصاری: وصدیق صدیقی، وعدو عدو الله)) ❶

"کہ سفید مرغ میرا دوست ہے۔ ابوبکر البرقی نے ابوزید انصاری سے اس میں کچھ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ اور میرے دوست کا دوست اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے۔"

تحقیق: اور حارث کی روایت میں عائشہؓ اور انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ میرے دشمن کا دشمن ہے۔ اور حارث نے ابوزید انصاریؓ سے یہ زیادتی بھی روایت کی ہے کہ گھر والوں کا پہرہ دیتا۔ اور اس کے اردگرد گھومتا رہتا ہے۔ بغوی نے خالد بن معدانؒ سے سات مکانوں کا ذکر کیا ہے۔

حدیث: 1176

اور عقیلی اور ابوالشیخ کی روایت میں انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ:

((الدیک الابیض الافرق حبیبی وحبیب حبیبی جبریل، یحرس بیته وستة عشر بیتا من جبرانه: اربعة عن الیمین، واربعة عن الشمال واربعة من قدام، واربعة من خلف)) ❷

"سفید مرغ میرا دوست اور میرے دوست جبرائیل کا بھی دوست ہے۔ مالک کے گھر کا بھی پہرہ دیتا ہے اور اس کے سولہ پڑوسیوں کے مکانوں کا بھی۔ چار دائیں۔ چار بائیں۔ چار آگے اور چار پیچھے۔"

تحقیق: یہ تمام روایات جامع الصغیر میں ہیں۔ اگرچہ یہ سب روایات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں۔ ان پر وضع کا حکم جاری نہیں کیا جاسکتا۔ مگر آخری روایت جو ذکر کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1177

((من اشتری دیکا ابیض لم یقربه شیطان ولا سحر)) ❸

---

❶ تنزیه الشریعة ۲/۲۴۹ و ۲۵۰۔ الفوائد المجموعة ص ۱۷۲۔

❷ کشف الخفاء ۱/۴۹۷۔

❸ لم اجده۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو سفید مرغ خریدے۔ تو شیطان اور جادو اس کے قریب نہیں آسکتے۔"

نوٹ: اس کی سند میں یحییٰ بن عنبسہ کذاب ہے۔

حدیث: 1178 بیہقی نے اس روایت کو ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((الدیک یوذن بالصلاۃ، من اتخذ دیکا ابیض حفظ من ثلاثۃ: من شر کل شیطان، وساحر، وکاھن)) ❶

"مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے جو سفید مرغ رکھے وہ تین باتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ شیطان، جادوگر اور کاہن سے۔" اور مندرجہ ذیل حدیث کہ

حدیث: 1179

((ان للہ دیکا عنقہ مطویۃ تحت العرش، ورجلاہ فی التخوم)) ❷

"اللہ کے لئے ایک مرغ ہے۔ جس کی گردن عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہے۔ اور اس کے پیر تحت العرش ہیں۔"

نوٹ: اس کو ابن عدی نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں علی بن ابی علی اللھبی متروک ہے اور موضوع روایات بیان کرتا ہے اس سے احتجاج جائز نہیں۔ ابن جوزی نے اس روایت کو موضوع کہا ہے۔

حدیث: 1180

تو مرغ کے بارے میں جتنی روایات میں سب جھوٹ ہیں سوائے اس حدیث کے کہ:

((اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فأسالوا اللہ من فضلہ، فانھا رأت ملکا)) ❸

"جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔"

---

❷ کنزالعمال ۳۵۲۸۸ وعزاہ للبیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ عنھما۔

❸ تنزیہ الشریعۃ ۱۸۹/۱۔ الفوائد المجموعۃ ص ۴۵۶۔ رقم الحدیث ۱۳۰۳۔ رواہ ابن حبان فی المجروحین ۱۰۷/۲۔ المیزان (۵۸۹۷) ابن جوزی فی الموضوعات ۲۰۶/۳۔ التذکرۃ (۱۶۹) وابن طاھر (۱۵۳) وابن حجر فی اللسان (۶۶۶/۴) اللآلی (۳۲/۱)

❹ البخاری ۱۵۵/۴۔ مسلم الذکر والدعاء ۸۲۔ الترمذی ۳۴۵۹۔ ابوداود ادب حدیث (۵۱۰۲) باب [۱۱۰] شرح السنۃ ۱۲۶/۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

ایک اصول یہ بھی ہے کہ اس قسم کی روایات سنت صریحہ کے مخالف ہوں۔ تو جو حدیث فساد، ظلم، فضول کام۔ باطل کی تعریف اور حق کی برائی پر مشتمل ہو یا اسی قسم کے دیگر مضامین سے تعلق رکھتی ہو۔ تو نبی کریم ﷺ اس سے بری ہیں۔ اس قسم کی روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو میرے نام پر محمد یا احمد نام رکھے گا۔ تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ کیونکہ دین کے ذریعہ یہ بات ثابت ہے کہ کوئی شخص نام ولقب کے ذریعہ دوزخ سے نجات نہیں پاسکتا۔ نجات صرف ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔ اسی قسم کی اور بہت سی روایات ہیں کہ جن میں یہ ذکر ہے کہ جو فلاں کام کرے گا وہ جہنم سے نجات پائے یا آگ اسے نہ چھوئے گی۔ یا چھوٹے چھوٹے اعمال پر اتنے بڑے اجر کے وعدے ہوں تو یہ سب نبی کریم ﷺ کے دین کے خلاف ہیں۔ اور اس کی ضمانت صرف اس کیلئے ہے جس نے توحید کو کا عقیدہ اپنایا۔

فصل

اور اسی قسم کی یہ روایات بھی ہیں جن میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عام صحابہ کے سامنے اس بات کا اظہار فرمایا۔ لیکن تمام صحابہ نے اسے چھپایا۔ اور اس پر عمل نہ کیا۔ جیسا کہ سب سے جھوٹے طبقے کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت تمام صحابہ کے سامنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کھڑا کیا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے پہچان لیا پھر آپ نے فرمایا:

حدیث : 1181

((ھذا وصی واخی، والخلیفۃ من بعدی، فاسمعوا لہ واطیعوا لہ)) ❶

"یہ میرا وصی، میرا بھائی اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔"

تحقیق: پھر یہ کذاب (جھوٹے) اس بات کے قائل ہیں کہ تمام صحابہ نے اس بات کو چھپایا اور اسے بدل دیا اور سب کے سب مخالفت پر متفق ہو گئے تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو ایسے ہی ان کی یہ روایات کہ حضرت علیؓ کے لئے عصر کے بعد سورج لوٹا دیا گیا اور تمام لوگ اس کا مشاہدہ کرتے تھے اور اتنی بڑی بات کے باوجود بھی لوگوں میں اس واقعہ کی شہرت نہ ہوسکی۔ اور اسماء بنت عمیس کے علاوہ کسی کو معلوم نہ ہوا۔

❶ لم اجدہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو۔ اور اپنے باطل ہونے پر خود دلالت کرتی ہو اور اسی سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ نبی کریم ﷺ کا کلام نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1182

((المجرة التي في السماء من عرق الافعى التي تحت العرش)) ❶

"وہ مجرہ (ایک منطقہ کا نام ہے) جو آسمان میں واقع ہے ان شاخوں سے متعلق ہے جو عرش کے نیچے ہیں۔"

حدیث: 1183

((اذا غضب الرب انزل الوحي بالفارسية، واذا رضي انزله بالعربية)) ❷

"جب خدا غضب ناک ہوتا ہے تو فارسی میں وحی نازل فرماتا ہے اور جب خوش ہوتا ہے تو عربی میں۔"

حدیث: 1184

((ست خصال تورث النسيان: اكل سؤر الفار، والقاء القمل في النار، والبول في الماء الراكد، ومضغ العلك، واكل التفاح الحامض، وقطع القطار)) ❸

"چھ عادات نسیان پیدا کرتی ہیں۔ چوہے کا جھوٹا، جوں کو آگ میں ڈالنا۔ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔ مصطگی کا چبانا۔ خراب سیب کا کھانا۔" اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1185

((الحجامة على القفا تورث النسيان)) ❹

---

❶ مجمع الزوائد ۸/۱۳۵ وقال الهيثمي رواه الطبراني في الكبير والاوسط وقال لا يروى عن النبي الا بهذا الاسناد وفيه عبدالاعلى بن ابي عمرة ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات۔

❷ ليس هنا اى دليل على ان الله انزل وحيه بالفارسية سواء في الرضا او الغضب والله تعالى اعلم۔

❸ تنزيه الشريعة ۲/۲٤۰۔ كشف الخفاء ۱/۵٤۱، ۲/٤۳۳۔

❹ الفوائد المجموعة ص ۲٦۳۔ رقم ۸۱٤۔ كشف الخفاء ۱/٤۱٦۔ رواه الديلمي في مسند الفردوس (۲٦۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”گدی پر پچھنے لگوانا یہ چیزیں بھول پیدا کرتی ہیں۔“

نوٹ: اس میں عمر بن واصل متھم بالوضع ہے۔

حدیث: 1186

((یا حمیراء! لا تغتسلی بالماء المشمس، فانه یورث البرص)) ❶

”اے حمیراء (عائشہؓ) دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کیا کر کیونکہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔“

تحقیق: اور ہر وہ حدیث جس میں یا حمیراء کا ذکر ہو جھوٹ ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1187

((یا حمیراء! لا تاکلی الطین، فانه یورث کذا و کذا)) ❷

”اے حمیراء مٹی نہ کھاوہ فلاں فلاں چیز پیدا کرتی ہے۔“

حدیث: 1188

((خذوا شطر دینکم عن الحمیراء)) ❸

”کہ اپنا آدھا دین حمیراء سے حاصل کرو۔“

حدیث: 1189

ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اس بات پر جلال الدین سیوطی نے اعتراض کیا کہ ایک حدیث صحیح میں یا حمیراء کا لفظ موجود ہے جسے حاکم نے اس سند سے روایت کیا ہے۔ عبدالجبار بن الورد۔ عمار الدھنی سالم بن ابی الجعد ام سلمہؓ فرماتی ہیں حضورؐ کے سامنے بعض ازواج کے خروج کا تذکرہ کیا گیا۔ حضرت عائشہ ہنسنے لگیں۔ آپ نے فرمایا اے حمیراء تم ایسی نہ ہو جانا۔ پھر حضرت علیؓ سے فرمایا:

((ان ولیت من امرها شیئا فارفق بها)) ❹ ”اگر تجھے امارت سونپی جائے تو اس کے ساتھ نرمی کرنا۔“

تحقیق: حاکم مستدرک میں فرماتے ہیں یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں۔ عبدالجبار بن الورد سے بخاری اور مسلم نے کوئی روایت نہیں لی۔ ایسے ہی مندرجہ ذیل روایت کہ

حدیث: 1190

((من لم یکن له مال یتصدق به فلیلعن الیهود و النصاری)) ❺

---

❶ انظر نصب الرایة ۱/۱۰۲۔ ارواء الغلیل ۱/۵۲۔ تلخیص الحبیر ۱/۲۱۔

❷ اللآلئ ۲/۱۳٤۔ تنزیه الشریعة ۲/۲۵۔

❸ کشف الخفاء ۱/٤٤۹۔ التزکرة لابن طاهر (۱۰۰) الدرالمنتثرة (۱۰۵) الفوائد المجموعه حدیث رقم (۱۱۸۱)

❹ مستدرك الحاکم ۳/۱۱۹۔

❺ کشف الخفاء ۲/۳۸۲۔ تنزیه الشریعة ۲/۱۳۲۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کو قاف کہا جاتا ہے۔ جو عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کی رگیں ایک پتھر پر ختم ہو جاتی ہیں جس پر زمین قائم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بستی میں زلزلہ پیدا فرمانا چاہتے ہیں۔ تو اس پہاڑ کو حکم دیتے ہیں تو وہ پہاڑ اس رگ کو حرکت دیتا ہے جو اس گاؤں کے قریب ہوتی ہے۔ اس باعث اسی گاؤں میں زلزلہ آتا ہے دوسری جگہ نہیں۔ علامہ ابن قیم جوزی کہتے ہیں کہ اس قسم کی روایات میں سے ایک روایت مندرجہ ذیل بھی ہے کہ

حدیث: 1230 ایک جنیہ حضور کی خدمت میں آیا کرتی تھی ایک بار اسے دیر ہوگئی:

آپ نے فرمایا:

((ما ابطأ بک؟ قال: مات لی میت بالهند، فذهبت فی تعزیته فرایت فی طریقی ابلیس یصلی علی صخرة، فقلت له: ما حملک علی ان اضللت آدم؟ قال: دعی عنک هذا. قلت: تصلی وانت انت؟ قال: یا فارغة! انی لارجو من ربی اذا بر قسمه ان یغفرلی فما رایت رسول الله صلی الله علی وسلم ضحک مثل ذلک الیوم))

”آپ نے دیر ہونے کی وجہ پوچھی، اس نے کہا ہندوستان میں ایک میت کا انتقال ہو گیا تھا۔ میں اس کی تعزیت کے لئے گئی تھی۔ میں نے راستے میں ابلیس کو ایک پتھر پر نماز پڑھتے دیکھا میں نے اس سے کہا تو کیوں آدم کو گمراہ کرتا پھرتا ہے۔ اس نے کہا اس بات کو چھوڑ۔ میں نے کہا آج تو نماز کیسے پڑھ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ اے فارغۃ مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ اگر میں اپنی قسم پوری کر دوں گا۔ تو وہ میری مغفرت فرما دے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آج تک آج کی طرح ہنستے نہیں دیکھا۔“

تحقیق: ابن عدی نے کامل میں اس سند کے ساتھ عبدالمومن بن احمد۔ ابن لہیعہ۔ ابوالزبیر جابرؓ سے اسے روایت کیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ابن لہیعہ کی کتابوں میں کیا خلط ملط ہوا۔ اور نہ ابن لہیعہ حدیث کو بہت زیادہ جاننے والے تھے کجا کہ ان پر اس قسم کی تہمت لگائی جائے۔

حدیث: 1231 اور حدیث میں ہے:

((هامة بن الهیم بن لاقیس بن ابلیس ... الحدیث الطویل ونحوه. وحدیث زریب بن برثملا. قال ابن الجوزی: حدیث زریب باطل))

”اور اسی طرح ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس والی روایت طویل ہے۔ اسی طرح زریب بن برثملا کی روایت، ابن الجوزیؒ کہتے ہیں۔ حدیث زریب باطل ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فصل

ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ حدیث صریح قرآن کے مخالف ہو۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث جس میں مقدار دنیا کو بیان کیا گیا ہے کہ:

حدیث 1232

((مقدار الدنیا وانها سبعة آلاف سنة ونحن فی الالف السابعة))

''اس کی مقدار سات ہزار سال ہے اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں۔''

یہ نہایت صاف طور پر جھوٹ ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ہر ایک اس بات کو جان لیتا کہ قیامت میں دو سوا اکیاون سال باقی ہیں (یہ علامہ ابن القیم الجوزی اپنا وقت ظاہر فرما رہے ہیں) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ((یسالونک عن الساعة ایان مرساها. قل انما عند ربی)) ❶ لوگ آپ سے آ کر پوچھتے ہیں کہ قیامت کا وقوع کب ہوگا۔ آپ فرما دیجئے ''کہ اس کا علم تو میرے خدا ہی کے پاس ہے وہ اسے اپنے وقت پر ہی ظاہر فرمائے گا۔'' ملا علی قاری کہتے ہیں اس حدیث کی تحقیق سیوطیؒ نے ایک رسالہ میں جس کا نام ''الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف'' ہے اس میں خوب وضاحت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں قرب قیامت تو احادیث سے ثابت ہے لیکن آیات قرآنیہ تعیین وقت کی نفی کرتی ہیں اور ان میں باہم کوئی منافات نہیں اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پندرہ سو سال سے متجاوز نہ ہوگی۔

نوٹ: پندرہ سو سال سے متجاوز نہ ہوگی یہ باطل قول ہے۔

بت پرستی کا عام ہونا یہ دوسری علامات ہیں۔ بالکل آخری علامات ہیں۔ دابۃ الارض کا ظہور۔ روئے زمین پر کسی مسلم کا وجود باقی نہ رہنا۔ اور پھر مغرب سے سورج کا نکلنا کہ اس کے بعد توبہ قبول نہ ہوگی۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس کے سو سال بعد قیامت قائم ہوگی۔ بقول جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اب زائد سے زائد قیامت میں ۱۲۱ سال باقی رہ گئے ہیں۔ اور ابھی پہلی علامت بھی ظاہر نہیں ہوئی تو یہ تعلیل عقلاً و نقلاً ہر طرح باطل ہے۔

حدیث 1233

ابن القیم الجوزی فرماتے ہیں ان لوگوں نے تو جھوٹ پر کمر باندھ لی۔ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے

❶ سورۃ الاعراف، الآیۃ: ۱۸۷۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں اس کا علم حاصل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ کیسے ممکن ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے حدیث جبرئیل میں تو یہ فرمایا ہے:

((ما المسؤل عنها باعلم من السائل))

''جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

تحقیق: انہوں نے اس کے مقصد میں تحریف کی اور بولے اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے یہ بہت بڑی جہالت اور بہت بڑی تحریف ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے سائل کو جسے اعرابی تصور کیا جاتا تھا۔ تو آپ کو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے مگر یہ جاہل کہتا ہے کہ حضور یہ جانتے تھے کہ وہ سائل جبرئیل ہے۔ تو آنحضورؐ اپنے اس سوال میں (فی الواقع) سچے ہیں قسم ہے اس ذات کی جبرئیلؑ جب بھی میرے پاس کسی صورت میں آئے لیکن میں نے انہیں ضرور پہچان لیا بجز اس صورت کے اور دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ سوائے اس بار کے میں کبھی شبہہ میں نہیں پڑا۔ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میرے پاس اس اعرابی کو لوٹا کر لاؤ۔ صحابہ تلاش کرنے کے لئے گئے لیکن اسے نہ پاسکے اور ایک مدت کے بعد آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ جبرائیل تھے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور کچھ دیر رکے رہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ اس کا علم آپ کو تین روز بعد ہوا۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تم جانتے ہو سوال کرنے والا کون تھا؟ اور یہ کذاب یہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوال کے وقت ہی جان لیا تھا کہ یہ جبرئیل ہیں اور صحابہ کو آپ نے ایک مدت تک خبر نہ کی۔ پھر حدیث میں حضورؐ کا یہ قول ما المسؤل عنہا باعلم من السائل یہ ہر سائل و مسئول کو عام ہے تو قیامت کے بارے میں ہر سائل و مسئول اسی صفت سے متصف ہوں گے یعنی لاعلم ہوں گے۔ اور ابو ہریرہؓ کی روایت کا یہ کذاب کیا جواب دے گا۔ جس میں آپ نے آیت قرآنیہ بھی تلاوت کی ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ) لیکن یہ گمراہ کہتے ہیں۔ کہ حضور کا علم خداوندی پر منطبق ہے اور برابر برابر ہے تو جو بات اللہ جانتا تھا وہ بات اس کا رسول بھی جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کچھ اعرابی لوگ تمہارے اردگرد منافق بھی ہیں۔ اور بعض اہل مدینہ پکے منافق ہیں۔ اے نبی تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں اور یہ آیت سورت برات کی ہے اور یہ قرآن کے نزول کے لحاظ سے آخری سورت ہے۔ اور منافقین مدینہ میں آپ کے پڑوسی تھے تو جو شخص اس بات کا اعتقاد رکھے کہ اللہ اور اس کے رسول کا علم مساوی ہے۔ وہ تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر کافر قرار دیا جائے گا۔ جیسا کہ یہ بات کسی سے مخفی نہیں۔ ابن القیم الجوزی کہتے ہیں اس کے ثبوت میں حدیث عقد عائشہ بھی ہے جب آپ نے اسے تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجا۔ اور اونٹ دوڑائے۔ جو کچھ پہلے تحریر ہو چکا ہے۔ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تائید اور قائل کے قول کے بطلان میں حدیث عائشہؓ بھی موجود ہے جو حافظ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں جو اکابر محدثین سے ہیں ذکر کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے یہ حدیث بیان کی انہوں نے مالک سے۔ انہوں نے عبدالرحمان سے اور عبدالرحمٰن نے قاسم سے اور قاسم نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور کے ساتھ گئے۔ جب ہم بیداء یا ذات جیش میں پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ آپؐ اسے تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے اور وہاں پانی نہ تھا۔ اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔ ابوبکرؓ میرے پاس آئے اور حضور میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: اے عائشہ تو نے لوگوں کو روک لیا۔ یہاں پانی نہیں اور ان کے پاس پانی نہیں۔ اور جو کچھ بھی اللہ نے چاہا انہوں نے مجھے برا بھلا کہا۔ اور ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ میری کوکھ میں مارنا شروع کیا اور میں اس باعث حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی کہ آنحضور کا سر میری ران پر رکھا ہوا تھا۔ جب صبح کو حضور اٹھے تو پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر بولے: اے اولاد ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا۔ جس پر میں سوار تھی۔ تو ہم نے ہار اس کے نیچے پایا۔ ابن القیم فرماتے ہیں۔ اسی قبیل سے کھجور کے پیوند والی حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا تھا میرا خیال ہے اگر تم یہ کام چھوڑ دو تو تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ صحابہ نے اسے ترک کر دیا۔ مگر آئندہ برس اس پر پھل نہ آیا۔

حدیث: 1234

آپ نے فرمایا:

((انتم اعلم بدنیاکم)) ❶ ''تم اپنے دینوی کاموں کو زیادہ جانتے ہو۔''

اس حدیث کو مسلم نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((قل لا اقول لکم عندی خزائن الله، ولا اعلم الغیب)) ❷

''آپ فرما دیجئے میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔''

اور فرمایا

((ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر)) ❸

''اگر میں غیب جانتا ہوتا۔ تو اپنے لئے (بکثرت) بھلائیاں جمع کر لیتا۔''

---

❶ مسلم ۴/۱۸۳۶۔

❷ سورة الانعام، الآیة: ۵۰۔

❸ سورة الاعراف، الآیة: ۱۸۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1235

اور جب ام المومنین عائشہؓ کے ساتھ واقعہ افک پیش آیا۔ اور لوگوں نے آپ پر تہمت لگائی۔ تو نبی کریم ﷺ حقیقۃ الامر سے واقف نہ تھے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی۔ اور یہ گمراہ فرقہ یہ کہتا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ اصل حال سے واقف تھے۔ اور نعوذ باللہ حضور نے اس میں تغیر فرمایا۔ حالانکہ حضور نے لوگوں سے عائشہؓ کی علیحدگی کے بارے میں مشورہ کیا اور ریحانہ کو بلا کر اس سے دریافت کیا۔ اور عائشہؓ سے فرمایا:

((ان كنت الممت بذنب فاستغفری الله)) ❶

''اگر تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ تو اللہ سے استغفار کر۔''

تحقیق: اور بقول ان گمراہوں کے حضورؐ یقینی طور پر جانتے تھے۔ کہ عائشہؓ نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ان گمراہوں کا اعتقاد تو یہ ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کے گناہوں کو مٹائیں گے۔ اور انہیں جنت میں داخل کریں گے۔ تو یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے فرمان اور سنت کے دنیا میں سب سے زیادہ مخالف ہیں اور اس عقیدے میں یہ نصاریٰ کے مشابہ ہیں۔ جیسے انہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں غلو کیا۔ اور ان کی شریعت اور دین کی مخالفت کی۔ اسی طرح یہ لوگ جھوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے اور صحیح روایات میں تحریف کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کا والی ہے۔ وہ ان لوگوں کے ذریعے اسے قائم رکھے گا۔ جو حق پر گامزن ہیں۔

حدیث: 1236

اور اسی کے مشابہ ابو ہریرہ کی وہ روایت بھی ہے۔ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے:

((خلق الله التربة يوم السبت...)) ❷ ''اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے روز پیدا فرمایا۔''

تحقیق: یہ روایت صحیح مسلم میں ہے۔ لیکن اس میں یہ غلطی ہوئی کہ اسے مرفوع قرار دے دیا گیا۔ حالانکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہ تھا۔ بلکہ کعب الاحبار کا قول تھا۔ جیسا کہ امام الحدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری نے تاریخ الکبیر میں فرمایا ہے اور اس بات کی دیگر علماء نے بھی وضاحت کی ہے۔ اور چونکہ روایت میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی خبر دی کہ ہم نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان جتنی اشیاء ہیں۔ انہیں چھ روز میں پیدا کیا۔ اور یہ حدیث اس امر کو متضمن ہے کہ مدت تخلیق چھ روز ہے۔

---

❶ البخاری ۳/۲۳۰، ۵/۱۵۲، ۶/۹۶ و ۱۳۰۔ مسلم ٤/۲۱۲۹۔

❷ مسلم صفات المنافقین ۲۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1237

اسی قسم کی روایت میں سے وہ روایت بھی ہے کہ جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کا عرش ایک چھوٹے سے پتھر پر تھا۔ یہ بھی ان تہمت بازوں کا ایک جھوٹ ہے۔ جب عروہ بن الزبیرؓ نے اس روایت کو سنا تو فرمایا:

((وسع کرسیه السموات والارض)) ❶ ''پاک ہے وہ خدا جس کی کرسی زمین وآسمان کو وسیع ہے۔''

تحقیق: تو اس کا عرش ایک پتھر کیسے ہوسکتا ہے۔ تو جتنی حدیثیں پتھر کے بارے میں آئی ہیں سب جھوٹ ہیں۔ اور یہ سب زائرین کا کذب ہے اور صخرہ کے بارے میں سب سے بلند چیز یہ ہے کہ وہ یہود کا قبلہ تھا۔ اور اس کی مقام کے طور پر وہی حیثیت ہے جو دنوں میں ہفتے کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صخرہ کو امت محمدیہ کے لئے کعبہ سے بدل دیا ہے۔ جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا ارادہ فرمایا۔ تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ مسجد کو صخرہ سے آگے رکھا جائے یا پیچھے۔ کعب الاحبار نے عرض کیا اے امیر المومنین مسجد کو صخرہ کے پیچھے بنائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے یہودیہ کے بیٹے۔ تجھ میں اب تک یہودیت باقی ہے بلکہ میں مسجد صخرہ کے آگے بناؤں گا۔ تاکہ کوئی نمازی اس کی جانب منہ نہ کرسکے تو پھر اسے ویسے بنایا جیسے آج موجود ہے۔

حدیث: 1238

اور اکثر کذابین نے اس صخرہ اور بیت المقدس کے فضائل میں احادیث وضع کر ڈالیں۔ اور نبی کریم ﷺ سے جو اس کی فضیلت ثابت ہے وہ صرف اتنی ہے کہ:

((لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، والمسجد الاقصی، ومسجدی هذا)) ❷

''سوائے تین مسجدوں کے شد رحال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد حرام' مسجد اقصیٰ۔ اور میری یہ مسجد۔'' یہ روایت صحیحین میں ہے۔

حدیث: 1239

((وقوله من حدیث ابی ذر وقد سأله: ایّ مسجد وضع فی الارض اول؟ فقال: ((المسجد الحرام)) قال: ثم ای؟ قال: ((المسجد الاقصی...))

---

❶ سورة البقرة، الآية، ۲۲۵۔

❷ البخاری ۲/۷۶، ۳/۳۵ و ۵۶۔ کتاب الصلاة حدیث (۱۱۹۷) وکتاب حزاء الصید حدیث (۱۸٦٤) کتاب الصوم حدیث (۱۹۹۵) ابوداود المناسك باب [۹۷] مسلم الحج ٤۱۵ و ۵۱۱۔ کتاب الحج حدیث (۳۳۷۱) النسائی المساجد باب [۱۰] الترمذی ۳۲٦۔ کتاب الصلاة۔ ابن ماجه ۱٤۰۹ و ۱٤۱۰۔ کتاب الصلاة۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الحدیث، وهو متفق علیه.))

''اور ابوذرؓ کی روایت میں ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا۔ دنیا میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسجد حرام عرض کیا گیا اس کے بعد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ یہ بھی متفق علیہ ہے۔'' اور عبداللہ بن عمرو کی مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1240

((لما بنی سلیمان البیت سأل ربه ثلاثا: سأله حکما یصادف حکمه. فاعطاه ایاه، وسأله ملکا لا ینبغی لاحد من بعده. فاعطاه ایاه. وسأله ان لا یؤم احد هذا البیت لا یرید الا الصلاة فیه الا رجع من خطیئته کیوم ولدته امه، وانا ارجو ان یکون قد اعطاه ذٰلک)) ❶

''جب سلیمان نے مسجد اقصیٰ بنائی تو تین باتوں کا خدا سے سوال کیا۔ ایک تو اس امر کا کہ ان کو ایسا حکم عطا کیا جائے جو دوسرے کو نہ ہو تو اللہ نے عطا کر دیا۔ دوسرے اس حکومت کا سوال کیا جو ان کے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کر دیا۔ تیسرا سوال یہ تھا۔ کہ جو اس گھر کی امامت صرف نماز کی غرض سے کرے تو اسے گناہ سے ایسا پاک کر دیجئے۔ جیسا کہ وہ آج ہی جنا گیا ہو۔ حضورؐ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ خدا نے ان کا یہ سوال بھی پورا کر دیا ہوگا۔''

تحقیق: یہ حدیث مسند احمدؒ اور صحیح للحاکم میں ہے۔ (عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ حدیث (۱۴۰۸) میں بھی ہے۔ بوصیری کہتے ہیں اس کی سند میں ایوب بن سوید کے ضعف پر اتفاق ہے۔ اور عبیداللہ بن جہم کے حالات معلوم نہیں۔ البتہ علامہ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ التعلیق الرغیب (۲/۱۳۷)

حدیث: 1241

اس مضمون میں ایک اور بھی حدیث ہے۔ جو ان سے کم درجہ کی ہے جسے ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث مضطرب ہے اس حدیث میں ہے کہ:

❶ تهذیب تاریخ دمشق ۲۷۲/۶۔ مسند احمد ۱۷۶/۲۔ مستدرك الحاکم ۳۰/۱، ۴۳۴/۲۔ رقم الحدیث ۸۳۔ الاحسان ۱۸/۱۲۔ کنزالعمال ۱۳۲/۱، ۲۶۲۔ الدرالمنثور ۱۶۱/۴۔ سنن سعید بن منصور ص (۱۵۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ان الصلاة فيه بخمسين الف صلاة))

""مسجد اقصیٰ میں نماز پچاس ہزار نماز سے زائد کا درجہ رکھتی ہے۔""

نوٹ: (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ حدیث (۱۴۱۳) البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ المشکاۃ (۷۵۲) التعلیق الرغیب (۲/۱۳۶) بوصیری نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے۔

تحقیق: اور یہ محال ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی مسجد اس سے افضل ہے اور اس میں نماز پڑھنا دیگر مساجد سے ایک ہزار درجہ زیادہ ہے۔ اور بیت المقدس کے بارے میں جو حدیث پانچ سو نمازوں کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

حدیث: 1242

((وصح انه صلى الله عليه وسلم اسرى به اليه، وانه صلى فيه وام المرسلين في تلك الصلاة، وربط البراق بحلقة الباب، وعرج به منه))

""اور یہ بات صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ کو معراج میں مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔ اور آپ نے اس میں نماز پڑھی۔ اور اس نماز میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی۔ اور براق کو دروازے کے ایک حلقہ سے باندھا۔ اور وہیں سے اوپر تشریف لے گئے۔""

حدیث: 1243

اور یہ بات بھی حضور سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ:

((ان المومنين يتحصنون به من ياجوج وماجوج))

""مسلمان یاجوج وماجوج سے پناہ لیں گے۔""

تحقیق: یہ وہ احادیث ہیں جو اس بارے میں صحیح طور پر ثابت ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہے کہ مہدی مسلمانوں کے ساتھ اسی میں دجال سے پناہ حاصل کریں گے اور حضرت عیسیٰ مسجد شام کے منارہ پر نازل ہوں گے اور وہ آکر دجال کو قتل کریں گے۔ پھر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوں گے۔ اور اس وقت نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ مہدی ان سے آگے بڑھنے کے لئے عرض کریں گے۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ نماز تمہارے لئے قائم کی گئی ہے مہدی نماز پڑھائیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے۔ یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ مہدی بھی آئمہ میں داخل ہیں۔ پھر ہمیشہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھاتے رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

حدیث کی معرفت کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ

حدیث: 1244

((ومنها احاديث صلوات الايام والليالى، كصلاة يوم الاحد وليلة الاحد، ويوم الاثنين وليلة الاثنين، الى آخر الاسبوع، كل احاديثها كذب، وقد تقدم بعض ذلک))

''دن رات کی جتنی نمازیں ہیں۔ مثلاً اتوار۔ پیر۔ منگل وغیرہ۔ اور ان کی راتوں کی نمازیں۔ حتیٰ کہ پورے ہفتہ کی یہ سب موضوع ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔''

حدیث: 1245

((وكذلک احاديث صلاة الرغائب ليلة اول جمعة من رجب كلها كذب))

''اسی طرح صلوٰۃ الرغائب جو رجب کے پہلے جمعہ کو پڑھی جاتی ہے۔ یہ سب کی سب جھوٹ ہیں۔'' دیکھیں کتاب الموضوعات (۲/ ۴۸) اللآلی ۲/ ۴۷۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/ ۹۰، ۹۲ فوائد المجموعہ (۱۴۶) اور اسی طرح مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1246

جو عبدالرحمان بن مندہ نے اس سند کے ساتھ ابن جہضم علی بن محمد بن سعید البصری۔ محمد بن سعید، خلف بن عبداللہ الصغانی۔ حمید عن انسؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

((رجب شهر الله، وشعبان شهرى، ورمضان شهر امتى....))

''رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔'' (لمبی حدیث ہے)

(ابن جوزی فی الموضوعات ۲/ ۱۲۴، ۲۰۵) ابن عراق فی تنزیہ الشریعۃ ۱/ ۱۶۴، ۲۵۱۔ ابن طاہر فی التذکرۃ (۱۱۶) کشف الخفاء (۱/ ۵۱۰) فوائد المجموعہ رقم الحدیث (۱۲۶۲)

((لا تغفلوا عن اول جمعة من رجب، فانها ليلة تسميها الملائكة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرغائب...))

''رجب کے پہلے جمعہ سے غفلت نہ برتو۔ کیونکہ یہ ایسی شب ہے کہ جس کا نام فرشتوں نے رغائب رکھا ہے۔'' (پھر طویل جھوٹی روایت بیان کی)

تحقیق: اور ابن مندہ نے ایک لمبی جھوٹی حدیث بیان کی۔ اس میں ابن مندہ سچے اور ابن جہضم واضع الحدیث ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں لوگوں نے کہا ابن جہضم متھم ہے۔ اور اسے جھوٹ کی جانب منسوب کیا۔ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔ میں نے حافظ عبدالوہاب سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ اس کے تمام راوی مجہول ہیں۔ میں نے تمام کتب تلاش کیں۔ لیکن مجھے ان کا حال کہیں نہ ملا۔

حدیث: 1247 ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کا ابتدائی حصہ کہ:

((رجب شهر الله، وشعبان شهری، ورمضان شهر امتی))

''رجب اللہ کا مہینہ شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔''

تحقیق: اسے ابوالفتح بن ابی الفارس نے اپنی امالی میں حسن سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطی جامع الصغیر میں لکھتے ہیں۔ رہ گیا سیوطی کا یہ قول کہ رجب کے روزے اور راتوں میں نمازوں کی جتنی روایات ہیں سب جھوٹ ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ پر تہمت ہیں۔ تو اس میں بحث ہے اس لئے کہ رجب کے روزوں کے بارے میں متعدد احادیث موجود ہیں۔ اگرچہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ لیکن ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اور میں نے انہیں اپنے ایک رسالہ میں جس کا نام ''الادب فی رجب'' اور ''القوام للصوام'' میں ذکر کیا ہے۔ اگرچہ بعض روایات اس میں موضوع بھی ہیں۔

حدیث: 1248

((من صلى بعد المغرب اول ليلة من رجب عشرين ركعة جاز على الصراط بلا حساب)) (كتاب الموضوعات ٢/٤٦ ـ اللالى ٢/٤٧ ـ تنزيه الشريعة ٢/٨٩ ـ

''جو رجب کی پہلی رات کو مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے گا۔ وہ پل صراط پر سے بغیر حساب کے گزر جائے گا۔'' من گھڑت ہے سند میں اکثر راوی مجہول ہیں۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1249

((من صام يوما من رجب، وصلى ركعتين، يقرا فى كل ركعة مائة مرة آية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکرسی، وفی الثانیة مائة مرة (قل هو الله احد) لم یمت حتی یری مقعده من الجنة)) (رواه الخطیب فی تاریخه ۸/۳۳۱) تنزیه الشریعة ۲/۸۹،۱۶۴۔

اللآلی المصنوعه ۲/۲۹،۶۵) تذکرة الموضوعات للفتنی (۱۱۶)

''جس نے رجب کا روزہ رکھا۔ اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور ہر رکعت میں سو بار سورت اخلاص پڑھے۔ وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گا۔'' (موضوع ہے۔ اکثر راوی مجہول ہیں۔ ایک روایت میں چار رکعتوں کا ذکر ہے)

حدیث: 1250

ابن القیم فرماتے ہیں:

((قال: واقرب ما جاء فیه ما رواه ابن ماجه فی (سننه) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن صیام رجب)) ❶

''اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے۔ جو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔''

تحقیق: ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ وجوب کے اعتقاد پر محمول ہے جیسا کہ جاہلیّت میں تھا۔ ورنہ کوئی عالم رجب میں روزے کی کراہت کا قائل نہیں۔

نوٹ: ابن ماجہ کی اس روایت کے متعلق البانی کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ الضعیفہ (۴۰۴) بوصیری کہتے ہیں اس میں داؤد بن عطا المدنی کے ضعف پر اتفاق ہے۔ ابن جوزی نے اس کو العلل المتناھیة میں وارد کیا ہے۔

فصل

حافظ ابن قیم کہتے ہیں اسی قسم کی شعبان کی پندرھویں رات کی نمازیں ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1251

((یا علی! من صلی لیلة النصف من شعبان مائة رکعة بالف ((قل هو الله

---

❶ ابن ماجه ۱۷۴۳۔ کتاب الصیام باب صیام التهر الحرام انفرد به ابن ماجه۔ تحفة الاشراف (۶۲۹۳)

☆ یراجع احادیث الصلوات المختلفة فی کتاب الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة للشیخ عبدالحی اللکنوی من صفحة ۴۷ الی صفحة ۹۰ طبعة دارالکتب العلمیة۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

احد)) قضى الله له كل حاجة طلبها تلك الليلة) وساق جزافات كثيرة ((واعطى سبعين الف حوراء، لكل حوراء سبعون الف غلام، وسبعون الف ولدان)) الى ان قال:))ويشفع والداه كل واحد منهما فى سبعين الفا)) (الموضوعات ۲/۴۶۔

اللآلى (۲/۵۷) تنزيه الشريعة ۲/۹۲،۹۳) فوائد المجموعه (۱۴۸)

"اے علی جو شعبان کی پندرہویں شب میں سو رکعت میں ایک ہزار بار قل ھو اللہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ حاجت جو اس رات میں طلب کرے گا۔ پوری فرمائے گا۔ اسی طرح اس روایت میں راوی نے کافی خرافات بکی ہیں۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اسے خدا ستر ہزار حوریں عطا کرے گا ہر حور کے ساتھ ستر ہزار غلام اور ہر غلام کے ساتھ ستر ہزار لڑکے ہوں گے۔ اور اس کے والدین کو ستر ستر ہزار کی شفاعت کا اختیار دیا جائے گا۔"

نوٹ: البانی کہتے ہیں موضوع ہے اس کے اکثر راوی مجہول ہیں۔

تحقیق: اور تعجب تو ان لوگوں سے ہے جنہیں علم حدیث کی ذرا سی بھی خوشبو پہنچی ہے۔ کہ وہ اس قسم کی خرافات پر فخر کرتے اور اس نماز کو پڑھتے ہیں اور یہ نماز اسلام میں چار سو سال بعد وضع کی گئی۔ اور اس کی ابتداء بیت المقدس سے ہوئی۔ اور اسی قسم کی کئی روایات شعبان کی پندرہویں تاریخ کے بارے میں وضع کی گئیں۔ ان میں سے ایک مندرجہ ذیل بھی ہے کہ

حدیث 1252

((من قرا ليلة النصف من شعبان الف مرة ((قل هو الله احد))....))

الحديث بطوله، وفيه: ((بعث الله اليه مائة الف ملك يبشرونه))كتاب

الموضوعات ۲/۵۱، اللالى ۲/۵۸۔ تنزيه الشريعة ۲/۹۳۔ الفوائد المجموعه)

"جو پندرہویں شعبان کو رات میں ایک ہزار بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بہت لمبی حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ اس کے پاس ایک لاکھ فرشتے بشارت لینے کے لئے بھیجتا ہے۔"

حدیث 1253:

اور یہ روایت کہ

((من صلى ليلة النصف من شعبان ثلاث عشرة ركعة، يقرا فى كل ركعة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثلاثین مرة ((قل هو الله احد)) شفع فی عشرة قد استوجبوا النار...))
وغیر ذلک من الاحادیث التی لا یصح منها شی.
''جو شعبان کی پندرہویں رات میں تیرہ رکعت نماز پڑھے۔ اور ہر رکعت میں تیس بار قل ہو اللہ پڑھے تو اسے دس آدمیوں کی شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ اور اسی قسم کی دیگر روایات ہیں کہ ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔''

فصل

حدیث کی معرفت کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث کے الفاظ رکیک اور گرے درجے کے ہوں کہ جنہیں نہ کان قبول کریں نہ طبیعت جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1254

((اربع لا تشبع من اربع: انثی من ذکر، وارض من مطر، وعین من نظر، واذن من خبر)) ❶
''چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا عورت کا مرد سے۔ زمین کا بارش سے۔ آنکھ کا دیکھنے سے اور کانوں کا خبر سے۔''

نوٹ: شوکانی کہتے ہیں موضوع ہے۔ اس میں عبدالسلام بن عبدالقدوس راوی ضعیف ہے قابل حجت نہیں۔
تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ابونعیمؒ نے حلیہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن عدیؒ اور طبرانیؒ نے عائشہؓ سے اسے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور اس میں اخیر الفاظ کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ عالم کا علم سے۔ تو یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں۔ اور مندرجہ ذیل حدیث کہ:

حدیث: 1255

((ارحموا عزیز قوم ذل، وغنی قوم افتقر، وعالما یتلاعب به الصبیان))
''قوم کے عزیز پر رحم کرو جب وہ پھنس جائے اور قوم کا غنی جو فقیر ہو جائے اور وہ عالم جس سے بچے کھیلتے ہوں۔''

نوٹ: موضوع ہے۔ اس میں جھوٹے اور مجہول راوی ہیں۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۶۳۔ الموضوعات لابن جوزی ۱/۲۳۶، ۲۳۷۔ التذکرۃ لابن قیسرانی (۱۰۲) اللآلی ۱/۱۱۰۔

---

❶ ابن عدی فی الکامل ۵/۱۹۶۷۔ الحلیة (۲/۲۸۱) ابن حبان المجروحین (۱/۲۵۴) الذهبی فی المیزان ۲۰۲۷، ۴۰۵۴۔ تاریخ دمشق ۳/۳۶۱۔ الضعفاء للعقیلی ۲/۲۹۷۔ ابن جوزی فی الموضوعات ۱/۲۳۵۔ الفوائد المجموعه ۱/۱۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1256

((ذم الحاكة والاساكفة والصواغين او صنعة من الصنائع المباحة))

''جن میں مباح صنعتوں کی برائی آئی ہے۔''

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ بھی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے۔ اللہ اور رسول اللہ نے کسی مباح صنعت کی برائی بیان نہیں فرمائی۔ اور جن مکروہ اور محرمات کی برائی بیان کی گئی ہے اور ان سے احتراز کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں ''شرح عین العلم فی مراتب المکاسب'' میں بیان کیا ہے۔

حدیث: 1257

ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ:

((من فارق الدنيا وهو سكران دخل القبر سكران، وبعث سكران، وامر به الى النار سكران، الى جبل او نهر يقال له سكران)) [1]

''جو نشہ کی حالت میں مرے وہ قبر میں بھی حالت نشہ میں داخل ہوگا۔ اور قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھے گا اور حالت نشہ میں اسے جہنم میں ایک پہاڑ یا نہر کی جانب لے جانے کا حکم دیا جائے گا۔ جس کا نام سکران (نشہ) ہوگا۔'' اور مندرجہ ذیل حدیث

حدیث: 1258

((ان لله ملكا اسمه عمارة، على فرس من ياقوت، طوله مد بصره، يدور فى البلدان، ويقف فى الاسواق، ينادى: ليغل كذا وكذا وليرخص كذا وكذا))

''اللہ تعالیٰ کے لئے ایک فرشتہ ہے جس کا نام عمارہ ہے۔ وہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار جس کی لمبائی اس کی نگاہ کے برابر ہے شہروں میں گھومتا رہتا ہے۔ اور بازاروں میں وقفہ وقفہ سے یہ آواز دیتا ہے۔ کہ فلاں فلاں چیز مہنگی ہو اور فلاں فلاں چیز سستی۔''

اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1259

((ان لله ملكا من حجارة، يقال له: عمارة، ينزل على حمار من حجارة، كل يوم، فيسعر الاسعار))

اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے کا نام عمارہ ہے وہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار جس کی لمبائی اس کی نگاہ کے برابر ہے، شہروں میں گھومتا رہتا ہے اور بازاروں میں ٹھہر ٹھہر کر یہ آواز دیتا ہے کہ فلاں چیز مہنگی ہو اور فلاں سستی۔

---

[1] تنزیه الشریعة ۲/۲۲۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

اسی طرح حبشہ اور سوڈان کی مذمت میں جتنی روایات ہیں۔ سب جھوٹ ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث: 1260 ((دعونی من السودان، انما الاسود لبطنه وفرجه))

(اس کو خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیمان منکر الحدیث ہے)

''مجھے سوڈان کے ذکر سے چھوڑ دو۔ ان کا پیٹ بھی اور ان کی فرج بھی سیاہ ہوتی ہے۔'' ❶

حدیث: 1261 ((الزنجی اذا شبع زنا، واذا جاع سرق)) ❷

''اور زنگی کی روایت کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ تو زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے۔''

ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اس کو ابن عدی نے عائشہؓ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا۔

حدیث: 1262 ((ایاکم والزنجی فانه خلق مشوة)) ❸

''زنگی سے بچو وہ ایک بگڑی ہوئی مخلوق ہے۔''

حدیث: 1263

اور یہ روایت کہ آپ نے کھانا دیکھا تو پوچھا یہ کس کے لئے ہے۔ عباسؓ نے عرض کیا۔ یہ حبشیوں کے لئے ہے میں انہیں کھلاؤں گا آپ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ کیونکہ

((لا تفعل! ان جاعوا سرقوا، وان شبعوا زنوا))

''جب وہ بھوکے ہوتے ہیں تو چوری کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تو زنا کرتے ہیں۔'' ❹

---

❶ رواہ طبرانی فی الکبیر ۱۱/۱۹۲۔ مجمع الزوائد ۴/۲۳۵۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة (۷۲۷) التذکرة للفتنی (۱۱۴) الفوائد المجموعه (۱۲۱۵)

❷ القامل لابن عدی ۵/۱۹۰۴۔ الموضوعات ۲/۲۳۳۔ تنزیه الشریعة ۲/۳۱۔ تذکرة الموضوعات للفتنی (۱۱۴) اللآلی (۱/۲۳۱) الضعیفة للالبانی (۷۲۹) کشف الخفاء (۱/۲۶۲) اس میں عنبسہ البصری متروک ہے۔

❸ لاموضوعات ۲/۲۳۳۔ اللآلی ۱/۲۳۱۔ تنزیه الشریعة ۲/۳۲۔ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی (۴۷۲) کشف الخفاء ۱/۵۳۴۔ الفوائد المجموعه رقم الحدیث (۱۲۱۷) اس کو ابن حبان نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں محمد بن مروان السدی کذاب راوی ہے۔

❹ الموضوعات لابن جوزی ۲/۲۳۴۔ اللآلی ۲/۲۳۸۔ الفوائد رقم الحدیث (۱۲۱۶) اس کو دارقطنی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں عمر بن حفص راوی کچھ نہیں ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فصل

حدیث: 1264

اسی قسم کی وہ روایات ہیں:

((احادیث ذم الترک، واحادیث ذم الخصیان، واحادیث ذم الممالیک))

''جو ترکوں کی مذمت یا خصیوں کی مذمت یا غلاموں کی مذمت میں ہیں، سب جھوٹی ہیں۔''

حدیث: 1265

((لو علم اللہ فی الخصیان خیرا لأخرج من اصلابھم ذریة یعبدون اللہ)) ❶

''اگر اللہ یہ بات جان لیتا کہ خصیوں میں کیا خوبی ہے تو ان کی اولاد سے ایک ذریت پیدا فرماتا جو اللہ کی عبادت کرتی۔''

حدیث: 1266

((شر المال فی آخر الزمان الممالیک))

''آخیر زمانہ میں بدترین مال غلام ہوں گے۔''

تحقیق: ملا علیؒ قاری کہتے ہیں اسے ابویعلی نے ابن عمرؓ سے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

حدیث: 1267

((اترکوا الحبشة ما ترکوکم، فانه لا یستخرج کنز الکعبة الا ذوالسویقتین من الحبشة)) ❷

''حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں کیونکہ کعبہ کا خزانہ سوائے دوسویقتین کے جو حبشہ سے ہوگا۔ کوئی نہ نکالے گا۔''

تحقیق: اسے ابوداود اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ الفوائد المجموعة ص ۵۰۹۔ رقم الحدیث (۱۴۱۸) تنزیه الشریعة ۲/۲۹۔ کشف الخفاء ۲/۲۲۴۔ ابن جوزی ۲/۲۳۵۔ اللآلی ۱/۲۳۱۔

❷ أبوداود الملاحم باب [۸و ۱۱] مسند احمد ۵/۳۷۱۔ مستدرك الحاکم ۴/۴۵۳۔ مجمع الزواید ۵/۳۰۳۔ السلسلة الصحیحة رقم ۷۷۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1268

((اتركوا الترك ما تركوكم، فان اول من يسلب امتي ملكهم وما خولهم الله بنو قنطورا))

"ترکوں کو اس وقت تک کے لئے چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔ کیونکہ یہ سب سے پہلے میری امت کا ملک چھینیں گے اور اللہ نے بنو قنطورا کو چھوڑ رکھا ہے۔"

تحقیق: اسے طبرانی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ اور قنطورا ابراہیم علیہ السلام کی ایک باندی تھی جس کی اولاد میں ترک اور اہل چین ہیں جیسا کہ نہایہ میں ہے۔

فصل

اور انہی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی کہ قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ حدیث باطل ہے۔

حدیث: 1269

((مثل حديث وضع الجزية عن اهل خيبر، فهذا كذب من عدة وجوه: احدها: ان فيه شهادة سعد بن معاذ، وسعد قد توفي قبل ذلك في غزوة الخندق))

"مثلاً اہل خیبر سے جزیہ کا معاف کرنا یہ کئی وجوہات سے جھوٹ ہے تحقیق اول تو اس بنا پر کہ اس میں سعد بن معاذ کی شہادت ہے اور سعد بن معاذ اس کی فتح سے قبل غزوہ خندق میں شہادت پا چکے تھے۔"

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جزیہ کی معافی کا حکم نامہ امیر معاویہ بن ابوسفیان نے لکھا۔ حالانکہ امیر معاویہؓ نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں معاف کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک جزیہ کا نزول نہ ہوا تھا۔ صحابہ اور عرب اسے جانتے بھی نہ تھے جزیہ کا نزول تبوک کے بعد ہوا۔ اور اسی وقت رسول اللہ ﷺ نے نصاریٰ نجران اور یہود یمن پر جزیہ متعین فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے نزول جزیہ سے قبل بغاوت کی تھی ان میں سے کچھ تو قتل کیے گئے۔ اور کچھ کو شام اور خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر سے نزول جزیہ سے قبل صلح فرمائی تھی۔ لہٰذا اس صلح کو اپنے مقام پر باقی رہنے دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے ابھی حضور ﷺ سے صلح نہ کی تھی۔ ان پر جزیہ لگا دیا گیا۔ اس طرح اہل خیبر کے بارے میں شبہ واقع ہو گیا۔ چوتھی بات یہ بھی ہے۔ کہ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ان سے تکلیف اور ماتحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہنا اٹھا دیا گیا۔ حالانکہ یہ اضافے حضور کے زمانہ میں نہ تھے۔ پانچویں بات یہ ہے۔ کہ ان کے لئے کوئی عہد معین نہ تھا۔ بلکہ آپ نے فرمایا تھا ہم جو چاہے تم سے اقرار کرلیں گے۔ تو آپ ان سے جزیہ کیسے ہٹا سکتے تھے جو تمام اہل ذمہ کے لئے تھا۔ اور جب جزیہ نہ ہوا۔ تو ان کے لئے لازمی امان بھی ثابت نہ ہوئی۔ چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے نقل کرنے کے جو دواعی ہونے چاہئیں تھے۔ وہ نہیں پائے جاتے۔ کیونکہ اگر ایسا وقوع میں آیا تھا تو سنت کے ناقلین یعنی صحابہ، تابعین اور آئمہ حدیث کو اس کا علم ہونا چاہیے تھا حالانکہ اس بات سے صرف ایک ہی شخص واقف تھا اور اس واقعہ کو یہود نے نقل کیا۔ ساتویں بات یہ ہے کہ اہل خیبر نے کوئی بھلائی نہ کی تھی جو ان سے جزیہ معاف کیا جاتا۔ بلکہ انہوں نے اللہ اس کے رسول اور صحابہ سے قتال کیا اور تلوار میان سے باہر کی۔ اللہ کے دشمنوں کو پناہ دی اور انہیں جنگ پر ابھارا تو ان سے یہ سلوک کیسے روا رکھا جا سکتا تھا اور یہ فرض کیسے ساقط ہو جاتا۔ اور جب کہ اللہ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان میں سے کوئی بھی اسلام نہ لایا۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ حضورؐ نے جب اتنے دور کے لوگوں پر جو کہ دشمن بھی نہ تھے جزیہ قائم کیا جیسے اہل یمن اور اہل نجران۔ تو قریب کے یہ لوگ جو سخت مخالف اور دشمن تھے ان پر سے جزیہ کیسے معاف کیا جا سکتا تھا اور جب کہ یہ معلوم ہے کہ وہ کفر میں بھی سخت تھے اور عداوت میں بھی سب سے آگے تھے۔ تو وہ سزا کے مستحق ہوئے یا کہ معافی جزیہ کے۔ نویں بات یہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ نے ان سے جزیہ ساقط فرما دیا تھا۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ تو ان کا حال اور کفار سے بہتر ہونا چاہیے تھا۔ تو یہ اقرار نہ فرماتے کہ ہم جب چاہیں گے تمہارے شہروں اور زمین سے نکال دیں گے۔ کیونکہ اہل ذمہ جب جزیہ کا اقرار کر لیتے ہیں۔ تو انہیں شہروں سے نہیں نکالا جاتا۔ جب تک وہ اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہیں۔ تو صحابہ کے اطراف میں جزیہ کیسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ اور انہیں شہر بدر کرنے سے زیادہ بڑی بات کیا ہوگی۔ تو یہ دونوں باتیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ دسویں بات یہ ہے کہ اگر یہ بات حق تھی۔ تو تمام صحابہ کرام۔ تابعین اور فقہاء اس کے خلاف فتویٰ دینے پر کیسے متفق ہو گئے۔ انہیں تو یہ کہنا چاہیے تھا۔ کہ اہل خیبر پر جزیہ نہیں حالانکہ انہوں نے یہ تصریح کی ہے۔ کہ وہ کتاب جس میں جزیہ کی معافی کا حکم ہے۔ وہ جھوٹ ہے۔ جیسا کہ ابو حامدؒ قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ خطیب نے اس کتاب کا ذکر کر کے اسے مختلف وجوہ سے جھوٹ ثابت کیا ہے۔

فصل

معرفت حدیث کے اصول کلیہ اس قسم کی روایات میں سے کبوتر کی روایات ہیں جن میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1270

((کان یعجبه النظر الی الحمام)) ❶

''کہ آپ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے۔''

حدیث: 1271

((کان یحب النظر الی الخضرة والاترج والحمام الاحمر))

''کہ آپ سبزہ۔ سنگترہ اور کبوتر کی جانب دیکھنا پسند فرماتے تھے۔'' (اس کو حاکم نے عائشہ سے روایت کیا ہے)

حدیث: 1272

((قلت: اخرجه الطبرانی، وابن السنی، وابونعیم فی ((الطب)) عن ابی کبشة.

وابن السنی وابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ. وابو نعیم عن عائشة انه صلی الله علیه

وسلم کان یعجبه النظر الی الاترج وکان یعجبه النظر الی الحمام الاحمر. ❷

''میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ اسے طبرانی۔ ابن السنی اور ابونعیم نے طب میں ابوکبشہ سے ابن السنی اور ابونعیم نے علیؓ سے اور ابونعیمؒ نے عائشہؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ آپ سنگترہ اور سرخ کبوتر کی جانب دیکھنا پسند فرماتے تھے''

حدیث: 1273

((وروی ابن السنی وابونعیم عن ابن عباس: کان یعجبه النظر الی الخضرة

والماء الجاری ❸ کذا فی ((الجامع الصغیر))

''ابن السنی اور ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ سبزہ اور جاری پانی کی طرف دیکھنا پسند فرماتے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں اور مندرجہ ذیل روایت کہ:

---

❶ رواه العقیلی ٤/٤١٣۔ اللالی المصنوعه ٢/٢٢٨۔ الموضوعات لابن جوزی (٣/٩) تذکرة الموضوعات لابن قیسرانی (٥٥٨) مجمع الزوائد (٤/٦٧) حافظ ہیثمی نے اس کو طبرانی کبیر کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا اس میں ابوسفیان الانماری ضعیف ہے۔ اس کو ابن حبان نے علی سے مرفوعا روایت کیا۔ ابوحاتم کہتے ہیں یہ روایت موضوع ہے۔

❷ مجمع الزواید ٤/٦٧ وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه ابوسفیان الانماری وهو ضعیف۔ اللآلئ ٢/١٢٤۔ تذکرة الموضوعات ص ١٦٢۔ ❸ اللآلئ ١/٦٠۔ اتحاف السادة ٩/٥٥٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1274

((شکا رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوحشة فقال له: ((لو اتخذت زوجا من حمام فانسک واصبت من فراخه)) (الفوائد المجموعه رقم الحدیث (۵۰۵)

''کہ ایک شخص نے آپ سے تنہائی کی شکایت کی۔آپ نے فرمایا تو ایک جوڑا کبوتروں کا پال لے اور اس کے بچوں سے کھیلا کر۔''

نوٹ: اس کو ابن عدی نے علی سے روایت کیا ہے۔اس میں دو کذاب راوی ہیں۔

حدیث: 1275

((اتخذوا الحمام المقاصیص فی بیوتکم فانها تلهی الجن عن صبیانکم))

''پر کٹے کبوتروں کو پالا کرو۔کیونکہ وہ تمہارے بچوں سے جنات کو روکتے ہیں۔''

حدیث: 1276

ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو شیرازی نے القاب میں خطیب اور دیلمیؒ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عدی نے انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔کہ:

((اتخذوا هذه الحمام المقاصیص فی بیوتکم فانها تلهی الجن عن صبیانکم)) ❶

''ان مقاصیص (پر کٹے) کبوتروں کو اپنے گھروں میں رکھا کرو۔کیونکہ یہ بچوں سے جنات کو روکتے ہیں۔''

(البانی کہتے ہیں یہ حدیث بھی محمد بن زیاد یشکری کی احادیث سے ہے جو کذاب ہے۔سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۸)

تحقیق: جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

حدیث: 1277

((وقال زکریا بن یحیی الساجی: بلغنی ان ابا البختری دخل علی الرشید

---

❶ اللآلی ۲/ ۱۲۴۔ المجروحین ۲/ ۲۵۰۔ میزان الاعتدال ترجمة رقم ۵۵۶۴، ۷۵۴۷۔ تاریخ بغداد ۵/ ۲۷۹۔ السلسلة الضعیفة رقم ۱۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وهو يطير الحمام، فقال: هل تحفظ في هذا شيئا؟ فقال: حدثني هشام بن عروة عن ابيه عن عائشه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يطير الحمام.

فقال الرشيد: اخرج عني. ثم قال: لولا انه من قريش لعزلته. يعني من القضاء. قلت: هذا عذر بارد، فانه اذا ثبت عنده كذبه لاسيما على رسول الله صلى الله عليه وسلم سقط عدلا، واستحق عزلا))

''زکریا بن یحییٰ الساجی کہتے ہیں کہ ابوالبختری ایک روز رشید کے پاس گیا۔ اور وہ کبوتر اڑا رہا تھا۔ ہارون نے دریافت کیا۔ کیا تمہیں کبوتروں کے بارے میں کوئی حدیث یاد ہے وہ کہنے لگا مجھ سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے عائشہؓ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ حضور ﷺ کبوتر اڑایا کرتے تھے۔ رشید بولا میرے پاس سے دور ہو جا۔ پھر بولا اگر یہ قریش سے نہ ہوتا۔ تو میں اسے عہدہ قضا سے معزول کر دیتا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ یہ ایک فضول عذر ہے۔ جب ہارون کے سامنے اس کا جھوٹ رسول اللہ ﷺ پر ثابت ہو چکا تھا۔ تو وہ عدالت سے ساقط ہو گیا۔ اور معزولی کے قابل تھا۔''

حدیث: 1278

زکریا بن یحییٰ الساجی کہتے ہیں یہ ابوالبختری مہدی کے پاس گیا۔ اور اسے کبوتروں سے کھیلتے دیکھا۔ تو بولا:

((لا سبق الا في خف او نصل او حافر او جناح)) (رواه الخطيب البغدادي ۱۳/۴۸۴۔ اللآلي ۲/۲۳۲۔ الفوائد رقم الحديث (۵۰۷)

''دوڑ صرف خف، نصل اور حافر اور پرندے میں ہے (خف سے مراد اونٹ ہے حافر سے مراد گھوڑا۔ اور نصل تیر کو کہتے ہیں)''

تحقیق: جب وہ باہر نکلا۔ تو مہدی بولا میں گواہی دیتا ہوں اس نے جھوٹ بولا۔ (پوری حدیث سوائے لفظ جناح کے صحیح تھی) پھر کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور بولا یہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کا سبب ہیں۔

حدیث: 1279

ابن القیم فرماتے ہیں اس میں سب سے بہتر یہ روایت ہے کہ:

((قال: وارفع شي جاء فيها: حديث: انه راى رجلا يتبع حمامة، فقال:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((شیطان یتبع شیطانہ)) ❶

''آپ نے ایک شخص کو کبوتر پر نگاہ لگائے دیکھا تو فرمایا ایک شیطان ہے جو شیطانہ پر نظر لگائے ہوئے ہے۔''

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہ موضوع نہیں بلکہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ درجہ حسن تک پہنچتی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے مرغی پالنے کی روایات بھی ہیں۔ جن میں سے کوئی روایت بھی صحیح نہیں مثلاً مندرجہ ذیل روایت کہ

حدیث: 1280

((الدجاج غنم فقراء امتی))

''مرغی میری امت کے فقراء کی بکری ہے۔''

حدیث: 1281

((امر الفقراء باتخاذ الدجاج، والاغنیاء باتخاذ الغنم)) (ابن عدی فی الکامل ۵/۲۰۸۔ اللآلی المصنوعہ ۲/۲۲۷۔ الفوائد المجموعہ رقم الحدیث (۵۰۱)

اس کو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اسی طرح عقیلی نے اور کہا یہ صحیح نہیں اس میں علی بن عروہ وضاع ہے۔

''میں فقراء کو مرغی پالنے اور امراء کو بکری پالنے کا حکم دیتا ہوں۔''

حدیث: 1282

ملا علی قاری فرماتے ہیں ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے امراء کو بکری پالنے اور فقراء کو مرغی پالنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا

((عند اتخاذ الاغنیاء الدجاج یاذن اللہ بھلاک القری))❷

❶ سبق برقم ۷۳۰۔ ❷ ابن ماجہ ۲۳۰۷۔ کتاب التجارات، باب ۶۹۔ اتخاذ الماشیۃ۔ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ الضعیفہ (۱۱۹) بوصیری کہتے ہیں اس میں علی بن عروہ متروک ہے۔ ابن حبان المجروحین (۲/۱۰۷) میں کہتے ہیں یہ وضاع ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن مجہول راوی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”جب امیر لوگ مرغی پالتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان بستیوں کی تباہی کا حکم فرما دیتے ہیں۔“
(البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۱۹)

تحقیق: دمیری کہتے ہیں اس کی سند میں علی بن عروۃ الدمشقی ہے۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں یہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ظاہر یہ ہے۔ کہ یہ موضوع نہیں۔ ضعیف ہے۔ میں نے اس کی تشریح ”بہجۃ الانسان فی مھجۃ الحیوان“ میں کی ہے۔

فصل

اسی طرح اولاد کی مذمت کی کل روایات از اول تا آخر جھوٹی ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1283

((لو یربی احدکم بعد الستین ومائۃ جرو کلب خیر له من ان یربی ولدا))

”اگر آدمی ساٹھ یا سو سال کے بعد کتے کا پلا پالے۔ تو وہ اولاد کی پرورش سے بہتر ہے۔“ یا مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1284

((اذا کان الولد غیظا والمطر قیظا...))

”جب لڑکا غصہ ہو اور بارش بند ہو جائے۔“ یا مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1285

((لا یولد بعد الستمائۃ مولود ولله فیه حاجة))

”چھ سو لڑکوں کے بعد اللہ کو کسی لڑکے کی حاجت نہیں رہتی۔“
ایک روایت میں صرف سو (۱۰۰) کا ذکر ہے۔ ❶

❶ رواہ طبرانی کبیر ۳۱/۸۔ ابن جوزی فی الموضوعات ۱۹۲/۳۔ تنزیہ الشریعۃ ۳۴۵/۲۔ وابن طاھر فی التذکرۃ (۲۲۲) احمد کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جن میں آئندہ کی تاریخ بیان کی گئی ہو ہم اس کی طرف پہلے بھی کچھ اشارہ کر چکے ہیں۔ ہر وہ حدیث جس میں یہ ہو کہ فلاں فلاں سن میں ایسا ہوگا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت کہ:

حدیث: 1286

((یکون فی رمضان هدة توقظ النائم، وتقعد القائم، وتخرج العواتق من خدورها، وفی شوال مهمهة، وفی ذی القعدة تمییز القبائل بعضها من بعض، وفی ذی الحجة تراق الدماء...))

"رمضان میں ہدایت کرنے والے ہوں گے۔ جو سوتوں کو جگائیں گے، بیٹھوں کو اٹھائیں گے۔ اور پردہ دار عورتوں کو پردہ سے باہر نکالیں گے۔ اور شوال میں کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور ذی القعدہ میں ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے ممتاز کیا جائے گا۔ اور ذی الحجہ میں خون بہایا جائے گا۔" اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1287

((یکون صوت فی رمضان اذا کانت لیلة النصف من لیلة الجمعة یصعق له سبعون الفا، ویصم سبعون الفا))

"رمضان میں ایک آواز ہوتی ہے جب اس کی آدھی رات ہوتی ہے اور جمعہ کی رات ہوتی ہے تو اس کے لئے ستر ہزار چیخنے اور ستر ہزار شامل ہوتے ہیں۔"

حدیث: 1288

ملا علی قاری کہتے ہیں اسے ابونعیمؒ نے شہر بن حوشب سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((یکون فی رمضان صوت، وفی شوال مهمهة، وفی ذی القعدة تتحارب القبائل، وفی ذی الحجة ینتهب الحاج، وفی المحرم ینادی مناد من السماء: الا ان صفوة الله من خلقه فلان - یعنی المهدی - فاسمعوا له واطیعوا))

"رمضان میں ایک آواز ہوتی ہے۔ شوال میں کوشش ذی القعدہ میں قبائل کا محاربہ۔ ذوالحجہ میں حاجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوڑتے ہیں۔ اور محرم میں آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اللہ کا برگزیدہ اس کی مخلوق سے فلاں ہے یعنی مہدی اس کی سنو اور اطاعت کرو۔"

حدیث: 1289

یعنی حاکم وغیرہ نے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

((فی ذی القعدة تحارب القبائل، وعامئذ ینهب الحاج، فتکون ملحمة بمنی حتی یهرب صاحبهم، فیبایع بین الرکن والمقام، وهو کاره، یبایعه مثل عدة اهل بدر، یرضی عنه ساکن السماء وساکن الارض)) ❶

"ذی القعد میں قبائل ایک دوسرے کی جانب کھینچتے ہیں۔ اور اسی وقت حاجی دوڑتے ہیں حتیٰ کہ منیٰ میں ایک جنگ کا سا میدان ہوتا ہے حتیٰ کہ ایک دوسرے کا ساتھی دوڑتا ہے اور وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کے لئے دوڑے گا اور وہ مجبوراً بیعت کر رہا ہوگا۔ ان کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی۔ اس سے آسمان و زمین کا ٹھہرانے والا راضی ہوگا۔"

حدیث: 1290

((عند رأس مائة یبعث الله ریحا باردة یقبض الله فیها روح کل مومن)) ❷

"ہر سو سال کے شروع پر اللہ تعالیٰ ٹھنڈی ہوا بھیجے گا۔ اور اس میں ہر مومن کی روح قبض کر لے گا۔" (باطل ہے) اور مندرجہ ذیل روایت

حدیث: 1291

((اذا کانت سنة ثلاثین ومائة کان الغرباء: قرآن فی جوف ظالم، ومصحف فی بیت قوم لا یقرؤون فیه، ورجل صالح بین قوم سوء))

"جب ۱۳۰ھ ہوگا۔ تو قرآن ظالم کے پیٹ میں ایک مسافر کی طرح ہوگا۔ اور مصحف لوگوں کے گھروں میں رکھا ہوگا۔ اور اسے وہ پڑھیں گے نہیں اور نیک آدمی لوگوں سے درمیان برا ہوگا۔ (۱۳۰ میں ایسا ہوا یا نہ ہوا لیکن اس وقت کا ماحول یہی ہے اگرچہ حدیث صحیح نہیں)" اور مندرجہ ذیل روایت:

---

❶ الحاوی للفتاوی ۲/۱۳۶۔ مستدرك الحاکم ۴/۵۱۳۔

❷ الموضوعات لابن جوزی ۳/۱۹۳۔ تنزیه الشریعة ۲/۳۴۸۔ ابن طاهر فی التذکرة (۲۲۲) اللآلی (۲/۲۰۸) الفوائد رقم الحدیث (۱۴۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 1292

((اذا كانت سنة خمس وثلاثين ومائة خرجت شياطين حبسهم سليمان بن داود في جزائر البحر، فذهب منهم تسعة اعشارهم الى العراق يجادلونهم بالقرآن، وعشر بالشام))

''جب ۱۳۵ھ ہوگا تو وہ شیاطین جنہیں سلیمان بن داؤد نے قید کیا تھا جزائر بحر میں نکل آئیں گے۔ ان میں سے نو حصے عراق کی جانب چلے جائیں گے۔ اور قرآن کے ذریعہ جنگ کریں گے اور دسواں حصہ شام چلا جائے گا۔'' اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1293

((اذا كانت سنة خمسين ومائة فخير اولادكم البنات))

''جب ۱۵۰ھ ہوگا تو تمہاری بہترین اولاد لڑکیاں ہوں گی۔'' اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1294

((اذا كانت سنة ستين ومائة كان كذا وكذا))

''۱۶۰ھ ہوگا تو ایسا ہوگا۔ ایسا ہوگا۔'' اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1295

((اصحابي اهل ايمان وعمل الى اربعين، واهل بر وتقوى الى الثمانين، واهل تواصل وتراحم الى العشرين ومائة، واهل تدابر وتقاطع الى الستين ومائة. ثم الهرج الهرج))

''میرے صحابہ چالیس تک اہل ایمان اور اہل عمل ہوں گے۔ اسی (۸۰) تک نیکی اور تقوے والے ہوں گے۔ ایک سو بیس تک صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے۔ ایک سو ساٹھ تک سرکشی اور قطع رحمی کرنے والے ہوں گے پھر فتنہ ہی فتنہ ہوگا۔'' اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1296

((الآفات بعد المائتين)) ''دو سو سال بعد آفتیں ہوں گی۔''

حدیث: 1297

((اذا اتت على امتي ثلاثمائة وستون سنة فقد حلت لهم العزبة والترهب على رؤوس الجبال))

''جب میری امت پر ۳۶۰ھ آئے گا۔ تو ان کے لئے سفر اور پہاڑوں پر بھاگ جانا حلال ہو جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے عاشوراء کے دن سرمہ لگانا۔ زینت کرنا۔ خوب خرچ کرنا۔ نماز پڑھنا۔ اور دیگر وہ فضائل جو اس کے بیان کئے جاتے ہیں۔ اس میں سے سوائے روزے والی حدیث کے کوئی بھی صحیح نہیں اور روزے والی کے علاوہ سب کی سب باطل ہیں۔ اور اس کے فضائل میں سب سے بہتر وہ روایت ہے کہ

حدیث: 1298

((من وسع علی عیاله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته)) ❶

''جو عاشوراء (دس محرم) کے دن اپنے گھر والوں پر خوب خرچ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سارے سال کشادگی رکھے گا۔''

تحقیق: امام احمد کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں۔ مگر عدم صحت سے کسی روایت کا موضوع ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہوگی، اس لئے کہ طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے ابوسعید سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

حدیث: 1299

نیز بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے:

((من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم یرمد ابدا)) ❷

''جو عاشوراء کے روز سرمہ لگائے گا، اس کی آنکھیں کبھی دکھنے نہ آئیں گی۔''

تحقیق: ابن القیم فرماتے ہیں سرمہ، تیل اور خوشبو لگانے کی جتنی روایات ہیں سب کذابین کی وضع کردہ ہیں۔ دوسرے کذابین نے ان کے مقابلہ پر اسے رنج وغم کے طور پر منایا۔ دونوں جماعتیں بدعتی اور اہل سنت سے خارج ہیں۔ اہل سنت تو وہ کام کرتے ہیں جس کا حضور نے حکم دیا یعنی روزہ رکھنے کا اور بدعات سے احتراز کرتے ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ عاشوراء کے دن اس غرض سے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اتباع حدیث کر رہا ہے۔ لیکن خوشی اور غم کے اظہار لئے لگانا۔ جیسا کہ خارجی جو رافضیوں کے مخالف ہیں ان کا طریقہ ہے یہ جائز نہیں۔ اسی طرح روافض سے بلاد عجم خراسان عراق اور ماوراء النہر کے علاقوں میں جو منکرات

---

❶ رواه الطبرانی فی الکبیر (۹۴/۱۰) ابن عدی فی الکامل ۱۸۵۴/۵۔ تنزیه الشریعة ۱۵۷/۱۔ تذکرة الموضوعات (۹۰۵) فوائد رقم (۲۸۶)

❷ رواه البیهقی فی شعب الایمان (۳۷۹۷) تنزیه الشریعة ۱۵۷/۱۔ کشف الخفاء ۳۲۴/۲۔ اللآلی المصنوعه ۱۱۰/۲۔ تذکرة الموضوعات للفتنی (۱۱۸) الموضوعات لابن جوزی ۲۰۴/۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہیں۔مثلا سیاہ کپڑے پہننا شہروں میں پھرنا۔اور اپنے سر اور جسم کو زخمی کرنا۔اور پھر یہ دعوے کرنا کہ ہم محبّ اہل بیت ہیں۔تو وہ اہل جنت ان سے بری الذمہ ہیں۔

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے سورتوں کے فضائل اور ثواب کا بیان ہے۔کہ جو شخص فلاں فلاں سورت پڑھے گا۔ اس کے لئے یہ اجر ہے۔اسی طرح اول قرآن سے اخیر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی نے اپنی تفسیروں میں ہر سورت کے شروع میں اور زمخشری نے بعد میں بیان کیا ہے اور انہی کی متابعت بیضاوی اور ابوسعود المفتی نے کی ہے (اکثر تفاسیر کا یہی حال ہے عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں زنادقہ نے اسے وضع کیا ہے اور بعض کی وضع کا تو واضع نے خود اعتراف کیا اور وہ یہ کہتے ہیں ہمارا مقصد لوگوں کو قرآن کی جانب متوجہ کرنا تھا۔بعض جاہل وضاعین کا قول ہے۔ہم رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے بلکہ رسول اللہ کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔اگر یہ جاہل یہ جان لیتا کہ وہ بات کہنا جو حضور نے نہیں فرمائی۔یہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے اور وہ سخت عذاب کا مستحق ہے۔

فصل

اور اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جو جہلاء نے ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت میں وضع کی ہیں۔مثلا یہ روایت کہ:

حدیث: 1300

((ان الله يتجلى للناس عامة يوم القيامة ولابى بكر خاصة))(فوائد المجموعه رقم الحديث (١٠٣٨) الموضوعات (١/٣٠٥)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب کے لئے عام طور تجلی فرمائیں گے لیکن ابوبکر کے لئے خاص طور پر ہوگی۔"

(اس کو ابونعیم نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے۔اس میں محمد بن خالد الختلی کذاب ہے) اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1301

((ما صب الله في صدرى شيئا الا صببته في صدر ابى بكر))

(الحاوى للسيوطى ١٠١/٢ ـ تذكرة الموضوعات للفتنى (٩٣) الفوائد المجموعه (١٠٥٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ نے میرے سینہ میں بھی وہ بات نہیں ڈالی جو ابوبکرؓ کے سینے میں ڈالی ہے۔''

صاحب خلاصہ نے اس کا ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ موضوع ہے۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث 1302

((کان اذا اشتاق الی الجنة قبل شیبة ابی بکر))

''جب آپ جنت کے مشتاق ہوتے تو ابوبکرؓ کے سپید بالوں کو چوم لیتے۔'' اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث :1303

((انا وابوبکر کفرسی رهان))

''میں اور ابوبکرؓ سبقت میں برابر ہیں۔'' اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث :1304

((ان الله لما اختار الارواح اختار روح ابی بکر)) ❶

''جب اللہ نے ارواح کو پسند کرنا شروع کیا تو ابوبکر کی روح کو پسند فرمایا۔''

حدیث :1305

اور حضرت عمرؓ کی روایت:

((کان رسول الله صلی الله علیه وسلم وابوبکر یتحدثان، وکنت کالزنجی بینهما))

''حضور اور ابوبکرؓ باہم باتیں فرماتے رہتے اور میری مثال ایک حبشی کی ہوتی۔'' اور مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث :1306

((لو حدثتکم بفضائل عمر عمر نوح فی قومه ما فنیت وان عمر حسنة من حسنات ابی بکر))

''اگر میں تم سے عمر کے فضائل عمر نوحؑ کے برابر بیان کروں تو وہ ختم نہ ہوں گے حالانکہ عمرؓ کی نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔''

حدیث :1307

((ما سبقکم ابوبکر بکثرة صوم ولا صلاة، وانما سبقکم بشیء وقر فی صدره))

---

❶ فوائد المجموعه رقم الحدیث (۱۰۴۰) خطیب نے اس کو عائشہ سے روایت کیا ہے اور کہا یہ ثابت نہیں اس میں ہارون بن احمد متہم راوی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"ابوبکرؓ کی تم لوگوں پر سبقت نماز اور روزے کی بنا پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس چیز کی بنا پر سبقت رکھتا ہے۔ جو اس کے سینے میں رکھی گئی ہے۔"

تحقیق: یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے اور اس پر کلام پہلے گزر چکا۔ ❶ ابن القیم فرماتے ہیں رافضیوں نے جو حضرت علیؓ کے فضائل میں احادیث وضع کی ہیں۔ تو وہ شمار سے باہر ہیں۔ حافظ ابویعلی فرماتے ہیں خلیلی نے کتاب الارشاد میں تحریر کیا ہے روافض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے فضائل میں تین لاکھ احادیث وضع کی ہیں۔ اور یہ بات کچھ بعید بھی نہیں۔ اگر تم ان موضوع روایات کی تلاش کرو گے۔ تو ایسا ہی پاؤ گے۔ اسی طرح اہل سنت میں سے بعض جاہلوں نے معاویہؓ کے فضائل میں احادیث وضع کیں۔ اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں معاویہ کی فضیلت میں حضور سے کوئی روایت ثابت نہیں۔

اور اسی قسم کی وہ روایات ہیں جو کذابین نے ابوحنیفہ اور شافعی کا نام لے کر وضع کی ہیں۔ ایسے ہی ان کے مخالفین نے ان کی مذمت میں روایات وضع کی ہیں اس طرح وہ احادیث ہیں جو معاویہؓ۔ عمرو بنؓ العاص۔ اور بنوامیہ کی برائی میں اور منصور اور سفاح کی تعریف میں وضع کی گئیں۔ اسی طرح یزید اور ولید اور مروان بن الحکم کی برائی میں اسی طرح بغداد کی تعریف اور برائی میں اسی طرح بصرہ۔ کوفہ۔ مرو۔ قزوین۔ عسقلان۔ سکندریہ۔ نصیبین اور انطاکیہ کے بارے میں یہ سب جھوٹ ہیں۔ اسی طرح ہر وہ روایت جس میں یہ ہے کہ عباسؓ کی اولاد کے لئے آگ حرام ہے یا وہ روایت جس میں یہ ہے کہ خلافت عباسؓ کی اولاد میں ہوگی۔ اسی طرح وہ حدیث جو اہل خراسان کی مدح میں وضع کی گئی۔ جنہوں نے عبداللہ بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عباسؓ کی اولاد کا ساتھ دیا تھا۔ اسی طرح عباسؓ کی اولاد میں خلفاء کی تعداد کا بیان۔ اور یہ روایت کہ فلاں شہر جنت کا شہر اور فلاں دوزخ کا شہر ہے۔ اسی طرح ابوموسیٰ اشعری کی برائی میں جو حدیث وضع کی گئی اور یہ ایک بدترین جھوٹ ہے۔ اور مندرجہ ذیل روایت کہ:

حدیث: 1308 حضورؐ نے معاویہؓ اور عمرو بن العاص کی طرف دیکھ کر فرمایا (یعنی دعا کی):

((اللهم اركسهما في الفتنة ركسا، ودعهما الى النار دعا))

"انہیں فتنے میں الٹے منہ ڈال اور انہیں دوزخ کی طرف کھینچ۔" (موضوع ہے) ❷

حدیث: 1309 اور اسی طرح ہر وہ حدیث جس میں یہ ہے کہ

---

❶ انظر الحديث رقم ٨٢١۔

❷ رواه الطبرانی فی الکبیر ۳۸/۱۱۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۴۷۸) ابن حبان فی المجروحین ۱۰۱/۳۔ والذهبی فی المیزان (۹۶۹۵) ابن حجر فی مطالب العالیه (۴۲۶۶) ابن جوزی فی الموضوعات (۲۸/۲) ابن طاهر فی التذکرة (۱۹۷) تنزیه الشریعة (۱۶/۲) الفوائد رقم الحدیث (۱۲۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ان الایمان لا یزید ولا ینقص)) ❶

"ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ۔" یہ جھوٹ ہے۔ اور دوسری جماعت نے اس کے مقابلہ پر حدیث وضع کی کہ:

حدیث: 1310

((الایمان یزید وینقص)) ❷ "ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی۔"

تحقیق: یہ کلام بلحاظ معنی صحیح ہے اور اس پر سلف کا اجماع ہے جیسا کہ امام شافعی نے روایت کیا ہے۔ حنفی علماء اس سے متفق نہیں، لیکن یہ روایت لفظاً یعنی حضور سے جھوٹ ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں پہلے لفظ کے معنی بھی محققین متاخرین کے نزدیک صحیح ہیں۔ کلام اس کی سند کے ثبوت میں ہے تو پہلی روایت کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو احمدؒ۔ ابوداودؒ۔ حاکمؒ اور بیہقیؒ نے معاذؓ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں۔ اسی طرح تمام صحابہ، تابعین اور تمام اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کی جانب سے نازل ہوا۔ اور یہ مخلوق نہیں ہے۔ لیکن یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے نہیں ہیں۔

نوٹ: اگرچہ مذکورہ بالا دونوں روایات صحیح نہیں مگر جمہور علمائے اہل سنت واہل حدیث سلف صالحین کا یہ موقف ہے کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ البتہ احناف کا مسلک یہ ہے کہ ایمان کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔

فصل

ہر وہ روایت جو وضو کے بعد پانی جھاڑنے کے بارے میں آتی ہے وہ بھی صحیح نہیں۔ اسی طرح وضو میں گردن کے مسح کی روایت بھی باطل ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اور وائل بن حجر کی روایت میں یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظاہر رقبہ کا مسح فرمایا اور اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اسی باعث ہمارے علماء اسے مستحب قرار دیتے ہیں۔ ابن القیم فرماتے ہیں اور اعضاء وضو پر ذکر کرنے کی سب احادیث باطل ہیں اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جو وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی کوئی روایت صحیح نہیں۔ لیکن بسم اللہ کی احادیث حسن ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں جب احادیث حسن ہوں تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ثابت نہیں۔

---

❶ انظر الحدیث رقم ۳۱۶۔

❷ دیکھیں تاریخ اصبھان (۱/۳۵۰) تھذیب تاریخ دمشق (۳/۴۶۰) المیزان (۵۳۹) تنزیہ الشریعۃ (۱/۱۵۱) التذکرۃ للفتنی (۱۱) اللآلی (۱/۱۹) لسان المیزان (۱/۸۰۵) الفوائد المجموعۃ کتاب الایمان رقم (۱۲۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1311

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے:

((لا صلاۃ لمن لا وضوء له، ولا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه)) ❶

''جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضوء کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔''

تحقیق: ابن ماجہ کی روایت میں صرف اخیر کے الفاظ ہیں۔ پھر یہ بات بھی جان لو کہ ارکان وضو پر بسم اللہ پڑھنا۔ اگر چہ حضور ﷺ سے ثابت نہیں۔ تو اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ مکروہ ہو یا بدعت ہو بلکہ علماء اور مشائخ کرام نے ہر عضو کے ساتھ جو دعا مناسب مقام پر ہو پڑھنا مستحب قرار دیا ہے۔

نوٹ: ہر عضو کے دھونے پر کوئی دعا پڑھنا قطعاً مستحب نہیں بلکہ بدعت ہے اور مکروہ ہے چونکہ یہ احادیث سے ثابت نہیں۔

حدیث: 1312

ابن القیم فرماتے ہیں وضوء سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھنا:

((اشھد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له، واشھد ان محمدا عبده ورسوله، ❷ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین)) ❸

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے کردے۔''

حدیث: 1313

یا دوسری روایت میں جسے بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے:

((سبحانک اللھم ربنا وبحمدک، اشھد ان لا اله الا انت، استغفرک واتوب الیک)) صحیح الترغیب والترھیب (۲۲۵) نسائی (۶/۲۵)

تحقیق: تو وضوء کے بعد یہ ذکر کرنا اور وضوء سے قبل بسم اللہ پڑھنا اسے اہل سنن اور اہل مسانید نے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ میں نے اس کی سندات شرح حصن الحصین میں بیان کی ہیں۔

---

❶ ابوداود الطھارۃ باب [۴۸] حدیث (۱۰۱) ابن ماجه ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰۔ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم کتاب الطھارۃ حدیث (۲۳۴) مسند احمد ۱/۱۹۔ ابوداود حدیث (۱۶۹) کتاب الطھارۃ، سنن نسائی کتاب الطھارۃ حدیث (۱۵۱) سنن دارمی۔ کتاب الوضوء باب ۴۴ حدیث (۷۳۰)

❸ سنن ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ۴۱ حدیث ۵۵۔ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح ابن ماجه کتاب الطھارۃ باب ۶۰ حدیث (۴۷۰) الارواء (۹۶) صحیح ابی دائود (۱۶۲) صحیح الترغیب (۲۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

اسی طرح کم از کم حیض کی مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ حیض کی مدت دس دن ہے۔ یہ روایت بھی باطل ہے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں اس کی مختلف سندات ہیں۔ جنہیں دارقطنیؒ، ابن عدیؒ نے کامل میں عقیلیؒ اور ابن الجوزی نے مختلف طرق بیان کئے ہیں اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کے باعث حدیث درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہیں تو اس پر وضع کا حکم لگانا بہتر نہیں۔ حافظ ابن القیم کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث کہ:

حدیث: 1314

((لا صلاة لمن عليه صلاة))

''جس پر نماز ہو (یعنی قضا) اس کی نماز نہیں۔''

تحقیق: ابراہیم حربی کہتے ہیں میں نے امام احمدؒ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا میں اسے نہیں پہچانتا۔ حربی کہتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث نہیں سنی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں قضاء اور ادا میں ترتیب کے وجوب کے بارے میں اس کے علاوہ دیگر احادیث ثابت ہیں۔

فصل

حدیث: 1315

اور باطل روایات میں سے یہ بھی ہے کہ:

((من بشرني بخروج نسان ضمنت له على الله الجنة))

''جو مجھے نیسان (ایک مہینہ کا نام ہے) نکل جانے کی خوشخبری سنائے گا میں اللہ کے ہاں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔'' اور اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1316

((من آذى ذميا فقد آذاني))

''جس نے ذمی کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔''

حدیث: 1317

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں: خطیب کی روایت میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ:

((من آذى ذميا فانا خصمه، ومن كنت خصمه فقد خصمته يوم القيامة))

(الموضوعات لابن جوزی ۲/۲۳۶) الفوائد المجموعه رقم الحديث (٦٤٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے ذمی کو ایذا پہنچائی میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا میں دشمن ہوں میں اس سے قیامت کے روز جھگڑوں گا۔'' (کہا جاتا ہے کہ موضوع ہے)

حدیث: 1318

ابن القیم کہتے ہیں اور مندرجہ ذیل روایت کہ:

((یوم صومکم یوم نحرکم)) ❶ ''تمہارے روزے کا دن تمہاری قربانی کا دن ہے۔''

امام احمد کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں دیکھیں التمیز (۱۶۷۷) اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1319

((للسائل حق وان جاء علی فرس)) ❷

''سائل کا حق ہے۔ اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔'' البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1320

((لو لا کذب السائل ما افلح من ردہ)) ❸

''اگر سائل جھوٹ نہ بولے تو جو اُسے رد کرے کبھی کامیاب نہ ہو۔''

تحقیق: عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی شے ثابت نہیں۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ اگر مساکین سچ بولیں تو کبھی اپنے مقصد ہی میں کامیاب نہ ہوں۔

حدیث: 1321

((ومن ذلک حدیث: طلب الخیر من الرحماء ومن حسان الوجوہ)) ❹

''اسی طرح طلب خیر میں رحم کرنے والوں اور اچھے چہرے والوں سے ڈرانے کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔''

تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ اسی طرح لوگوں کی حاجات پوری کرنے سے ڈرانا۔ اس میں بھی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ عقیلی کہتے ہیں اس مضمون پر کئی روایات ہیں۔ لیکن کوئی بھی ثابت نہیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث کہ

---

❶ انظر الحدیث رقم ۱۱۰۳۔ کشف الخفاء رقم (۳۲۶۳)

❷ دیکھیں ۷۳۸۔ ۹۵۰۔ ابو داود: کتاب الزکاۃ، باب حق السائل حدیث ۱۶۶۵، ۱۶۶۶۔

❸ دیکھیں حدیث ۷۴۱۔ الضعفاء للعقیلی ۵۹/۳۔ تنزیہ الشریعۃ ۱۳۲/۲۔ موضوعات ۱۵۵/۲۔

❹ دیکھیں ابو یعلیٰ ۱۱۹/۸۔ والخطیب بغدادی فی تاریخہ ۱۸۵/۴، ۱۱/۷۔ الکامل لابن عدی ۱۱۳۸/۳۔ الضعفاء للعقیلی ۱۲۱/۲، ۱۳۹، ۳۴۰/۳، ۱۰۲/۴۔ بخاری فی تاریخہ الاہ، ۱۵۷۔ الموضوعات لابن جوزی ۱۶۲/۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۱۳۳/۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1322

((السخی قریب من الله، قریب من الناس قریب من الجنة))(ابن عدی فی الکامل ۳/۲۳۹۔ الضعفاء العقیلی ۲/۱۱۷۔ اللالی المصنوعه ۲/۴۹)

"سخی اللہ کے قریب، لوگوں کے قریب اور جنت کے قریب ہے۔ اور بخیل اس کے برعکس ہے۔"

تحقیق: دارقطنی کہتے ہیں یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں اسے ترمذیؒ نے ابوہریرہؓ سے بیہقیؒ نے جابرؓ سے اور طبرانیؒ نے اوسط میں عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور دراصل اسے عائشہؓ سے یحییٰ بن سعیدؒ نے مرسلاً روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح یہ روایت کہ:

حدیث: 1323

((اتخذوا السراری فانهن مبارکات الارحام))

"باندیاں رکھا کرو کیونکہ وہ مبارک رحموں والی ہوتی ہیں۔"

تحقیق: عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں حضور سے کوئی چیز ثابت نہیں۔

فصل

اسی طرح کنوارہ پن کی تعریف میں تمام روایات باطل ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں:

حدیث: 1324

((خیر کم فی المائتین کل خفیف الحاذ، الذی لا اهل له ولا ولد))

"دوسو آدمیوں میں بہتر آدم آدمی وہ ہے جو ہلکا ہو جس کا نہ کوئی اہل ہو نہ لڑکا۔"

تحقیق: اسے ابویعلی نے حذیفہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاویؒ کہتے ہیں اس معنی میں بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں سے ایک وہ ہے جو حارثؓ بن ابی امامہ نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

حدیث: 1325

((سیاتی علی الناس زمان تحل فیه العزوبة...))

"لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا۔ جس میں کنوار پن حلال ہو جائے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 1326

اوران میں سے ایک روایت وہ ہے جو دیلمیؒ نے حذیفہؓ بن الیمان سے مرفوعا روایت کی ہے:

((خیر نسائکم بعد ستین ومائة العواقر، وخیر اولادکم بعد اربع وخمسین البنات))

"ساٹھ اور سو سال کے بعد تمہاری بہترین عورتیں بانجھ ہیں اور چون (۵۴) سال بعد بہترین اولاد لڑکیاں ہیں۔"

حدیث : 1327

اور ترمذی نے ابوامامہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ:

((ان اغبط اولیائی عندی لمومن خفیف الحاذ...)) ❶

"میرے دوستوں میں زیادہ رشک کے قابل ہلکا مومن ہے۔"

نوٹ: البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس میں علی بن زید ضعیف اور عبداللہ بن زحر منکر الحدیث ہے۔

تحقیق: اسے احمدؒ اور بیہقیؒ نے زہد میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے، حاکم کہتے ہیں۔ یہ شامیین کی سند بخاری و مسلم کے نزدیک صحیح تھی۔ لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔ ابن ماجہ نے بھی اسے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نماز میں اس کو راحت ملتی ہو۔ لوگوں میں پوشیدہ ہو۔ اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو۔ اس کی موت جلد واقع ہو جائے۔ اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں۔

حدیث : 1328

خطیب وغیرہ نے ابن مسعودؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

((اذا احب الله العبد اقتناه لنفسه ولم یشغله بزوجة ولا ولد)) ❷

"جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو اسے اپنی ذات کے لئے خاص کر لیتا ہے۔ اور پھر نہ وہ زوجہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور نہ اولاد کے ساتھ۔"

---

❶ الترمذی ۲۳۴۷۔ کتاب الزھد: باب ۳۵۔ ابن ماجه ۴۱۱۷۔ کتاب الزھد باب ۴ من لایوبه له۔ اخرجه ابن مبارك فی الزھد (۱۹۶) مسند احمد: ۲۵۲/۵۔

❷ تذکرة الموضوعات ص ۱۹۴۔ کشف الخفاء ۴۶۵/۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1329 دیلمیؒ نے انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

((یاتی علی الناس زمان لان یربی احدکم جرو کلب خیر له من ان یربی ولدا من صلبه)) (الفوائد المجموعه رقم الحدیث (۳۷۷) اس میں سیف بن مسکین ضعیف اور منتصر بن عمارہ بن ابی ذر اور اس کا والد مجهول ہیں۔

"لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ وہ اپنی اولاد سے کتے کے پلے کی تربیت کو پسند کریں گے۔"

تحقیق: ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے بیہقیؒ کی بیری کاٹنے کی روایات بھی ہیں۔ عقیلیؒ کہتے ہیں بیری کاٹنے کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔

حدیث 1330

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ اور نیاء نے عبداللہ بن حبشی سے روایت کیا "جو بیری کاٹے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو دوزخ میں ڈالے گا۔" اور دیلمیؒ کی روایت میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہے:

((سید الشجر السدر)) "درختوں کا سردار بیری ہے۔"

تحقیق: ابن القیم کہتے ہیں اور ان میں سے وہ روایات بھی ہیں جن کی جانب ہم اشارہ کر چکے ہیں۔ یعنی مسور۔ چاول۔ لوبھیا۔ بینگن۔ انار۔ کشمش۔ ہندباء۔ کراث۔ تربوز۔ اخروٹ۔ پنیر ہریسہ وغیرہ اور ان روایات کا ایک جزو ہے اور یہ سب اول تا آخر جھوٹ ہیں۔

حدیث: 1331 اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جس میں آتا ہے کہ:

((افضل طعام الدنیا والآخرة اللحم)) (الفوائد المجموعه رقم (۴۹۵)

"دنیا و آخرت کا سب سے افضل کھانا گوشت ہے۔"

تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں اس مضمون میں حضور سے کوئی چیز ثابت نہیں اور یہ روایت غیر محفوظ ہے۔

حدیث: 1332 ((سید طعام اهل الدنیا واهل الجنة اللحم)) ❶

"اہل دنیا کے لئے اور اہل جنت کے لئے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔"

تحقیق: ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ حدیث اور اس پر تفصیلی کلام پہلے گزر چکا ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں اسی

❶ انظر الحدیث رقم ۵۱۳ و ۵۱۴۔ البانی کہتے ہیں سخت ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه حدیث ۳۳۰۵۔ الضعیفة (۳۷۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیل سے یہ حدیث بھی ہے کہ گوشت کو چھری سے نہ کاٹو۔ کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔ امام احمد کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں اور رسول اللہ ﷺ بکری کا گوشت چھری سے کاٹتے اور کھاتے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ کہ ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گوشت چھری سے کاٹا اور میں نے اس کی تشریح شرح شمائل میں کی ہے ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی طرح بازار میں کھانے کی ممانعت کی تمام روایات باطل ہیں۔ عقیلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ اسی طرح تربوز اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو روایات ہیں اس کا ایک جزو ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں سوائے اس کے کہ نبی کریم ﷺ تربوز کھایا کرتے تھے۔

حدیث :1333

ملا علی قاری کہتے ہیں جامع الصغیر میں ہے:

((البطيخ قبل الطعام يغسل البطن غسلا. ويذهب بالداء اصلا))

''کھانے سے پہلے تربوز (کھانا) پیٹ کو صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کر دیتا ہے۔''

(شیخ البانی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۱۶۷)

تحقیق: اسے ابن عساکرؒ نے بعض عمات النبی سے روایت کیا ہے۔ ابن عساکرؒ کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے۔ صحیح نہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ موضوع نہیں۔ جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

فصل

اسی طرح پھولوں کے فضائل میں جو روایات مروی ہیں۔ مثلاً نرگس۔ گلاب۔ زعفران۔ بنفشہ اور بان وغیرہ سب جھوٹ ہیں۔ اسی طرح مرغ کے فضائل کی روایات سب جھوٹی ہیں۔ اور یہ روایات پیچھے گزر چکی ہیں۔

فصل

اسی قسم کی روایات میں سے مہندی اور اس کی فضیلت کی روایات ہیں۔ اس کا بھی ایک اچھا خاصہ جزء ہے جس میں ایک روایت بھی صحیح نہیں۔ اور ان روایات میں سب سے بہتر وہ حدیث ہے جو جامع الترمذی میں ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنن میں داخل ہیں۔ مسواک، خوشبو۔ حنا اور نکاح۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخ سے سنا۔ حجاج المزی کہا کرتے تھے اس میں بعض راویوں کی جانب سے غلطی واقع ہوئی۔ اور یہ لفظ بجائے حنا کے ختان تھا (نون کے ساتھ)۔ جیسا کہ محاملیؒ نے شیخ ترمذی سے روایت کیا ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ کے آخر سے نون گر گیا (یعنی تحریر میں) تو بعضوں نے اسے حنا بعضوں نے حیاء اور بعضوں نے ختان روایت کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں یہ عقلاً بعید ہے اس لئے کہ درایت کا دار و مدار روایت کی تحقیق پر ہے اور روایت کا دار و مدار مشائخ کے الفاظ پر ہے نہ کہ کتابت پر۔ ابن القیم فرماتے ہیں۔

حدیث : 1334

((الخضاب بالحناء والکتم))

''حنا اور کتم کے خضاب کی......'' حدیث صحیح ہے۔

حدیث : 1335

میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں۔ جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ میں روایت ہے۔ طبرانی اور خطیبؒ کی روایت میں ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے:

((سید ریحان اهل الجنة الحناء)) (الفوائد المجموعه رقم الحدیث (٥٦٠) یہ قابل حجت نہیں ہے۔

''اہل جنت کی خوشبوؤں کی سردار حنا ہے۔''

تحقیق: ابن القیم کہتے ہیں۔ عقیق کی انگوٹھی پہننے کی روایت بھی اسی قبیل میں داخل ہے۔ عقیلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں۔

حدیث : 1336

ملا علی قاری کہتے ہیں مندرجہ ذیل حدیث:

((تختموا بالعقیق)) ❶ ''عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو۔''

تحقیق: یہ روایت اور اس کی تحقیق پیچھے گزر چکی ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے عورت سے خواب بیان کرنے کی ممانعت بھی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں یہ کسی طریقہ سے بھی ثابت نہیں۔

حدیث : 1337

اس قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے کہ:

((لا یدخل الجنة ولد زنا)) ❷ ''ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

تحقیق: ابو الفرج ابن الجوزی کہتے ہیں اس مضمون میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی (اور ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا) ❸ بھی مخالف ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ اگر صحت ثابت ہو جائے تو قرآن کی کوئی مخالفت واقع نہیں ہوتی' اس لئے کہ اس پر

❶ انظر الحدیث رقم ٣٥٦۔ ❷ انظر الحدیث رقم ١٠٨٧۔

❸ سورة الانعام، الآیة ١٦٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت ماں باپ کے فعل کے باعث حرام نہ ہوگی بلکہ اس لئے کہ نطفہ خبیثہ پاک طور پر پیدا ہوتا نہیں اور جنت میں سوائے پاک کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ تو اگر اس جنس میں پاکیزگی ہوتی تو جنت میں داخل ہو جاتا۔ اور حدیث عام مخصوص ہوگی اور اس کی مذمت میں یہ تو موجود ہے کہ وہ تین شرارتوں میں ایک شرارت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے معنی صحیح ہیں۔ اور اس پر کوئی غبار نہیں۔ کیونکہ ماں باپ کی شرارت ایک عارض ہے اور یہ خبیث نطفہ ہے تو اس کی اصل بھی شر ہوئی اور ماں باپ کی شرارت ان کا فعل ہے

حدیث: 1338

اور اس پر کلام پہلے اس حدیث کے تحت گزر چکا کہ:

((ولد الزنا لا يدخل الجنة)) ❶ ''ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' اور مندرجہ ذیل حدیث:

حدیث: 1339

((ولد الزنا شر الثلاثة)) ❷ ''ولد الزنا تین شرارتوں میں سے ایک شرارت ہے۔''

تحقیق: تو اسے احمدؒ، ابوداؤدؒ نے سند صحیح کے ساتھ، حاکم نے اپنی مستدرک میں بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔ طبرانی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ جب وہ اپنے ماں باپ جیسا عمل کرے نہایہ میں ہے یہ اس لئے ہے کہ اسے موسوم بالشر کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ عام ہے۔ کیونکہ ولد الزنا ماں باپ کی شرارت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ وہ اصلاً۔ نسباً اور ولادۃً زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ خبیث ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حد کا قیام ان پر انہیں سزا کے طور پر ہے اور یہ نہیں معلوم ان کے گناہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اور جنت وجہنم کا سوال مکلف ہو جانے کے بعد واقع ہوتا ہے۔ نہ کہ وجود میں آنے سے قبل پر۔ اس صورت میں انسان کو کوئی اختیار باقی نہ رہے گا۔ تو پھر وہ سزا کا مستحق کیسے ہوگا۔ اگر خدا سے قیامت کے روز اس نے یہ سوال کیا۔ کہ جب دخول جنت صحیح النسب ہونے پر موقوف تھا تو تو نے مجھے حلال طریقے سے کیوں نہ پیدا کیا۔ تو ملا علی قاری اس کا کیا جواب دیں گے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ملا علی قاری کے نزدیک ہر ضعیف روایت قابل قبول ہے۔ اس حد تک تو خیر ہمیں زیادہ اختلاف نہ ہوتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملا علی قاری کی یہ سعی ہوتی ہے کہ موضوع کو درجہ ضعف تک پہنچا دیا جائے اور ضعیف کو درجہ حسن تک تاکہ اس کے انکار کی کوئی شکل باقی نہ رہے چاہے تمام محدثین اس کے موضوع ہونے پر متفق ہوں۔ میں نے اپنے والد مرحوم مفتی اشفاق الرحمان صاحب سے بارہا سنا کہ ملا علی قاری اور جلال الدین سیوطی ضعف پرست ہیں۔ اور میں نے ان کے اس قول کو ہر دو محدثین کے بارے میں بالکل صحیح پایا۔

---

❶ دیکھیں حدیث ۱۰۲۹۔

❷ ابوداود العتق باب [۱۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

حدیث : 1340

اور اسی قسم کی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے کہ:

((لیس لفاسق غیبة)) ❶ ''فاسق کے لئے غیبت نہیں۔''

تحقیق: دارقطنیؒ اور خطیب کہتے ہیں یہ مختلف طریقوں سے مروی ہے۔ اور سب باطل ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اسے طبرانی نے معاویہ بن حیدہ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور اس کی تائید مندرجہ ذیل حدیث بھی کرتی ہے:

حدیث : 1341

((اترعوون عن کر الفاجر ان تذکروه؟ اذکروه یعرفه الناس))

''کیا تم فاجر کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو۔ اس کا ذکر کیا کرو تاکہ لوگ اسے پہچان لیں۔''

تحقیق: اسے خطیب نے روایت کیا ہے۔ مالکؒ کی روایت میں ابو ہریرہؓ کے یہ الفاظ ہیں کہ:

حدیث : 1342

((اترعوون عن ذکر الفاجر؟ متی یعرفه الناس؟ اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس))

''تم فاجر کا اس لئے ذکر کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان نہ لیں۔ تم فاجر کا ذکر کیا کرو تاکہ لوگ اس سے احتراز کریں۔''

اسے ابن ابی الدنیاؒ نے ذم غیبت میں اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں۔ حاکمؒ نے کنی میں شیرازی نے القاب میں۔ ابن عدی طبرانیؒ بیہقیؒ اور خطیب نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی مستفاد ہے (اللہ تعالیٰ کسی کی برائی زبان سے بیان کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔ مگر مظلوم۔ ❷ یعنی مظلوم بیان کرسکتا ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں اس قسم کی روایات میں سے براغیث کے برا کہنے کی ممانعت کی روایات بھی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی چیز صحیح طور پر ثابت نہیں۔

---

❶ انظر الحدیث رقم ۷۸۰۔

❷ سورة النساء، الآية: ۱۴۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث :1343

ملاعلی قاری فرماتے ہیں یہ ان کا قول غریب ہے اس لئے کہ امام احمدؒ۔ بزارؒ۔ بخاریؒ نے ادب المفرد میں۔اور طبرانی نے دعوات میں انسؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو برغوث کو برا کہتے سنا۔آپ نے فرمایا:

((لا تسبه فانه ایقظ نبیا لصلاۃ الفجر))

''برغوث کو برا نہ کہو اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے جگایا تھا۔''

فصل

حدیث :1344

ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے شطرنج کی حلت وحرمت کی جتنی روایات ہیں۔سب رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہیں۔اور صحابہ سے اس کی ممانعت ثابت ہے۔مندرجہ ذیل حدیث اور اس پر کلام پہلے گزر چکا)

((من لعب الشطرنج....)) ❶ ''شطرنج کھیلنا......''

حدیث :1345

ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ:

((لا تقتل المرأۃ اذا ارتدت)) ''اگر عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہ کیا جائے۔''

تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ملا علی قاری فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

حدیث :1346

ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی روایت ہے کہ:

((من اهديت له هدية وعنده جماعة فهم شركاؤه)) ❷

''جب کسی کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس جماعت بیٹھی ہو تو وہ جماعت بھی ہدیہ میں شریک ہے۔''

تحقیق: عقیلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث صحیح طور پر ثابت نہیں۔بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے۔کہ اگر کسی کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس دیگر لوگ بیٹھے ہوں۔تو وہ خود اس ہدیہ کا زیادہ حقدار ہے۔ابن القیم کہتے ہیں۔ابن عباس سے یہ روایت کیا جاتا ہے کہ پاس بیٹھنے والے اس ہدیہ میں شریک ہیں۔لیکن یہ صحیح نہیں۔(یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے)

❶ انظر الحدیث رقم ۹۷۹۔ ❷ حلیة الاولیاء ۳/۳۵۱۔ المطالب ۱۴۲۲۔ تاریخ بغداد ۴/۲۰۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1347

((ومن ذلک: حدیث: ان عبدالرحمن بن عوف یدخل الجنة حبوا. قال شیخنا: لا یصح عن رسول الله علیه الصلاة والسلام.))

''ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں گھٹنوں کے بل داخل ہوں گے۔''

تحقیق: ہمارے شیخ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ حضور ﷺ سے صحیح طور پر ثابت نہیں۔ اسی قسم کی روایات میں سے۔ ابدال۔ قطب۔ نقباء۔ نجباء۔ غوث اوراوتادوغیرہ کی روایات ہیں۔ یہ سب کی سب باطل اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اوراس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جس میں آتا ہے کہ

حدیث: 1348

((لا تسبوا اهل الشام فان فیهم البدلاء، کلما مات رجل منهم ابدل الله مکانه رجلا آخر))

''اہل شام کو برا نہ کہو کیونکہ ان میں ابدال ہیں۔ جب ان میں سے ایک مرجاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا تبدیل فرمادیتے ہیں۔''

تحقیق: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ منقطع ہے۔ میں (ملاعلی قاری) کہتا ہوں۔ اس بارے میں احادیث اور آثار صحابہ وتابعین مروی ہیں۔ جنہیں حافظ سیوطیؒ نے ایک مستقل رسالہ میں جس کا نام الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال ہے (یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے)

فصل

ابن القیم کہتے ہیں اسی طرح رفع یدین کی رکوع میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت ممانعت کی روایات سب باطل ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن مسعودؓ کی روایت:

حدیث: 1349

((الا اصلی بکم صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: فصلی، فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة. قال ابن المبارک: قد ثبت حدیث سالم عن ابیه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- يعني في الرفع - ولم يثبت حديث ابن مسعود)) ❶

"کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں۔ آپ نے نماز پڑھائی اور رفع یدین نہ فرمایا، ابن المبارکؒ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کے بارے میں ابن عمر کی روایت ثابت ہے۔ اور ابن مسعود کی نہیں۔" جیسا کہ دوسری مندرجہ ذیل روایت:

حدیث : 1350

((صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلم يرفعوا الا عند افتتاح الصلاة. وهو منقطع لا يصح.)) ❷

"میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ وعمر کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی رفع یدین نہ کیا۔ یہ منقطع ہے۔ صحیح نہیں۔"

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ابن مسعود کی روایت ابوداود اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور نسائی نے خود ابن المبارک سے اسے دو سندات کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن المبارکؒ اسی وقت روایت کر سکتے تھے۔ جب کہ وہ ان کے نزدیک ثابت ہو چکی ہو۔ اور اوزاعی کا امام ابوحنیفہ کے ساتھ مناظرہ مشہور ہے۔

حدیث : 1351

طحاوی اور بیہقیؒ نے سند صحیح کے ساتھ اسودؒ سے روایت کیا ہے کہ:

((رايت عمر بن الخطاب رفع يديه في اول تكبيرة، ثم لا يعود. وروى الطحاوى ان عليا رفع يديه في اول التكبير، ثم لم يعد.))

"میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ اور اس کے بعد وہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ طحاویؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے امام محمد نے بھی علی کی روایت کو دو سندوں میں نقل کیا ہے)"

---

❶ مسند احمد: ۱/۳۸۸۔ ۱/۴۴۱) سنن ابی داود (۷۴۸، ۷۵۱) سنن ترمذی، حدیث (۲۵۷) النسائی ۲/۱۸۲۔

❷ الفوائد المجموعه رقم الحديث (۹۹) تنزيه الشريعة ۲/۱۲۲،۱۲۳۔ سنن دارقطنی ۱/۲۹۵۔ شوکانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ اس میں محمد بن جابر الحلقی متهم ہے۔ كتاب المجروحين (۲/۲۷۰) عقيلی ۴/۴۲۔ كتاب الموضوعات ۲/۲۲۔ اللآلی ۲/۱۸۔ نصب الراية ۱/۳۹۶۔ احاديث ضعاف (۱۲۴) ميزان (۳/۴۹۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-يعني في الرفع- ولم يثبت حديث ابن مسعود)) ❶

"کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں۔ آپ نے نماز پڑھائی اور رفع یدین نہ فرمایا، ابن المبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کے بارے میں ابن عمر کی روایت ثابت ہے۔ اور ابن مسعود کی نہیں۔" جیسا کہ دوسری مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1350

((صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر فلم يرفعوا الا عند افتتاح الصلاة. وهو منقطع لا يصح.)) ❷

"میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی رفع یدین نہ کیا۔ یہ منقطع ہے۔ صحیح نہیں۔"

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ابن مسعود کی روایت ابوداود اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور نسائی نے خود ابن المبارک سے اسے دو سندات کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن المبارک رحمہ اللہ اسی وقت روایت کر سکتے تھے۔ جب کہ وہ ان کے نزدیک ثابت ہو چکی ہو۔ اور اوزاعی کا امام ابوحنیفہ کے ساتھ مناظرہ مشہور ہے۔

حدیث: 1351

طحاوی اور بیہقی رحمہ اللہ نے سند صحیح کے ساتھ اسود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ:

((رايت عمر بن الخطاب رفع يديه في اول تكبيرة، ثم لا يعود. وروى الطحاوى ان عليا رفع يديه في اول التكبير، ثم لم يعد.))

"میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ اور اس کے بعد وہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے امام محمد نے بھی علی کی روایت کو دو سندوں میں نقل کیا ہے۔)"

---

❶ مسند احمد: ۳۸۸/۱۔ ۴۴۱/۱) سنن ابی داود (۷۴۸، ۷۵۱) سنن ترمذی، حدیث (۲۵۷) النسائی ۱۸۲/۲۔

❷ الفوائد المجموعه رقم الحديث (۹۹) تنزيه الشريعة ۱۲۲/۲، ۱۲۳۔ سنن دارقطنی ۲۹۵/۱۔ شوکانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ اس میں محمد بن جابر الحلفی متہم ہے۔ كتاب المجروحين (۲۷۰/۲) عقیلی ۴۲/۴۔ كتاب الموضوعات ۲۲/۲۔ اللآلی ۱۸/۲۔ نصب الراية ۳۹۶/۱۔ احادیث ضعاف (۱۲۴) میزان (۴۹۶/۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 1352

((قال: وحديث يزيد بن ابى زياد، عن ابن ابى ليلى، عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنه ثم لا يعود.)) (اس میں یزید بن ابی زیاد ضعیف الحدیث ہے اس کی روایت قابل حجت نہیں)

''اور یزید بن ابی زیاد کی براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرماتے۔ پھر نہ فرماتے۔''

تحقیق: شافعی کہتے ہیں بعض لوگوں نے یزید کو غلط قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث واہی ہے ملا علیؒ قاری کہتے ہیں جب دوسرے طریقہ سے ثابت ہوگی۔ تو یہ ضعف اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔ بلکہ یہ تو تقویت کا باعث ہوگا۔

حدیث: 1353

ابن قیم کہتے ہیں یہ روایت وکیع، ابن ابی لیلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور نافع۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ:

((ترفع الايدى عن سبعة مواطن: عند افتتاح الصلاة، واستقبال القبلة، والصفا، والمروة، والموقفين، والجمرتين)) ❶

''نبی کریم ﷺ سات مقام پر ہاتھ اٹھاتے تھے۔ نماز شروع کرتے وقت۔ صفاء۔ مروہ۔ موقفین اور جمرتین پر۔''

تحقیق: یہ روایت مرفوعاً صحیح نہیں۔ بلکہ یہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

حدیث: 1354

ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اگر یہ مرفوعاً ثابت نہ ہو اور اسے موقوف ہی مانا جائے۔ تو یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ کیونکہ اس جیسی بات اپنی جانب سے نہیں کہی جاسکتی۔ اور اسے طبرانیؒ نے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

❶ مجمع الزوائد ۲/۱۰۲۔ ہیثمی کہتے ہیں اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے اس کا حافظہ کمزور تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لا ترفع الايدى الا فى سبعة مواطن: حين يفتتح الصلاة، وحين يدخل المسجد الحرام فينظر الى البيت، وحين يقوم على الصفا والمروة، وحين يقف مع الناس عشية عرفة ومجمع، والمقامين حين يرمي الجمرة)) ❶

''نبی کریم ﷺ صرف سات جگہوں میں ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع فرماتے جب مسجد حرام میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کو دیکھتے۔ جب صفا اور مروہ پر ٹھہرتے۔ اور عرفہ کی شام کو اور مجمع میں اور رمی جمرہ کے وقت دونوں مقامات (اتفاق سے یہی سند طحاوی کی ہے)''

فائدہ: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ اس میں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کو عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن خراش، عبداللہ بن اسامہ کلبی، ابراھیم بن اسحاق ضواف، داؤد بن یحییٰ اور حمزہ دقاق نے کذاب قرار دیا ہے۔ بعض نے اس پر حدیث وضع کرنے کا حکم لگایا ہے۔ دیکھیں المیزان ۳/۶۴۳۔ اور تیسرے راوی حکم نے اس روایت کو اپنے استاد مقسم سے نہیں سنا۔ غرض یہ روایت منقطع مرسل اور غیر محفوظ ہے۔ دیکھیں نصب الرایہ۔

حدیث: 1355

بخاری نے ادب المفرد میں معلقاً اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ وکیع۔ ابن ابی لیلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباسؓ:

((لا ترفع الايدى الا فى سبعة مواطن: فى افتتاح الصلاة واستقبال الكعبة، وعلى الصفا، والمروة وبعرفات وبجمع وفى المقامين عند الجمرتين))

(نصب الرايه ۱/۳۹۱۔ درايه ۱۴۸۔ مجمع الزوائد ۲/۱۰۳)

''رسول اللہ ﷺ نے صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرنے وقت۔ کعبہ کے سامنے۔ صفا۔ مروہ۔ عرفات جمع۔ اور جمرتین پر۔''

نوٹ: اس میں ابن ابی لیلیٰ قوی نہیں۔ ناقابل حجت ہے۔ نمبر دو مقسم نے اپنے استاد حکم سے صرف چار روایات سنی ہیں اور یہ روایت ان چار میں شامل نہیں۔

حدیث: 1356

ابن القیم فرماتے ہیں۔ بیہقیؒ نے خلافیات میں اس سند کے ساتھ عبداللہ بن عوف الخراز۔ مالک۔ زہری۔

❶ طبرانی کبیر ۱۱/۳۰۴۔ مجمع الزوائد ۲/۱۰۲۔ ابن ابی شیبه ۱/۲۱۴۔ حدیث (۲۴۵۰) نصب الرایه ۱/۳۹۰۔ درایه ۱/۱۴۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سالم عن ابیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

((ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ ... ثم لا یعود.)) ❶

"نبی کریم ﷺ صرف تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین کرتے پھر نہ کرتے۔"

تحقیق: ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ابن عمرؓ سے اس کے خلاف منقول ہو چکا۔ تو اب یہ اس بات پر محمول کیا جائے گا۔ کہ پہلی حدیث منسوخ ہے اور ابن قیم کا اس حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ جس نے ذرا سی بھی حدیث کی خوشبو سونگھی ہوگی وہ خدا کی قسم کھا کر اسے موضوع کہے گا۔ (المنار المنیف (۱۳۸) تو یہ قول صحیح نہیں۔

حدیث: 1357

ابن قیم کہتے ہیں اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کہ:

((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی اول الصلاۃ ثم لم یرفعھما، ھو موضوع))

"رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہ فرماتے یہ بھی موضوع ہے۔"

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں یہ بھی نہیں۔ بلکہ یہ تو ابن مسعود والی روایت کی تائید کرتی ہے تو مطلقاً سند میں بلا کسی علت کے وضع کا حکم کیسے لگایا جا سکتا ہے؟

حدیث: 1358

ابن قیمؒ کہتے ہیں۔ محمد بن عکاشہ الکرمانی نے انس رضی اللہ عنہ سے ایک موقوف روایت وضع کی ہے:

((من رفع یدیہ فی الرکوع فلا صلاۃ لہ)) ❶

"جو رکوع میں ہاتھ اٹھائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔" (اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے کی صورت بگاڑے)

تحقیق: ملا علی قاری کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ مقصود یہ ہو کہ اس کی نماز کامل نہیں ہوتی۔

---

❶ نصب الرایہ ۱/۴۱۴۔ التلخیص ۱/۲۲۲۔ حاکم کہتے ہیں من گھڑت ہے۔ اس کی آج تک کوئی متصل سند نہیں مل سکی۔

❷ الفوائد المجموعہ رقم ۱۰۱۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی (۳۹) الموضوعات لابن جوزی ۱/۴۳۔ ۲/۹۷۔ شوکانی کہتے ہیں موضوع ہے۔ محمد بن عکاشہ کرمانی متھم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

حدیث: 1359

اور اسی قسم کی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے کہ:

((ان الناس یوم القیامة یدعون بامھاتھم لا بآبائھم)) ❶

''لوگ قیامت کے روز اپنی ماؤں کا نام لے کر پکارے جائیں گے۔''

تحقیق: اور یہ باطل ہے ملا علی قاری کہتے ہیں۔ محمد بن کعبؒ نے امھات کی بجائے امام کا لفظ روایت کیا ہے اور اس کی تین وجوہات ہیں اول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ثانیاً حضرت حسن وحسین کے شرف کی بنا پر۔ تیسرے یہ کہ اولادِ زنا رسوا نہ ہو۔ جیسا کہ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں روایت کیا ہے۔

حدیث: 1360

لیکن احادیث صحیحہ اس کے خلاف ہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے کہ لوگ قیامت کے روز اپنے باپوں کا نام لے کر پکارے جائیں گے پھر حدیث ذکر کی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ

((ینصب لکل غادر لواء یوم القیامة بقدر غدرته یقال: ھذه غدرة فلان بن فلان)) (صحیح البخاری، باب یدعی الناس بابائھم)

''ہر غدار کے لئے قیامت کے روز اس کے غدر کے مطابق جھنڈا گاڑا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ یہ فلاں بن فلاں کے غدر کی بنا پر ہے''

تحقیق: اور اس مضمون میں دیگر احادیث بھی موجود ہیں۔ ملا علیؒ قاری کہتے ہیں ہوسکتا ہے کہ حالات مختلف ہوں۔

---

❶ اللآلی ۲/۲۳۸ و ۲۴۲۔ میزان الاعتدال ۷۱۹۔ المجروحین لابن حبان ۱/۳۶۴۔ الموضوعات لابن جوزی ۳/۲۴۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل

سماع ورقص میں حاضری، پتھر سے نفع، فقراء سے دوستی۔

اسی قسم کی روایت یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ سماع ورقص میں حاضر ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنا کرتہ پھاڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے پر لعنت کرے کہ وہ جھوٹ بولنے پر کتنا بہادر ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1361 ((لو احسن احدکم ظنه بحجر لنفعه)) ❶

''اگر تم میں سے کوئی اپنا خیال پتھر کے ساتھ بھی اچھا پیدا کرلے گا۔ تو وہ بھی اسے نفع پہنچائے گا۔''

تحقیق: یہ مشرکین اور بت پرستوں کا طریقہ ہے اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1362 ((اتخذوا مع الفقراء ایادی، فان لهم دولة یوم القیامة)) ❷

''فقراء کے ساتھ دوستی پیدا کرو۔ کیونکہ وہ قیامت کے روز مالدار ہوں گے۔''

تحقیق: یہ موضوع ہے ملا علی قاری کہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ گزر چکا۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1363 ((من عشق فعف وکتم ومات فهو شهید)) ❸

''جس نے عشق کیا پاکدامن رہا۔ عشق کو چھپایا۔ اور اسی حالت میں مر گیا۔ تو وہ شہید ہے۔''

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ اس پر مفصل کلام پیچھے گزر چکا ہے۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث: 1363 ((من اکل مع مغفور له غفر له)) ❹

''جو مغفور (بخش شدہ) کے ساتھ کھائے اس کی بھی مغفرت کر دی جائے گی۔''

(البانی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ دیکھیں سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ رقم الحدیث (۳۱۵)

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ ابن قیم کہتے ہیں اور اس بارے میں انتہا یہ ہے کہ لوگ خواب بیان کرتے ہیں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ خواب میں دیکھنا حدیث ثابت کرنے کے لئے دلیل نہیں بن سکتا۔ اور مندرجہ ذیل روایت:

---

❶ دیکھیں حدیث ۷۳۷۔۸۸٤۔

❷ الاحیاء ٤/۱۹۲۔ اتحاف السادة ۹/۲۷۹۔ کشف الخفاء ۱/۳۷، ۲/۱۳۳۔ الحاوی ۱/۵٦٦۔ احادیث القصاص ۱۱۔

❸ انظر الاحادیث ۱۱۱، ۹۳۹، ۹٦۰۔

❹ سبق برقم ۸۷٦۔ تذکرة الموضوعات (۱٤٤) احادیث القصاص (۳٦) لابن تیمیه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 1365

((من قص اظفاره مخالفا لم یر فی عینیه رمدا)) ❶

”جس نے اپنے ناخن مخالف طور پر کاٹے تو اس کی آنکھیں کبھی دردنہ ہوں گی۔“

تحقیق: یہ بھی موضوع ہے۔(یہ بھی پہلے گزر چکی) اور مندرجہ ذیل روایت:

حدیث : 1366

((اذا دعت احدکم امه وهو فی الصلاة فلیجب، واذا دعاه ابوه فلا یجب)) ❷

”جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اس کی ماں بلائے تو اسے جواب دے اور جب باپ بلائے تو جواب نہ دے۔“

تحقیق: اسے عبدالعزیز بن ابان القرشی الاموی نے روایت کیا ہے۔ بخاریؒ کہتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ ابن معین وغیرہ کہتے ہیں کذاب ہے، موضوع احادیث روایت کرتا ہے۔

حدیث : 1367

اور جابر کی التحیات کے بارے میں وہ روایت جس کے شروع میں:

((بسم الله، التحیات لله...))

تحقیق: جسے حمید بن ربیع نے عن ابی عاصم عن ابن جریج عن ابی الزبیر کی سند سے روایت کیا ہے۔ تو اس حمید کے بارے میں ابن معین فرماتے ہیں یہ کذاب ہے۔ نسائی کہتے ہیں کچھ نہیں۔

نوٹ: تشہد کے بارے میں جابر بن عبداللہ سے ایک حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے۔ جو بسم اللہ و باللہ التحیات کے الفاظ سے مروی ہے۔ البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے دیکھیں سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی التشھد حدیث (۹۰۲)

حدیث : 1368

ملا علی قاری فرماتے ہیں اس سے ضعف ثابت ہوا نہ کہ وضع کیونکہ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ابن الزبیرؓ سے مرفوعاً روایت کیا:

((بسم الله، وبالله خیر الاسماء التحیات لله...))

تحقیق: علامہ جزری نے اسے ”حصن“ میں نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ اس میں صرف صحیح روایات نقل کریں گے۔

---

❶ سبق برقم ۹۵۲۔ ❷ الدر المنثور ۱۷٤/٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سلسلہ
2 ضعیف اور موضوع روایات

واقعات و روایات

تالیف حافظ محمد انور زاہد حفظہ اللہ

اس سیریز میں ایسی ضعیف احادیث و روایات جمع کی گئی ہیں جو کم علم خطباء اور قصہ گو حضرات کے بیان کرنے کی وجہ سے معاشرے میں مشہور تو ہو چکی ہیں مگر ضعیف اور من گھڑت ہیں۔

ان احادیث و روایات کو نقل کرتے ہوئے بالخصوص شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ' ابن قیم' ابن حجر' ابن جوزی' امام شوکانی' امام سیوطی' امام نووی اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہم اور بالعموم دیگر متعدد محدثین کی تحقیقات کو بھی نقل کیا گیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ احادیث کو ضعیف قرار دینا کوئی نیا کام ہے بلکہ درحقیقت یہ کام ائمہ سلف پہلے کر چکے ہیں' ہم تو محض انہی کی تحقیقات کو لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

سلسلہ احادیث ضعیفہ

ڈسٹری بیوٹرز
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-7321865
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
www.nomanibooks.com
M30
4504273 228660